UNIVERSAL LIBRARY
OU_232718
UNIVERSAL LIBRARY

# میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی

# طب متعلقۂ مقدمات فوجداری

جسکو

سرجن کپتان پیاٹرک ہیر ایم - ڈی

فیلو آف دی رائل کالج آف سرجنس اڈمبرا - فیلو آف -

دی کالج آف اسٹیٹ مڈسن لندن وغیرہ وغیرہ

ہلتھ افسر مینو سپلٹی چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

اور

مسٹر جے - ڈی - بی گریبل مدراس سول سروس

کی انگریزی سے

شمس العلما مولوی **سیّد علی بلگرامی** بی - اے - بی - ایل - [illegible] - جی - ایس -

اسوشیئیٹ رائل اسکول آف مائنس لندن

ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسیٹی آف گریٹ برٹن اینڈ آئرلن

ممبر آف دی فیڈریٹڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجنیرس

ممبر ایشیاٹک سوسیٹی بنگال و بمبئی

بی - ایل گولڈ مڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی

ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ

ڈائرکٹر جنرل معدنیات ممالک محروسۂ سرکار نظام

نے

مع توضیحات اور حواشی مفیدہ کے

اُردو مین لکھا

## در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء

طبع اول ۳۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد ۳/

# کتاب ھذا

خدمت سراپا میمنت یکتاے دہر قدردان علم و ہنر

## عالیجناب معلّے القاب

نواب محمد مظہر الدّین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر

## سر آسمان جاہ بہادر کے سی - آئی - ای

وزیر اعظم ریاست دکن

مین

بادب تمام مولّف کی طرف سے بطور پیش کش

گذرانی گئی

| | |
|---|---|
| نازان منم کہ ہمچو توے قدردان من | نازان توئی کہ ہمچو منے مدح خوان تو |

# فہرست ابواب


| | صفحہ |
|---|---|
| مقدمۂ کتاب | ۲ |


## حصۂ اوّل


| | صفحہ |
|---|---|
| باب اوّل - زخم اور چوٹ .. .. | ۲۲ |
| نظائر متعلقہ باب اول حصۂ اوّل .. .. | ۳۶ |
| باب دوم - ہلاکت کی جوابدہی .. .. | ۴۶ |
| نظائر متعلقہ باب دوم حصۂ اوّل .. .. | ۵۵ |
| باب سوم - شہادت قرینہ .. .. | ۶۱ |
| نظائر متعلقہ باب سوم حصۂ اوّل .. .. | ۷۰ |
| باب چہارم - لاش سڑنے کے مدارج اور اون سے زمانہ ہلاکت کا استنباط .. .. | ۷۶ |
| نظائر متعلقہ باب چہارم حصۂ اول .. .. | ۸۵ |
| باب پنجم - مختلف اعضاے جسمانی کے زخم اور چوٹیں .. .. .. | ۹۰ |
| نظائر متعلقہ باب پنجم حصۂ اوّل .. .. .. | ۱۰۹ |


## حصۂ دوم


| | صفحہ |
|---|---|
| باب اوّل - اختناق .. .. .. | ۱۲۲ |
| نظائر متعلقہ باب اوّل حصۂ دوم .. .. | ۱۳۲ |
| باب دوم - پھانسی اور گلا گھونٹنا .. .. | ۱۴۲ |
| باب سوم - دم خفا ہونا .. .. .. | ۱۶۰ |
| نظائر متعلقہ باب سوم حصہ دوم .. .. | ۱۶۲ |
| باب چہارم - گیاس کی وجہ سے دم خفا ہونا | ۱۶۷ |


## حصۂ سوم


| | صفحہ |
|---|---|
| باب اول - زنا بالجبر .. .. | ۱۷۴ |
| نظائر متعلقہ باب اوّل حصۂ سوم .. .. | ۱۸۲ |
| باب دوم - بچہ کشی اور اسقاط حمل .. .. | ۱۹۰ |
| نظائر متعلقہ باب دوم حصۂ سوم .. .. | ۱۹۹ |

| | صفحہ |
|---|---|
| باب سوم - اسقاط حمل بچّون کو باہر ڈالدینا | ۲۰۰ |


## حصّہ چہارم


| | | | |
|---|---|---|---|
| باب اوّل - سمیات .. .. .. | ۲۱۰ | نظائر متعلقہ باب پنجم حصّہ چہارم .. .. | ۲۵۹ |
| باب دوم - سمیات محرق سنکھیا .. | ۲۲۱ | باب ششم - سمیات نباتی - اسٹرکنیا (کچلے کا سمی جز) .. .. .. | ۲۶۲ |
| باب سوم - انٹی منی اور دیگر سمیات فلزی .. .. .. .. | ۲۳۴ | نظائر متعلقہ باب ششم حصّہ چہارم | ۲۶۸ |
| باب چہارم - ایسڈ اور الکیلائی یعنے تیزاب اور کھار سمیات .. .. | ۲۴۱ | باب ہفتم - سمیات نباتی - دہتورا | ۲۷۱ |
| باب پنجم - سمیات نباتی .. .. .. | ۲۵۳ | باب ہشتم - افیون اور دیگر سمیات نباتی | ۲۸۱ |
| | | باب نہم - سمیات حیوانی .. .. | ۲۸۸ |


## حصّہ پنجم


| | | | |
|---|---|---|---|
| باب اوّل - زندگی کا بیمہ .. .. | ۲۹۴ | ضمیمہ (الف) استحانات متعلقہ میڈیکل جیورس پرڈونس .. .. .. | ۳۴۹ |
| باب دوم - جنون .. .. .. | ۳۱۳ | ضمیمہ (ب) زہرخورانی کی صورتون مین کیا کرنا چاہیئے .. .. .. .. | ۳۶۱ |
| باب سوم - جنون مین قانونی جوابدہی کہانتک ہے .. .. .. .. | ۳۳۹ | | |

# میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی

# طب متعلقۂ مقدمات فوجداری

جسکو

سرجن کپتان پیاٹرک ہیر ایم۔ ڈی

فیلو آف دی رائل کالج آف سرجنس اڈنبرا۔ فیلو آف

دی کالج آف اسٹیٹ میڈسن لندن وغیرہ وغیرہ

ہلتھ افسر میونسپلٹی چادرگھاٹ حیدرآباد دکن

اور

مسٹر جے۔ ڈی۔ بی گریبل مدراس سول سروس

کی انگریزی سے

شمس العلما مولوی سیّد علی بلگرامی بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ایف جی۔ ایس

اسوشیئیٹ رائل اسکول آف مائنس لندن

ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسیٹی آف گریٹ برٹن اینڈ آئرلنڈ

ممبر آف دی فیڈریٹڈ انسٹیٹیوشن آف مائننگ انجنیرس

ممبر ایشیاٹک سوسیٹی بنگال و بمبئی

بی۔ ایل گولڈمڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی

ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ

ڈائرکٹر جنرل معدنیات ممالک محروسۂ سرکار نظام

نے

مع توضیحات اور حواشی مفیدہ کے

اُردو مین لکھا


در مطبع مفید عالم آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء

طبع اول ۲۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد سے ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

میڈیکل جیورس پروڈنس علم طب کی اوس شاخ کا نام ہے جسمین قانون اور طب کے باہمی تعلق سے بحث کی گئی ہے۔ اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہین جو عدالتی انصاف سے متعلق ہین اور نیز بعض وہ امور جو انسان کی تمدنی حالت سے تعلق رکھتے ہین۔ غرض مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جسکے ذریعہ سے عام طور پر مسایل طب کا استعمال قانونی ضرورتون کے واسطے کیا جاتا ہے۔

بعض مصنفین نے اس علم کی حدود کو بے انتہا بڑھا دیا ہے لیکن اس کتاب مین بعض جُلّ مسائل جنکا جاننا اون مقدمات فوجداری کے واسطے جو عدالتون مین پیش ہوتے ہین ضروری ہے مختصر طور پر بیان کئے جاوینگے۔ جو شخص اس علم سے واقف ہے شاید اوسکو گواہی کے دینے مین کچھ زیادہ مدد ہماری کتاب سے نہین ملیگی لیکن اس ملک مین ایک بہت بڑا گروہ ایسے اشخاص کا ہے جنکو روزمرہ فوجداری کی عدالتون سے کام پڑتا ہے اور وہ اس علم سے محض ناواقف ہین۔ مثلاً افسران پولیس و کلا مجسٹریٹ وغیرہ وغیرہ اور ایسے اشخاص کا خیال ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس سے واقفیت حاصل کرنیکے لئے علم طب کی تحصیل ضروریات سے

ہے اور اسی وجہ سے اکثر مقامات فوجداری مین وہ مباحث طبّی وقانونی جو اشد ضروری ہین مطلق فروگذاشت ہوجاتے ہین اور اوسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بیگناہ کو سزا ہوجاتی ہے یا اصلی مجرم چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس علم کی تہوڑی سی واقفیت بھی عدالت کو اس قسم کی بے انصافی سے باز رکھ سکتی تھی۔

ہماری کتاب اسی گروہ کے واسطے لکھی گئی ہے اور اسمین محض ضروری مسایل اور بعض علمی رموز جو سالہا سال کے عدالتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین درج کئے گئے ہین اور یقین ہے کہ مقدمات فوجداری مین مفید ہونگے۔ یہ کتاب محض پہلا دروازہ ہے جسکے ذریعہ سے طالب علم میڈیکل جیورس پرُوڈنس اس علم کی عظیم الشان عمارت مین داخل ہوسکتا ہے۔

ڈاکٹر ٹیلر کا جو اس علم مین نہایت سرآوردہ ہین قول ہے کہ میڈیکل جیورس پرُوڈنس کے علم سے یہ غرض نہین ہے کہ انسان واقعات سے واقف ہو بلکہ اوسمین واقعات کو ترتیب دینے اور اون سے اسطرح پر کام لینے اور نتایج نکالنے کی صلاحیت پیدا ہوجاوے جس سے عدالتی اغراض حاصل ہوسکین۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص نہایت ماہر جراح یا حاذق طبیب ہو اور اوسکا دماغ علمی مسایل سے بھرا ہوا ہو لیکن اگر اوسمین یہ قابلیت نہو کہ وہ اپنے خیالات کو آسان اور عام فہم زبان مین ظاہر کرسکے تو اوسکا علم محض بیکار ہوگا اور اوس سے علم و تجربہ مین بہت کم درجے کے شخص کو عدالتی گواہی دینے مین اوسپر ترجیح ہوگی۔ اسیطرح سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو کوئی شخص عقل سلیم اور واقعات کو ترتیب دینے کی قابلیت رکھتا ہو وہ میڈیکل جیورس پروڈنس سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ہر ایک مقدمہ فوجداری مین پیروی یا جوابدہی کامیابی کے ساتھ کرسکتا ہے

میڈیکل جیورس پرُوڈنس پر کتابین لکھنے والے اور اون کتابون کے پڑہنے والے عموماً اطبا ہین اور غرض بھی اِن کتابون سے یہی ہے کہ طبیب کو مقدمات فوجداری مین جنمین اوسکو بعض اوقات بہت

بڑا حصہ لینا پڑتا ہے گواہی دینے کی آسانی ہو۔ البتہ جبتک گواہ کو علم طب سے بخوبی آگاہی نہو
اوسکی راے کو وقعت نہین ہوسکتی - لیکن ہر ایک گواہ وہ کسیقدر عالم کیون نہو اپنی شہادت کو
سوالات عدالت یا وکلاے فریقین ہی کے جواب مین بیان کرسکتا ہے - ایسی صورت مین
بخوبی سوالات یا سوالات جرح کرنے کے واسطے وکیل کو ضرور ہے کہ وہ اون امور سے واقف ہو
جنکی نسبت وہ سوال یا جرح کرنا چاہتا ہے - اور گواہ سے واقعات متعلقہ مقدمہ کی نسبت حالات کا
کامیابی کے ساتھہ دریافت کرنا محض انہین سوالات پر موقوف ہے - اِس ملک مین علی العموم
اون اطبا سے جو عدالت مین گواہی دینے کو آتے ہین سوالات نہایت بے احتیاطی اور بے پروائی
کے ساتھہ کیے جاتے ہین اور سوالات جرح تو اکثر اوقات مطلق نہین ہوتے - اکثر مقدمات مین
جو مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوتے ہین مدعی علیہ کی طرف سے کوئی وکیل نہین ہوتا اور علی العموم اگر
مدعی علیہ کوئی شخص متمول نہو تو عدالت ہاے مافوق مین بھی اوسکی طرف سے جوابدہی نہین ہوتی -
یہ نہایت افسوسناک امر ہے اور یہ تجویز کہ جسطرح پیروکار منجانب سرکار مقرر ہوتے ہین اوسیطرح پیروکار
منجانب مدعا علیہم بھی سرکاری طور پر مقرر ہوا کرین البتہ قابل لحاظ ہے -

عہدہ داران پولیس اور ماتحت کے مجسٹریٹون کو مبادی میڈیکل جیورس پروڈنس کے
جاننے سے بڑا فایدہ ہوسکتا ہے اور اوسکی مدد سے وہ مقدمات کی اون باتون پر جو لحاظ کے
قابل ہین زیادہ توجہ کرسکینگے - اور اون باریکیون کو جنکی طرف اونکا خیال اب نہین جاتا دیکھہ سکینگے
اور قلمبند کرسکینگے - اطبا کی راے ہمیشہ صحیح اور خطا سے پاک نہین ہوتی اگرچہ وہ اکثر اوقات
اپنی راے کو نہایت قطعی طور پر بیان کرتے ہین یا جیسا کہ ٹیلر لکھتا ہے وہ اکثر اوقات اپنے
ذاتی اعتقاد مین اور ثبوت مین فرق نہین کرتے - زمانہ حال مین میڈیکل جیورس پروڈنس کے علم نے
بے انتہا ترقی کی ہے اور اکثر صورتون مین واقعات جو کسی خاص حالت سے متعلق ہین بالکل

متعین ہوگئے ہین۔ اور بعض صورتون مین یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ وہ علامات[1] جو کسی خاص حالت کے ساتھ مختص سمجھے جاتی تھے اب اونکی نسبت یہ یقین نہین ہوسکتا کہ وہ اسی حالت کے ساتھ مختص ہین۔ پس ایسی صورت مین البتہ طبیب اپنی کسی راے کو قطعی طور پر نہین بیان کرسکتا جب تک وہ اوس راے کے وجوہات نہ بیان کرے۔ اگر اوسکے پاس کوئی دلیل نہین ہے اور وہ محض اپنی راے بیان کرتا ہے جو کہ ماہرین فن کی راے سے مخالف ہے تو اوسکی شہادت بالکل بے وقعت سمجھی جاویگی

ایک مقدمۂ قتل مین جسمین مجرم محض اسوجہ سے بری ہوگیا کہ طبیب نے لاش کو بہت بے احتیاطی سے دیکھا تھا ایک اسکاٹلنڈ کے جج نے اثناے تجویز مین یہ کہا ہے کہ طبیب کو لازم ہے کہ جس وقت کوئی لاش اوسکے سامنے پیش ہو تو اوسکی ہر ایک چیز کو غور سے دیکھے۔ اس ملک مین ایسا بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ طبیب اوسیوقت جسوقت لاش ملی ہے اوسکا معائنہ کرسکے۔ اکثر اوقات لاش ہلاکت سے کئی گھنٹہ کے بعد اوسکے پاس معائنہ کو بھیجی جاتی ہے اور دس مین سے نو صورتونمین تو لاش پہلے پہل پولیس اور عہدہ داران دیہی کے سامنے آتی ہے اور اوسکو دیکھنے اور اوسکی حالت پر غور کرنے کی ساری ذمہ داری انہین پر پڑتی ہے اور جسطرح یہ حضرات اوس فرض کو ادا کرتے ہین وہ افسوس کے لایق ہے۔ محضر جو ایسی صورتون مین تیار کرائے جاتے ہین محض ناقابل اطمینان ہین اور قریباً ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ دوران مقدمہ کے اثنا مین وہ امور لاش کی حالت اور موقع و مشمولات کی نسبت ظاہر ہوتے ہین جنکا ذکر تلک محضر مین نہین ہے اس ابتدائی بے پروائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک فریق کو جھوٹی شہادت بنانے کی ضرورت پڑتی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے واقعات کی نسبت جنکا ذکر ابتدائی رپورٹ مین نہین ہے مابعد مین شہادت کا پیش ہونا

---

[1] اصطلاح طب مین علامات اون تغیرات کو کہتے ہین جو کسی مرض کے ساتھ ہی ساتھ پیدا ہون اور جنسے مرض کی حالت یا حقیقت اور محل کا استنباط ہوتا ہے۔

ہمیشہ ایک مشتبہ امر ہے - مثلاً ایک ضروری امر جسکا ذکر آیندہ بھی کتاب مین آویگا یہ ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ گواہ جنکے سامنے لاش برآمد ہوئی ہے وہ اوسکی نسبت یہ بیان کرسکین کہ جسوقت اونھون نے لاش کو دیکھا تو وہ گرم تھی یا سرد - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ انگلستان مین بھی اکثر اوقات یہ امر فروگذاشت ہوجاتا ہے اور وہ سیج کہتے ہین کہ اس فروگذاشت کی وجہ سے بڑی خرابی پڑتی ہے اور بعض اوقات انصاف مین خلل آتا ہے جن لوگون کا فرض مجرم کے خلاف مین شہادت جمع کرنے اور اوسکو سزا دلوانے کا ہے اونکو یاد رکھنا چاہیئے کہ لاش کے معائنہ مین اس قسم کی ایک بات کا بھی فروگذاشت ہوجانا مجرم کے حق مین مفید اور اونکے حق مین مضر ہے خواہ وہ مجرم اوس سے فایدہ اُٹھاے یا نہ اُٹھاے - اگر مجرم جاہل ہے اور وکیل بھی نہین رکھتا تو شاید ایسی فروگذاشتون کا کچھ اثر نہو لیکن اگر اوسکی طرف سے کوئی لائق وکیل ہے جو سوالات جرح کرسکتا ہے اور میڈیکل جیورس پروڈنس سے واقف ہے تو یقین کرنا چاہیئے کہ اوسکے سوالات اونھین امور کی نسبت ہون گے جو لاش کے معائنہ کے وقت فروگذاشت ہوگئے ہین اور ہر ایک امر فروگذاشت شدہ اوسکے ہاتھ مین ایک قوی آلہ جواب کا ہوگا -

اکثر طبیب اپنی شہادت مین یہ بیان کرتے ہین کہ لاش کو معائنہ کرتے وقت اوسکے اوپر چوٹ کے نشان پائے گئے - ایسی صورت مین مجرم کا وکیل سوال کرسکتا ہے کہ آیا یہ خون کا جمع ہوجانا جو چوٹ کی علامت ہے اور جسکو اصطلاح مین ایکائی موسس کہتے ہین حقیقی تھا یا مجازی لیکن ایسا سوال محض شاذ ہے کیونکہ بہت کم وکلا یا ماتحت کے مجسٹریٹون کو یہ بات معلوم ہے کہ بعد موت کے لاش پر بعض ایسے نشانات طبیعی طور پر پیدا ہوجاتے ہین جو بالکل چوٹ سے مشابہ ہین اور اگر طبیب نے جو گواہی دے رہا ہے ان دونون مین امتیاز نہین کیا ہے تو اوسکی راے ایسے نشانات کے سبب کی نسبت محض بے وقعت ہے ایک صورت مین تو گربہل صاحب کو ایسے طبیب سے کام

پڑا تھا جسکو خود حقیقی اور مجازی ایکائی موسس مین فرق ہی نہین معلوم تھا۔

## رپورٹ طبیب

وہ طبیب جو لاشش کو معائنہ کرتے ہین یا چیرتے ہین اونکو لازم ہی کہ اپنی رپورٹ مین جہانتک ممکن ہو علمی اصطلاحات کا استعمال نہ کرین اس قسم کی رپورٹ سے یہ غرض نہین ہے کہ اونکو اپنی علمی لیاقت دکھانے کا موقع ملے بلکہ یہ غرض ہے کہ دوسرے اوس سے اون امور کی نسبت جو رپورٹ مین درج ہین واقفیت حاصل کرین اور یہ غرض اوسیوقت مین حاصل ہوسکتی ہے جب کہ وہ معمولی اور عام فہم الفاظ کا استعمال کرین۔ مثلاً ایک اپاتھیکری جو ابھی کالج سے تعلیم پاکر نکلا ہے کسی ضلع کے دواخانہ مین بھیجا جاوے اور وہ اپنی رپورٹ مین یہ الفاظ لکھے (ڈاکٹر ٹیلر کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصلی واقعہ ہے) "کہ لاش مین خلاف طبیعت اتنی ہی بات نظر آئی کہ بانس ورولائی مین لوکس نیجر کے قریب اتھرومیٹس مادہ جمع ہوگیا تھا" تو یقین ہے کہ دس مین ایک مجسٹریٹ بھی ایسا نہین ہوگا جسکو اس رپورٹ کے پڑھنے سے لاش کی نسبت کچھ بھی واقفیت حاصل ہو۔

ڈاکٹر ٹیلر نے ایک اور بھی نقل اس قسم کی لکھی ہی۔ ایک طبیب صاحب عدالت مین مدعی کی حالت کو بیان کررہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ مین نے اس شخص کو ایسی حالت مین دیکھا کہ اوسکی بائین حدقۂ چشم کے نیچے کی جلد مین ترضرض ہوگیا تھا اور اوسکے ساتھ ہی تصفیح دم بکثرت ہوئی تھی اور حوالی کی نسیج خلیلیہ مین انجماد خون ہوگیا تھا اور اوسمین حالت متورمہ پیدا ہوگئی تھی"۔

**جج** ۔ شاید آپ کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کی آنکھ مین سخت چوٹ آگئی تھی۔

**طبیب** ۔ ہان۔

**جج** ۔ پھر صاف صاف لفظون مین یہ کیون نہین کہتے۔

جو علم کہ اصطلاحی اور مغلق الفاظ کے صندوق مین بند ہے وہ ادسی کے کام کا ہے جسکے پاس

اوس صندوق کی کنجی ہے - ایسا شخص تو البتہ اوس سے مستفید ہو سکتا ہے ورنہ اوسکی حالت بخیل کی دولت کی سی ہے کہ اوس سے کوئی دوسرا فائدہ نہین اوٹھا سکتا - اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا علم کسی کے کام آوے تو اتنا ضرور ہے کہ جو کچھ تم کہو اوسکو دوسرا سمجھ تو لیوے - جہانتک ممکن ہے طبیب اپنی راے کو رپورٹ مین درج نکرے - محض واقعات کو بیان کرے اور جب گواہی دیتے وقت اوس سے پوچھا جاوے اوسوقت اپنی راے بیان کرے - ایک مقدمہ مین (جو مقدمہ سوینا کوئل کے نام سے آگے مذکور ہوا ہے) واقعہ یہ تھا کہ ایک لاش لٹکی ہوئی ملی تھی - جس اپاتھیکری نے لاش کو پہلے دیکھا اوس نے بیان کیا کہ ہلاکت کا باعث پھانسی ہے لیکن چونکہ جسم پر کسی قسم کے نشان جبر و تعدی کے نہین پائے جاتے لہذا معلوم ہوتا ہے کہ مقتول نے خودکشی کی اور اپنے ہاتھ سے گلے مین پھانسی لگائی - ظاہر ہے کہ یہ راے اوسکے قبل ازوقت تھی طبیب کا کام محض موت کا سبب بتانا ہے اور اسبات کا فیصلہ کہ مقدمہ خودکشی کا ہے یا قتل کا مجسٹریٹ اور جج سے متعلق ہے اور اوسکا دار و مدار بالکل شہادت پر ہے -

ایک اور مقدمہ مین اسیطرح اپاتھیکری نے قسم کھائی کہ اوسکی راے مین مدعا علیہا نے اسقاط حمل کرایا ہے واقعہ یہ تھا کہ مدعا علیہا کا بچہ قبل ازوقت پیدا ہوا تھا اور سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ آیا اوسنے خود اسقاط کرایا ہے یا طبعی طور پر اسقاط حمل ہوگیا اپاتھیکری نے عورت کو تین روز بعد اسقاط کے امتحان کیا تھا اوسوقت کسی قسم کا اخراج رحم سے جاری نہین تھا اور جو علامت اوسنے دیکھی وہ فقط یہ تھی کہ اعضاے اندرونی پر سرخی تھی - تحقیقات کے وقت معلوم ہوا کہ جسوقت عورت امتحان کے واسطے اپاتھیکری کے پاس لائی گئی تھی اوسوقت اوس سے یہ کہا گیا تھا کہ شبہ اس بات کا ہے کہ اوسنے خود اسقاط کرایا ہے - امتحان کرتے وقت طبیب کو ضرور ہے کہ پولیس یا اور اشخاص کے کہنے سننے کا اثر اپنے بیان پر نہونے دیوے - اوسکو چاہیئے کہ محض واقعات اور

اصلی حالت کو قلمبند کرے اور اوسی پر اپنی راے قایم کرے اوسکی اس کارروائی سے عدالت کو جسکے سامنے اوسکی شہادت پیش ہوگی بہت زیادہ فایدہ ہوسکتا ہے - ڈاکٹر کیاسپر جو فوجداری مقدمات مین جرمنی کا مشہور ڈاکٹر ہے اوسکی رپورٹون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیب کی شہادت جسوقت وہ پورے اور خاص امتحان لاش کے اوپر مبنی ہو کسقدر مفید ہوسکتی ہے وہ اپنی راے قایم کرنے مین ازحد احتیاط کرتا ہے لیکن جسوقت اوسنے راے قایم کرلی توپھر اوسکی راے کی دونی وقعت ہوتی ہے اس ڈاکٹر کی دو رپوٹین بطور نمونہ تخنیق یعنی پھانسی کے باب مین درج کیے گیے ہین اس ملک مین علی الخصوص طبیب کو موت کا سبب بیان کرنے مین ازحد احتیاط لازم ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو بظاہر موت کا سبب معلوم ہوتا ہے وہ اصلی سبب نہین ہے - مثلاً اگر کوئی لاش لٹکتی ہوئی ملے تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ موت کا باعث تخنیق ہے - یہ بخوبی ممکن ہے کہ لاش بعدموت کے لٹکا دی گئی ہو اور اصل سبب موت کا ضرب یا زہرخورانی ہو - ایسی مثالین موجود ہین جنمین لٹکتی ہوئی لاشون کے معدہ مین زہر پایا گیا ہے - اور ڈاکٹر چیورس بھی لکھتے ہین کہ ہندوستان مین یہ معمولی بات ہے کہ اون اشخاص کی لاشین جو اور ذرایع سے قتل کیے گئے ہین بعد موت کے لٹکا دی جاوین - اس خاص امر کے اوپر پھانسی کے باب مین زیادہ تر تفصیل کے ساتھ بحث کی جاویگی اور یہان اوسکا ذکر محض اس غرض سے کیا جاتا ہی کہ ڈاکٹر کا لاش کو پوری طرح سے امتحان کرنا گو ظاہری اسباب موت کے موجود کیون نہون کسقدر اہم اور ضروری امر ہے -

بیرونی زخمون اور اونکی بڑائی چھوٹائی اور مواقع کو نہایت توجہ سے دیکھنا چاہیے - اس خاص باب مین ملکہ معظمہ بنام گارڈنر ایک مشہور مقدمہ ہے اس مقدمہ مین ایک عورت مردہ ملی جسکا گلا کٹا ہوا تھا اور اوسکے داہنے ہاتھ مین اُسترہ تھا - لیکن گلے کے زخم کا رُخ ایسی طرف کو تھا کہ ممکن نتھا کہ زخم داہنے ہاتھ کا لگایا ہوا ہو - علاوہ اسکے دونون ہاتھون پر اس قسم کے زخم تھے جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ دھینگا مشتی ہوئی ہے اور اس سے ثابت تھا کہ مقدمہ خودکشی کا نہین ہے بلکہ قتل کا -
ایسی علامات کو جنسے معلوم ہو سکے کہ زخم قبل ہلاکت کے لگائے گئے ہین یا بعد ہلاکت کے
نہایت غور سے دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیئے مدراس پریزیڈنسی کے ضلع کڑپا مین ایک مقدمہ ۱۸۷۲ء
مین ہوا تھا جو اسکی مثال ہے -

ایک شخص کی لاش کوے مین ملی اور چند اشخاص پر اوسکو کوے مین ڈالنے کا جرم قائم کیا گیا
لاش پر کسی قسم کے بیرونی ضرب کی نشانی نہین تھی بجز اسکے کہ ایک کان غائب تھا - مدعی علیہم کی
طرف سے یہ کہا گیا کہ مقتول اتفاقاً کوے مین گر پڑا اور اوسکے کان کو مچھلیان اور کیکڑے وغیرہ
کہا گئے - اگرچہ لاش برآمد ہونے کے ساتھ ہی طبیب کو دکھائی گئی تھی مگر کوئی صریح اور صاف
دلیل اسکی نہین تھی کہ آیا کان قبل ہلاکت کے کاٹا گیا ہے یا بعد - لیکن یہ ظاہر ہے کہ اگر کان قبل
کوے مین گرنے کے کاٹا گیا ہوتا تو زخم کے کنارے ضرور سکڑ جاتے برخلاف اسکے اگر بعد
موت کے وہ کاٹے جاتے تو یہ نشانی نہ پائی جاتی - اس بنا پر مدعی علیہم رہا کر دئے گئے اور عدالت
نے مقتول کی موت کو اتفاقی قرار دیا -

لاش کے سڑ جانے کی وجہ سے اوسکے چیرنے سے باز نہین آنا چاہیئے البتہ بعض صورتون مین
لاش اس درجہ تک تحلیل ہو جاتی ہے کہ اوسکا امتحان کرنا محالات سے ہوتا ہے لیکن بہت سے
مواقع مین جہان لاش کی بوسیدگی عدم امتحان کی وجہ بیان کی جاتی ہے یہ محض عذر بیجا ہوا کرتا ہے
ڈاکٹر کیاسپر نے ایک مرتبہ ایک عورت کی لاش کو چیرا تھا جو دس۱۰ مہینے پہلے بدررو مین گر کے
مر گئی تھی یہ لاش نہ فقط سخت متعفن اور بوسیدہ حالت مین تھی بلکہ ایک حصہ اوسکا موم مین مستحیل
ہوگیا تھا اس عورت کے مالک کی نسبت یہ شبہہ تھا کہ اوسنے اوسکو پہلے خراب کیا اور پھر اس
خوف سے کہ بچہ نہ پیدا ہو اور راز افشا نہ ہو جاوے اوسکو بدررو مین ڈال دیا - ڈاکٹر کیاسپر کو یہ بات

معلوم تھی کہ تمام اعضاے انسانی مین رحم سب سے دیر مین سڑتا ہے اور اسی بنا پر اوس نے رحم کا امتحان کیا اور ثابت کیا کہ رحم مین کوئی مضغہ یا بچہ نہ تھا اور بہت بڑا حصہ شبہہ کا اس طرح پر رفع ہوگیا۔

اس امر کو نہایت احتیاط سے دریافت کرنا چاہئیے کہ جسوقت لاش ملی تو وہ سرد تھی یا گرم اس خاص امر کے اہم ہونے کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور گارڈنر کا مقدمہ جسکی طرف اشارہ ہو چکا ہے اسکی مثال ہے۔ اس مقدمہ مین دو شخصون کی نسبت قتل کا شبہہ تھا اور اونین سے ایک کے بیجرمی یا جرم محض اسی پر موقوف تھا کہ لاش کو بعد موت کے سرد ہونے مین کتنی دیر لگتی ہے۔ لاش اکڑی ہوئی ملی تھی اور اگر یہ بات ثابت ہوتی کہ لاش موت سے چار گھنٹے کے اندر اکڑنے لگتی ہے تو جرم مدعا علیہ نمبر ۲ کے ذمہ جو کہ ہمبلر نامی ایک عورت تھی قایم ہوتا۔ کیونکہ لاش کی برآمدگی سے (لاش ساڑھے سات بجے صبح کو برآمد ہوئی) چار گھنٹے پہلے سوا اوسکے کوئی شخص مکان مین نہین تھا۔ اور اگر برخلاف اسکے جیسا کہ اکثر اطباء یورپ کی راے ہے چار گھنٹے سے زیادہ کی مدت لاش کے اکڑنے کو درکار ہی تو جرم مدعا علیہ نمبر ایک یعنی گارڈنر پر قایم ہوتا تھا کیونکہ وہ اوس مدت تک مقتول کے ساتھ ایک ہی حجرہ مین تھا دوسرے قراین سے بھی جرم گارڈنر ہی کی نسبت ثابت ہوا اور اوسنے سزا پائی اور عورت ہمبلر بری ہوگئی۔ لیکن اسمین شک نہین کہ اگر برآمدگی کے وقت لاش گرم ہوتی تو احتمال قوی تھا کہ ہمبلر کو سزا ملتی اور گارڈنر بری ہو جاتا۔

اس ملک مین جہان بہت سی صورتون مین ڈوبنا موت کا سبب بیان کیا جاتا ہے مناسب ہے کہ ہر ایک مشکوک صورت مین لاش سب سے نزدیک کے دواخانہ مین چیرنے اور امتحان کے واسطے بھیجدی جاوے۔ جب کبھی عہدہ داران پولیس کو کسی موت بحالت مشتبہ کی اطلاع ملے تو اونکو لازم ہے کہ فوراً پولیس کو خبر کرین اور تحقیقات شروع کردین۔

جن امور کی نسبت پوری اطلاع حاصل کرنی چاہئیے اونمین سے چند ذیل مین لکھے جاتے ہین

(۱) جسوقت لاش برآمد ہوئی تو وہ گرم تھی یا سرد - لاش اینٹھی ہوئی تھی یا نہین -

(۲) اوسمین بوسیدگی شروع ہوگئی تھی یا نہین -

(۳) ٹھیک وقت موت کا کیا تھا -

(۴) کسوقت کس مقام پر اور کسنے متوفی کو آخر مین زندہ دیکھا تھا -

(۵) لاش کس ہیئت اور کس وضع پر پڑی ہوئی تھی -

(۶) لاش کے اردگرد کی اشیا - بوتلین - کاغذات - ہتھیار - یا گرے ہوے عرقیات کے مواقع کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا اور ان اشیا کو جمع کرنا اور حفاظت سے رکھنا چاہئیے -

(۷) اگر جسم کے اوپر یا اوسکی حوالی مین خون کے نشان ہون تو اونکے ٹھیک مواقع کو اور اونکی چھوٹائی بڑائی کو غور سے دیکھکر قلمبند کرو یہ بھی بیان کرو کہ خون تر تھا یا خشک -

(۸) شخص متوفی پر کسی خاص قسم کے علامات ظاہر ہوئے تھے یا نہین اور اگر ایسے علامات ظاہر ہوئے تھے تو اونکا ظہور کسوقت شروع ہوا اور وہ کب تلک رہے -

(۹) کسی شے خوردنی یا غذا یا کسی مشروب یا دوا کے کہانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد یہ علامات مترتب ہوئے -

(۱۰) یہ علامات کسیوقت موقوف بہی ہوگئے تھے یا موت تلک بلا کمی کے قایم رہے -

(۱۱) اگر کسی حصۂ غذا یا دوا مین زہر کا شبہہ ہو تو اوسکو حفاظت سے رکھنا چاہیے -

(۱۲) جو کوئی مادہ قے یا دست مین اخراج ہوا ہو اوسکو حفاظت سے رکھنا چاہئیے جسوقت غذا یا قے جمع کرنے لگین تو ضرور ہے کہ ہر ایک شے کیواسطے ایک علیحدہ اور صاف ظرف استعمال کیا جاوے - کبھی کسی پورسنے ظرف کو نہین لینا چاہئیے بلکہ ہمیشہ باصرار نئے اور صاف مٹی کے

برتن کو منگا کر اوسمین رکھنا چاہیئے - ایسے ظرف کو مضبوطی کے ساتھ بند کرکے جسوقت تک وہ کسی طبیب کے حوالہ کیا جاوے بہت احتیاط سے رکھنا چاہیئے -

(۱۳) لاش کی بیرونی ہیئت کو اور تمام جبر و زیادتی کے علامات کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہئے -

(۱۴) تمام مشتبہ باتون کو اور اون اشخاص کے بیانات کو جن پر کسی قسم کا شبہہ ہو قلمبند کرنا چاہیئے -

(۱۵) امور متذکرۂ مافوق کو بغور دیکھنے اور دریافت کرنے اور اونکو محضر نامہ مین (جسپر عہدہ داران دیہی کے دستخط ہونگے) درج کرانے کے بعد لاش کو فوراً قریب سے قریب کے دواخانہ مین لیجانا چاہئے اور خود بھی معہ کل اشیاء متعلقہ مقدمہ کے لاش کے ساتھ جانا چاہیئے لاش کے بھیجنے مین حتی الامکان کسی قسم کی دیر نہین چاہیئے کیونکہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ لاش دواخانہ مین قبل بوسیدگی شروع ہونے کے پہونچ جاوے -

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عہدہ داران دیہی جو تحقیقات کرتے ہین وہ محض برائے نام ہوتی ہے - چونکہ اونکا خیال ہے کہ لاش نہایت نجس چیز ہے اور اوسکو چھونا اونکو نجس کر دیتا ہے لہذا وہ لوگ دور دور بیٹھتے ہین اور محض بیان کے اوپر محضر پر دستخط کر دیتے ہین - افسر پولیس کو لازم ہے کہ عہدہ داران دیہی کو مجبور کرے کہ وہ واقعات مندرجہ محضر نامہ کی نسبت اپنا ذاتی اطمینان حاصل کرین - اور محضر نامہ مین کل امور متذکرۂ مافوق درج ہونا چاہین اور انمین سے جو کوئی امر محضر نامہ مین فرو گذاشت ہو گیا ہو اور پھر شہادت مین پیش ہو تو اوسکی نسبت ہمیشہ شک پیدا ہوتا ہے -

افسر پولیس کو چاہیئے کہ خود اپنی ضرورتون کے واسطے بھی واقعات کو اچھی طرح سے قلمبند کر لیوے اور جسوقت وہ گواہی دینے لگے تو محض حافظہ پر بھروسہ نہین کرنا چاہیئے بلکہ جو یادداشتین اوسنے قلمبند کی ہین اونکو عدالت مین لیجاوے اور عدالت کی اجازت سے اون کو

معائنہ کرتا جاوے اگر عدالت پر یہ بات ثابت ہوجاوے کہ افسر پولیس نے واقعات کو غور سے دیکھا اور سمجھا ہے[۱]
اور اوسنے اپنی رائے قایم کرنے مین پوری احتیاط سے کام لیا ہے تو اوسکی شہادت عدالت
کی نظرون مین بہت زیادہ باوقعت سمجھی جاویگی - اگر بالفرض افسر پولیس سے کوئی خاص امر فرد گذاشت
ہوگیا ہے - اور اوسکی نسبت عدالت نے کوئی سوال کیا ہے تو اوسکو فوراً ایسی فرو گذاشت کا
اقرار کرلینا چاہئے - یہ بدرجہا بہتر ہے اس سے کہ وہ ایسی امر فرو گذاشت شدہ کی نسبت اٹکل سے جواب
دیدیوے اور وہ جواب آگے چلکر غلط ثابت ہوجاوے -

## ہندوستانی شہادت

سب سے بڑی مشکل جو ہر ایک جج اور مجسٹریٹ کو ہندوستان مین پیش آتی ہے وہ جھوٹی گواہی
ہے - شاید یہ کہنا مبالغہ نہین ہوگا کہ کوئی فوجداری کا مقدمہ عدالت کے سامنے ایسا نہین آتا جسمین کوئی
حصہ شہادت کا جھوٹا نہو - اور اون مقدمات مین بھی جو سچے ہین ایک نہ ایک حصہ شہادت کا
ضرور جھوٹا اور مصنوعی ہوتا ہے - اور یہی حصہ دوران مقدمہ مین غلط ثابت ہوجاتا ہے اور اوسکی وجہ
سے سچے مقدمات مین بھی مجرم رہا ہوجاتا ہے - اس ملک کے جج یا مجسٹریٹ کا کام یہ نہین ہے کہ سچے
اور جھوٹے واقعات مقدمہ مین تمیز کرے بلکہ فریقین کے بیانات مین سے جھوٹ اور سچ کو علیحدہ
کرے اور اوسپر اپنے فیصلہ کو مبنی کرے - مسٹر ہالوے نے جو کہ سالہا سال تک مدراس ہائی کورٹ
کے ایک معزز جج تھے اپنی کئی تجویزون مین اس بات کو لکھا ہے کہ مشہور قانونی اصول جسکا یہ
منشا ہے کہ کذب الجزء یلزم کذب الکل (یعنی جس چیز کا ایک جز غلط ہے کل غلط ہے)
ہندوستان کی شہادت کی نسبت نہین کہا جاسکتا - انگلستان مین اگر یہ بات ثابت ہوجاوے کہ

---

[۱] قانون شہادت کی دفعہ ۱۵۹ و ۱۶۰ مین ایسی تحریرات کے معائنہ سے یادتازہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے -

کوئی حصہ بھی شہادت کا مصنوعی ہے تو شاید مدعی علیہ یقینی بری کر دیا جاوے - لیکن اگر ہندوستان مین اس اصول پر کام کیا جاوے تو کسی مقدمہ مین بھی مجرم کو سزا ملنی دشوار ہوگی - ہندوستان کے لوگ اس بات کو نہین سمجھتے کہ سچ کی سب سے بڑی آرایش یہ ہے کہ وہ بے آرایش ہو اور اسی وجہ سے ہر ایک گواہ اپنی شہادت مین کچھ نہ کچھ اپنی طرف سے الحاق کر دیتا ہے نہ اس نیت سے جھوٹ بولے بلکہ اس غرض سے کہ شہادت حتی الامکان مضبوط اور مستحکم ہو جاوے - بعوض اسکے کہ وہ اپنے علم اور مشاہدات ہی کی نسبت گواہی دیوے وہ ہمیشہ اپنی شہادت مین سُنی سُنائی ہوئی چیزون کو یا قیاسات کو شامل کر دیتا ہے - ڈاکٹر چیورس نے اس عادت کی ایک مثال اپنی کتاب مین لکھی ہے -

سنہ ۱۸۳۷ء مین ایک شخص لکسیا ولد بودیا نامی دروغ حلفی کے جرم مین ماخوذ ہوا تھا اس شخص نے ایک ڈکیتی کے مقدمہ مین کلیا ولد داوجی کے نام سے گواہی دی تھی اور حلفاً بیان کیا تھا کہ مین نے فلان تاریخ کو کچھ ڈکیتون کا تعاقب کیا تھا - جب اوس سے سوالات جرح چند ایسے امور کی نسبت جنکا وہ جواب دینے کے لئے تیار نہین تھا کئے گئے تو اوسنے اقبال کیا کہ میرا نام کلیا ولد داوجی نہین ہے بلکہ میرا اصلی نام لکسیا ولد بودیا ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ مین ڈکیتون کے تعاقب کے وقت موجود نہ تھا اور چونکہ میرا دوست کلیا ولد داوجی بیمار تھا اور عدالت مین حاضر نہین ہو سکتا تھا لہذا مین اوسکی جگہ پر گواہی دینے کو آیا تھا اور جن واقعات کی نسبت مین نے گواہی دی وہ بالکل صحیح ہین اگرچہ مین نے بچشم خود اونکو نہین دیکھا لیکن گانون کے تمام باشندے اون سے واقف ہین - اس شخص کو عدالت نے ایک سال کی قید سخت اور پچیس تازیانہ کی سزا دی -

گوڈیو کی کتاب مین لکھا ہے کہ بعض خاص صورتون مین شرع محمدی نے بھی قایم مقام کے ذریعہ سے گواہی دینے کو جایز ٹھہرایا ہے - مثلاً جب قبت گواہ مر جاوے یا تین دن کے سفر پر چلا جاوے

یا بیمار ہوجاوے اور نیز بعض ایسے مقدمات مین جنمین زیادہ ترشک کرنے کی گنجایش نہین ہے گواہ کو اجازت دیگئی ہے کہ وہ اپنی جگہہ پر کسی اور کو عدالت مین بھیجکر اوسکے ذریعہ سے واقعات اور اپنی راے کی شہادت دلواے۔

مرقوم الذیل مقدمہ سچے واقعات کے ساتھ جھوٹی شہادت شریک کرنیکی مثال ہے۔ایک بیوپاری کچھ گاڑیان لکڑی کی لئے ہوئے ایک گانون مین سے گذرا۔گانون مین پاریا ذات کے دو مخالف شعبے تھے مدیگا اور مالا۔ مدیگا شعبہ کے چند آدمی چھکڑون کے سامنے آکر تلوارون کا ناچ ناچے۔اِس ناچ کا قاعدہ ہے کہ مالا شعبہ کے لوگ اس سے ہمیشہ برافروختہ ہوا کرتے ہین اور اونہون نے ناچ مین مزاحمت کی اور آپس مین مارپیٹ ہونے لگی۔اِس لڑائی مین ایک مالا ایسا سخت زخمی ہوا کہ وہ چند روز بعد اون زخمون کے صدمے سے مرگیا۔اُسوقت اِس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ مالا کو بیوپاری نے مارڈالا۔لیکن گواہون سے جسوقت تفصیل واقعہ کی نسبت سوالات جرح کئے گئے تو وہ بالکل جھوٹے نکلے۔تین گواہون کے بیانات مین صریح اور صاف اختلاف تھا اور اوس خاص مقام کی نسبت بھی جہان متوفی نے چوٹ کہائی تھی بیانون مین تطابق نہ تھا۔ ایک گواہ نے یہ بیان کیا کہ بعد زخمی ہونے کے متوفی کو چاولیٹری مین لے گئے تھے اور وہان وہ رات بھر بیہوش پڑا رہا اور پولیس صبح کو آیا۔دوسرے نے یہ کہا کہ بعد زخمی ہونے کے متوفی سڑک پر ڈالدیا گیا اور رات بھر بیہوش پڑا کراہتا رہا۔تیسرے گواہ نے جو کہ پولیس کانسٹبل تھا یہ بیان کیا کہ متوفی فوراً زخمی ہونے کے بعد قریب دو میل کے چلکر پولیس کی چوکی پر گیا اور اپنے زخم دکھلاکر مدعی علیہ کے اوپر نالش کی۔اِس گواہ نے زخمون کو بیان کرتے وقت مطلق ذکر اوس زخم کا نہین کیا جو اخیر مین چلکر باعث ہلاکت کا ہوا اور نہ اوسکی نسبت کوئی شکایت متوفی کی طرف سے بیان کی۔یہ زخم کھوپری پر لگا تھا جسکے صدمہ سے ایک کرچ کھوپری کی ٹوٹ کر دماغ کے اوپر جا لگی تھی۔ایک اور

عجیب واقعہ اِس مقدمہ کے متعلق یہ ہے کہ متوفی شفاخانہ کو بھیجا گیا تھا اور پانچ روز کے بعد وہان سے چنگا ہوکر اپنے گھر بھیجدیا گیا اور دماغ کے صدمہ کو مطلق کسی نے نہین دیکھا - چند روز بعد وہ پھر شفاخانہ مین داخل کیا گیا اور اوس زخم کے صدمہ سے جسکو پہلی مرتبہ کسی نے خیال نہین کیا تھا مرگیا - اِس مقدمہ مین صاف معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت مالا کے فرقے نے تماشے مین مزاحمت کی تو دونون کی آپسمین لڑائی ہونے لگی اور جب ایک شخص اونمین سے ہنگامہ مین زخمی ہوگیا اوسوقت اس جرم کو بیوپاری کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی گئی حالانکہ وہ بیچارہ لڑائی کے وقت اپنی گاڑی مین بیمار پڑا ہوا تھا -

جھوٹی گواہی نہ فقط دشمنی کی وجہ سے بنائی جاتی ہے بلکہ بعض اوقات خوف سے بھی - مذکور الذیل مقدمہ جو ضلع کڑپا کے سشن ۱۸۹۴ء مین ہوا تھا اسکی مثال ہی - دو بھائی ایک ہی مکان مین ساتھ رہتے تھے اور فراخ حال تھے اور اونکے مکان مین دو مرتبہ ڈاکہ پڑ چکا تھا - ایک مشہور ڈاکو جو کئی مرتبہ سزا پاچکا تھا اور جسکے خوف سے اطراف کے لوگ ہمیشہ کانپتے رہتے تھے پاس کے گانون مین رہتا تھا - ایک روز کا اتفاق ہے کہ اِن دونون مین سے ایک بھائی دو روز کے واسطے کسی کام کے لئے چلا گیا اور دوسرا بھائی تنہا رہگیا - شب کو اوسنے اوس مقام پر جہان مال تھا نقب زنی کی آواز سنی دروازہ پر جاکر دیکھا کہ وہی مشہور ڈاکو جھکا ہوا کوٹھری کا قفل کھول رہا ہی اُسنے ایک لاٹھی سر پر ماری ڈاکو اپنی لاٹھی اُٹھانیکو جھکا اتنے مین اوسنے ایک اور لاٹھی ماری اور اس عرصہ مین ایک ہمسایہ بھی آگیا اور اوسنے ایک تیسری لاٹھی رسید کی اوسوقت یہ بات معلوم ہوئی کہ ڈاکو ان ضربون سے مرگیا ہی - تب وہ لوگ سخت گھبرائے اور لاش کو ایک جھکڑے مین ڈالکر دو میل کے فاصلہ پر ریل کی سڑک تک لیگئے اور میل ٹرین آنے سے پہلے لاش کو لین پر سُلادیا صبح کو لاش اس حالت مین ملی کہ سر جدا تھا اور پیر چور ہوگئے تھے ریل گردن اور پانون کے اوپر سے گذر گئی تھی - لاش شفاخانہ مین بھیجی گئی اور امتحان سے معلوم ہوا کہ کھوپڑی

دو جگہ سے شق ہے اور جگر اور طحال بھی بالکل چور ہین - علاوہ اسکے جس مقام پر لاش تھی وہان سے ملزم کے مکان تک برابر ہیون کے نشان اور خون کی لکیر بنی ہوئی تھی - غرض دونون بھائی قتل کے جرم مین ماخوذ ہوئے - ایک نے تو اپنی عدم موجودگی بیان کی اور یہ بالکل سچ تھا اور دوسرے نے بالکل ڈاکہ سے اور متوفی کے مارے جانے سے انکار کیا - جس رات کو یہ واقعہ ہوا ہے وہ شب ماہ تھی اور اکثر ہمسایہ کے لوگ ہنگامہ سنکر اپنے گھرون سے نکل آئے تھے لیکن انمین بعض نے حلفی اظہار دیا کہ اُس دوسرے بھائی نے جو اسوقت موقع سے کئی کوس کے اوپر تھا لاش کو جھکڑے مین رکھا جسوقت وکیل سپردکار نے اپنی تقریر تمام کی اور جج نے ابھی خلاصۂ شہادت نہین بیان کیا تھا کہ ملزم نمبر ۲ نے اپنے وکیل کی صلاح سے کل واقعہ کا اقرار کردیا اور بیان کیا کہ اسطرح سے ڈاکہ میرے گھر مین پڑا اور مین نے ڈاکو کی قوت اور اُسکے ظلم سے ڈر کر بخیال مزید احتیاط کئی لاٹھیان مارین اور جسوقت متوفی مرگیا لاش کو ایک ہمسایہ کی مدد سے ریل کی سڑک پر ڈال آیا - ملزم نمبر (۲) اس بنا پر چھوڑدیا گیا کہ اسکا فعل حفاظت[۵] خود اختیاری مال کی حالت مین سرزد ہوا تھا اور مدعا علیہ نمبر (۱) بوجہ غیر موجودگی کے چھوڑدیا گیا - ظاہر ہے کہ اگر ملزمین سارے واقعہ کو سچ سچ پہلے ہی بیان کردیتے تو شاید انکو سشن سپرد ہونے کی بھی نوبت نہ آتی -

جہل بھی ایک بڑا سبب جھوٹی گواہی دینے کا ہے - جب کوئی گواہ عدالت مین آتا ہے خواہ وہ ملزم کی طرف کا گواہ ہو یا جانب مخالف کا پہلے اُسکی طرف کا وکیل اُس سے سوال کرتا ہے اور گواہ کو معلوم ہے کہ اُس کا وکیل اُس سے سخت اور مشکل سوال نہین کرے گا اور وہ نہایت فراٹے کے ساتھ جواب دیتا ہے بلکہ اُسکو جو کچھ خود معلوم ہے اُس سے بہت زیادہ بیان کرجاتا ہے - جب جانب مخالف کا وکیل کھڑا ہوتا ہے اُسوقت گواہ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشکل سوال کریگا

[۵] دیکھو مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۱۰۳ -

اور وہ اپنی جان بچانے کو ہر ایک سوال کا جواب انکاری دینا شروع کرتا ہے اور بدیہی جھوٹ بولنے مین تامل نہین کرتا۔ آخر کو وہ مشکلات مین پڑ جاتا ہے اور قبول دیتا ہے کہ مین جھوٹ بول رہا ہون اور اُسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ اُسکی سابق کی گواہی بھی جو شاید بالکل صحیح تھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ اس ملک مین پہلا خیال ایک معمولی تعلیم یافتہ گواہ کا ملزم کو سزا دلوانا یا بری کروانا ہوا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ واقعات یہ تھے کہ اگر مین نہ بیان کرون تو جج کو ہرگز نہین معلوم ہو سکتے اور اس خیال سے وہ بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ البتہ ایسے مقدمات بہت ہین جنمین شہادت بالارادہ جھوٹی ہوتی ہے لیکن اکثر مقدمات مین شہادت بالارادہ جھوٹی نہین ہوتی اور تھوڑے سے تحمل اور خوش مزاجی کے خرچ کرنے سے جھوٹ اور سچ مین تمیز ہو جا سکتی ہے دیوانی مقدمات مین البتہ اس قسم کی تمیز کرنا نہایت مشکل امر ہے اور بہت کم مقدمات دیوانی عدالت مین آتے ہین جنمین بالارادہ جھوٹی شہادت اور اکثر اوقات جعلی دستاویزات بھی فریقین کی طرف سے ثبوت مین پیش نہوئی ہون۔ ایسے مقدمات کا فیصلہ واقعات اور شہادت قرینہ کے اوپر ہوتا ہے۔ اچھی قسم کی شہادت قرینہ کو اور شہادتون پر ترجیح دی گئی ہے لیکن ایک عجیب بات اس ملک مین یہ ہے کہ اکثر اوقات حالات مین بھی جعلی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ تطابق پیدا کیا جاتا ہے۔

اقبالات بھی اکثر اوقات جھوٹے ہوا کرتے ہین۔ یورپ مین بعض وقت ایسا ہوا کرتا ہے کہ اُن جرایم کی نسبت جنکا چرچا پبلک مین ہو رہا ہے ایک شخص آکر جھوٹا اقبال کر دیتا ہے۔ لیکن ایسی صورتون مین عموماً یہ شخص مختل الحواس ہوا کرتا ہے اس ملک مین بعض اوقات اقبال محض اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ ملزم کو معلوم ہے کہ اُسکی نسبت بہت شبہ ہی اور وہ سمجھتا ہے کہ اقبال کر لینے سے شاید سزا مین تخفیف ہو جاوے۔ ڈاکٹر چیورس کئی مثالین لکھتے ہین جنمین ایسے اشخاص کے قتل کا اقبال کیا گیا ہے جو زندہ اور سلامت تھے اِس قسم کے اقبال کو اکثر پولیس کی

زیادتی کی طرف منسوب کرتے ہین اور اسمین شک نہین کہ مار پیٹ کے خوف سے بہتیرے اقبال جرم ہوا کرتے ہین۔ ہرگز نہین کہا جا سکتا کہ پولیس کا ظلم اور زیادتی مسدود ہوگئی ہے اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ملزم اپنے اقبال سے پلٹ جاتا ہے اور انکار کر دیتا ہے جسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ اقبال بیجا دباؤ کے سبب سے ہوا تھا۔ پولیس کی زیادتی اور مار پیٹ کا ذکر آگے چلکر اس کتاب مین کیا گیا ہے اور اس مقام پر محض اوسکی طرف اشارہ کیا جاتا ہے لیکن اسقدر ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض ڈکیتی کے سُراغ لگانے والے انسپکٹر ایسے دیکھے گئے ہین جنکو اپنے کام مین ایک حیرت انگیز کامیابی ہوا کرتی ہے انمین سے ایک حضرت کا ذکر ہے کہ اونکا کوئی مقدمہ ایسا نہین پیش ہوتا تھا جسمین ملزم اقبالی نہو اور اکثر صورتون مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقدمات سچے ہوتے تھے اگرچہ تفصیلات مین کچھ اختلاف ہوتا ہو۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ بہت بڑا حصہ ان اقبالات کا مار پیٹ کے ذریعہ سے نہین بلکہ ملائمت اور فہمایش کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا تھا۔ مثلاً ملزم سے یہ کہا جاتا تھا کہ اگر تو سچ سچ جرم کو قبول دے تو سزا مین تخفیف ہو جاوے گی اور تیری قید کی حالت مین بال بچون کی بھی خبرگیری کیجاوے گی اور فی الحقیقت گانون کے لوگ ڈاکوؤن کے گروہ کو توڑنے کی غرض سے بخوشی اقبال کر لینے والے شرکا کے بال بچون کی پرورش کرنے پر راضی ہو جاتے ہین۔ جہان ایک دو آدمیون نے اقبال کیا اوسکے ذریعہ سے دوسری شہادت پیدا ہوگئی اور گروہ ٹوٹ گیا۔ یہ سچ ہے کہ ایک حصہ اون ملزمون کا جو عدالت کے سامنے آتے ہین بالکل بیگناہ ہوا کرتا ہے اور اونکے اوپر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہین لیکن اوسکے ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے کہ بہت بڑا حصہ ایسے ملزمون کا فی الواقع اور اصلی مجرم ہوا کرتا ہے اگرچہ ممکن ہے کہ جس شہادت کے ذریعہ سے اون پر جرم ثابت کیا جاتا ہے وہ بالکل سچی نہو۔

بعض وقت پولیس کی بیحد ستعدی بہی اونکو جادۂ اعتدال سے بڑہا دیتی ہے چنانچہ ڈاکٹر
جیورس نے ایک مقدمہ کا ذکر کیا ہے جسمین پولیس نے ایک ناشناختہ لاش کا خواہ مخواہ قاتل بنا کر
کہڑا کر دیا تہا - ایک شخص مفقود الخبر ہوگیا تہا اوسکی داشتہ عورت سے اس لاش کی شناخت کرادی ہی
اور تین شخصون کی نسبت جرم قتل کا الزام لگوادیا گیا - لیکن عین وقت پر شخص مفقود الخبر آن پہنچا اور
مقدمہ خارج ہوگیا اور تین پولیس کے جوانون کو جبر سے اقبال حاصل کرنے کے جرم مین پانچ پانچ
سال کی سزا ہوئی -

یہ بہت ہی مختصر بیان شہادت کی دقّتون کا ہے جو یہان لکہا گیا - اِس ایک بحث کو اچھی
طرح سے لکہنے کے لئے ایک کتاب چاہیئے لیکن جن صاحبونکو اسکی نسبت زیادہ واقفیت حاصل
کرنا اور جہوٹی گواہی بنانے اور جہوٹے الزامات اور پولیس کے ظلم و زیادتی کے متعلق مقدمات
کا دیکہنا منظور ہو وہ ڈاکٹر جیورس کی کتاب کا جسمین یہ بحث بلکہ اِس علم کی کل بحثین نہایت شرح
و بسط کے ساتہہ مذکور ہین مطالعہ فرماوین -

# حصّۂ اوّل

## باب اوّل

### زخم اور چوٹ

طبیب کی شہادت کی ضرورت اکثر اُنہین مقدمات مین ہوتی ہے جہان چوٹ کے سبب سے ہلاکت وقوع مین آئی ہو۔جن مقدمات مین شخص مجروح اچھا ہوجاتا ہے خود اُسکی شہادت لیجا سکتی ہے اگرچہ ان صورتون مین بھی اکثر طبیب کی شہادت کی ضرورت یا تو تائید اُپڑتی ہے یا اس بات کے ثابت کرنے کو کہ زخم خود اپنا لگایا ہوا ہے یا خود اپنا لگایا ہوا نہین ہے۔پس پہلے اُن مقدمات سے بحث کی جاوے گی جنمین مجروح مرگیا ہے۔اور اُسکی دو تقسیمین ہین۔اوّل موت بوجہ زخم بیرونی یا چوٹ کے اور دوم موت بوجہ پھانسی لگانے۔غرق آب ہونے۔دم خفا ہونے۔گلا گھونٹنے دم بند کرنے۔یا فاقہ کشی سے۔

زخم کا اطلاق کُل اُن چوٹون پر ہوتا ہے جو مجموعہ قوانین تعزیرات ہند مین ضرر اور ضرر شدید کی تعریف مین شریک کیئے گئے ہین۔اس امر کا قرار داد کہ کوئی خاص چوٹ ضرر ہے یا ضرر شدید یا اقدام قتل ہے یا خود قتل محض ضرر کی قسم ضرر رسان کے ارادہ اور نتیجہ ضرر پر موقوف ہے۔

ہلاکت کا سبب کیا ہے یہ سب سے پہلا اور سب سے ضروری سوال ہے اور اُسکے بارہ مین رپورٹ کی نسبت زیادہ تر اس ملک مین شبہہ پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی اکثر یہ ہوتا ہے کہ ظاہری سبب موت کا اصلی سبب نہین ہوا کرتا اور اسیوجہ سے نہایت ضروری امر ہے کہ بمجرد لاش برآمد ہونے کے اُسکے اردگرد کی حالت نہایت احتیاط کے ساتھ معائنہ اور قلمبند کیجاوے اگر ممکن ہے

تو لاش کو پولیس کے آنے تک اُسی موقع و وضع پر چھوڑ دینا چاہیئے جسمین وہ برآمد ہوئی ہے اور اگر پولیس فاصلہ پر ہے تو اقلاً عہدہ داران دیہی کے معائنہ تک اُسمین ہاتھ نہین لگانا چاہیئے اِس معائنہ کے نتیجہ کو فوراً قلمبند کرنا چاہیئے اور جو محضر نامہ لاش کا تیار ہو اُسمین ہر ایک واقعہ کو نہایت احتیاط کے ساتھ درج کرنا چاہیئے مفصلات مین گانون کا کوتوالی مقدم بجاے کارونر[۵۱] کے ہوتا ہے اور مجرم کا سُراغ ملنا اکثر اِس عہدہ دار کی رپورٹ کی صحت اور اعتبار پر موقوف ہے۔

سب سے پہلا کام لاش کی شناخت کرنا ہے اور اِس ملک مین چونکہ درندے جانور بکثرت ہین لاش کی شناخت اکثر اوقات ایک مشکل امر ہو جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۸۲ع مین کڑپا کے ضلع مین ایک مقدمہ ہوا تھا جسمین ایک عورت کی لاش چھبیس ۲۶ گھنٹے موت کے بعد ایک خشک ندی مین پڑی ملی تھی اور اِس عرصہ مین اُسکے جسم پر مطلق گوشت کا نشان تک باقی نرہا تھا نری ہڈیان رہگئی تھین۔ لیکن اِس خاص صورت مین ایک ٹوٹے ہوئے دانت اور کچھ کپڑون کے ذریعہ سے جو لاش کے قریب پڑے تھے اُس عورت کی شناخت کی گئی۔ عموماً جسم پر سے گوشت کے غائب ہو جانے مین تین چار روز لگا کرتے ہین اور بعض اوقات اِس مدت کے بعد بھی لاش صحیح و سالم رہتی ہے لیکن یہ خاص مقدمہ جسکا ذکر کیا گیا گوشت کی اسقدر جلد غائب ہو جانیکی ایک غیر معمولی مثال ہے۔ اِس ملک مین بہت تھوڑے کپڑون کا پہننا بھی بڑا باعث لاش کی عدم شناخت کا ہے اور اسیوجہ سے نہایت ضرور ہے کہ کوئی چھوٹی سی نشانی بھی جسکے ذریعہ سے لاش کی شناخت ہو سکتی ہو فروگذاشت نہو جاوے ایسے مقدمات بہت ہین جنمین بلا لاش کے شناخت کے بھی مجرمونکو سزا ہو گئی ہے اور یہ سزائین ہائی کورٹ سے بھی بحال رہی ہین لیکن عموماً ایسے مقدمات مین قصاص کے عوض مین حبس دوام

---

[۵۱] کارونر اصطلاح مین اُس عہدہ دار کو کہتے ہین جسکا فرض ہے کہ بعد ایک جوری کے ہر قسم کے غیر معمولی یا خلاف طبیعت موت کے اسباب کی تحقیقات بموجودگی و معائنہ لاش عمل مین لاوے۔

بعبور دریاے شور کے سزا دیجاتی ہے تاہم نظایری مقدمات نمبر ا و نمبر ۲ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا

کہ بعض اوقات ایسے مقدمات مین بہی قصاص کی سزا ہوجاتی ہے۔

بعد شناخت لاش کے وہ کل امور جنکا ذکر دیباچہ کے صفحہ (۷) مین ہوا ہے تفصیلاً بیان ہونے چاہین

اور یاد رہے کہ بعد ترتیب محضر نامہ کے جو کچہ شہادت لاش کی حالت یا زخمون کی بابت پیش کیجاوے یلمان

وہ ہمیشہ مشتبہ سمجھی جاویگی۔

اس امر کا فیصلہ کرنے کے واسطے کہ ہلاکت زخمون کی وجہ سے وقوع مین آئی ہے یا نہین یہ نا اور

معلوم ہونا بہی ضرور ہے کہ زخم حالت زندگی مین لگے تھے یا بعد موت کے اور اوسکا درست فیصلہ

وہی طبیب کرسکتا ہے جسنے لاش کو معائنہ کیا ہو۔ تاہم بعض علامات اس قسم کے ہین جنکا دیکھنا او نکا کہ

قلمبند کرنا عہدہ داران وہی پر واجبات سے ہے۔

کہلے ہوئے زخمون کی جو موت کے بعد لگائے جاوین یہ پہچان ہے۔

(۱) ایسے زخمون مین سے خون کا جاری ہونا ممکن ہے لیکن یہ خون مقدار مین کبہی زیادہ نہین ہوتا

(۲) اور جو خون نکلتا بہی ہے وہ شریان کا خون نہین ہوتا بلکہ وردی خون ہوتا ہے اور پتلا

اور سیال۔

(۳) زخم کے کنارے بند مگر ڈہیلے ہوتے ہین۔

(۴) خون جو ایسے زخمون سے نکلتا ہے وہ منجمد نہین ہوتا۔

ایسے مقدمات ہوئے ہین (دیکھو مقدمہ نمبر ۴) جنمین موت طبیعی طور پر واقع ہوئی ہے کہ حالت

بعد موت کے لاش پر زخم لگا دئے گئے ہین اور لاش ایسے موقع پر رکہدی گئی ہے کہ قتل کا شبہ ن نہین

کسی ایسے شخص کے اوپر جو متوفی کے خاندان کا دشمن ہے قایم ہو جاوے ایسے صورت مین اور

اسباب کا معلوم کرلینا کہ زخم بعد موت کے لگائے گئے چندان مشکل نہین۔ لیکن جب کسی خاص فی کسی جرو

ی
ر
جسم
ہنا۔ اگر
دی
ہوتا ہے
ے پیدا ہوا
س خون کا

زیادتی کی وجہ سے مرا ہے - ہرگز نہین - اِس علامت کی نسبت اسیقدر کہا جا سکتا ہے
کہ منوم سمیات اور بجلی سے مرجانے کی حالت مین اکثر خون رقیق ہوا کرتا ہے لیکن عام اسباب
سے مرجانے کی حالت مین بھی بعض اوقات خون مین رقت ہوتی ہے جیسا مرض سکتہ مین اور کبھی
کبھی تو یہ علامت معمولی بیماریون مین بھی پائی جاتی ہے -

جو کچھ اوپر زخمون کے بارہ مین لکھا گیا ہے یہ بالکل چوٹ اور رگڑ پر بھی صادق ہے اور ان
صورتون مین بھی نہایت غور سے دیکھنا اور تجویز کرنا چاہیئے کہ آیا چوٹ زندگی کی حالت مین لگی ہے
یا بعد موت کے - یہ امر متفق علیہ ہے کہ اگر چوٹ فوراً بعد موت کے نہ لگائی جاوے تو اُس سے
ایکائی موسس (یعنے خون کا ایک جگہ جمع ہو کر جم جانا) نہین پیدا ہوتا ڈاکٹر کیاسپر نے امتحان کے
ذریعہ سے ثابت کیا ہے کہ مردہ جسم مین آگ لگانے سے وہ پھپولے جو جسم زندہ پر پیدا ہوتے ہین نہین
ہوتے - یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ جو چوٹ فوراً بعد موت کے لگائی جاوے اگرچہ وہ اصلی چوٹ
کے مشابہ ہوتی ہے لیکن مردہ جسم کے اوپر اگر بہت زور سے بھی چوٹ لگائی جاوے تو وہ
کم اثر پیدا کرے گی اور خفیف چوٹ معلوم ہوگی - پس اگر لاش کے دیکھنے سے معلوم ہووے کہ
ضرب بہت شدید لگی ہے اور ضرب شدید[۵۱] کے علامات مفقود ہون تو یقین کر لینا چاہیئے کہ چوٹ
بعد موت کے لگائی ہے اگرچہ کسیقدر ایکائی موسس بھی موجود ہو - جو خون بعد موت کے نکلے اُسکا
نہ جمنا قاعدہ کلیہ نہین کہا جا سکتا کیونکہ ڈاکٹر کرسچین اپنی اُس تحقیقات مین جو اُنھون نے ضرب
بعد الموت کے نسبت مشتہر کی ہے لکھتے ہین کہ مین نے اٹھہ گھنٹے بعد موت کے بھی خون کو نہایت
پائیداری کے ساتھہ جمتے ہوئے دیکھا ہے - اور ایک صورت مین تو لاش کو چیرتے وقت جو خون

[۵۱] ضرب شدید کی علامات یہ ہین خون کے اندر اندر پھیل جانے کی وجہ سے ورم کا ہونا چوٹ کے سیاہ نشان کے گرد نیلا
حلقہ پڑ جانا سیلولر ٹشو مین خون کا پھیل جانا خون کا بالکل جلد کے ساتھہ ملجانا اور اُسمین سیاہی اور صلابت پیدا کرنا -

نکلا فور اُجمیا حالانکہ موت کو بارہ گھنٹے گذر چکے تھے اور اسیطرح دوسری ایک صورت مین بھی جسمین موت کو تیس گھنٹے کا عرصہ ہوا تھا۔

یہ البتہ یقین کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ جسوقت لاش ٹھنڈی ہو جاوے اور موت کی اکڑ شروع ہو جاوے (اور یہ مرنے سے تین گھنٹے کے اندر ہونے لگتا ہے) اوسوقت پٹھون مین صلابت آجاتی ہے اور اوسوقت کسیقدر زور سے ضربت کیون نہ لگائی جاوے اوس سے کوئی اثر جو زندگی کی حالت مین چوٹ سے ہوتا ہے پیدا نہین ہوگا۔

جو کھلے ہوئے زخم زندگی کی حالت مین لگتے ہین عموماً اونکے کنارے سُرخ خون آلود اور ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہین اور اونکا مُنھہ پھیلا ہوا ہوتا ہے اور خون بھی کم و بیش سلیولر ٹشو مین جمع ہو جاتا ہے۔ برخلاف اسکے جو زخم بعد موت کے لگائے جاتے ہین اون کا رنگ نیلا ہوتا ہے اونکے کنارے ملے ہوئے ہوتے ہین اور اگر اونمین خون ہو بھی تو وہ رقیق اور وردی خون ہوتا ہے۔ لاش کے چیرنے مین سخت احتیاط کی ضرورت اور کسی ایک امر ضروری کے فروگذاشت یا غلطی رائے کے بُرے نتایج نظایری مقدمات نمبر ۵ کے دیکھنے سے معلوم ہون گے جسمین بعض علامات کی نسبت غلط راے قایم کرنے کی وجہ سے خود عدالت کے ہاتھہ سے ایک بیگناہ کا خون ہوگیا۔

زخم کس مقام پر ہے اور کس جانب سے کس جانب کو گیا ہے اسکا دریافت کرنا بھی اکثر اوقات نہایت ضروری بات ہے کیونکہ اسی پر فیصلہ اس امر کا موقوف ہے کہ آیا مقدمہ قتل کا ہے یا خودکشی کا۔ مثلاً یہ امر خلاف قیاس ہے کہ جو شخص اپنے داہنے ہاتھہ کو کام مین لانے کا عادی ہو وہ خود اپنے جسم پر ایسا زخم لگائے جو داہنی سے بائین طرف کو مائل ہو۔ اسیطرح سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ دردسر دن کے لگائے ہوئے زخمون کا رُخ اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہے۔

گارڈنر کا مقدمہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اسکی ایک مثال ہے اور اوسی قسم کا ایک مقدمہ ضلع کرنال کے اپریل سشن ۱۸۸۴ء مین ہوا تھا جو نظایری مقدمات مین نمبر کے تحت مین مندرج ہے۔

یوروپ مین جو قواعد لاش کو دیکھہ کر موت کا وقت دریافت کرنے کے قرار دئے گئے ہین وہ اس ملک مین کارآمد نہین ہین کیونکہ یہان گرمی آب ہوا کی وجہ سے وہ کُل تغیرات جو لاش مین پیدا ہوتے ہین بہ نسبت سرد ملک کے نہایت سرعت کے ساتھہ وقوع مین آتے ہین لیکن عموماً یہ کہا جاسکتا ہے کہ مجروح لاش مین بہ نسبت صحیح وسالم لاش کے بہت جلد بوسیدگی شروع ہوجاتی ہے اور پہلے اونہین اعضاء مین شروع ہوتی ہے جو مجروح اور چوٹ کھائے ہوئے ہین۔ اوراس بوسیدگی شروع ہوجانے کی وجہ سے چوٹ بظاہر بہت زیادہ شدید معلوم ہوتی ہے اور میڈیکل جیورس پروڈنس کے ماہر کو اِس سبب کا درست اندازہ کرنا ضرور ہے۔

جہان لاش کے اوپر کسی قسم کا کوئی ظاہری نشان جبر وزیادتی کا نہین ہے وہان طبیب کو سبب ہلاکت کے بارہ مین نہایت احتیاط کے ساتھہ راے دینا چاہیئے اور وہ بھی کُل اعضا کو پوری طرح سے دیکھنے اور امتحان کرنے کے بعد ایسے مقدمات بے انتہا ہین جنمین پہلے باہم نزاع یا دھینگا مشتی ہوئی ہے اور اس اشتعال یا جوش کی وجہ سے کوئی اندرونی عضو یا شریان ٹوٹ گئی ہے اور کوئی ایک فریق دفعتہً مرگیا ہے۔ اگر کسی قسم کی کوئی اندرونی یا بیرونی چوٹ یا کوئی بیماری ایسی نہ پائی جاوے جسکو موت کا سبب بتلاسکین اوسوقت معدہ اور امعا کو ضرور کیمیکل اگزامینر کے پاس بھیجنا چاہیئے۔ لیکن ایسی صورتون مین بھی جہان لاش چیرنے پر کوئی سبب موت کا معلوم نہین ہوتا اور نہ معدہ مین کوئی زہر پایا جاتا ہے بخوبی ممکن ہے کہ موت کا اصلی باعث جبر وزیادتی ہو۔ مثلاً جبر وزیادتی کی وجہ سے اعصاب کو کوئی ایسا شدید صدمہ پہونچ جاوے

جس سے روح پرواز کر جاوے لیکن اِس صدمہ کا کوئی اندرونی یا بیرونی اثر باقی نہ رہجاوے ۔ اِس قسم کی موت اکثر اُن صورتون مین واقع ہوتی ہے جہان کوئی سخت چوٹ پیٹ کے اوپر والے حصّہ مین یا قعر معدہ مین پہنچادی جاوے اور تجربہ کار ڈاکٹرون نے تسلیم کیا ہے کہ ایسی صورتون مین کوئی اندرونی یا بیرونی علامت چوٹ کی ایسی نہین رہ جاتی جسکو موت کا سبب کہا جا سکے ۔ البتہ ممکن ہے کہ اُس مقام کی جلد کسیقدر چھل جاوے یا اُسکا رنگ متغیر ہو جاوے ۔ لیکن جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے یہ علامات قایم نہین ہین اور نہ یہ ہمیشہ چوٹ کی جز سمجھی جاتی ہین ۔ ایسی صورتون مین ممکن ہے کہ اور علامات ایسی ہون جنسے معلوم ہو سکے کہ موت کا اصلی سبب جبر و زیادتی ہے ۔ سنہ ۱۸۳۷ء مین لیورپول مین ایک مقدمہ ہوا تہا جسمین کئی شخص متوفی کو قتل کرنے کے جرم مین ماخوذ تھے اور یہ کہا گیا تہا کہ اِنہون نے متوفی کو کان کے پیچھے ٹھوکرون سے مار کر قتل کیا طبیب نے اپنی گواہی مین بیان کیا کہ فی الواقع کان کے پیچھے سخت چوٹ موجود ہے لیکن اسکا کوئی اثر دماغ پر نہین پہونچا ہے اور جسم بھی بالکل صحیح و سالم ہے ۔ اُسنے نہایت صحیح راے دی کہ موت کا باعث وہ سخت صدمہ ہے جو اِس چوٹ کے سبب سے اعصاب کو پہونچا اور عدالت نے اس راے سے اتفاق کیا اور مجرم سزایاب ہوا ۔ ایک اور قسم کی چوٹ جو اس ملک مین کثرت سے پہونچائی جاتی ہے اور جسکے صدمہ سے انسان مر جا سکتا ہے ۔ خصیون کا مَل دینا ہے ۔ لیکن اِس خاص صورت مین اکثر اَور بھی علامات اِسکے ساتھہ ہوتی ہین اور اسکا ذکر تفصیل سے دم خفا ہونے کے باب مین کیا گیا ہے جہان متعدد زخم یا چوٹین لاش پر موجود ہون وہان اِس بات کا ثابت کرنا ضرور نہین ہے کہ اُنمین سے کوئی خاص زخم مار ڈالنے کے لیئے کافی تہا کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ ایسے زخمون یا چوٹون کا مجموعی اثر انسان کو مار ڈالتا ہے اگرچہ اُنمین سے کوئی خاص زخم یا چوٹ جان لینے کے لئے کافی نہو ۔ مجروح اشخاص کے طبیعی اسباب سے مر جانے کی بحث ڈاکٹر ٹیلر کی کتاب مین ایسی ضروری اور

علی الخصوص اِس ملک مین جہان اکثر مقدمات مین مدعی علیہ کی طرف سے وکیل نہین ہوتا اوسکی اسقدر ضرورت ہے کہ ہم اسکو بیان بلفظہ نقل کرتے ہین - ڈاکٹر ٹیلر کہتا ہے" یہ ہرگز غیر معمولی امر نہین ہے کہ کوئی شخص جو مجروح ہوا ہو یا جسکو کسی قسم کی جسمانی چوٹ لگی ہو وہ فی الواقع اندرونی اور پوشیدہ اسباب کے سبب سے مرجاوے اور چونکہ عوام کی نظرون مین اس قسم کی موت کا ظاہری سبب وہی زخم یا چوٹ ہے جو اسکو لگی تھی لہذا اسکا فیصلہ کہ ہلاکت کا اصلی سبب کیا تھا بلا طبیب کی اعانت کے نہین ہوسکتا - موت کے اصلی اور ظاہری سبب مین اختلاف اکثر اقدام خودکشی کے مقدمات مین دیکھا گیا ہے - مثلاً کوئی شخص جو کسی مرض مین مبتلا ہے اپنے کو زخمی کرلیتا ہے یا زخم لگانے کے بعد کوئی اندرونی تغیر ایسا پیدا ہوجاتا ہے جو موت کا باعث ہوجاتا ہے اور ایسی صورتون مین بلا لاش کو نہایت غور سے دیکھے ہوئے اور امتحان کئے ہوئے موت کا اصلی سبب معلوم کرنا محالات سے ہے - ظاہر ہے کہ اسی قسم کی احتیاط اُن مقدمات مین بھی لازمات سے ہے جنمین زخم کسی اور شخص کے لگائے ہوئے ہون - ایسے مقدمات مین اگر راے دینے مین ذرا بھی جلدی کیجاوے تو ملزم پر جرم قتل قایم ہوجاتا ہے - ممکن ہے کہ پیشی مقدمہ کے وقت کوئی لائق وکیل اسبات کو ثابت کردے کہ موت کا اصلی سبب زخم نہ تھا بلکہ کوئی بیماری تھی جسمین اُسوقت متوفی مبتلا تھا لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ طبیب کی شہادت کی بنا پر مجسٹریٹ یا کارونر ملزم کو قید کرسکتا ہے اور وہ بیگناہ رجوع مقدمہ کے انتظار مین مہینون محبس مین پڑا رہ سکتا ہے - ایک مقدمہ مین جسکو ڈاکٹر برن کاسل نے نقل کیا ہے متوفی ایک نابالغ لڑکا ایک دوسرے لڑکے کے ساتھ کشتی کرنے کے بعد انتڑی مین جو مریض حالت مین تھی گرہ پڑجانے کی وجہ سے مرگیا حالانکہ اگر لاش کا بخوبی معائنہ نہ کیا جاتا تو ممکن تھا کہ وہ دوسرا لڑکا متوفی کو قتل کرنے کے جرم مین ماخوذ ہوجاتا (دیکھو نظایری مقدمہ نمبر ۲) برخلاف اسکے ممکن ہے کہ زخم مدتون کے بعد اپنا اثر دکھلاوے اور انسان فی الواقع زخمون کیوجہ سے

مرے لیکن ظاہری سبب کوئی اور قسم کی زیادتی ٹھہر جاوے ۔ سراسے کوپر نے ایک مقدمہ کا ذکر کیا ہے جسمین ایک شخص دو سال کے پورانے سر کی چوٹ سے مرگیا ۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ زمانہ جسکے بعد ایسی صورتون مین مجرم کو سزا ملی ہے نو مہینے ہین (دیکھو نظایری مقدمہ نمبر ۹)

کس قسم کے آلہ کا استعمال زخم لگانے کے واسطے کیا گیا تھا ایک ایسا سوال ہے جسکو عدالت ہمیشہ پوچھتی ہے لیکن ہمیشہ اس سوال کا جواب دینا ممکن نہین ہوا کرتا یہان تک بتانا تو آسان ہے کہ کٹا ہوا زخم کسی تیز ہتیار سے لگایا گیا ہے اور چھبا ہوا زخم کسی نوک دار چیز سے اور پھٹا ہوا زخم کسی کند آلہ سے لیکن جسوقت اس تعمیم کی تخصیص کیجاوے اور یہ پوچھا جاوے کہ کوئی خاص آلہ کسی خاص زخم کے واسطے استعمال کیا گیا تھا یا نہین اوسوقت البتہ اس سوال کا جواب تیقن کے ساتھ نہین دیا جاسکتا ۔ اِس مقام پر یاد رکھنا چاہیئے کہ چونکہ جلد اور گوشت کا خاصہ سکڑ جانے کا ہے اسواسطے کٹا ہوا اور چبھا ہوا زخم ہمیشہ (مثلاً چھری بھونکدینے سے جو زخم ہوتا ہے) اوس آلہ سے جو استعمال کیا گیا ہے چھوٹا معلوم ہوگا ۔ کٹے ہوئے زخم (مثلاً گلا کاٹنا) اور تلوار اور کاٹنے کے زخم مین یہ خاصہ ہے کہ چھوٹائی بڑائی زخم کی بہت کچھ حملہ کی قوت پر موقوف ہے اور چھوٹے سے چاقو کا زخم بھی اوسیقدر بڑا ہوسکتا ہے جیسا تلوار کا ۔ کسی خاص زخم کے بارہ مین اگرچہ بالیقین نہین کہا جاسکتا کہ کون سے آلہ کا زخم ہے لیکن اکثر اوقات زخم کی ہیئیات دیکھکر یہ البتہ بتایا جاسکتا ہے کہ کون سے آلہ کا زخم نہین ہے مثلاً اگر کوئی تیز چاقو آلہ جارح کے نام سے عدالت مین پیش کیا جاوے اور زخم کے کنارے ناہموار ٹوٹے ہوئے اور شگافتہ پائے جائین تو اطمینان کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ زخم اوس چاقو کا نہین ہے اور اسکا عکس بھی صحیح ہے ۔ اگر پیش شدہ آلہ جارح کند اور خاردار ہے اور زخم کے کنارے صاف ہین اور اوسمین کوئی علامت کند ہتیار کے زخم کی نہین ہے اوس

صورت مین یہ کہا جا سکتا ہے کہ زخم کسی تیز آلہ سے لگایا گیا ہے ۔ لیکن ایسی صورت مین جبکہ زخم کی ہیئت پیش شدہ آلۂ جارح سے مطابقت رکھتے ہو طبیب فقط اسیقدر کہنے کا مجاز ہے کہ ممکن ہے یہ زخم اس آلہ سے لگایا گیا ہو ۔

اس بات کا کہنا طبیب کے امکان مین ہے کہ کوئی خاص زخم کسی خاص پیش شدہ آلۂ جارح کا زخم نہین ہے لیکن اسبات کا کہنا کہ کوئی خاص زخم کسی خاص پیش شدہ آلۂ جارح کا لگایا ہوا زخم ہے طبیب کے امکان سے خارج ہے ۔ جہان ہڈیان ٹوٹ گئی ہون وہان آلۂ مستعملہ کا قرار دینا اور بھی مشکل ہے کیونکہ ہڈیون کی مضبوطی مین مختلف اشخاص مین فرق ہوا کرتا ہے ۔ کسی کی ہڈیان تو ایسی نرم اور نازک ہوتی ہین کہ چھڑی کی چوٹ سے چور ہو جاتی ہین اور اسیطرح کھوپری بھی بعض اشخاص کی موٹی ہوتی ہے اور بعض کی باریک ۔ مدراس کے علاقہ مین اکثر مرد اور عورتون کی ناگہانی لڑائیون اور جھگڑون مین ایک خاص آلہ کا استعمال ہوتا ہے جسکو چاول کوٹنے کا موسل کہتے ہین ۔ ڈاکٹر چیورس نے اپنی کتاب مین اس آلہ کے زخمون کا مطلق ذکر نہین کیا ہے جس سے یہی استنباط ہوتا ہے کہ شمالی ہندوستان مین یہ آلہ کم ہوتا ہے ۔ موسل اکثر بہت سخت لکڑی کا بنا ہوا ہوتا ہے اور قریب ساڑھے تین فیٹ کے لمبا اور ڈیڑھ انچہ سے دو انچہ تک قطر مین ہوتا ہے اور اوسکے ایک جانب کو ایک مضبوط لوہے کا پتر ڈیڑھ انچہ کا جڑا ہوا ہوتا ہے ۔ اس آلہ کی ایک مضبوط ضرب یقینی پیام اجل ہے اور اگر یہ سر پر پڑے (اکثر اسکو سر ہی پر مارا کرتے ہین) تو کھوپری کے پرزے ہو جاتے ہین ۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ قاتل ایک ہی ضرب پر اکتفا نہین کرتا بلکہ متواتر دو تین ضربین مارتا چلا جاتا ہے جس سے کھوپری چور چور ہو جاتی ہے اور بھیجا نکل پڑتا ہے ۔ بعض اوقات موسل کی چوٹ سے ایسا سیدہا اور کٹا ہوا زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسکو تلوار کے زخم سے تمیز کرنا مشکل ہے ۔ تجربہ سے اور نیز رپورٹون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسل

سے قتل کرنے کے مقدمات زیادہ تر اضلاع بلاری کرنول اور کرڑپا مین ہوا کرتے ہین اور یہ
مقدمات اکثر باہمی سخت کلامی اور گالی گلوج سے جو اس ملک کی اراذل مین بہت عام چیز
ہے شروع ہوتے ہین اور بڑہتے بڑہتے لڑائی کی حد کو پہونچ جاتے ہین - ایسے مقدمات مین
ضربون کی تعداد اور زخمون کی کیفیت کو اچھی طرح سے دیکھنا ضرور ہے کیونکہ اس سے زیادتی
کی حد کا اندازہ ہوسکتا ہے اور فعل کا بالارادہ یا بلاارادہ ہونا مستنبط ہوتا ہے - جیسا کہ کہا گیا موسل
سے قتل کرنے کے مقدمات اکثر آپس کے ناگہانی جھگڑون اور لڑائیون سے پیدا ہوجاتے ہین
لیکن یہ آلہ اسقدر شدت سے خطرناک ہے کہ ہر ایک شخص جو معمولی عقل بھی رکھتا ہو یہ خیال کرسکتا
ہے ایسے آلہ کی چوٹ سے بھی ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے اور جب تک سخت اور
ناگہانی باعث اشتعال طبع نہ دیکھا جاوے مجرم مرتکب قتل عمد سمجھا جاتا ہے لیکن عموماً ایسے
مقدمات مین جج کی طرف سے کمی سزا کی سفارش کیجاتی ہے - ۱۸۶۴ء مین کرڑپا کی سشن
مین اسی قسم کا ایک مقدمہ پیش ہوا جسمین ملزم کے ذمہ ایک عورت کو موسل سے مار ڈالنے
کا جرم قائم ہوا تھا - ملزم اپنی جورو سے لڑا اور اوسکو مار رہا تھا کہ اسمین متوفی جو کہ اوسکی چچی تھی بیچ
مین آگئی اور اوسکو سمجھانے لگی ملزم نے موسل اوٹھا کر متوفی کے سر پر تین ضربین اور جسم پر
تین ضربین مارین - سر چکنا چور ہوگیا تھا اور تھوڑا سا بھیجا باہر نکل آیا تھا - ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ پہلی ہی ضرب مین روح پرواز کرگئی - ملزم کی نسبت قتل عمد کا جرم ثابت ہوا اور حبس دوام
بعبور دریاے شور کی سزا ملی لیکن ہائی کورٹ مین تخفیف سزا کی سفارش کی گئی اور ہائی کورٹ سے
سزاے حبس دوام کی عوض مین پانچ سال کی قید بامشقت کی سزا دیگئی -

ڈاکٹر چیورس لکھتے ہین کہ بنگالہ مین وہ آلہ جس سے اکثر ہڈیان توڑی جاتی ہین لاٹھی ہی
یہ ایک پتلا اور لمبا بانس ہوتا ہے جسکو وہان کے باشندے چھڑی کی طرح پر استعمال کرتے ہین

اور اوسکے ایک طرف اکثر لوہے کی شام ہوا کرتی ہے اس آلہ سے بھی علی الخصوص جب سر پر لگایا جاوے بڑی سخت چوٹ لگتی ہے لیکن یہ اوسقدر شدت کے ساتھہ خطرناک نہین ہے جیسا مدراس حاطہ کا موسل اور ایسی صورت مین بھی مجرم کے ارادہ کا استنباط ضرب کی شدت سے ہوسکتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ملک مین جسوقت ایک دفعہ آتش غضب اس درجہ تک مشتعل ہوگئی کہ مجرم نے ہاتھہ چلایا تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسپر خون سوار ہوجاتا ہے اور وہ اپنے مغضوب علیہ کے مرجانے کے بعد بھی وار پر وار کیئے جاتا ہے ممکن ہے کہ ایسی حالت غضب مین مجرم اپنے فعل کے نتائج سوچنے سے معذور ہوجاتا ہو اور یہ شہادت پر موقوف ہے کہ آیا اوسکا غصہ بوجہ کسی سخت اور کافی اشتعال طبع کے تہا یا نہین - نفاذ استحقاق حفاظت خود اختیاری مین جان لینے کا حق اوسی وقت تک قایم رہتا ہے جب تک جان یا مال کے لیے خطرہ قایم رہے لیکن ایسے خطرہ کے گذر جانے کے ساتھہ ہی استحقاق حفاظت خود اختیاری بھی معدوم ہوجاتا ہے اور اوسوقت مین کسی قسم کی جبر و زیادتی کا ارتکاب جرم ہے مثلاً اگر کوئی چور یا ڈاکو کسی شخص پر حملہ کرے اور وہ اوسکو پہلی ہی ضرب مین بلا قتل کیئے ہوئے بیکار کردے پس اس صورت مین اوس سے ضرر پہونچنے کا احتمال باقی نہین رہتا اور حملہ کنندہ کو کوئی حق نہین رہتا کہ پہر اوسپر وار کرے اور اگر اس قسم کے وار سے وہ چور یا ڈاکو ہلاک ہوجاوے تو شخص حملہ کنندہ قانوناً ذمہ دار سمجھا جاوے گا البتہ ممکن ہے کہ شدت غضب کی وجہ سے خون سر پر سوار ہوجانے کا واقعہ جو اکثر ایسے مقدمات مین پایا جاتا ہے تخفیف سزا کا موجب قرار دیا جاوے -

نظایری مقدمات مین مقدمہ نمبر ۱۰ اسکی ایک دلچسپ مثال ہے اور نیز وہ مقدمہ جسکا ذکر صفحہ ۱۷ پر کیا گیا ہے -

# نظایر متعلقہ حصہ اوّل باب اوّل

مقدمہ (نمبر۱) سرکار بنام سوندانم ضلع میڈورامی وجون ۱۸۵۹ء - اس مقدمہ مین متوفی کو دو اور شخصون نے سرقہ مویشی کی تلاش مین گانون سے نکلنے کی ترغیب دی - چوتھے دن متوفی کی لاش کا پتہ اسطرح پر ملا کہ کھوپری کئی مختلف مقامات پر - سفید بال - ایک جوڑا جوتہ اور ایک تھیلا چکمک پتھر کا - گدھ اور گیدڑ وغیرہ جانوران درندہ نے ہڈیان بالکل صاف کردی تھین - لیکن شہادت قرینہ موجود تھی اور مجرم اول کو قتل کی سزا ملی اور مجرم دوم کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی (دیکھو رپورٹ فوجداری عدالت مدراس بابت ۱۸۵۹ء)

مقدمہ (نمبر۲) سرکار بنام مہابالیا ضلع ہنور جون ۱۸۵۹ء - متوفی ایک برہمن تھا جو ایک ہنڈوی کی رقم لینے کو جمعہ کے روز بھیجا گیا تھا روپیہ لیکر واپس نہین آیا اور چارشنبہ آیندہ کو ایک شخص کی لاش ملی جسکے جسم پر زنار برہمنی تھی گواہ لاش کی شناخت نہین کرسکے کیونکہ چہرہ بالکل گل گیا تھا - متوفی کے کچھ کپڑے جو لاش کے قریب ملے تھے شناخت کئے گئے اور چند اشخاص جو اخیر وقت مین متوفی کے ساتھ تھے شہادت قرینہ کی بنا پر سزایاب ہوئے - جج نے لاش نہین شناخت ہونے کی بنا پر حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا تجویز کی لیکن فوجداری عدالت سے ملزم کو سزاے قتل کی ہوئی کیونکہ اسمین کچھ شبہہ نہین تھا کہ وہ لاش شخص مفقود الخبر کی تھی -

مقدمہ (نمبر۳) یہ مقدمہ سبب ہلاکت کے مشکوک ہونے کی نظیر ہے

سرکار بنام منی سوامی چٹی ضلع چیتور اگست ۱۸۶۱ء - اس مقدمہ مین ملزم متوفی کا بھائی تھا اور اوسپر یہ جرم قایم کیا گیا تھا کہ اُس نے متوفی کی آنکھہ مین ایک سوا بھونک دیا جسکے صدمہ سے وہ مرگیا - ایک گواہ نے اپنا چشم دیدہ واقعہ بیان کیا کہ ملزم نے متوفی کی بائین آنکھہ مین سوا بھونک دیا

اور جب اوسنے مزاحمت کی تو ایک زخم اوسی سوئے سے چھاتی پر بھی لگا یا - اور گواہون نے بعد مرنے کے آنکھ سے خون نکلتے ہوئے دیکھنا بیان کیا دو روز بعد واقعہ کے لاش شفا خانہ مین دیکھی گئی - ایک ڈریسر نے بیان کیا کہ لاش اسقدر پھولی ہوئی تھی کہ اوسپر کسی قسم کا زخم نظر نہین آیا - بائین آنکھ اور کنپٹی کو چیر کر بھی دیکھا لیکن کچھ معلوم نہین ہوا دوسرے ڈریسر نے بیان کیا کہ مین نے بائین آنکھ کے کونے پر ایک زخم دیکھا جو سوئی کا کوچہ ہوا معلوم ہوتا تھا - ضلع کے طبیب نے اٹھارہ دن بعد ہلاکت کے کھوپری کو امتحان کیا لیکن حدقۂ چشم کی ہڈی مین کوئی بات خلاف طبیعت نہین معلوم ہوئی اتنا البتہ اس ڈاکٹر نے بیان کیا کہ ہڈی مین ایک شگاف تھا جسکی راہ سے ممکن ہے کہ سوا دیہ ورن مین ہو کر دماغ کو پہونچا دیا گیا ہو - لیکن چونکہ لاش زیادہ سڑ گئی ہے کوئی بات یقین کے ساتھ نہین کہی جا سکتی ملزم پر جرم قتل انسان مستلزم سزا ثابت ہوا اور تین سال کی قید با مشقت دی گئی - اس مقدمہ مین مشکل امر اول یہ ہے کہ جسوقت سوئے کا زخم اسقدر شدید تھا کہ متوفی فوراً اوسکے صدمہ سے ہلاک ہو گیا تو پھر اوسکا کوئی نشان لاش پر کیون نہ باقی رہا اور دوسرا یہ کہ دو ہی دن بعد مرنے کے جسوقت لاش زیادہ بوسیدہ نہین ہو سکتی تھی اوسپر کوئی علامت جبر و زیادتی کی نہین پائی گئی - ظاہر ہے کہ عہدہ داران دیہی کو اس مقدمہ مین زخم کی صورت کو پوری طرح سے بیان کرنا چاہیئے تھا اور ڈریسرون نے جو امتحان لاش کا کیا وہ بھی کافی نہ تھا

(رپورٹ فوجداری عدالت مدراس بابت ۱۸۶۱ع)

مقدمہ (نمبر ۴) اس مقدمہ مین سبب ہلاکت محض قیاسی تھا -

سرکار بنام کولور کندی یلوراموئی ضلع تلیچری ستمبر ۱۸۶۱ع

اس مقدمہ مین ایک طرف تو یہ بیان کیا گیا کہ متوفی ہیضہ سے مرا اور دوسری طرف یہ کہا گیا کہ وہ مارپیٹ کی وجہ سے جو اوسپر گذشتہ شام کو پڑی تھی فوت ہوا - لاش چیری نہین گئی تھی اور

اور کئی گواہون نے مارپیٹ کی گواہی دی اور کئی نے قے اور دست کا ہونا بیان کیا لیکن انکے
بیانات مین اختلاف تہا - ہالوی صاحب جج نے اپنی راے یون لکھی کہ مین اسیسرون کے
ساتھ اتفاق کرتا ہون کہ متوفی جو کہ ایک صحیح اور تندرست آدمی تہا اس مارپیٹ کے بعد مضمحل ہوگیا
اور اوسی کے صدمہ سے دوسرے روز سویرے مرگیا ہیضہ کی نسبت جو شہادت پیش ہوئی تھی
اوسکو جج نے بالکل غلط قرار دیا اور یہ لکہا کہ ڈاکٹر ٹیلر کی راے کے بموجب مین بہی خیال کرتا ہون
کہ متوفی شدت اضمحلال اور اعصاب کو صدمہ پہونچنے کیوجہ سے مرگیا - لاش عہدہ داران
دیہی کے علم سے بہت جلد دفن کردی گئی اور ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ انہون نے ہیضہ سے
مرجانے کے بیان کی نسبت جان بوجہ کر اغماض کیا - اس مقدمہ مین ملزمین کی نسبت مارپیٹ کر
ہلاک کیے باعث ہونے کا جرم ثابت ہوا اور ایک ملزم کو تین سال دوسرے کو پانچ سال اور
تیسرے کو ایک سال کی قید ہوئی اور یہ سزائین ہائی کورٹ سے بھی بحال رہین -

ظاہر ہے کہ اس مقدمہ مین اگر عہدہ داران دیہی محضر نامہ درست طور پر مرتب کرتے تو مقدمہ
کے فیصلہ مین بہت آسانی ہوتی -

اسی قسم کا ایک واقعہ ۱۸۷۶ء کی قحط سالی مین پیش آیا - مقام مدناپلی پر ایک کیپ قحط زدون
کے واسطے قایم کیا گیا تہا - افسر نگرانکار ایک شب کو اس کیپ مین اس غرض سے آئے
کہ دیکہین انتظام درست ہے یا نہین - چونکہ کیپ مین بالکل گہاس کی جہوپڑیان تہین قطعی حکم دیدیا گیا
تہا کہ رات کو بجز باورچیخانہ کے جو پختہ عمارت تہی کسی جہوپڑی مین روشنی نہ رہنے پاوے
اس افسر نے ایک مہتمم کو سوتا ہوا پایا اور اوسکے جہوپڑی مین ایک بتی جلتی ہوئی پائی جسکو اوسنے
چہپر مین گہرس دیا تہا اور اوسکا شعلہ چہت سے قریب دو انچہ کے فاصلہ پر تہا افسر نے اس مہتمم
کو جہوپڑی مین سے کہینچکر باہر نکالا اور چابک سے اوسکے چوتڑون پر خوب مارا اور کیپ کے باہر

نکال دیا۔ کپ سے گانون کو (جوکہ دومیل کے فاصلہ پر تہا) جاتے وقت اس شخص نے راہ مین ہیضہ کیا اور دوسرے دن صبح کو شفاخانہ مین مرگیا۔

مقدمہ (نمبر ۵) اس مقدمہ مین سبب ہلاکت کی نسبت غلطی ہوگئی تہی۔

ایک بیوہ فرنچ عورت جسکا نام مونت بائی تہا اور مسکرات کا استعمال بکثرت کرتی تہی اپنے حجرہ مین ایک صندوق کے اوپر جسکے کنارے تیز تھےمری ہوئی ملی۔ بتیس گھنٹے بعد موت کے لاش کا امتحان ایک طبیب اور ایک جراح نے کیا اور اونہون نے یہ رپورٹ کی کہ شانون پر اور سینہ پر اور علی الخصوص تیسری چوتہی اور پانچوین پسلیون پر ایکائی موسس (یعنی انجماد خون جو چوٹ سے ہوتا ہے) اور چوٹ کے نشان موجود ہین۔ گلے اور چہاتیون کے اوپر کے حصہ پربہی ایکائی موسس ہے سر پر ورم تہا اور چہری کی جلد کے نیچے نیچے خون پہیلا ہوا تھا اور ناک کے اندر منجمد خون موجود تہا پلک پر ایک زخم آدہے انچہ کا تھا جو حدقہ چشم تک پہونچ گیا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کسی تیز آلہ کا لگایا ہوا ہے۔ لیکن ان ڈاکٹرون کی راے مین وہ ہلاکت ناگہانی کا باعث نہین ہوسکتا تہا یہ بہی رپورٹ مین لکھا گیا تھا کہ یہ زخم یا تو سخت مار پیٹ سے پیدا ہوئے ہین یا گر پڑنے کی وجہ سے۔ ایک اور طبیب جو لاش چیرنے کے وقت موجود تھا لیکن اس مین شریک نہ تھا اوس نے بیان کیا کہ آنکھ پر بھی ایکائی موسس تہا اور آنکھ کے زخم کے کنارے کج اور ناہموار تھے۔

اس شہادت کے علاوہ یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ متوفی اور اوسکے بیٹے اور بہوین ہمیشہ باہم لڑائی ہوا کرتی تہی اور اسی بنا پر یہ دونون اوسکے قتل کے جرم مین ماخوذ ہوئے اور بیٹے پر تو سزاے قصاص جاری کی گئی لیکن بہو کو بوجہ حاملہ ہونیکے مہلت دی گئی۔ اس اثنا مین ڈاکٹر لوی کی راے اس مقدمہ مین لی گئی اور اونکی تحقیقات کا یہ نتیجہ نکلا کہ قتل ثابت نہین ہوا بلکہ

ہلاکت کا باعث سکتہ یا کوئی اور سبب قرار پایا- ڈاکٹر لوی نے اپنی راے مین منجملہ اور وجوہات کے یہ لکھا کہ کثرت شراب خواری کی وجہ سے انسان مین خونی سکتہ کی طرف میلان پیدا ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے لاش کے امتحان کے وقت کھوپری کو کہول کر دماغ کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنا چاہیئے تھا جس سے اصلی سبب خون جاری ہونے کا معلوم ہو سکتا اس قسم کا شخص جسمین پہلے سے مادہ سکتہ کا موجود ہے جسوقت حالت نشہ مین کسی تیز کنارے والی چیز پر گر پڑے تو خواہ مخواہ خون بہت سا نکلے گا- اور سر کی شرائین وآوردہ بہی نہایت بہرے ہوئے اور پھولے ہوئے پائے جاوینگے- یہ بات توظاہر تھی کہ انکہہ پر جو زخم تھا وہ باعث ہلاکت نہین ہو سکتا تہا- اور اوس ایکائی موسس کی نسبت جو شانون اور سینہ پر پایا گیا اور جسکو چوٹ کی طرف منسوب کیا گیا تھا ڈاکٹر لوی کے یہ راے ہوئی کہ یہ بالکل عام علامت حالت نشہ مین مرنے کی ہے- اس شہادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ فیصلہ سابق منسوخ کیا گیا اور اوس سزایاب بیٹے کے نام پر سے دو سال بعد سزایابی کے قتل کا دہبہ مٹایا گیا یہ مقدمہ ۱۸۶۲ء مین ہوا اور اسکو ڈاکٹر بیک نے نقل کیا ہے-

(نمبر ۶) وہ مقدمات جنمین لاشین بگاڑ دی گئی ہین-

ڈاکٹر چیورس نے اپنی کتاب مین بہت سی مثالین اس قسم کی لکھی ہین- بگاڑنا لاش کا یا تو اس غرض سے ہوتا ہے کہ شناخت نہو سکے جیسا بعض وقت چور اپنے کسی ساتھی کا جو مارا گیا ہو سر کاٹ لیتے ہین اور یا اس غرض سے کہ واردات کا شبہہ بیگناہ لوگون کے ذمہ ہو جاوے- انمین سے پہلی شق کی بہت مثالین ہین اور سب سے پورانی شاید وہ ہے جسکو ہیروڈوٹس مورخ یونان نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہے کہ ایک چور خزانۂ شاہی چورانے کو آیا اور گرفتار ہو گیا اوسوقت اوس نے اپنے بہائی سے التجا کی کہ میرا سر کاٹ لے تاکہ مین پہچانا نہ جاؤن- اس قسم کے واقعات بنگالہ مین بہت ہوئے ہین اور ڈاکٹر چیورس نے اونکو ذکر کیا ہے جنکے منجملہ یہ ہے اگست ۱۸۶۹ء

مین ضلع لوہاردگا کے موضع ہسالانگ مین ایک بہت مشہور ڈاکہ پڑا جسکا ذکر اخبارون مین بھی تھا - زمیندار نے ڈاکوؤن کا تعاقب کیا اور آپسمین جنگ ہوئی اور ڈاکو سخت زخمی ہوئے لیکن اُنکے ہمراہی جرات کرکے اونکے سر کاٹ کر اپنے ساتھ لیگئے تاکہ شناخت نہو سکے -

دوسری شق کی بھی جسمین لاش بیگناہون پر شبہ ڈالنے کی غرض سے بگاڑی جاتی ہے بہت مثالین ہین - ضلع پٹنہ مین ایک ٹھیکہ دار اور رعایا مین باہم مہینون سے نہایت بدمزگی تھی اور اور بالاخر رعایا نے ٹھیکہ دار پر آفت لانے کا ارادہ کیا اور ایک شخص جما گوالے کو جو ایا ہج تھا مار کر اوسکا خون ٹھیکہ دار پر رکھا - اس مقدمہ مین دس آدمی زیر دریافت رہے اور دو کو پھانسی ہوئی رپورٹ نظامت عدالت بنگالہ جلد چہارم بابت ۱۸۵۶ع مین بھی اسی قسم کا ایک مقدمہ ضلع ترہوت کا لکھا ہے - ایک گونگے اور بہرے فقیر کی لاش بہت کچھ کٹی ہوئی اور ٹکڑے ٹکڑے ایک شخص کی دیوار سے لگی ہوئی ملی جس سے ملزم کو عداوت تھی - جج نے چار شخصون کو سزا دی لیکن عدالت مافوق نے سب کو چھوڑ دیا -

۱۸۶۹ع یا ۱۸۷۰ع مین ایک مقدمہ ضلع کڑپا کی عدالت سشن مین پیش ہوا جسمین ملزمین کی طرف سے بھی دلیل پیش کی گئی تھی کہ متوفی فقط ملزمین کے اوپر جرم قایم کرنے کے واسطے قتل کیا گیا - لیکن مسٹر ہچینس جج نے بالکل ایسی خلاف فطرت بات کے یقین کرنے سے انکار کیا اور ملزمین کے وکیل کو چشم نمائی کی کہ اس قسم کا جواب نہین پیش کرنا چاہیئے - پچیس سال کے قریب ہوئے کہ ضلع ترچناپولی مین بھی ایسا ہی مقدمہ ہوا تھا - ایک شخص نے جو نہایت ضعیف تھا اور جسکا وقت آچکا تھا اپنے بیٹون کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اوسکو مار کر اوسکی لاش ایسے مقام پر رکھدین کہ قتل کا شبہہ ایک قرابت دار کے اوپر جس سے ان لوگون کو عداوت تھی قایم ہوجاوے - اوس شخص بیگناہ پر مقدمہ قایم ہوگیا اور قریب تھا کہ یہ لوگ کامیاب ہوجاوین لیکن بالآخر فریب کھل گیا

اور اصلی مجرم سزایاب ہوے۔

سب سے بدتر مقدمہ اِس قسم کا ضلع پٹنہ مین ہوا۔ ایک عورت نے اپنی خورد سال لڑکی کو زہر دیا اور اوسکی لاش اپنے ایک ہمسایہ کے مکان مین جس سے اوسکو عداوت تھی رکھدی اور اوسپر دعوی قتل کا کیا۔

ڈاکٹر چیورس لکھتے ہین کہ ہندوستان مین یہ ایک مشہور طریقہ ہے کہ جب کبھی کوئی شخص ناگہانی طور پر طبیعی اسباب سے مرجاتا ہے تو اوسکی لاش کو بگاڑکر اور اوسپر انواع واقسام کے زخم لگا کر کسی ایسی جگہ پر اپنے دشمن کے مکان سے قریب رکھدیتے ہین جہان وہ بآسانی برآمد ہوجاوے اور شبہہ اوس شخص کی نسبت پیدا ہو۔

مقدمہ (نمبر ۷) اس مقدمہ مین زخمون کے ہئیت سے تمیز ہوسکتی تھی کہ مقدمہ قتل کا ہے یا خودکشی کا۔

۱۸۸۴ء مین ضلع کڑپا کے اپریل سشن مین یہ مقدمہ پیش ہوا۔ ایک شخص نے ایک روز اندھیرے مُنھ اپنے ہمسایہ کے مکان کے پیچھے شور سُنا اور مکان مین جاکر سب کو جگا دیا۔ جسوقت مکان کے عقب مین گئے تو ایک شخص کو باہر نکلتے ہوے دیکھا اور تھوڑی دور جاکر ایک عورت جو گھر مین نوکر تھی خون مین تر ملی اور اوسکا گلا کٹا ہوا ملا۔ عورت اپنے حواسون مین تھی لیکن بات نہین کرسکتی تھی اور کوئی آلہ کسی قسم کا اوسکے قریب نہ تھا ایک اور ملازم جو اوسی جگہ سوتا تھا ملزم قرار دیا گیا اور جب اوسکو کئی اور آدمیون مین ملاکر مجروحہ کے سامنے لائے تو اُسنے فوراً اوسکی طرف اشارہ کیا کہ اسنے میرا گلا کاٹا ہے۔ ملزم کا جواب یہ تھا کہ اس عورت نے مجھسے خواہش کی کہ مین اسکو بھگا لیجاؤن اور جب مین نے اوسکا کہنا نہ کیا تو اوسنے خود اپنا گلا کاٹ لیا۔ وہ عورت شفاخانہ مین بھیجی گئی اور کئی دن تک زندہ رہی طبیب نے زخمون کی نسبت بیان کیا کہ وہ داہنے سے بائین کیطرف

کو تھے۔ دو زخم لگے تھے اور ہر ایک کا گہرا حصہ داہنی طرف کو تھا اور بائین طرف کو زخم ھلکا اور سطحی ہوگیا تھا۔ عورت [۵۱] خود داہنی ہاتھ سے کام کرنیوالی تھی۔ اس مقدمہ مین ثابت ہوگیا کہ مقدمہ خودکشی کا نہین ہے کیونکہ داہنے ہاتھ سے کام لینے والے شخص کیواسطے بائین ہاتھ کو استعمال کرنا خلاف قیاس ہے۔ اور پھر بائین ہاتھ سے دو زخمون کا پے در پے لگانا اور بھی زیادہ خلاف قیاس ہے علاوہ اسکے خودکشی کی حالت مین کسی آلہ کا قریب ملنا ضروریات سے تھا۔ ملزم کو سزا قتل کی دیگئی اور فیصلہ ہائی کورٹ سے بحال رہا۔

نمبر (۸) وہ مقدمات جنمین ظاہری سبب ہلاکت کچھ اور تھا اور اصلی سبب کچھ اور

مارچ ۱۸۶۶ء مین ایک ۲۷ سالہ عورت کے اوپر یہ جرم قائم ہوا کہ اوسنے ایک فقیرنی کو طمانچہ سے مار ڈالا فقیرنی طمانچہ کے صدمہ سے بیہوش ہوگئی اور دس منٹ مین مرگئی۔ امتحان سے معلوم ہوا کہ اصلی سبب ہلاکت کا یہ تھا کہ اسے آرٹا [۵۲] مین اینورزم [۵۳] ہوگیا تھا جو طمانچہ کے صدمہ سے ٹوٹ گیا۔ طبیب کی راے یہی تھی کہ بیماری خود مہلک تھی لیکن طمانچہ کی چوٹ سے ہلاکت جلد وقوع مین آگئی۔

ڈاکٹر چیورس نے اپنی کتاب مین بہت سی مثالین اسکی لکھی ہین کہ بھلے اشخاص مارے

---

[۵۱] اکثر اشخاص کو داہنے ہاتھ سے زیادہ کام لینے کی عادت ہوتی ہے اور یہی ہاتھ زیادہ قوی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات خلاف طبیعت بعض اشخاص بائین ہاتھ سے زیادہ آسانی کے ساتھ کام لے سکتے ہین اور انکا وہی ہاتھ زیادہ قوی ہوتا ہے۔

[۵۲] اے آرٹا اوس بڑی شریان کو کہتے ہین جو قلب کے بائین طرف سے نکلی ہے اور جسکے ذریعہ سے تمام جسم مین خون تقسیم ہوتا ہے۔

[۵۳] اینورزم شریان کے پھوڑے یا پھول جانے کو کہتے ہین اور اس پھوے ہوئے مقام مین خون جمع ہوجاتا ہے۔

گئے ہین اور اوسکے بعد اِس غرض سے لٹکا دئے گئے ہین کہ معلوم ہو اکہ اونہون نے خودکشی کی تہوڑا عرصہ ہوا اس قسم کا ایک مقدمہ ہوا تہا اور جسوقت لٹکتی ہوئی لاش اوتار کر چیری گئی تو معدہ مین ایک معتد بہ مقدار سنکہیا کا پایا گیا جس سے صاف ظاہر تہا کہ متوفی کو زہر دیا گیا تہا اور بعد مرنے کے لاش لٹکائی گئی تہی -

نمبر (۹) وہ مقدمات جنمین ہلاکت بعد کسی مدت کے وقوع مین آتی ہے -

عموماً ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ قلب کے زخمون مین ہلاکت فوری ہوتی ہے لیکن بعض اسباب ہین جنسے قلب مین زخم لگنے کے بعد بھی مجروح دنون اور ہفتون تک زندہ رہتا ہے - ڈاکٹر ٹیلر نے لکہا ہے کہ منجملہ ۹۲ قلب کو چہیدنے والے زخمون کے جنکا امتحان کیا گیا کل دو ایسے تھے جنمین ہلاکت ۴۸ گھنٹہ کے اندر وقوع مین آئی اور باقی مین چار سے لیکر اٹھائیس دن کے اندر -

ڈاکٹر چیورس اُس مقدمہ کا ذکر کرتے ہین جسکو مسٹر ولیم وائیٹ نے رنگون سے نقل کیا ہے -

۱۴ اپریل ۱۸۵۲ء کو ایک سپاہی رنگون کے مشہور بتخانہ کی حملہ مین زخمی ہوا - گولی بائین بغل کے اوپر والی جلد کی تہ مین سے گہُسی اور منحرف ہو کر صندوق سینہ مین پہونچی - مجروح کی حالت ظاہرا اچھی تھی اور زخم بھی مندمل ہو گیا تہا لیکن چند روز بعد اوسکی صحت مختل ہو گئی اور بخار اور دق کے آثار نمایان ہوئے - اوسکے مرنے سے چند روز پہلے قلب کی حرکت مین ضعف پایا گیا اگرچہ اس حرکت مین خلاف طبیعت کوئی بات نہ تھی اور قلب کا انقباض اور انبساط درست اور مساوی تہا ۲ جون کو اس شخص نے نہایت لاغری اور ضعف کی حالت مین قضا کی - لاش کے امتحان سے معلوم ہوا کہ گولی قلب کے بائین طرف کے اندرونی حصہ مین جا بیٹھی تھی اور اوسکے اوپر قلب کے باریک باریک رباطات اور اوتار کا جال بنگیا تہا -

۱۸۵۷ء مین کالی کٹ مین ایک عجیب مقدمہ ہوا - ۸ - اپریل کو ملزم نے متوفی کے اوپر سیندی

کے درخت کاٹنے کی چہری لیکر حملہ کیا اور چند زخم سر اور گردن وغیرہ پر لگائے۔ متوفی شفا خانہ
مین بہیجا گیا اور وہان اُسنے ۴ مئی کو قضا کی - لیکن زخمون کے صدمہ سے نہین بلکہ ہیضہ کی بیماری
سے۔ ایا تھیکری نے اظہار دیا کہ متوفی محض ہیضہ سے مرا لیکن میری راے مین اُسپر زخم اسقدر
تھے اور اُنکے سبب سے ضعف ایسا ہو گیا تہا کہ وہ اُسکے صدمہ سے ضرور مرجاتا - ملزم کی نسبت بارادہ
قتل زخمی کرنے کا جرم ثابت ہوا اور سزا اسے حبس دوام دی گئی -

نمبر (۱۰) استحقاق حفاظت خود اختیاری کا جہوٹا عذر پیش کیا جانا -

یہ مقدمہ ضلع کڑپا کے سشن مین جولائی ۱۸۸۳ع کو پیش ہوا - واقعات یہ تھے ملزم نے رات کو
شور کیا کہ کوئی شخص کسی گہر مین نقب دے رہا ہے اور خود فوراً اوس گہر مین گیا اور ایک شخص کو نقب
کے اندر سے نکلتے ہوئے دیکھکر اوسپر لوہے کی سلاخ سے حملہ کیا اور اُسکے پُرزے کر ڈالے - اپنے
جواب مین ملزم نے یہ بیان کیا کہ مین نے ڈاکو سمجھکر حملہ کیا اور مارا - دوران مقدمہ مین یہ بات ثابت
ہوئی کہ متوفی اور ملزم دونون چور تھے - اِن دونون مین باہم کچھہ جھگڑا ہوا تھا لیکن پہر صلح ہو گئی
تھی اور ملزم نے متوفی کو اسپر آمادہ کیا تہا کہ وہ اسی خاص واردات مین جسمین وہ مارا گیا ملزم کے
ساتھ شریک ہو - جسوقت متوفی مکان کے اندر داخل ہوا تو ملزم نے شور کیا اور نقب سے باہر
نکلتے وقت اُسپر ایسا سخت حملہ کیا کہ احتمال قوی ہے کہ ملزم فوراً ہلاک ہو گیا - ملزم کی نسبت جرم قتل عمد
ثابت ہوا اور موت کی سزا تجویز کی گئی - لیکن اپیل مین ہائی کورٹ نے اوسکو سزا اسے حبس دوام
بعبور دریاے شور سے متبدل کر دیا -

# باب دوم
# ہلاکت کی جوابدہی

ماہرین فن جیورس پروڈنس مین بہت کچھ اختلاف راے ہے کہ زخم مہلک کس قسم کے زخم کو کہنا چاہیئے - اس ملک مین شاید اس بحث کی ضرورت نہین ہے اور سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اوس زخم کو مہلک کہا جاوے جو فی الواقع منجر بہلاکت ہو - انگلستان مین اس بحث کی ضرورت زیادہ تر اسوجہ سے پائی گئی ہے کہ ملزم کو ضمانت پر چھوڑنے یا نہ چھوڑنے کا فیصلہ اسپر موقوف ہے - مثلاً مقدمہ سرکار بنام سالسبری مین جسمین ایک عورت پر الزام ایک شخص کو چھری مارنے کا تھا اوسنے عدالت مین درخواست کی کہ زخم پر پٹی لگاتے وقت میری طرف سے بھی ایک طبیب موجود رہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ مریض کی جان کا کچھ خطرہ نہین ہے اور مین ضمانت پر رہا ہوسکون -

ہندوستان کے قانون مین قتل عمد اور قتل انسان مستلزم سزا مین فقط ارادہ کا فرق رکھا گیا ہے - اگر کوئی زخم منجر بہ ہلاکت ہو اور وہ اسطرح پر یا ایسے آلہ سے لگایا گیا ہو کہ احتمال قوی ہلاکت کا تھا اوسوقت مین مجرم مرتکب قتل عمد کا سمجھا جاوے گا ورنہ قتل انسان مستلزم سزا کا انگلستان کے قانون مین کسیقدر فرق ہے لارڈ ہیل اس فرق کو یون لکھتے ہین - اگر کوئی شخص مجروح کیا جاوے اور اصلی زخم مہلک نہو لیکن اوسمین گینگرین پیدا ہوجاوے یا اوسکی وجہ سے بخار آجاوے اور مجروح اوس سے مرجاوے اوسوقت بھی مجرم پر قتل کا جرم

عائد ہوگا کیونکہ اگرچہ فوری سبب ہلاکت کا بخار یا گیانگ گرین[۵۱] تہا لیکن اصلی سبب زخم تھا۔
لارڈ ہیل کا قول ہے کہ جرم قتل عمد کیواسطے اسقدر کافی ہے کہ مجروح اوس زخم سے مرجاوے
اگرچہ اصل مین زخم مہلک نہو اور محض علاج کی غفلت یا غلطی سے مہلک ہو جاوے۔ ایسی
مثالین بہت ہین جنہین لوگ بہت ہی خفیف زخم سے بھی مر گئے ہین۔ ایک صورت مین ایک
لڑکی کا پاؤن ایک ٹھیلہ گاڑی مین جالگا۔ اور ایک خفیف سی چوٹ پنڈلی پر لگی لیکن موروثی
بیماری کے علامات شروع ہوگئے اور چند روز کے بعد وہ لڑکی اُس زخم کے صدمہ سے مرگئی ۔
اگر یہ چوٹ اوسکو کسی اور شخص نے لگائی ہوتی تو لارڈ ہیل کی راے کے مطابق اُس شخص پر
قتل انسان کا جرم عائد ہوتا۔ لیکن ہندوستان مین اس جرم کو نہ قتل عمد کہہ سکتے ہین اور نہ قتل
انسان مستلزم سزا۔ برخلاف اسکے اگر کوئی شخص کسی مجمع مین تپنچہ چہوڑ دے یا کسی پر تلوار کا حملہ
کرنے مین خفیف سا زخم بھی لگا دے اور اوس زخم مین گیانگ گرین پیدا ہوکر باعث ہلاکت ہو
اوسوقت مجرم قتل عمد کا مرتکب قرار دیا جاوے گا کیونکہ اوسکا یہ فعل جان کیواسطے اس شدت سے خوفناک
تھا کہ اوسکے نتائج کا وہ پورا ذمہ دار سمجھا جاوے گا اور اسصورت مین بھی لارڈ ہیل کا قاعدہ
چسپان ہوگا یعنی اگر یہ بات بھی معلوم ہو کہ زخم سوء علاجی کیوجہ سے منجر بہلاکت ہوا یا یہ کہ اگر
علاج درست طور پر ہوتا یا کوئی اور علاج ہوتا تو زخم منجر بہلاکت نہوتا تاہم مجرم مرتکب قتل کا
سمجھا جاوے گا۔ لارڈ ہیل فرماتے ہین کہ البتہ اُس صورت مین جسوقت ہلاکت کا باعث
زخم نہو بلکہ وہ دوائین یا وہ جراحی عملیات ہون جو اوس زخم کو چنگا کرنے کے لئے استعمال کئے
گئے ہون اُسوقت مجرم قاتل نہین ٹھہر سکتا ہے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ فرق بہت ہی
باریک ہے اور ڈاکٹر ٹیلر نے بہت درست لکھا ہے کہ خفیف زخمون مین البتہ خود زخم کے نتائج اور

[۵۱] گیانگرین ۔ غذا نہ پہونچنے کی وجہ سے کسی حصہ جسم کے مردہ ہو جانیکا نام ہے۔

سوء علاجی کے نتائج مین فرق کیا جا سکتا ہے لیکن کاری زخمون مین اور شدید چوٹون مین اس قسم کی تفریق اطمینان کے ساتھ نہین ہوسکتی اور قرین قیاس یہی ہے کہ اگر یہ امر ثابت ہوجاوے کہ زخم فی الواقع مہلک نہ تھا مگر سوء علاجی کیوجہ سے منجر بہلاکت ہوگیا تو کوئی جوری مجرم کو سزاے قتل کا مستوجب نہ سمجھے گا (دیکھو مقدمہ نمبر ۱۱) - اسکی مثال مین کئی مقدمات بطور نظیر لکھے گئے ہین اور منجملہ اونکے دو کا ذکر بیان کیا جاتا ہے -

ہباک ایون کے مقدمہ مین (مقام پرتھ سنہ ۱۸۳۰ع) ملزم پر جرم ایک لڑکے کے قتل کا تھا ملزم نے مقتول کے شانہ پر ایک گھونسا مارا جسکے صدمہ سے ہاتھ اوکھڑ گیا - اس چوٹ لگنے کے دو دن بعد ایک ناتجربہ کار جراح سے شانہ ٹھوایا گیا اور اوسکی سوء عملی کی وجہ سے ورم ہوگیا اور چونکہ لڑکا بالطبع اسکرافیولس تھا ورم کے صدمہ سے مرگیا -

ایک اور مقدمہ مین (سرکار بنام گنگ شاٹ لیوس سمر اسائیزیز سنہ ۱۸۵۹ع) باہمی دنگہ مین ایک شخص کے انگوٹھے مین دانت لگ گیا - وہ ایک عطائی کے پاس گیا اور اوسنے مرہم حار لگا دیا جس سے ورم پیدا ہوگیا اور ہاتھ کاٹ ڈالنے کی ضرورت پڑی جسکے صدمہ سے وہ مرگیا - اس امر کا ثبوت دیا گیا کہ اصلی چوٹ بہت خفیف تھی اور اگر سوء علاجی نہوتی تو ضرور اچھی ہوجاتی - ان دونون مقدمات مین مجرم بری ہوگئے -

اس ملک کے قانون کے بموجب مقدمہ اول مین ملزم کو ضرور ضرر رسانی شدید کی سزا دیجاتی اور دوسرے مقدمہ مین محض ضرر رسانی کی - ہندوستان مین اس ملک کے باشندون کیلیے

---

۵۷ اسکرافیلا - ایک موروثی مرض کا نام ہے جسمین گلے اور اور مقامات پر غدد بی دنبل پیدا ہوجاتے ہین اور یہ اکثر اوقات پک جاتے ہین رفتہ رفتہ یہ مرض ہڈیون پر اثر کرتا ہے اور سشش کی بیماری اور دق بھی اس سے پیدا ہوجاتی ہے - اسکرافیولس اوس شخص کو کہتے ہین جسمین اس مرض کا مادہ بالطبع یا موروثی طور پر موجود ہو -

اکثر اوقات طبیب کا ملنا محال ہوتا ہے اور بہت سی صورتین ایسی واقع ہوتی ہین جنمین خفیف زخم بھی عدم علاج کیوجہ سے منجر بورم وہلاکت ہوجاتے ہین - ایسے مقدمات مین شاید عمدہ طریقہ عمل آوری کا یہی ہے کہ مجموعی حالت اور آلہ جارح کی طرف نظر کیجاوے - محض سور علاجی یا عدم علاج ملزم کے بری کرنے کو کافی نہین ہوسکتا - اور مقدمہ گھرنزدال مین لارڈ چیف بارن نے جوری کو مقدمہ سمجھاتے وقت صاف کہا ہے کہ کوئی شخص اسکا مجاز نہین ہے کہ کسی دوسرے کو ایسے خطرہ کی حالت مین ڈالدیوے کہ جس سے بچنا محض اوس شخص کی خوش تدبیری پر موقوف ہوجاوے ایک اور مقدمہ مین بھی (بنٹ بنام گرڈلی اسیجکر سیٹنگس ہیلری ٹرم ۱۸۵۴ء) اسی قسم کا فیصلہ ہوا ہے - اس مقدمہ مین ایک لڑکے کے بازو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہرجہ کا دعوے ہوا تھا - مدعی علیہ کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ اس بازو مین پہلے سے چوٹ موجود تھی جسکی وجہ سے وہ بآسانی ٹوٹ گیا - لیکن چیف بارن نے اپنے فیصلہ مین یہی کہا کہ کوئی شخص مجبور نہین کیا جاسکتا کہ وہ اپنے جسم کو ایسی صحت اور مضبوطی کی حالت مین رکھے کہ اوسکے اوپر بیجا حملہ کرنا جائز ہوجاوے اور جو شخص اس قسم کا حملہ کرتا ہے وہ اوسکے تمامی نتائج کا ذمہ دار سمجھا جاوے گا - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ یہ بات معلوم ہے کہ اگر وہ شخص جسپر حملہ کیا جاوے کمسن بچہ یا پیر ناتوان ہو یا کسی مہلک مرض مین گرفتار ہو تو اوسوقت مین تھوڑی سی چوٹ بھی منجر بہلاکت ہوجاتی ہے اور ایسے قتل کا مرتکب البتہ پوری طرح سے ذمہ دار ہے - جو زخم ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو وہ خود ہلاکت کا باعث ہے اور ملزم صورت واقعہ کے لحاظ سے قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب سمجھا جاوے گا - لارڈ ہیل کی راے ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے مرض مین گرفتار ہو جس سے تھوڑی مدت کے اندر ہلاک ہوجانیکا احتمال ہو اور ایسے شخص کو کوئی ایسا زخم یا ضرر پہونچاوے جو اوسکی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو تو یہ فعل قتل عمد سمجھا جاوے گا - اِس راے کو ملک ہندوستان سے ایک خاص تعلق ہے کیونکہ اِس

ملک میں اکثر اشخاص ورم طحال میں مبتلا ہوا کرتے ہین اور ادنی سی چوٹ سے طحال کے پھٹ جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ ایسی صورتون مین جیسا کہ اوپر لکھا گیا شاید بہتر طریقہ یہی ہے کہ مجموعی صورت مقدمہ کی طرف نظر کیجاوے۔ اگر ٹھوکر مارنے کے صدمہ سے یا لکڑی کی چوٹ سے شخص متضرر (مثلاً طحال پھٹکر) ہلاک ہوجاوے تو اوس صورت مین فرتکب باعث ہلاکت سمجھا جاوے گا کیونکہ یہ فعل اوسکا شدت سے خطرناک تھا۔ اور یہی حکم گھونسے مارنے کی نسبت بھی لگایا جاوے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص کسیکو طمانچہ مارے تو اوسکے اس فعل کو بمشکل خطرناک کہا جاسکتا ہے۔ اِس مقام پر ایک نہایت باریک سوال پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً فرض کرو کہ کوئی شخص کسیکو ایسی ٹھوکر یا ایسی لکڑی کی ضرب مارے جو ضرب عادتاً ہلاک کرنے کو کافی نہو لیکن اوسکی وجہ سے مثلاً طحال پھٹ جاوے اور اس صدمہ سے شخص متضرر اچھا بھی ہوجاوے۔ ظاہر ہے کہ اگر شخص متضرر ہلاک ہوجاتا تو اوس صورت مین ملزم کی نسبت قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا کا جرم عائد ہوتا لیکن چونکہ شخص متضرر اچھا ہوگیا پس سوال یہ ہے کہ آیا ملزم پر ان جرایم کے اقدام کا جرم عائد ہوگا یا نہین۔ ظاہراً تو کوئی عدالت بھی اُسکو ان جرایم کے ارتکاب مین ماخوذ نہین کرسکتی۔

بعض اوقات شخص متضرر جو زخم کے فوری صدمات سے اچھا ہوگیا ہو بخار یا اورام یا نتائج اورام یا خاص قسم کے دملون کی وجہ سے یا سرخ بادہ یا ڈلیریم ٹریمنس یا ٹٹنس یا گیانگ گرین یا کسی ایسے عمل جراحی کی وجہ سے جو اثنائے علاج مین ضروری ہوگیا ہو ہلاک ہوجاتا ہے ان اسباب ہلاکت کو اسباب ثانیہ کہنا چاہیئے۔ مثلاً گلا کٹ جانے کی صورت مین اکثر اوقات مجروح دم خفا ہوکر مرجاتا ہے۔ مقدمہ نمبر ۷ مین جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے وہ عورت جسکا گلا کٹا تھا دس روز بعد واقعہ کے ورم شش کی بیماری مین مری تھی۔ ایسی صورت مین جہان زخم یا ضرر جسمانی ہلاکت کے اسباب ثانیہ مین سے ہوتا ہے وہان اس امر کا قرار دینا مشکل ہے کہ ہلاکت کی جوابدہی کہانتک شخص ضرر رسان کے

ذمہ پر ہے - اور اسی وجہ سے جب کبھی ضرر جسمانی کی وجہ سے ہلاکت وقوع مین آئی ہو تو ایسے مقدمہ کو درجہ اعلیٰ کی عدالت مین پیش ہونا چاہیئے اگرچہ یہ ہمیشہ نہین ہوا کرتا - مثلاً دسمبر ۱۸۷۸ع مین ہیڈ اسسٹنٹ مجسٹریٹ نے ایک مقدمہ عدالت سشن ضلع کرنول مین سپرد کیا جسمین ملزم نے اپنی جورو کو بھٹے کی ڈنڈی سے مارا تھا - جسکے صدمہ سے اُسکا طحال پھٹ گیا اور وہ عورت مرگئی - اس مقدمہ کی نسبت سشن جج نے یہ رائے دی کہ اسکو اسسٹنٹ مجسٹریٹ خود اپنے اقتدار کے اندر فیصل کرسکتا تھا - ظاہر ہے کہ ایک مقدمہ ضرر رسانی جسمین اُس ضرر کے سبب سے ہلاکت وقوع مین آئی ہو (اگرچہ وہ ضرر صریحاً اور بدیہاً محض ضرر کیون نہو) حد اقتدار مجسٹریٹ سے خارج ہوجاتا ہے اور سشن کے اقتدار مین آجاتا ہے اور ایسے مقدمات مین اس امر کا فیصلہ کرنا کہ ملزم کی جوابدہی کس درجہ تک ہے مشکل ہوجاتا ہے - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ جہان ہر ایک مقدمہ مین ایک خاص صورت پیدا ہوتی ہے وہان کسی عام قاعدہ کا قرار دینا محالات سے ہے لیکن اسقدر کہا جاسکتا ہے کہ ایسی صورتون مین جہان اصلی زخم خفیف ہے اور اسباب ثانیہ جنکی وجہ سے ہلاکت وقوع مین آئی ہے مجروح کی خاص جسمانی حالت یا اُسکی بے احتیاطیون اور زیادتیون سے متعلق ہین وہان انصاف کا اقتضا یہی ہے کہ ملزم کو رہائی دیجاوے - لیکن ایسے مقدمات مین پیروکار سرکاری کو ضرور ہے کہ فرد قرارداد جرم مین علاوہ قتل کے ایک اور جرم بھی شریک کردیوے تاکہ اگر ملزم قتل کے جرم سے رہائی پائے بھی تو دوسرے جرم مین سزایاب ہوجاوے - اس خاص معاملہ مین انگلستان اور ہندوستان کے قانون مین اختلاف ہے - انگلستان مین شخص حملہ کنندہ ہلاکت کا جوابدار سمجھا جاتا ہے اگرچہ ضرب کسیقدر خفیف کیون نہو - لیکن اوسکی نسبت محض قتل انسان کا جرم ثابت سمجھا جاوے گا اور اس امر کا قرار دینا جوری کا کام ہے اور جج کا یہ فرض ہے کہ سزا تجویز کرتے وقت اُس خاص حالت کا جسمین ضرب لگائی گئی ہے اور نیز ملزم کے ارادہ کا بخوبی لحاظ رکھے - اسیوجہ سے بخوبی ممکن ہے کہ کسی شخص کی نسبت

جرم قتل انسان ثابت ہو اور تاہم اوسکو بلحاظ واقعات کے بہت ہی خفیف سزا دیجاوے - لیکن ہندوستان مین از روے تعریفات مجموعہ تعزیرات ہند محض اُس خاص آلہ جارح کی وجہ سے جو استعمال کیا گیا ہے جرم قتل عمد کی حد کو پہنچ جاسکتا ہے اور اُسوقت جج کو بجز اسکے چارہ نہین ہے کہ سزاے قتل یا حبس دوام لعبور دریاے شور تجویز کرے - مثلاً اوس خاص طریقہ قتل کی صورت مین جسکا ذکر باب گذشتہ مین کیا گیا اور جسکی مثال مین کڑپا کے ضلع کا مقدمہ جسمین ایک شخص نے ایک عورت کو موسل سے مار ڈالا تھا لکھا گیا اگرچہ جج نے مجرم کی نسبت جرم قتل عمد قرار دیا لیکن اُسکے ساتھ تخفیف سزا کی سفارش کی اور ہائی کورٹ نے بھی اس سفارش پر عمل کرنا مناسب سمجھا -

ٹٹنس[۵] یہ مرض ہر قسم کی چوٹ کے نتائج مین پیدا ہوسکتا ہے - بعض اوقات شدید سے شدید زخمون مین بھی ٹٹنس نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات بہت ہی خفیف زخمون مین پیدا ہوجاتا ہے - اکثر اوقات یہ مرض پھٹے ہوے اور کچلے ہوے زخمون کے نتائج مین سے ہے - ڈاکٹر ٹیلر نے چند مثالین اسکی لکھی ہین - ایک شخص کا پیر پھسلا اور وہ چارون خانہ چت گر پڑا دوسرے دن اوسکو ٹٹنس کا مرض شروع ہوا اور ستر گھنٹے کے اندر مر گیا - ناک پر چوٹ لگنے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات بلا کسی سبب کے بھی ہوجاتا ہے - ڈاکٹر واٹسن نے ایک خاص صورت دیکھی ہے جسمین ایک شخص کو سخت قسم کا ٹٹنس ہوگیا تھا حالانکہ اُسنے کسیطرح کی چوٹ نہین کھائی تھی فقط ٹھنڈی ہوا اور بارش مین پھرا تھا - ان مثالون سے معلوم ہوگا کہ طبیب کو اس امر کی شہادت دینے مین کہ آیا ٹٹنس زخم کی وجہ سے ہوا ہے یا نہین بہت سخت احتیاط لازم ہے اور اوسکو چاہیئے کہ لاش کو بہت غور سے اور احتیاط کے ساتھ امتحان کرے تاکہ معلوم کر سکے کہ کوئی زخم

---

[۵] ٹٹنس اُس مرض کو کہتے ہین جسمین اختیاری عضلات مین انقباض پیدا ہوتا ہے اور یہ اکثر زخم یا چوٹ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے -

لاش پر اِس قسم کا ہے جو باعث ٹٹنس کا قرار دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک خاص مقدمہ مین ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو ایک گھونسا اور لات ماری اور اُس مجروح لڑکے مین ٹٹنس کی علامات شروع ہوئی اور وہ اُس ہی مرض سے مرا۔ لیکن جس وقت لاش کا امتحان کیا گیا تو پیر کے انگوٹھے کے گوشت مین ایک تازہ نشان نظر آیا اور دریافت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ چھ روز اِس واقعہ سے پہلے متوفی کے پیر مین ایک پورانی اور زنگ آلود کیل چبھ گئی تھی اور زخم پک گیا تھا اور فی الواقع یہی زخم ٹٹنس کا باعث تھا اور نہ وہ چوٹ جو اوسکو دوسرے لڑکے نے لگائی تھی۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتا ہے کہ ٹٹنس جو چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اُسمین اور اُس ٹٹنس مین جو طبیعی طور پر پیدا ہوتا ہے فرق کرنا گویا محالات سے ہے۔

سُرخ بادہ[۵۱]۔ یہ مرض بھی مثل ٹٹنس کے بعض اوقات خفیف چوٹ سے پیدا ہوتا ہے اور بعض طبائع کا رجحان اسکی طرف زیادہ ہے۔ سُرخ بادہ اکثر اوقات سر کے زخمون اور جلجانے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ ایسی صورتون مین اسبات کا معلوم ہونا کہ شخص متضرر چوٹ کے صدمہ سے اچھا نہین ہوا اور ورم مین سُرخ بادہ کی کیفیت پیدا ہوگئی اِس مرض اور چوٹ مین تعلق مُسبّب اور سبب ثابت کرنے کیواسطے کافی ہے۔ اِس مرض کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اِسکے علامات اُن ہی مقامات پر پیدا ہوتے ہین جہان چوٹ لگی ہے اور اسوجہ سے بہ نسبت ٹٹنس کے اِس مرض مین تشخیص اس امر کی کہ چوٹ باعث مرض کا ہے یا نہین آسان تر ہے۔

ڈلیریم ٹریمنس[۵۲] جو لوگ کثرت سے شراب پینے کے عادی ہین اُن مین یہ مرض اکثر اوقات بہت

---

[۵۱] سُرخ بادہ جلد ہی ورم کا نام ہے جو کسی ایک مقام سے شروع ہوتا ہے اور پھیل جاتا ہے۔ اس ورم کے ساتھ بے انتہا سوزش بھی ہوتی ہے۔

[۵۲] ڈلیریم ٹریمنس اوس سرسام کو کہتے ہین جو شراب کی کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض شراب خوارون کے ساتھ مختص ہے۔

تہوڑی سے چوٹ سے بھی پیدا ہوجاتا ہے اسکی مثال مین ڈاکٹر ٹیلر نے مقدمہ سرکار بنام ہیوڈ کو لکھا ہے اس مقدمہ مین متوفی پر حملہ کیا گیا لیکن کچھ زیادہ چوٹ نہین لگی - اسکے بعد ڈلیریم ٹریمنس پیدا ہوگیا اور متوفی چند روز مین مرگیا - طبیب کی راے یہ تھی کہ ہلاکت کا باعث اعصابی صدمہ تھا جسکی وجہ سے ڈلیریم ٹریمنس ہوگیا اور اعصابی صدمہ کا باعث وہ حملہ تھا جو متوفی پر کیا گیا - سوالات جرح کے وقت طبیب نے چوٹ اور اعصابی صدمہ دونون کو ڈلیریم ٹریمنس کا باعث بیان کیا - مجرم نے رہائی پائی - لیکن اگر دیکھا جاوے تو یہ فیصلہ لارڈ چیف بارن کی اُس راے سے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بالکل مطابقت نہین رکہتا - لارڈ چیف بارن فرماتے ہین کہ کوئی شخص مجبور نہین کیا جاسکتا کہ وہ اپنے جسم کو ایسی صحت اور مضبوطی کی حالت مین رکھے کہ اُسکے اوپر بیجا حملہ جایز ہوجاوے - اِس مقدمہ مین اگر تین باتین ثابت ہوسکین یعنی اول یہ کہ متوفی نے حملہ کے قبل اپنی طبیعت کو مشتعل نہین کیا تہا - دوم یہ کہ حملہ ناجایز تھا - اور سوم یہ کہ صدمہ اعصابی اس ہی حملہ کیوجہ سے پیدا ہوا تب البتہ ہلاکت کی جوابدہی ملزم کی نسبت خیال کی جاوے گی -

جراحی عملون کی وجہ سے ہلاکت کا وقوع مین آنا - یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہی یعنی اگر شخص متضرر کے اثناے علاج مین طبیب کو کسی عمل جراحی کی ضرورت معلوم ہو اور مریض اُس عمل کے صدمہ سے مرجاوے تو طبیب کی جوابدہی کس درجہ تک سمجھی جاویگی - چونکہ اس مسئلہ کا بہت بڑا اثر طبیب پر پڑتا ہے لہذا اسمین بہت کچھ بحث کی گئی ہے لیکن بظاہر ایسے مواقع مین دوہی سوال پیدا ہوتے ہین جنکے جواب پر فیصلہ جوابدہی کا موقوف ہے - اوّل یہ کہ آیا طبیب کی راے مین وہ عمل حفاظت جان کے واسطے ضروری تھا اور دوم یہ کہ آیا وہ عمل جراحی طبیب نے جہانتک امکان مین تھا کما حقہ توجہ اور احتیاط کے ساتھ کیا - اگر ان دونون سوالون کا جواب مثبت ہو تو اُسصورت مین ہلاکت کا باعث وہی ضرر جسمانی سمجھا جاویگا جسکی وجہ سے عمل جراحی کا کرنا لازم آگیا تھا - لیکن یہ ضرور ہے کہ ایسے عمل جراحی

کی ضرورت حفاظت جان کیواسطے پیش آئی ہو - مثلاً اگر عمل جراحی محض کسی ایسی بدصورتی کے دفع کرنیکو جو چوٹ کی وجہ سے ہوئی ہو کیا جاوے تو اُس صورت مین ہلاکت کی جوابدہی شخص ضرررسان کے ذمہ نہین ہوسکتی اور اسیطرح اُس صورت مین بھی جب عمل جراحی حفاظت جان کے واسطے نہ کیا جاوے بلکہ کسی خاص عضو یا جزو بدن کو بیکار ہوجانے سے بچانیکیواسطے - مثلاً زید نے بکر پر حملہ کیا جسکی وجہ سے طبیب کی یہ راے ہوئی کہ اگر کوئی خاص عمل جراحی نہ کیا جاوے تو بکر اندھا ہوجائیگا بکر کے جان کا خوف نہین فقط بینائی ضائع ہوجانے کا خوف ہے - عمل جراحی کیا گیا اور اُسکے صدمہ سے بکر مرگیا پس اس صورت مین زید بکر کی ہلاکت کا ذمہ دار نہین ٹھہرسکتا -

ایسے مقدمات مین جہان عمل جراحی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اگر یہ امر ثابت ہوجاوے کہ بلاعمل جراحی کے بھی جان بچ سکتی تھی تاہم اگر طبیب نے اپنے علم اور واقفیت کی حدتک کماحقہ غور اور توجہ کے بعد راے دی ہے تو وہ ملزم نہین سمجھا جاوے گا - البتہ یہ بات ثابت کیجاسکتی ہے کہ عمل کے کرنے مین سخت غفلت کی گئی مثلاً طبیب کسی شریان کو باندھنا بھول گیا جسکے باعث مریض جریان خون کی وجہ سے مرگیا یا جیساکہ ڈاکٹر کیاسپر نے لکھا ہے طبیب نے ایک ٹکڑا امعا کا نال سمجھکر کاٹ ڈالا - ایسی صورتون مین عمل جراحی باعث ہلاکت سمجھا جاویگا اور نہ ضرر اصلی جسکی وجہ سے عمل کی ضرورت پڑی - (دیکھو مقدمات نمبر ۱۶ سے نمبر ۱۸ تک)

## نظائر متعلقہ باب دوم حصہ اوّل

(مقدمہ نمبر ۱۱) اس مقدمہ مین ملزم ایک ایسی ہلاکت کا جو طبیب کی غلطی تشخیص کی وجہ سے عمل جراحی کے بعد وقوع مین آئی تھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا - سرکار بنام تم - اس مقدمہ مین ایک شخص

لفٹننٹ سیٹن نے ڈیوال[51] مین گولی کھائی گولی جسطرف سے جسم مین داخل ہوئی تھی اُس راستہ مین معدہ کے نیچے ایک پھوڑا ہوگیا ۔ مسٹر لسٹن اور دوسرے جراحون کی راے تھی کہ یہ پھوڑا فیمورل آرٹری (ران کی بڑی شریان) کا اینورزم ہے جو چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور اسکے علاج کے واسطے اُنکی راے مین ایلیاک ارٹری (کولھے کی شریان) کا باندھ دینا ضرور تھا ۔

اس عمل جراحی کے صدمہ سے پیریٹونیم[52] مین ورم ہوگیا اور مریض نے قضا کی ۔ لاش کے امتحان سے معلوم ہوا کہ یہ پھوڑا اینورزم نہین تھا بلکہ منجمد خون تھا جو فیمورل ارٹری سے نہین بلکہ اُسکی ایک سطحی اور بیقاعدہ شاخ سے نکلا تھا ۔ وکیل مدعی علیہ نے طبیبون پر جرح کے سوالات کرنا چاہا اس غرض سے کہ ثابت کرے کہ زخم فی الواقع مہلک نہین تھا ۔ لیکن جج ارل نے اپنی راے مین بیان کیا "مین سمجھتا ہون کہ تمھارا ارادہ خلاف مین شہادت لانے اور عمل جراحی کی درستی کی نسبت اعتراض کرنے کا ہے لیکن میری صاف راے ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو ایک خطرناک زخم لگاوے اور اچھے سے اچھے طبیب کی راے لیجاوے اور اُس راے کے بموجب کوئی عمل جراحی کیا جاوے جو فوری سبب ہلاکت کا ہو تو اُسصورت مین شخص ضرررسان مجرم متصور ہوگا" وکیل مدعی علیہ نے جواب دیا کہ مین اسبات کے ثابت کرنے پر آمادہ ہون کہ کسی قسم کے عمل جراحی کی ضرورت نہ تھی اور اقلاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہت ہی خفیف اور کم خطر عمل کافی تھا اور کیا جانا چاہیئے تھا ۔ اُسصورت مین جب ہلاکت ایسے اسباب سے وقوع مین آوے جو زخم کے طبعی نتایج مین نہین ہین

---

۵۱ ڈیوال دو شخصون کے باہم اور برضامندی ہتیارون سے لڑنے کو کہتے ہین ۔ اکثر اس لڑائی کا باعث ایک شخص کا دوسرے کی عزت پر حملہ کرنا ہوا کرتا ہے پہلے زمانہ مین یورپ مین یہ عام طریقہ بدلا لینے کا تھا لیکن اب جرم قرار دیدیا گیا ہے ۔

۵۲ پیریٹونیم اوس باریک جھلی کا نام ہے جو معدہ اور احشا کے اندرونی سطح پر ہے ۔

بلکہ جنکا تعلق زخم کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے استدلال کی ضرورت پڑتی ہے تو شخص ضرر رسان مجرم نہین سمجھا جاسکتا ہے - جج ارل نے جواب مین کہا "میری صاف راے ہے اور میرے بھائی رالف کو میرے ساتھ اتفاق ہے کہ جب ایسا زخم لگایا جاوے جو لایق طبیبون کی راے مین خطرناک ہے اور ایسے زخم کا علاج (جو نیک نیتی کے ساتھ کیا گیا ہو) فوری باعث ہلاکت کا ہو تو اُسصورت مین وہ شخص جسنے زخم لگایا مجرم اور ذمہ دار سمجھا جاے گا اور نیز وہ لوگ جنہون نے اُسکی اعانت کی تھی - اِس خاص مسئلہ کا کوئی قطعی فیصلہ نہین ہوا اور چونکہ مدعی علیہ اور وجوہات سے رہا ہوگیا دوسرے ججون کی راے اِسکی نسبت نہین لی گئی - اِس مقدمہ کی نسبت ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ اگر زخم نہ لگایا گیا ہوتا تو کسی قسم کی عمل جراحی کی ضرورت نہ پڑتی اور محض اسوجہ سے کہ طبیب ہوشیار نہ تھا یا یہ کہ ہوشیار طبیب نے غلطی کی مجرم بری الذمہ نہین ہوسکتا -

ہندوستان کے مقدمات جنمین ہلاکت اسباب ثانیہ کیوجہ سے وقوع مین آئی ہے اور ملزم قتل انسان کا ذمہ دار نہین ٹھہرایا گیا ہے -

(مقدمہ نمبر ۱۲) سرکار بنام بیسا گو نوشیو (کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ششم ستمبر ۱۸۶۶ء) ملزم اپنی جورو سے لڑا اور اُسکو ایک لات ماری جسکے صدمہ سے اُسکا طحال پھٹ گیا - اوسکے بعد اپنے اِس فعل سے پشیمان ہوا اور جورو کو گود مین لیکر اُسکی مدد کرنے لگا - اور اسی حالت مین گرفتار ہوا - جرائم دفعہ ۳۲۰ و ۳۲۲ مجموعہ تعزیرات ہند نہین ثابت ہوسکے لیکن دفعہ ۳۱۹ و ۳۲۱ مین ایک سال کی قید سخت کی سزا پائی -

(مقدمہ نمبر ۱۳) سرکار بنام رابرٹ بروس سپاہی توپ خانہ - ملزم نے ایک چھوکرے کو جو ورم طحال کی بیماری مین مبتلا تھا لات ماری اور ضرر رسانی کے جرم مین ماخوذ ہوا - چھوکرا اس چوٹ سے مر گیا لیکن جج نے تجویز مین کہا کہ ملزم کا ارادہ جان لینے کا نہ تھا تاہم چونکہ لات مارنا خصوص

اس ملک کے آدمیون کو ایک نہایت خطرناک فعل تھا اسوجہ سے اُسکو چھ مہینہ کی قید سخت کی سزا دیگئی - (کلکتہ کرمنل کورٹ جون سنہ ۱۸۶۸ع)

اِس قسم کے فیصلون پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ مقدمات انگلستان مین ہوتے تو انمین سے بعض مین ملزم ضرور جرم قتل انسان کا مجرم ٹھہرایا جاتا -

لارڈ ہیل کی راے کے بموجب جسکا ذکر اُوپر ہو چکا ہے اس قسم کا ضرر جو فوری سبب ہلاکت کا ہو قتل عمد کی حد تک پہنچ جاتا ہے لارڈ ہیل صاف کہتے ہین ،، اگر کوئی شخص کسی ایسی بیماری مین مبتلا ہو جسکی وجہ سے اُسکے تھوڑے دنون مین ہلاک ہو جانے کا احتمال ہو اور کوئی دوسرا شخص اُسکو ایسی چوٹ پہونچاوے جس سے اُسکی ہلاکت مین تعجیل ہو جاوے تو ایسا ہلاک کرنا قتل عمد کی حد مین آجاتا ہے ،، لیکن ورم طحال بجاے خود کوئی مہلک مرض نہین ہے اور اس ملک مین ایسے مریض بلا کسی تکلیف کے برسون جیتے ہین - ورم طحال مہلک اُسیوقت مین ہوتا ہے جب کسی وجہ سے طحال پھٹ جاوے -

(مقدمہ نمبر ۱۴) جسمین سُرخ بادہ کی نسبت یہ ٹھہرایا گیا کہ وہ نتیجہ چوٹ کا نہین ہے -

ایک شراب فروش کو جو زیادہ پینے کا عادی خیال کیا جاتا تھا کسی نے بائین گال پر شراب کے پیالہ سے مارا - چوٹ تو بیشک لگی لیکن جلد کو کسی قسم کا نقصان نہین پہنچا - تیرہ دن تک اُسکو چوٹ کا کوئی اثر نہین معلوم ہوا اور اُسکے بعد سُرخ بادہ شروع ہو گیا اور اُسی روز ڈلیریم ٹرمنس بھی ہو گیا - سولھوین دن سُرخ بادہ تمام پھیل گیا اور سترہوین دن مریض نے قضا کی - طبیب نے اپنی گواہی مین بیان کیا کہ قرین قیاس نہین ہے کہ سُرخ بادہ کسی چوٹ کے سبب سے تیرہ دن چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہوا اور اسوجہ سے اُسکی راے مین سُرخ بادہ کا باعث چوٹ نہ تھی - ملزم اسی بنا پر

چھوٹ گیا۔

(مقدمہ نمبر ۱۵ سرخ بادہ کا بوجہ پھوڑے کے پیدا ہونا اور نہ بوجہ زخم کے۔

سنہ ۱۸۲۲ء مین ایک شکارگاہ کے محافظ کی نسبت ایک شکار چور کے قتل کا جرم قایم کیا گیا۔ محافظ نے اس شخص کے بائین شانہ مین گولی ماری تھی جسکی وجہ سے شانہ کاٹ ڈالنے کی ضرورت پڑی یہ شخص داہنے پاؤن کے سرخ بادہ سے مرگیا اور سوال پیدا ہوا کہ آیا سرخ بادہ اُس ہی گولی کے سبب سے تو نہین ہوا۔ لیکن شہادت سے معلوم ہوا کہ متوفی کے بائین پیر مین ایک پھوڑا تھا اور متوفی کئی دن تک ہوا مین پھرا تھا اور جس شفاخانہ مین وہ گیا تھا وہان سرخ بادہ کی بیماری پھیلی ہوئی تھی بلکہ جو بستر متوفی کو دیا گیا وہ اس ہی مرض کے ایک مریض کا بستر تھا۔ اس بنا پر ملزم نے رہائی پائی۔

(مقدمہ نمبر ۱۶) عمل جراحی کی وجہ سے ہلاکت۔

کیلی کا مقدمہ نہایت مشہور ہے کیونکہ اس مقدمہ مین صاحبان جوری کی راے بالکل فیصلہ جات انگلستان کے برخلاف تھی۔ کیلی ایک پولیس کانسٹیبل تھا جسکی گدی مین گولی لگی تھی اور وہ چار روز کے بعد مرگیا گولی نکالنے کیواسطے طبیب کو ضرورت اسکی معلوم ہوئی کہ زخم کو بڑا کرے اور اس عمل کے وقت کوئی بات ایسی نہین ہوئی جو باعث ہلاکت ہوتی۔ گولی نے اٹلس[۵۷] کی ہڈی کو توڑ کر اُسکے پرزے کر ڈالے تھے اور گوشت کو چور کر کے پھوڑا پیدا کر دیا تھا۔ گولی کو زخم مین سے نکالنا نہایت ضرور تھا اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو بلاشک ہلاکت گولی کے نہ نکالے جانے کی طرف منسوب کی جاتی۔ جس شخص نے گولی ماری وہ بخوبی شناخت کیا گیا لیکن وہ محض اس بنا پر چھوڑ دیا گیا کہ شاید ہلاکت بوجہ عمل جراحی کے وقوع مین آئی ہو۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ اس مقدمہ مین انصاف نہونے کی زیادہ تر یہ وجہ ہوئی کہ جوری کو علاج کی نسبت راے قایم کرنے کی اجازت دی گئی حالانکہ جوری کا فقط یہ فرض

۵۷ اٹلس ریڑھ کی ہڈیوں مین سے پہلی ہڈی کا نام اور اسی ہڈی پر کاسۂ سر حرکت کرتا ہے۔

تھا کہ وہ تجویز کرے کہ آیا ملزم ہی نے گولی ماری ہے یا نہین اور یہ کام جج کا تھا کہ وہ طبیب کی جوابدہی کے متعلق قانون بیان کرتا۔

(مقدمہ نمبر ۱۷) طبیب کی جوابدہی غلطی علاج کی صورت مین۔

مقدمہ سرکار بنام ڈکنس (اسٹافورڈ لنٹ اسائیزز ۱۸۴۶ء) مین یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جس صورت مین ایک ہی مرض سے کے متعدد علاج ہون جنکی نسبت اطبا حاذق مین اختلاف رائے ہی اور طبیب انمین سے کوئی ایک علاج کرے جسکو کسی ایک حاذق طبیب نے درست سمجھا ہو اگرچہ اورون نے اُس علاج سے اختلاف کیون نہ کیا ہو تو ایسے طبیب کی نسبت سخت نادانی کا الزام نہین عائد ہوگا۔

(مقدمہ نمبر ۱۸) طبیب معالج سے معمولی لیاقت کی توقع کیجاویگی نہ اعلیٰ درجہ کی لیاقت کی۔

مقدمہ گبسن بنام ٹنالی (نارفک لنٹ اسائیزز ۱۸۴۶ء) مین یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اہالیان جوری کو نہین چاہیئے کہ قصباتی اطبا سے اُس درجہ کی لیاقت کی توقع رکھین جو شہر کے اطبا مین ہوتی ہے انکو فقط معمولی لیاقت اور احتیاط اور ہوشیاری کی جو ایسے اشخاص مین ہونی چاہیئے توقع رکھنے کا حق ہے۔ اور جسوقت اس قسم کا طبیب اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین اپنے علم اور دستکاری کو کما حقہ اور حتی الامکان کام مین لاوے تو نتیجہ کیسا ہی خلاف کیون نہو وہ بری الذمہ سمجھا جاوے گا۔ اگرچہ اصلی مقدمہ ہرجہ کا تھا لیکن یہ فیصلہ شاید مقدمات زخم مین بھی چسپان ہوگا۔ اور اگر مریض مر جاوے اور یہ بھی ثابت ہو جاوے کہ علاج اُسقدر عمدہ نہ تھا جیسا اور جگہ میسر ہو سکتا تھا تاہم شخص ضرر رسان ہی مجرم سمجھا جاوے گا نہ کہ طبیب۔

# باب سوم
# شہادت قرینہ

جس شہادت کا ذکر اس باب مین کیا جاتا ہے یہ وہ شہادت ہے جسکی توقع انگلستان مین طبیب سے جو لاش برآمد ہونے کے بعد بولایا جاتا ہے کی جاتی ہے۔ لیکن اس ملک مین چونکہ اکثر لاش کو طبیب کے پاس بھیجنا پڑتا ہے اسوجہ سے شہادت قرینہ جو اکثر اوقات گرفتاری مجرم کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے پولیس اور عہدہ داران دیہی کی تحقیقات سے متعلق ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل امور شہادت قرینہ مین شامل ہین۔

لباس۔ ہلاکت کے وقت متوفی کے جسم پر جو لباس تھا اُسکو بہت غور سے دیکھنا چاہئیے تاکہ معلوم ہوسکے کہ اُسپر کچھ ایسے نشانات ہین جو جسم کے زخمون یا چوٹون سے مطابقت رکھتے ہین۔ اِس ملک مین اکثر لاش کے اوپر بہت کم کپڑا ہوا کرتا ہے لیکن عورتون کے جسم پر البتہ لباس ہوتا ہے۔ پس اگر جسم پر کوئی کٹا ہوا زخم ہو تو یقینی اس مقام کا لباس بھی کٹا ہوا ہوگا۔ البتہ کند آلہ سے چوٹ لگنے کی صورت مین کپڑے پر نشان نہین ہوتا اور بعض اوقات چوٹ ایسی شدید لگی ہے کہ کھوپڑی پھٹ گئی لیکن کوئی نشان کپڑے پر نہین ملا ہے۔ ۱۸۵۲ء مین ایک عورت کو اتفاقاً دھکا لگا اور وہ چت گر پڑی اور سر کے پیچھے چوٹ آئی جسکے صدمہ سے وہ پہلے بیہوش ہوگئی لیکن تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکر گھر چلی گئی۔ صبح کو وہ اپنی بستر پر مردہ ملی۔ سر کے امتحان سے پرائٹل ہڈی[۵۱]

[۵۱] پرائٹل کاسۂ سر آٹھ ہڈیون سے بنا ہوا ہے منجملہ اُنکے سامنے کیطرف اوپر کو دو ہڈیان داہنی بائین ہین جنکو پرائٹل کہتے ہین۔

مین دو شگاف پائے گئے اور ایک تھکہ خون کا جسکے نیچے ہڈی چور پائی گئی - پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ اتنی شدید چوٹ ایسے خفیف گرنے سے نہین لگ سکتی لیکن ٹوپی کے امتحان سے معلوم ہوا کہ ٹوپی مین بھی اِن شگافون کے مقابل مین دو شگاف تھے جنمین مٹی بھری ہوئی تھی اور جس سے ثابت تھا کہ گرنا ہی باعث چوٹ کا تھا -

ایک کمسن آدمی نے اِس بات کے ظاہر کرنے کو کہ اُسپر ڈاکوؤن نے حملہ کیا ہے اپنے جسم پر کچھ خفیف زخم بنائے اور اُسکے بعد اپنی دانست مین اِن زخمون کے مقابل اپنے کپڑون مین بھی روزن بنائے لیکن اُسکا فریب محض اس سبب سے کھل گیا کہ اسنے اپنے کرتے مین شکن ڈالکر شکن کے وار پار چھری ماری تھی - ظاہر ہے کہ اگر زخم لگتے وقت کرتا اُسکے جسم پر ہوتا تو اُسمین تین سوراخ پیدا ہوتے دو سوراخ شکن مین اور ایک کرتے مین حالانکہ موجودہ حالت مین دو ہی سوراخ تھے -

مقدمہ قتل کا ہے یا خودکشی کا - اِس خاص امر مین لاش کو بغور امتحان کرنے سے بہت کچھ معلوم ہوسکتا ہے - زخمون مین تین چیزون کا دیکھنا ضروریات سے ہے اول موقع زخم کا - دوم اُسکی حالت اور چھوٹائی بڑائی - سوم اُسکا رُخ -

زخم کا موقع - خودکشی کے زخم علے العموم سامنے کی طرف یا جسم کے داہنے بائین ہوا کرتے ہین - لیکن بعض صورت مین زخم کا سامنے یا جانب مین ہونا ثبوت خودکشی کا نہین ہوسکتا - کیونکہ ممکن ہے کہ شخص حملہ کنندہ سامنے سے حملہ کرے - مُنھ کے اندر گولی لگ کر ہلاکت کا وقوع مین آنا بھی یقینی ثبوت خودکشی کا نہین ہوسکتا کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی ہوشیار قاتل شبہہ پیدا کرنے کیواسطے مُنھ مین گولی مارے - ڈاکٹر آرفیلا کا قول ہے کہ پیٹھ کے زخمون کی نسبت بھی بہ تیقن نہین کہا جاسکتا کہ یہ دوسرے کے لگائے ہوئے ہین لیکن ایسے زخم کی نسبت جو پشت مین لگے اور

سامنے کو نکل آوے بمشکل کہا جا سکتا ہے کہ یہ خودکشی کا زخم ہوگا اگرچہ اس صورت مین بھی
ممکن ہے کہ کسی تلوار یا چھری کو زمین مین گاڑ کر اُسکے اُوپر بیٹھ کے بل گرنے سے زخم پیدا کیا گیا
ہو۔ مثلاً اس ملک مین اکثر نٹ تماشا کرتے وقت تلوار کو زمین مین گاڑ دیتے ہین اور اُسپر
بیٹھ ٹیک کر خم ہو جاتے ہین اور پلکون سے خس و خاشاک اُٹھاتے ہین۔ اگر ایسا تماشا کرتے
وقت کوئی واقعہ ہو جاوے تو بجنسہ اُس قسم کا زخم جسکا ذکر اوپر کیا گیا پیدا ہوگا۔ شاید ایسی صورت
مین لاش کی حالت دیکھنے سے کچھ مدد ملے یعنی لاش مُنھ کے بل تھی یا پیٹھ کے بل لیکن یہ بھی
قطعی ثبوت نہین ہو سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ زخم لگنے کے بعد دیر مین ہلاکت ہوئی ہو اور لاش کی
ہیئت بدل گئی ہو۔ عموماً خودکشی کرنیوالی چوٹ کے ذریعہ سے اقدام خودکشی نہین کرتے اگرچہ ایسے
مقدمات موجود ہین جنمین اشخاص نے دیوار مین سر ٹکرا کر اپنے کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے۔
علے العموم چھری بھونک کر مارنا قتل کی علامت ہے لیکن ثبوت قطعی نہین کیونکہ خودکشی کرنے
والے بھی بعض اوقات گلے مین یا پیٹ مین چھری بھونک کر اپنی جان دیتے ہین۔

زخم کی حالت اور چھوٹائی بڑائی۔ ایک کسان سر راہ مرا ہوا ملا۔ اُسکا گلا کٹا ہوا تھا یعنی چھری
کان کے نیچے سے لگائی گئی تھی اور گلا باہر کی طرف کو کاٹا گیا تھا جیسا قصاب بکری کو ذبح کرتے
ہین۔ زخم کی ہیئت کے لحاظ سے قتل کا شبہہ ایک قصاب پر ہوا اور بالآخر اُس ہی پر خون ثابت
ہوا۔ بعض اوقات مجانین بھی اپنے اوپر عجیب و غریب قسم کے زخم لگا لیتے ہین۔ ایسے مقدمات
موجود جنمین مجانین نے بڑے بڑے ٹکڑے پیٹ کے کاٹ کر پھینک دئے ہین اور ایک
صورت مین تو ایک مجنون نے قصاب کے بُغدے سے اپنے سر کے پشت پر تیس زخم لگائے
تھے یہ شخص زخم لگنے کے بعد بھی اتنی دیر تک زندہ رہا کہ اُسنے اپنی اس حرکت کا اقبال کیا۔
عموماً متعدد زخمون کا جسم پر پایا جانا قتل کا احتمال پیدا کرتا ہے علی الخصوص جب کئی زخم مختلف

حصّون پر جسم کے ایسے ہون کہ اونمین کئی ایک مہلک سمجھے جاوین - مثلاً اگر کسی شخص کا گلا اس طرح پر کٹا ہوا ہو کہ گردن کی بڑی شریانین الگ ہو گئی ہون اور اُسکے ساتھ دل مین بھی زخم لگا ہو تو ایسی صورت مین غیر ممکن ہے کہ اُس شخص نے خود ہی یکے بعد دیگرے یہ زخم اپنے اوپر لگائے ہون کیونکہ جو زخم انمین سے اوّل سمجھا جاوے وہ مہلک تھا اور اُسکے بعد دوسرے زخم لگانیکی قوت باقی نہین رہ سکتی تھی -

اُکس برج کا مقدمہ (سرکار بنام گینبس ٹڈل سکس ۱۸۴۴ء) بہت مشہور ہے جسمین اس امر کا فیصلہ کہ رود اد قتل کی ہے یا خودکشی کی زخمون کی حالت کی بنا پر ہوا ہے - اخبارون مین یہ مقدمہ بُری طرح سے چھپا تھا لیکن ڈاکٹر بولبی نے جو لاش کے امتحان کرنیوالے طبیب تھے اسکی مکمل رپورٹ ۱۰ جنوری کی برٹش میڈیکل جرنل مین لکھی تھی اور یہ رپورٹ اس کتاب کے ضمیمہ مین پوری چھاپ دی گئی ہے - ملزم کی نسبت ثبوت قتل کا ہوا لیکن چونکہ بہت بڑی بحث اسکی پیش آئی کہ شاید یہ مقدمہ خودکشی کا تھا اسوجہ سے ہوم سکرٹری نے سزائے قتل کو حبس دوام بعبور دریائے شور سے متبدل کر دیا ہے -

خودکشی کے زخم جو گردن مین ہوتے ہین اکثر اوپر کے حصّہ مین ہوا کرتے ہین - عموماً خودکشی کرنیوالا گردن کی کل شرائین و آوردہ کو ریڑھ کی ہڈی تک نہین کاٹ سکتا - لیکن ڈاکٹر ٹیلر نے ایک مقدمہ کا ذکر کیا ہے جسمین فی الواقع خودکشی کنندہ نے ایسا ہاتھ مارا تھا کہ نہ فقط گردن کے کل پٹھے کٹ گئے تھے بلکہ قصبۃ الریہ اور غذا کی نالی اور دونون طرف کی گردن کے عروق اور دونون کراٹڈ[۱] شریانین بھی کٹ گئین تھین اور ریڑھ کے اوپر کی رباطات تک بھی اثر پہونچ گیا تھا -

زخم کا رُخ - خودکشی مین اکثر اوقات زخم بائین سے داہنی طرف ہوا کرتا ہے (البتہ جو لوگ

---

[۱] کراٹڈ گردن کی دونون طرف کو دو بڑی اور نمایان شریانین ہین جنکا نام کراٹڈ ہے -

بائین ھتھے ہین اُنمین اسکا عکس ہوگا - اور اگر جسم کے اوپر والے حصہ پر ہین تو اوپر سے نیچے کو اور اگر جسم کے نیچے والے حصہ پر ہین تو نیچے سے اوپر کو - لاش پر جو زخم نیچے سے اوپر طرف کو ہو یا دائین ھتھے شخص کی صورت مین جو زخم دائین طرف سے بائین طرف کو واقع ہوا ہو اُسکی نسبت یہ احتمال پیدا ہوگا کہ مقدمہ قتل کا ہے اگرچہ محض رُخ زخم کا ثبوت قتل کا نہین سمجھا جا سکتا - ایک دائین ھتھا قاتل جو مقتول کے مقابل کھڑا ہو کر وار کرے اُسکے زخمون کا رُخ بالکل مخالف ہوگا ایسے زخمون کے رخ سے جو ایک دائین ھتھے شخص نے خود اپنے جسم پر لگائے ہون - لیکن اگر یہی قاتل مقتول کے پیچھے کھڑا ہو کر حملہ کرے تو زخم کا رُخ خود کردہ زخم کے مماثل ہوگا - عام طور پر کہا جا سکتا ہے کہ خودکشی کرنے والا اپنے اوپر کوئی زخم ایسا نہین لگا سکتا جسکو دوسرا شخص حملہ کنندہ نہ لگا سکے لیکن شاذ صورتون مین مثلاً جس وقت زخم پیٹھ پر ہو یا نیچے سے اوپر کو ہو زخم کا خود کردہ ہونا خلاف قیاس ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ خلاف قیاس ہی ہے محال نہین ہے -

اس بات کو بھولنا نہین چاہیئے کہ ممکن ہے کہ خودکشی کرنیوالا عمداً اپنے کو اسطرح پر ہلاک کرے کہ شبہ قتل کا پیدا ہوتا ہو - انگلستان مین تو یہ اس غرض سے ہوگا کہ اوسکے متعلقین پالسی[۵] کے روپے سے محروم نہونے پاوین اور ہندوستان مین اس غرض سے کہ قتل کا الزام کسی ایسے شخص کے ذمہ لگجاوے جسمین اور مقتول مین عداوت تھی - اس خاص امر سے متعلق کئی مقدمات اس باب کے اخیر مین لکھے گئے ہین -

جو لوگ پہلے لاش کا معائنہ کرتے ہین اونکو امور مندرجہ ذیل کو نہایت غور سے دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیئے -

---

[۵] پالسی اُس دستاویز کا نام ہے جسکے ذریعہ سے بیمہ کرنے والی کمپنی وعدہ کرتی ہے کہ شخص پالسی دار کے مرنیکے بعد رقم مندرجہ پالسی اُسکے ورثہ کو بلا عذر دیویگی - لیکن اکثر کمپنیان شرط کرتی ہین کہ اگر پالسی دار خودکشی کرے تو روپیہ سوخت ہو جاویگا -

(۱) آیا متوفی کی لاش ایسی وضع پر ملی ہے کہ خودکشی کرنے والا اپنے جسم کو اُس خاص وضع پر لا سکتا تھا۔

(۲) آیا آلہ قاتل کا فاصلہ لاش سے ایسا ہے کہ متوفی کا اُسکو ایسے مقام پر رکھنا خلاف قیاس سمجھا جاویگا۔

اِن امور کو دیکھنے سے پہلے نہایت احتیاط کے ساتھ دریافت کرنا چاہیئے کہ لاش اپنے مقام سے ہٹائی تو نہین گئی یا کپڑون مین تغیر تبدل تو نہین کیا گیا۔ لاش کے ہٹائے جانے یا نہ ہٹائے جانے کے بارہ مین جو شہادت عموماً اِس ملک مین پیش ہوتی ہے وہ بالکل اطمینان کے لائق نہین ہوتی لیکن دوسرا امر یعنی فاصلہ آلہ قاتل کی نسبت البتہ بہت کچھہ شہادت مل سکتی ہے۔ مثلاً اگر لاش کے اوپر کوئی مہلک زخم پایا جاوے جیسا کہ گلے کا کٹا ہوا ہونا یا دل مین چھری کا زخم یا کھوپری کا شق ہونا اور آلہ جارح لاش سے معتدبہ فاصلہ پر ملے تو اسوقت احتمال یہی ہے کہ مقدمہ خودکشی کا نہین ہے اگر آلہ قتل مثلاً چھرا یا تینچہ متوفی کے ہاتھ مین پایا جاوے تو اوسوقت اسبات کا دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ آیا ہاتھ اُس آلہ کو زور سے پکڑے ہوئے ہی یا آہستہ سے۔ اگر زور سے پکڑے ہوئے ہے تو احتمال خودکشی کا ہے اور اگر آلہ جارح بالکل ہاتھ مین ڈھیلا ہے تو اُس صورت مین احتمال قتل کا ہے اور قیاس چاہتا ہی کہ آلہ قتل بعد ہلاکت کے مقتول کے ہاتھ مین محض اِس غرض سے دیدیا گیا ہے کہ احتمال خودکشی کا پیدا ہو۔ عین موت کے وقت جسم مین ایک خاص قسم کا انقباض پیدا ہوتا ہے جس سے پٹھے سخت ہو جاتے ہین اور یہ انقباض موت کی اکڑ سے جو مرنے سے کئی گھنٹے کے بعد پیدا ہوتی ہے بالکل علیحدہ ہے۔ اگر مرنے کے وقت کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی ہتیار ہو تو اس انقباض کا یہ اثر ہوگا کہ ہاتھ اُسکو نہایت مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیگا اور کئی گھنٹے تک اُسی مضبوطی سے پکڑے رہیگا برخلاف اسکے اگر کوئی قاتل آلہ قتل مقتول کے ہاتھ مین

دیدیوے تو اُسکو ہاتھ کہولتے وقت اس انقباض کے دور کرنے کی ضرورت پڑے گی اور ایسی صورت
مین اگر انگلیان اُس آلہ کو پکڑ بہی لیوین تو اُنکی پکڑ محض ڈہیلی اور کمزور ہوگی - اگر جسم پر یا لباس پر
یا جسم کے حوالی مین خون کے نشان ہون تو اُنکو غور سے دیکہنا چاہیئے - ایک مقدمہ مین جسمین ایک
شخص کا گلا کٹا ہوا ملا مقتول کے بائین شانہ پر بائین ہاتہہ کا خون آلود نشان پایا گیا جس سے صاف
ظاہر تہا کہ مقدمہ خودکشی کا نہین بلکہ قتل کا ہے - ایک عورت کی لاش سیڑہیون کے نیچے ملی جسکی
کہوپری پہٹی ہوئی تہی - ملزم نے جو کہ متوفی کا شوہر تہا بیان کیا کہ متوفی اتفاقاً گر پڑی تہی اور کہوپری شاید
اسی صدمہ سے شق ہوگئی لیکن سوا اس چوٹ کے پیشانی کی شریان مین بہی کٹا ہوا زخم تہا جو گرنے
سے نہین ہوسکتا تہا - علاوہ اسکے زینہ کے اوپر جابجا شریانی خون کی چہینٹین دیوار پر تہین جنسے ظاہر
تہا کہ پیشانی کا زخم اوپر لگا اور اُسکے بعد وہ عورت یا تو خود گر گئی یا کسی نے اُسکو گرادیا -

زخم سے خون کسطرح پر نکلا ہے اُسکو بہی دیکہنا چاہیئے - مثلاً اگر خون جسم پر سے ہو کر نیچے کو بہا ہے
تو یقین ہے کہ زخم ایسی حالت مین لگا ہے جسوقت متوفی کہڑا تہا - برخلاف اِسکے اگر زخم لگتے وقت
متوفی پڑا ہوا تہا تو شاید بہت تہوڑا خون جسم پر ملے گا یا مطلق نہین پایا جائیگا کیونکہ خون بہہ کر زمین پر
گرے گا - ہاتہون کے زخم کو بہت غور سے دیکہنا چاہیئے کیونکہ ایسے زخمون سے قوی احتمال پیدا
ہوتا ہے کہ یہ حفاظت خود اختیاری کے وقت یا ہاتہون سے وار بچانے کیوقت لگائے گئے ہین -
اِس امر خاص مین اور نیز عموماً شہادت قرینہ کے متعلق دیکہو مقدمہ سرکار بنام گارڈنر جو اس باب کے
آخر مین مذکور ہے -

اگر کوئی سخت زخم جسم پر موجود ہو جس سے زیادہ خون کا جاری ہونا ضرور ہے لیکن لاش کے
قریب خون نہ پایا جاوے اُسوقت احتمال قوی ہوتا ہے کہ متوفی قتل کیا گیا اور زخم بعد ہلاکت کسی
کسی اور ذریعہ سے (مثلاً پہانسی سے یا اختناق وغیرہ سے) وقوع مین آئی ہے لگایا گیا ہے -

لیکن اس قسم کے امتحانات کرتے وقت نہایت ضرور ہے کہ جو لوگ امتحان مین شریک ہون وہ خود
کسی قسم کی علامت کے باعث نہ ہو جاوین - مثلاً کوئی شخص اتفاقاً خون آلود زمین پر سے گذرے اور اپنے پیر کا
نشان لاش کے قریب چھوڑے جس سے احتمال ہو کہ نشان قاتل کے پیر کا ہے - پیر کے نشانات کے
ناپنے مین بڑی احتیاط لازم ہے - ناپ نہایت باریکی سے ہونی چاہیئے اور اُسکو بہت احتیاط کے
ساتھ قلمبند کر لینا چاہیئے - اگر لاش کے قریب خون آلود نشان پیر کا ایسا پایا جاوے جو ملزم کے پیر کے
مماثل ہو تو بہتر یہ ہے کہ ملزم کے پیر کا نشان علیحدہ لیا جاوے اور ان دونون نشانات کا پھر باہم مقابلہ
کیا جاوے - اور اگر ممکن ہو تو دوران مقدمہ مین دونون عدالت مین پیش ہونے چاہئین - اسیطرح
اگر پیر کا نشان نرم مٹی پر ہو تو مقابلہ کے واسطے ملزم سے اوسی نشان پر پیر نہین رکھوانا چاہیئے بلکہ اُسکے
پیر کا الگ نشان بنوانا چاہیئے اور پھر ان دونون نشانات کا مقابلہ کرنا چاہیئے - ظاہر ہے کہ اگر ملزم کا پیر
اوس نشان مین رکھا جاوے اور کسیقدر بڑا بھی ہو تو وہ نشان پھیلکر ملزم کے پیر کے برابر ہو جاوے گا -
اس قسم کے نشانات کی صورت مین شاید غیر ممکن نہین ہے کہ اتنی مٹی کھود کر دھوپ مین سکھالی جاوے اور مجرم
کے نشان پا کے ساتھ عدالت مین پیش کیجاوے - لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ چلنے اور دوڑنے اور کھڑے
ہونے کی حالت کے نشان پا ہر ایک انسان کے علیحدہ ہوا کرتے ہین -

یہ امر لازمات سے نہین ہے کہ جب کبھی کوئی خون کی واردات ہو تو قاتل کے لباس یا جسم پر
خواہ مخواہ خون کے نشان پائے جاوین - اگر مثلاً قاتل پیچھے کھڑا ہو کر سامنے کو زخم لگائے تو ظاہر
ہے کہ اوسکے کپڑون پر کچھہ خون نہین پایا جاوے گا - تاہم کپڑون پر خون کا نہونا بہت صورتون
مین ملزم کے بیجرمی کے ثبوت مین پیش ہوا ہے - میولر کے مقدمہ مین جسنے برگس کو مارا تھا یہی ثبوت
پیش ہوا - اُسنے پہلے برگس پر لائیف پریزرور[۵] سے سخت حملہ کیا تھا اور اُسکے بعد ریل کی گاڑی پر سے

[۵] لائیف پریزرور - ایک قسم کی پیٹی کا نام ہے جو انسان کو ڈوبنے سے بچاتی ہے -

باہر پھینک دیا تہا - البتہ اگر یہ بات ثابت ہو سکے کہ ملزم نے واقعہ قتل کے بعد ہی غسل کیا یا اپنے کپڑے دہوئے تو یہ مفید مدعا ہو گا - کپڑون یا ہتیارون پر جو نشان پائے جاتے ہین اونکی نسبت ہمیشہ یہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ وہ خواہ مخواہ خون کے نشان ہین ممکن ہے کہ وہ لوہے کا زنگ یا کسی پہل کا زنگ یا پان کے دہبے ہون - ایسی صورتون مین کپڑون یا ہتیارون کو بہت احتیاط سے بند کر کے شفاخانہ مین کیمیکل امتحان کے واسطے بہیجنا چاہیئے - اب تک تو خون کے نشانات کی نسبت کوئی کیمیکل اگزامینر یا طبیب اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا تہا کہ یہ کسی حیوان شیر دار کا خون ہے کیونکہ ابہی تک انسان اور دوسرے دودہ پلانے والے جانورون کے خون مین کوئی مابہ الامتیاز نہین پایا گیا تہا - لیکن اس عرصہ مین ڈاکٹر منکٹن کومبن کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوردبین کے نیچے ہیموگلوبن[۵۱] کی قلمون کے دیکہنے سے انسان اور دیگر حیوانات شیر دار کے خون مین امتیاز ہو سکتا ہے - شخص ملزم کے جسم پر جو کچہ نشانات زیادتی یا چوٹ کے ہون اونکو بغور دیکہنا اور گرفتاری کے وقت قلمبند کرنا چاہیئے سنہ ۱۸۳۴ع مین ایک عجیب مقدمہ ہوا - ایک شخص نے جسکے گہر مین ڈاکہ پڑا تہا ایک ڈاکو کی انگلی ناخن اور جوڑ کے بیچ مین دانت سے کاٹ ڈالی - یہ ٹکڑا اونگلی کا اسپرٹ مین رکہا گیا اور اسی کے ذریعہ سے مجرم گرفتار ہوا -

[۵۱] ہیموگلوبن اوس جزو خون کا نام ہے جو باعث اوسکے رنگ کی سرخی کا ہے -

# نظایر متعلقہٴ باب سوم حصۂ اوّل

نمبر ۱۹ - زخمون کا مقام

مقدمۂ سرکار بنام وَالس مین ایک شخص پر اپنی جورو کو قتل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا - لاش بستر کے پاس زمین پر پڑی ملی تھی - سر کے پشت پر اور کنپٹی پر صاف و صریح نشان چوٹ کے موجود تھے - مدعی علیہ کی طرف سے بیان کیا گیا کہ یہ چوٹ بستر پر سے گر پڑنے کی وجہ سے لگی ہے - لیکن گر پڑنا یا تو پشت سر کی چوٹ کا باعث ہوسکتا تھا یا کنپٹی کی چوٹ کا لیکن ایک ہی وقت مین اِن دونون کا باعث نہین ہوسکتا تھا -

نمبر ۲۰ - مقدمہ خودکشی کا ہے یا قتل کا -

سنہ ۱۸۳۷ع مین ایک عورت کی لاش گلا کٹی ہوئی ملی - لاش چت پڑی ہوئی تھی اور وہ استرہ جس سے گلا کٹا تھا اُسکے بائین شانے کے نیچے تھا - دریافت سے معلوم ہوا کہ پہلے لاش مُنھ کے بل پڑی ہوئی تھی اور اُسکے بعد چت کر دی گئی - جسم کے سامنے طرف کو خون بہنے کے آثار تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ زخمی ہوتے وقت وہ کھڑی تھی - زخم ٹھڈی کے داہنی طرف سے یکبائین ہنسلی کے ایک انچھ کے اندر تک تھا اور اُسنے قصبۃ الریہ کو اور غذا کی نالی اور اُس جانب کی کُل گردن کے پٹھون اور کراٹڈ شریان اور گردن کے درد اور سامنے کے پٹھون کو کاٹ ڈالا تھا - زخم دُہرا تھا ایک بالکل ٹُھڈّی کے نیچے اور سطحی اور دوسرا اُس سے ملا ہوا اور گہرا - زخم کی تراش لمبان مین ساڑھے چار انچھ تھی اور عمق مین ڈہائی انچھ - فیصلہ یہ ہوا کہ مقدمہ قتل کا ہے خودکشی کا نہین ہے اور ڈاکٹر ٹیلر کو اسکے ساتھ اتفاق ہے - علاوہ اور امور کے متوفی دائین ہتھی تھی جس سے خودکشی کے قرار دینے مین اور بھی مشکل پڑتی ہے -

نمبر ۲۱ ــــ ۱۸۶۰ء مین اسی کے مماثل ایک واقعہ ہوا - اس خاص صورت مین زخم بائین جانب سے شروع ہوا تھا اور ٹھڈی کی وسط سے ڈیڑہ انچھ کے فاصلہ پر ختم ہوا تھا - اُس جانب کے تقریباً کُل اعضا کو کم و بیش صدمہ پہنچا تھا - متوفی کے بائین ہاتھہ مین ایک معمولی باورچی خانہ کی چھری ڈہیلی تھمی ہوئی تھی اور اُسکا بھی رُخ اولٹا تھا یعنی پیٹھہ سے گلے کی طرف کو - بائین ہاتھہ کی پشت پر تین کٹے ہوئے زخم تھے - متوفی دائین ہتھہ تھا اور مقدمہ قتل کا قرار دیا گیا - متوفی کے ساتھی ایک نوکر پر شبہہ تھا اور اُسنے خود اپنے اقبال پر سزا پائی - قابل حیرت بات یہ ہے کہ بجز قمیص کے قاتل کے کسی کپڑے پر خون کا نشان نہ تھا -

نمبر ۲۲ ــــ سرکار بنام گارڈنر ۱۸۶۲ء اس مقدمہ مین اسقدر امور دلچسپ اور قابل لحاظ ہین کہ اسکی پوری کیفیت کا لکھنا ضرور ہے - شہادت قرینہ کے متعلق جتنی چیزون کا بیان ہوا ہے اُن سب کی مثال اِس ایک مقدمہ مین موجود ہے - گارڈنر ایک مکانون کا دودوان[۱] صاف کرنے والا مزدور تھا اور ایک چھوٹے سے مکان مین رہتا تھا اور اُسکے ساتھ اُسکی جورو اور ایک کم سن عورت جس کا نام ھمبلر تھا رہا کرتی تھی - ایک دن قریب آٹھ بجے صبح کے گارڈنر کی جورو اپنی خوابگاہ مین مری ہوئی ملی اور اُسکا گلا کٹا ہوا تھا - پس یہ مقدمہ یا تو قتل کا تھا یا خودکشی کا اگر قتل تھا تو اسکا ارتکاب دو ہی شخص کر سکتے تھے یا تو اُس عورت کا شوہر اور یا وہ عورت ھمبلر کیونکہ یہی دونون اُس مکان مین رہا کرتے تھے - دوران مقدمہ مین یہ بات ثابت ہوئی کہ عورت کا شوہر چار بجے صبح کو اپنے کام پر چلا گیا اور لاش برآمد ہونے کے بعد گھر پر واپس آیا - جسوقت ڈاکٹر سیکیورا کو لاش دکھائی گئی تو موت کی اکڑ اوپر کے اعضا مین شروع ہو چکی تھی - تمام جسم بجز پیٹ کے سرد تھا اور چونکہ عورت حاملہ تھی اسوجہ سے اِس خاص مقام پر گرمی باقی

[۱] انگلستان مین ہر ایک مکان مین متعدد آتش خانے ہوتے ہین اور اِن آتش خانون کا دھوان ایک لمبے دودوان کے ذریعہ سے نکلتا ہے جسکو وقتاً فوقتاً جھاڑنے اور صاف کرنیکی ضرورت پڑا کرتی ہے اور اِس کام کیواسطے خاص اہل پیشہ ہوا کرتے ہین

تہی - ڈاکٹر سیکیورا کی راے تہی کہ جسوقت آٹھ بجے صبح کو اُنہون نے لاش کا معائنہ کیا تو وہ عورت
کم سے کم چار گھنٹے کی مری ہوئی تہی اور ایک دوسرے طبیب نے بہی اُنکی راے سے اتفاق کیا -
عورت پیچھے پڑی ہوئی تہی اور ایک حصّہ جسم کا پلنگ کے نیچے تہا - گلے پر ایک سخت زخم تہا جس نے اوپری
تہائرائیڈ شریان[۵] اور دیگر شرائین اور اوردہ کو کاٹ دیا تہا - اِس زخم سے قریب سیر بہر خون کے گردن کے
دونون طرف سے بہہ کر زمین پر گرا تہا - جسم کے اوپر کہین خون کا نشان نہ تہا - ہلاکت کا باعث دم خفا ہونا
تہا کیونکہ خون بہہ کر قصبۃ الریہ مین چلا گیا تہا - داہنے ہاتھ مین ایک معمولی میز کی چہری ڈہیلی تہمی ہوئی
تہی جسکی پشت کف دست کی طرف تہی اور نوک اوپر کو - ایک ہاتھ پر کف دست کی طرف چار زخم تہے
اور دوسرے پر اُسی جانب کو چھ زخم - زخم اونگلیون کے عرض مین تہے جس سے معلوم ہوتا تہا کہ چہری
کو ہاتھ سے پکڑ لیا ہے - طبیب کی شہادت سے یہ بات ثابت تہی کہ گلے کا زخم داہنے ہاتھ سے نہین
لگایا جاسکتا تہا اور اسوجہ سے عورت فی الواقع قتل کی گئی - اُس مکان کے رہنے والون مین دوہی
اور شخص تہے ایک تو اُسکا شوہر جو چار بجے گہر سے باہر چلا گیا تہا اور دوسری وہ عورت ہمبلر اور سوال یہ تہا
کہ انہین سے کون قاتل ہے - گارڈنر کی صفائی مین یہ بیان کیا گیا کہ عورت چار بجے کے بعد قتل کی گئی
اور اُسوقت وہ باہر چلا گیا تہا - لیکن طبیب کی شہادت نے قطعی طور پر ثابت کر دیا تہا کہ جسوقت آٹھ بجے
صبح کو لاش برآمد ہوئی تو ہلاکت کو چار گھنٹے سے زیادہ زمانہ گذر چکا تہا کیونکہ موت کی اکڑ شروع ہو چکی
تہی اور اختناق کی صورت مین یہ اکڑ چھ گھنٹے کے بعد شروع ہوتی ہے - پس ظاہر تہا کہ عورت قریب
دو بجے شب کے قتل کی گئی اور اُسوقت سوا اُسکے شوہر گارڈنر کے کوئی اوس حجرہ مین نہ تہا - لاش برآمد
ہونے کے وقت ہمبلر کے حجرہ کی تلاشی لی گئی لیکن کوئی شبہہ کی چیز نظر نہین آئی - تین دن کے بعد

[۵] تہائرائیڈ شریان قصبۃ الریہ کے اوپر اور سامنے والے حصہ پر دو غدود ہین جنکو تہائرائیڈ غدود کہتے ہین - جس شریان کے
ذریعہ سے اِن غدود کو خون پہنچتا ہے - اُسکا نام تہائرائیڈ شریان ہے -

گارڈنر نے اُس حجرہ مین خون کا نشان دکھایا جو تازہ معلوم ہوتا تھا لیکن حلفی شہادت پیش ہوئی کہ پہلی تلاشی کے وقت یہ خون وہان نہ تھا۔ ہمبلر بری ہوگئی اور گارڈنر کے ذمہ جرم ثابت ہوا لیکن قتل کے عوض مین اُسکو سزا حبس دوام بعبور دریا سے شور دی گئی۔ اِس مقدمہ مین ساری شہادت شہادت قرینہ تھی اور قاتل کا سُراغ اور سزا پانا محض اُس احتیاط اور باریکی کا نتیجہ تھا جسکو ڈاکٹر سیکیور انے شروع ہی مین ہر ایک حالت کے دیکھنے اور قلمبند کرنے مین کام فرمایا۔

نمبر ۲۳ ۔ خود کردہ زخم۔ اِس خاص امر مین بولم ( نیو کاسل ۱۸۳۹ع ) کا مقدمہ مشہور ہے۔ ملزم ایک حجرہ مین جو جلا دیا گیا تھا پڑا ہوا ملا اور اُسکے پاس ہی متوفی کی لاش ملی۔ ظاہرا متوفی کو بڑی بے رحمی سے مارا تھا کیونکہ اوسکی کھوپری کو ایک لوہے کی سلاخ سے جو قریب مین پڑی ہوئی تھی چور کر ڈالا تھا۔ ملزم یا تو فی الواقع بیہوش تھا یا اُسنے اپنے کو بیہوش بنا لیا تھا۔ اُسکا بیان تھا کہ کسی شخص نے دفعتہً اوسپر حملہ کیا اور داہین کنپٹی پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ گر گیا اِسکے بعد اُسکو معلوم ہوا کہ کوئی اوسکے گلے پر چھری پھیر رہا ہے۔ اُسکے ہاتھون پر زخم نہین تھے مگر اوسکا بیان تھا کہ مجھے اور ضربین بھی لگین اور مین بیہوش ہوگیا۔ گردن کے بائین طرف کو ایک خفیف سا زخم تھا لیکن یہ زخم محض اندرونی جلد تک پہنچا تھا اور اس سے بہت کم خون نکلا تھا۔ کوٹ واسکوٹ اور قمیص مین بہت سے سوراخ تھے لیکن اونکے مقابل کے زخم جسم پر نہین تھے۔ طبیب کی شہادت سے یہ زخم خود کردہ ثابت ہوا اور اسی شہادت کی بنا پر ملزم سزایاب ہوا۔

نمبر ۲۴ ۔ ڈاکٹر چیورس نے کئی ایک مقدمے خود کردہ زخمون کے لکھے ہین جنکے منجملہ مندرجہ ذیل مقدمہ بطور مثال کے لکھا جاتا ہے۔

( نظامت عدالت ممالک مغربی وشمالی ۱۸۵۳ع ) تین عورتین اور دو بچے ایک جگہ پر مرے ہوئے ملے اور اونکے گلے کٹے ہوئے تھے اِن عورتون مین سے ایک کے شوہر نے پہلے غل مچایا

اور بیان کیا کہ ڈاکون نے یہ واردات کی اور خود میرے بھی ہاتھ پاؤں باندہ دئے اِس شخص کے جسم پر بہت ہی خفیف زخم تھے۔ اُسکا بیان تہا کہ مجھے تلوارون سے مارا لیکن اُسکے جسم پر فقط دو زخم ران کے اندرونی جانب کو ایک دوسرے کے محاذی پائے گئے۔ انمین سے ایک تو محض کہرچ کی حد تک تہا اور دوسرا بمشکل جلد کے پار ہوا تہا۔ ظاہر تہا کہ اس شخص نے پہلے کہرچ والا زخم اپنے ہاتھ سے لگایا اور جب اُسکو خیال ہوا کہ یہ کافی نہین ہے تو اُسنے اُسی مقام پر دوسرا زخم اُس سے کسیقدر گہرا لگایا۔ اِس شخص نے سزا پائی۔ ڈاکٹر ہچیسن کا قول ہے کہ بنایا ہوا تلوار یا چہری کا زخم بآسانی تمیز ہوتا ہے کیونکہ جسوقت ہتیار کو جلد کے اوپر رکہکر کہینچتے ہین تو اوسکی کشش مین ایک باریک خط پیدا ہوتا ہے اور بجز گلا کاٹنے کے زخم کے اور کسی زخم مین جو دوسرے شخص نے لگایا ہو یہ بات پیدا نہین ہوتی اور اس قسم کا زخم ہمیشہ خود کردہ زخمون سے زیادہ گہرا ہوا کرتا ہے۔

نمبر ۲۵۔ مسٹر ریول جو مدت تک پولیس سپرنٹنڈنٹ تھے بیان کرتے ہین کہ جسوقت مین بمبئی کی پولس مین تہا وہان کئی گروہ بدمعاشون کے تھے جنکا کام تہا کہ دوسرون پر الزام لگانے کی غرض سے ایک دوسرے کو زخمی کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ آپسمین جس کسی کے نام سے قرعہ نکلتا اُسکے ہاتھ اور گردن پر باری باری زخم لگایا کرتے اور کسی متمول راہ چلتے کے اوپر الزام رکہدیا کرتے تہے شخص زخمی "قتل" "قتل" کہکر چلایا کرتا اور اُسکے ہمراہی پولیس کو ساتھ لیجاکر شخص بیگناہ کا مکان دکھادیتے اور واقعہ کی گواہی دیا کرتے تھے۔ اسطرح سے کئی ایک بہلے آدمی بیجرم سزایاب ہوگئے۔ آخرکار ایک مرتبہ ان گروہون مین سے ایک چہوکرے کی باری آئی کہ اُسکی گردن پر زخم لگایا جاوے اور یہ کام ایک حجام کے سپرد کیا گیا جو اکثر مخمور رہا کرتا تہا۔ اُسنے سطحی زخم کے بدلے ایک بہت ہی سخت اور مہلک زخم گردن پر لگایا اور اس چہوکرے نے مرتے وقت جو اقبال کیا اُسکے ذریعہ سے یہ بدمعاش گروہ گرفتار اور سزایاب ہوا (دیکہو ڈاکٹر چیورس کی کتاب صفحہ ۴۵۸)

نمبر ۲۷ موت کے بعد عضلات کا کہچنا -

اسکی ایک عجیب مثال ملک فرانس کے شہر بورڈو مین واقع ہوئی - دو شخصون نے جو آپسمین باپ بیٹے تھے پہلے ملکر اچھی طرح سے کہانا کہایا اور اُسکے بعد ایک ہی حجرہ مین جہان اُن دونون کے بستر تھے جا کر سوئے - بیٹا بستر پر لیٹ کر سو گیا اُسکا بیان ہے کہ تپنچہ کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اُسوقت میرا باپ اپنے بستر کے پاس بیٹہا ہوا تہا اور اُسکا ایک ہاتھ تو تکیہ کے اوپر تہا اور دوسرا ہاتھ جسمین تپنچہ تہا ران کے اندرونی جانب کو - گولی سر مین لگی تہی اور بہیجا نکل آیا تہا - پہلے بیٹے کی نسبت شبہہ قتل کا ہوا کیونکہ تپنچہ اُسوقت تک ہاتہہ مین تھا اور جسوقت ہاتھ کو سر تک اُٹھا کر چھوڑ دیتے تہے تو ہاتہہ کے نیچے اُتے وقت تپنچہ ہاتھ سے چھٹ جاتا تہا - لیکن فی الواقع اسی بات سے بیٹے کی بے گناہی بھی ثابت ہوئی - موت کے بعد جو کشش عضلات مین پیدا ہوئی تہی وہ ہاتھ کو کئی بار امتحاناً سر تک لیجا کر چھوڑ دینے کیوجہ سے جاتی رہی تہی اور اس سبب سے تپنچہ ہاتھ سے چھٹ جاتا تہا لیکن اسمین شک نہین کہ ابتداءً اسی کشش کی وجہ سے اُنگلیان تپنچہ کے دستے پر آ کر بند ہوگئی تہین اور تپنچہ ہاتھ مین مضبوط تھما ہوا تہا - اور ظاہر تہا کہ جسوقت ہلاکت وقوع مین آئی اُسوقت تپنچہ ہاتھ مین موجود تہا اور بعد موت کے نہین رکھہ دیا گیا تہا -

# باب چہارم

## لاش سڑنے کے مدارج اور اُن سے ہلاکت کے زمانہ کا استنباط

جیساکہ گارڈنر کے مقدمہ مین دیکھا گیا اسبات کا دریافت کرنا کہ لاش کتنی دیر سے مردہ ہے ایک نہایت ضروری امر ہوجاتا ہے اور اُسپر ملزم کی رہائی یا سزایابی موقوف ہوجاتی ہے - بوسیدگی شروع ہونے سے پہلے لاش کئی ایک مدارج طے کرتی ہے سب سے پہلے عضلات کی کشش ہے - اُسکے بعد لاش کا بتدریج ٹھنڈا ہونا - بعد اسکے موت کی اکڑ اور سب سے آخر مین بوسیدگی - بوسیدگی ہمیشہ جسم کے خاص حصون سے شروع ہوتی ہے اور بعض اعضا ایسے ہین جو سب سے آخر مین سڑتے ہین لیکن بوسیدگی بالکل آب وہوا کی گرمی سردی پر موقوف ہے اور اسی وجہ سے یورپ مین جو زمانہ مختلف اعضا کے سڑنے کے واسطے قرار دیا گیا ہے وہ ہندوستان مین صحیح نہین ہوسکتا کیونکہ اس ملک مین گرمی کی وجہ سے بوسیدگی بہت جلد شروع ہوجاتی ہے - لیکن وہ مدارج جو لاش کے سڑنے مین گذرتے ہین اور وہ ترتیب جس سے مختلف اعضا مین بوسیدگی پھیلتی ہے انگلستان اور ہندوستان مین یکسان ہے اور موت سے چوبیس گھنٹے کے اندر طبیب باسانی بتا سکتا ہے کہ مرنے کو کتنا زمانہ گذرا ہے -

ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ ایک سو صورتون مین جنکو اُنھون نے اور ڈاکٹر ولکس نے قلمبند کیا کوئی ایسی صورت نہین پائی گئی جسمین چار گھنٹے کے اندر لاش ٹھنڈی ہوئی ہو اور موت کی اکڑ شروع ہوئی ہو چھہ گھنٹے کے اندر لاش کا ٹھنڈا ہوجانا بھی ایک شاذ امر ہے اور اختناق کی صورت مین تو عموماً

آٹھ گھنٹے لگ جاتے ہین - ڈاکٹر برون سیکارڈ کہتے ہین کہ صحیح اور تندرست اشخاص مین جنکا سر کاٹا گیا ہے یا جو دم خفا ہو کر مرے ہین موت کی اکڑ دس بارہ گھنٹے سے کم مین نہین شروع ہوتی - زمانہ موت کے درست استنباط کرنے کے بارہ مین جیسی مکفرسن کا مقدمہ گلاسگو ۱۸۶۲ء نہایت عجیب ہے اس مقدمہ مین لاش کو پہلے ڈاکٹر مکلوڈ نے ۷ ارجولائی کو یعنے عین وسط تابستان مین جسوقت ہوا کی اوسط گرمی پچاس درجہ تھی شب کے وقت دیکھا - اُسوقت کی کیفیت یہ تھی کہ "موت کی اکڑ کل جوڑون مین موجود تھی لیکن بتدریج موقوف ہوتی جاتی تھی - جسم بالکل سرد تھا یہان تک کہ معدہ اور جوڑون کی اندرونی سطح بھی - لیکن بوسیدگی کا نشان تک نہ تھا اور جسم کی سردی معمول سے بہت زیادہ تھی - دوسرے دن دس بجے تک موت کی اکڑ سوا گھٹنون اور ٹخنون کے تمام جوڑون مین سے موقوف ہو چکی تھی - اس خاص صورت مین ہلاکت کا باعث جبرو زیادتی تھی جسکی وجہ سے بے انتہا خون نکل گیا تھا - متوفیہ کسی قسم کے مرض مین گرفتار نہین تھی - یہ بات معلوم ہے کہ موت کی اکڑ مرنے سے دس گھنٹے سے لیکر تین دن کے اندر شروع ہو جاتی ہے اور جسوقت موت ناگہانی ہو اور کسی زیادتی کی وجہ سے واقع ہوئی ہو تو یہ اکڑ اور بھی زیادہ دیر مین شروع ہوتی ہے اور اسوجہ سے ڈاکٹر مکلوڈ نے یہ راے قایم کی کہ اس خاص صورت مین ہلاکت کو کم سے کم اڑتالیس گھنٹے گذرے ہونگے - لیکن قاعدہ ہے کہ جب موت کی اکڑ دیر مین شروع ہوتی ہے تو رہتی بھی زیادہ دیر تک ہے اور اسیکے برعکس جب جلد شروع ہوتی تو جلدی ختم بھی ہو جاتی ہے اور اوسط زمانہ اُسکے قیام کا چوبیس سے تیس گھنٹے تک ہے - اس بنا پر ڈاکٹر مکلوڈ کی یہ راے ہوئی کہ اس صورت مین موت کی اکڑ تیس گھنٹے تک رہی ہوگی اور جسوقت تیس اور اڑتالیس کو ملائین تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہلاکت کو تقریباً تین دن کا زمانہ گذرا تھا - اس مقدمہ مین شہادت سے بھی ثابت ہوا کہ لاش کے امتحان اور ہلاکت کے درمیان ہین فی الواقع اسیقدر زمانہ گذرا تھا"

(دیکھو ڈاکٹر ٹیلر کی کتاب طبع سوم صفحہ ۸۵)

ڈاکٹر ٹیلر نے اپنی کتاب مین چار مدارج لکھے ہین جنکو ہر ایک لاش طے کرتی ہے اور ہر ایک درجہ کے قیام کا زمانہ بھی لکھا ہے - ان ازمنہ کا امتحان ہندوستان مین کیا گیا ہے اور انمین اس ملک کی آب ہوا کے لحاظ سے ضروری ترمیم کردی گئی ہے -

**درجۂ اوّل** "- اسمین جسم کی گرمی کم و بیش باقی رہتی ہے اور اختیاری عضلات کُلّاً یا جزواً ڈھیلے ہو جاتے ہین" عضلات مین اگر برقی یا عملی اثر پہنچایا جاوے تو انمین انقباض پیدا ہوتا ہے - اس خاص درجہ مین گرمی سردی لباس اور علالت کا خیال رکھکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ موت کو چند منٹون سے لیکر کئی گھنٹے کا عرصہ گذرا ہے -

**درجۂ دوم** "- اسمین جسم مطلقاً سرد ہو جاتا ہے اور موت کی اکڑ بیّن طور پر معلوم ہوتی ہے عضلات مین برقی یا عملی اثر سے مطلق قوت انقباض کی باقی نہین رہتی" - اس صورت مین ممکن ہے کہ موت کو دو گھنٹے سے لیکر چوبیس گھنٹے کا زمانہ گذرا ہو (سرد ملکون مین تین دن تک بھی ہو سکتا ہے) لیکن جو جسم برہنہ ہین یا جنپر بہت کم لباس ہے وہ بہت جلد سرد ہو جاتے اور اکڑ جاتے ہین -

**درجۂ سوم** - اسمین موت کی اکڑ بالکل موقوف ہو جاتی ہے - یہ درجہ بھی کئی گھنٹے تک رہ سکتا ہے اور سرد ملکون مین زیادہ -

**درجۂ چہارم** - بوسیدگی شروع ہو جاتی ہے اور اسکی ابتدا اسطرح پر ہوتی ہے کہ پیٹ کی جلد پر نیلاہٹ آجاتی ہے - مدراس کے ملک مین بوسیدگی موت سے بیس گھنٹے کے اندر شروع ہو جاتی ہے -

یاد رکھنا چاہیئے کہ ان مدارج مین کوئی صاف اور صریح افتراق نہین ہے - مثلاً بعض اوقات موت کی اکڑ شروع ہونے کے بعد بھی جسم مین گرمی باقی رہتی ہے - بعض اوقات بوسیدگی بہت جلد شروع ہو جاتی ہے - اور گولی کی چوٹ سے مرجانے کی صورت مین اکثر فوراً ہلاکت کے بعد ہی اکڑ شروع ہوتی ہے - اِس سبب سے جو ازمنہ اوپر لکھے گئے ہین اُنکو تخمینی سمجھنا چاہیئے اور عام صورتون مین ان سے موت کا وقت دریافت

کرنے مین مدد ملتی ہے۔

**ہائی پسٹاسس** - لاش پر بعض علامات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اگر انکو بغور نہ دیکھا جاوے تو اونکی وجہ سے سبب ہلاکت کے قرار دینے مین غلطی کا احتمال ہے۔ یہ تغیرات جسم کے سرد ہوتے وقت نمودار ہوتے ہین اور ان مین سے ایک تو اکڑ ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور دوسرا ہائی پسٹاسس۔ تھوڑے زمانہ کے بعد جلد کے اوپر تاریک اور نیلاہٹ لئے ہوئے چھٹے پڑ جاتے ہین جنکا نام ایکائی موسس بعد الموت رکھا گیا ہے۔ اِن علامات سے اکثر دہوکا اسبات کا ہوتا ہے کہ موت بوجہ جبر و زیادتی کے وقوع مین آئی ہے حالانکہ یہ علامات طبعی طور پر پیدا ہوتے ہین - ڈاکٹر کرسٹیلسن نے دو مقدمات لکھے ہین جنمین سے ایک مین دو شخص سزایاب ہوئے اور دوسرے مقدمہ مین تین شخص سزایاب ہوتے ہوتے بچ گئے (دیکھو مقدمات نمبر ۲۹ و ۳۰) ان علامات کے اسباب کو ڈاکٹر ٹیلر یون بیان کرتے ہین (دیکھو ڈاکٹر ٹیلر کی کتاب صفحہ ۸۹)

ہائی پسٹاسس بوسیدگی سے پہلے ہوتا ہے اور اسکی وجہ عروق شعریہ مین خون کا رک جانا ہے - موت کے بعد عروق شعریہ کی لچک جاتی رہتی ہے اور ان مین خون بے قاعدہ طور پر ٹھہر جاتا ہے اور اسکی وجہ سے نیلاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ موت کے بعد جلد کا رنگ زرد ہوا کرتا ہے لیکن سرد ہوتے ہوتے اُسکے اوپر جا بجا بہت سے نیلے نیلے یا نیلے اور سیاہی مائل چھٹے پڑ جاتے ہین۔ یہ چھٹے اکثر اوقات اُنہین اشخاص کی لاش پر پائے جاتے ہین جو پوری صحت کی حالت مین دفعۃً مر گئے ہین یا جو کسی زیادتی کی وجہ سے مثلاً سکتہ یا پھانسی یا غرق آب ہونے سے یا کوئلے کے دہوئین سے دم خفا ہو کر مرے ہین اُن صورتون مین جہان خون کا یہ جانا باعث ہلاکت کا ہوا ہے یہ چھٹے بہت کم پائے جاتے ہین - اگر موت کے بعد لاش کپڑے مین لپیٹ دی جاوے تو عروق کا خون کپڑے کی تہون کے نیچے نیچے جمع ہو جاتا ہے اور جو جو حصے جسم کے باندھنے مین دب گئے ہین وہ سفید اور بلا خون کے رہ جاتے ہین اس کارروائی

کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ جسم پر برتین پڑ جاتی ہین اور یہ خیال ہوتا ہے کہ چابک سے مارنے کے نشان ہین
لیکن چونکہ چابک کے نشان مین جلد ضرور کسیقدر پھٹ جاتی ہے اِن دونون صورتون مین بہ آسانی امتیاز
ہوسکتا ہے - ڈاکٹر ٹیلر نے ایک اِس ہی قسم کے مقدمہ کا ذکر کیا ہے جسمین اسقدر قوی شبہہ مارنے
کا تھا کہ کارونر کی تحقیقات کی ضرورت پڑی تھی - اِس صورت مین لاش کے اوپر والے حصہ پر بہ کثرت
برتون کے نشان تھے جنکا رنگ سرخی مایل نیلا تھا - سینہ کے اوپر ایک چادر زور سے لپٹی ہوئی تھی
اور یہ نشانات بالکل چادر کی تہون کے نیچے واقع ہوئے تھے - تحقیقات مین یہ بات معلوم ہوئی کہ
لاش کو بعد موت کے چادر سے باندہ دیا تھا جسکی وجہ سے یہ نشانات پیدا ہوگئے تھے - ایک اور
مقدمہ مین (دیکھو مقدمہ نمبر ۳۱) لاش پر ایسے علامات نمایان تھے جو حقیقی ایکائی موسس مین ہوا
کرتے ہین - یعنی چھون کے گرد ایک بڑا سا حلقہ پیلے رنگ کا تھا اور اُسمین کسیقدر سبزی ملی ہوئی تھی اور
یہ بجنسہ وہ حالت ہے جو جسم زندہ مین چوٹ کا نشان مٹتے وقت پیدا ہوتی ہے -

لاش کے سڑتے وقت جسطرح سے اعضاے بیرونی مین تغیرات پیدا ہوتے ہین اسیطرح احشا
مین بھی اِس قسم کے علامات نمودار ہوتے ہین کہ اگر اون پر غور نہ کیا جاوے تو شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ
یہ علامات زہر خورانی کے ہین - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین " معدہ کی میوکس ممبرین (یعنی غشاے لعابی)
کا رنگ کئی طرح کا ہوسکتا ہے - گندمی سُرخ جو ہوا دکہانے سے شوخ سُرخ ہوجاوے - گہرا قرمز
نلاہٹ مائل یا مٹی کا رنگ اور کبھی کبھی خون کے بگڑ جانے کی وجہ سے سیاہ - نیچے کے حصہ مین
جہان معدہ جگر اور طحال سے ملا ہوا ہے نلاہٹ بہت صاف طور پر معلوم ہوتی ہے - معدہ کے بیرونی
تہ سبزی مائل ہوتی ہے اور اُسکے اوپر کی شرائین و اوردہ سبزی مائل اور سیاہ سیاہ نظر آتے ہین -
یہ کل علامات جو فی الواقع بوسیدگی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین بخوبی زہر خورانی کے علامات سمجھے جاسکتے
ہین اور کوئی صاف اور صریح قواعد ایسے نہین ہین جنسے ان دونون صورتون مین امتیاز ہوسکے "-

ہر ایک مقدمہ مین تمامی واقعات پر نظر کرنے کے بعد راے قایم کرنا چاہیئے - مثلاً اگر یہ علامات لاش کے سڑنے سے پہلے نمودار ہون تو اونکی نسبت ظن غالب یہی ہوگا کہ وہ زہر خورانی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہین - بہرحال جہان محض شک کا موقع ہے وہان بجاے اسکے کہ بالکل قیاسی اور احتمالی راے بیان کیجاوے بہتر یہی ہے کہ طبیب راے دینے سے سکوت اختیار کرے -

اسی طرح سے اکثر اوقات معدہ اور چھوٹی امعا کے اوپر والے حصّہ کا میوکس ممبرین بوسیدگی کے زمانہ مین زردی مائل یا سبزی مائل ہوجاتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ پت یا فضلہ کا رنگ اوسمین شامل ہوجاتا ہے اور اوسکو رنگ دیتا ہے اس قسم کے رنگ کو فلزی زہر خورانی کی علامت نہین سمجھنا چاہیئے - ایسے شبہہ کی صورت مین ضرور ہے کہ جس طبیب نے لاش کو معائنہ کیا ہے اُس سے یہ بھی پوچھا جاوے کہ علاوہ رنگ کے میوکس ممبرین مین کسی قسم کی نرمی یا خراش بھی تھی یا نہین اور حلق اور قصبۃ الریہ مین بھی زہر کا کچھ اثر تھا یا نہین - اگر یہ علامات نہ پائی جاوین تو پھر زہر خورانی کا شبہہ رفع ہوجاتا ہے - اسی طرح میلانوسس کے مرض مین (جسکی علامت میوکس ممبرین کے نیچے ایک سیاہ مادّہ کا جمع ہونا ہی) یہ شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سیاہی سلفیورک یا اگزالک ایسڈ یا جلادینے والی کھار چیزون کے استعمال سے پیدا ہوئی ہے - لیکن چونکہ میلانوسس مین کسی قسم کا ورم یا خراش نہین پائی جاتی اور نہ وہ میوکس ممبرین کو ضایع کردیتا ہے اسواسطے اُسمین اور ان تیزابون اور کھار چیزون کے اثر مین بخوبی امتیاز ہوسکتا ہے -

معدہ اور امعا کی میوکس ممبرین مین زخم کا پیدا ہوجانا ہندوستان مین ایک معمولی بات ہے اور ان کو اون تغیرات کے ساتھ جو بوسیدگی کے زمانہ مین نمودار ہوتے ہین مخلوط نہین کرنا چاہیئے لیکن البتہ ایسے زخمون کو اون خراشون سے جو محرّک سمیات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین امتیاز کرنا ہمیشہ آسان نہین ہے -

بعد موت کے گیاسٹرک جُوس کے اثر سے بعض اوقات معدہ نرم ہوجاتا ہے اور بعض اوقات تو اُسمین سوراخ پڑجاتا ہے۔ لیکن یہ نرمی لعاب دار ہوتی ہے اور اسمین کسی قسم کی علامت ورم کی نہین ہوتی مثلاً نرم حصّون کے کنارون پر سُرخی ہوتی اور نہ پیرِ ٹیونیم مین ورم ہوتا ہے۔

جسوقت لاش مین بوسیدگی شروع ہوتی ہے اُسوقت پیٹ کے اوپر کی جلد کا رنگ سبزی مائل زرد ہوجاتا ہے اور بتدریج یہ رنگ سینہ کی جلد اور تمام اعضا تک پہنچتا ہے۔ یہ تغیر ہائی پسٹاسس سے بالکل الگ ہے کیونکہ ہائی پسٹاسس اُسی وقت تک ہوتا ہے جسوقت تک جسم مین گرمی باقی ہے اور جسم کے سرد ہوتے ہی ختم ہوجاتا ہے لیکن یہ تغیر رنگ جسکا اب ذکر ہو رہا ہے جسم کے سرد ہونے اور بوسیدگی شروع ہونے کے بعد نمودار ہوتا ہے۔

دُبلے پتلے آدمیون کی بہ نسبت موٹے آدمیون کی لاش بہت جلد سڑتی ہے۔ اور جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے وہ حصے جسم کے جو مجروح یا چوٹ کھائے ہوئے ہین پہلے سڑتے ہین اور اس بوسیدگی کی وجہ سے چوٹ کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ اشخاص جو کسی شدید مرض مین مرے ہین اُنکی لاش بہت جلد سڑتی ہے بہ نسبت اُنکے جو امراض مزمنہ مین مرے ہین۔

ڈاکٹر گائی نے اندرونی اعضا کے سڑنے کی یہ ترتیب لکھی ہے۔ مرنے کے بعد چار روز سے چھ روز کے اندر معدہ کی پچھلی دیوار مین میلے میلے سُرخ دھبّے پیدا ہوتے ہین اور بتدریج تمام اندرونی حصّہ پر پھیل جاتے ہین۔ ان علامات کی نسبت بعض اوقات زہر خورانی کا دھوکھا ہوتا ہے۔ معدہ کے بعد امعا اور طحال سڑتے ہین اور اُنکے بعد جگر اگرچہ جگر کی صلابت کئی مہینے تک باقی رہتی ہے۔ جگر مین بوسیدگی اُس

---

لہ گیاسٹرک جُوس اُس عرق کا نام ہے جو طبعی طور پر معدہ مین پیدا ہوتا ہے اور غذا کو ہضم کرتا ہے۔ اس عرق کا ایک بہت بڑا جزو ایک معروف تیزاب ہے جسکو ہائڈروکلورک ایسڈ کہتے ہین۔

حصّہ سے شروع ہوتی جو ڈایافرم[۵۱] (یعنی حجاب الصدر) سے متصل ہے - اسکے بعد دماغ سڑتا ہے - موت کے بعد ہی مادہ دماغی دب کر بیٹھ جاتا ہے اور بوسیدگی اُن مقامات سے شروع ہوتی ہے جہان شرائین وآوردہ ہین - دو تین ہفتہ مین دماغ بالکل رقیق ہوجاتا ہے - لیکن بچون مین سب سے پہلے سڑنے والی چیز دماغ ہے - قلب اور شُشش دیر مین سڑتے ہین اور اسی وجہ سے انمین بوسیدگی کے بہت عرصہ بعد بھی بیماری کی تشخیص ممکن ہے - ڈاکٹر آرفلا نے ایک صورت مین مرنے سے ستائیس دن کے بعد ورم شُشش اور دوسری صورت مین ستاون دن کے بعد پیری کارڈائیٹس[۵۲] کے علامات تشخیص کئے ہین گردہ قلب اور شُشش سے بھی زیادہ دیرپا ہے اور مثانہ حلقوم اور پنکریاس[۵۳] گردہ سے بھی ڈایافرم بقدر پائدار ہے کہ چار سے چھ مہینے تک بھی تمیز ہوتا ہے - تمام اعضاے انسانی مین رحم سب سے زیادہ مضبوط ہے اور کل اعضا کے گل جانیکے بعد بھی رحم کے ذریعہ سے مرد اور عورت مین تمیز ہوسکتی ہے - ڈاکٹر کیاسپر نے نو مہینے کے بعد بھی رحم کو ایسی حالت مین پایا کہ اُسکا امتحان ہوسکتا تھا اور یہ بات معلوم ہوسکتی تھی کہ متوفیہ ہلاکت کے وقت حاملہ تھی یا نہین اور یہ بھی اُسوقت مین جب کہ تمام گوشت و استخوان پارہ پارہ ہوچکے تھے -

لاش کی بوسیدگی سے زمانہ موت کا استنباط کرنا ایک نہایت ضروری امر ہے - لیکن جو مقدمات اس بحث مین لکھے گئے ہین وہ آپسمین اسقدر مخالف ہین کہ کوئی صاف اور صریح قاعدہ نہین بتایا جاسکتا - بوسیدگی کو روکنے والی یا اُسمین تعجیل پیدا کرنیوالی اسقدر چیزین ہین کہ ہر ایک مقدمہ کے کُل واقعات پر نظر کرنے کے بعد راے قایم کرنا چاہیئے اور جب کبھی کوئی موقع شک کا واقع ہو تو طبیب کو ضرور ہے کہ قطعی راے دینے مین سخت احتیاط کرے - یہ بات البتہ ثابت ہوچکی ہے

[۵۱] ڈایافرم اُس پردہ کا نام ہے جو سینہ کو معدہ اور امعاء سے علیحدہ کرتا ہے [۵۲] پیری کارڈیم اُس غشاء کا نام جو قلب کے اوپر ہے - اِس غشاء کے ورم کو پیری کارڈائیٹس کہتے ہین [۵۳] پنکریاس ایک خاص عضو ہے جو امعاء کے بیچ مین ہے - اسمین ایک عرق نکلتا ہے جو نہایت درجہ ہضم مین مدد کرتا ہے -

کہ جولاشین باہر پڑی ہوئی ہین اونمین بوسیدگی بہت جلد شروع ہوتی ہے - مدفون لاشون مین جہان زمین ریتی کی ہے اور خشک (جیسا مصر کا ملک) یا جہان زمین سنگ ریزون یا کہریا مٹی کی ہے بوسیدگی دیر مین ہوتی ہی - کھار زمین اور چکنی مٹی مین بوسیدگی جلد شروع ہوتی ہی اور عموماً اُن مقامات مین جہان ہوا اور پانی پہنچ سکے - گہری قبرون مین بوسیدگی دیر مین ہوتی ہی اور جو لاشین بلا کفن کے دفن کی جاوین اُن مین جلد - اور علی ھذا جسقدر کفن یا صندوق مضبوط ہو اور ہوا اور دوسری سڑانے والی چیزون کو دور رکھ سکے اُسی قدر لاش دیر مین سڑے گی -

جولاشین پانی مین ڈالی جاتی ہین اُن کی نسبت ڈاکٹر چیورس نے کچھ تحقیقاتین لکھی ہین کہ وہ کتنی دیر کے بعد پہول کر پانی پر بہنے لگتی ہین ڈاکٹر وڈفورڈ نے لکھا ہی کہ سخت گرمی کے موسم مین تھوڑے سے تھوڑا زمانہ لاش کے اوپر آنے کا چوبیس ۲۴ گھنٹے ہی - مرقومہ ذیل مقدمہ نہایت دلچسپ ہی ایک عورت جمعہ کی شب کو قتل کی گئی اور شہادت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اُس کی لاش قریب بارہ بجے رات کے ایک بڑے کوئے مین ڈالدی گئی - اتوار کے دن آٹھ نو بجے صبح کے قریب لاش پانی کے اوپر بہتی ہوئی نکلی اور اُس کی کمر سے ایک بڑا سا پتھر بندھا ہوا تھا - معلوم ہوا کہ عورت دُبلی پتلی اور پست قد تھی - پس اُسکا اصلی وزن سَو پونڈ یا ایک سو پانچ پونڈ سے زیادہ نہوگا - جو پتھر اُسکی کمر سے بندھا ہوا تھا اُسکا وزن بانوے پونڈ تھا اور گویا تیس گھنٹے کے عرصے مین بوسیدگی اِس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ لاش پھول گئی اور نہ فقط اپنا بوجھ بلکہ اُسکے علاوہ اُور بانوے ۹۲ پونڈ لیکر اوپر آگئی - پتھر کمر سے بندھا ہوا تھا اور جسوقت لاش برآمد ہوئی تو کروٹ لئے ہوئے پانی پر تیر رہی تھی پانی کا عمق کوئی دس بارہ فیٹ تھا اور پتھر کا ثقل ذاتی[1] ۲٫۷ - اِس مقدمہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ

---

[1] ہر ایک شی کا وزن بلحاظ اُسکے اجزا کی کثافت کے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہی - اِس وزن کو اُتنی ہی جسامت کے پانی کے وزن سے مقابلہ کرنے سے جو نسبت پیدا ہوتی ہی اُسکو اُس شی کا ثقل ذاتی کہتے ہین -

پانی مین لاش کے سڑنے سے کسقدر ہلکاپن پیدا ہوجاتا ہی اور کس سُرعت کے ساتھ لاش پھول جایا کرتی ہی - یہ مقدمہ ستمبر ۱۸۵۳ء مین ہوا -

جنوری ۱۸۶۷ء مین کلکتہ کے دریا مین ایک حادثہ ہوا تھا جسمین بہت سے لوگ غرق ہوگئے تھے اور اُسوقت اِسکا امتحان کیاگیا کہ لاشین کتنی دیر مین اوپر آتی ہین - کوئی لاش تین دن سے کم مین اوپر نہین آئی اور بعض صورتون مین چھہ اور سات دن لگ گئے - علی العموم جو لاشین اس ملک مین اوسط عمق کے کنوون مین ملتی ہین وہ تین سے پانچ روز مین اوپر آتی ہین اور اُسوقت بالکل بوسیدہ ہوتی ہین - اس کلکتہ والے واقعہ مین پہلی چار لاشین ساڑھے تین دن کے بعد اوپر آئین لیکن اُنکی حالت بوسیدگی کے بارہ مین کچھ نہین لکھا گیا ہی -

# نظائر متعلقہ باب چہارم حصہ اوّل

مقدمہ نمبر ۲۹ اس مقدمہ مین ہی پتا اسس چوٹ کا نشان سمجھا گیا -

سرکار بنام کیر - ایک شخص کیر نامی مع اپنی ماں کے ابرڈین سرکٹ مین اپنے باپ کے قتل مین ماخوذ ہوا دونون کی نسبت سزا تجویز ہوئی - لیکن اس مقدمہ مین شہادت کا دارمدار ایک چوڑے نیلے نشان پر تھا جو گردن پر پایا گیا اور جسکو گواہون نے پھانسی کا نشان تبلایا - اِس نشان کی نسبت بہت زیادہ احتمال یہ ہی کہ یہ منجملہ اُن طبیعی تغیرات کے تھا جو مدت کے بعد پیدا ہوتے ہین -

مقدمہ نمبر ۳۰ ایضاً

تین آدمی بدمست اور ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے ایک شراب خانہ کے باہر آئے - دوسرے دن اُنمین ایک شخص ایک جھاڑی مین قریب الموت ملا اور تھوڑی دیر کے بعد مر گیا - دو ڈاکٹرون نے

گواہی دی کہ لاش پر بہت سے نشان چوٹ کے تھے اور اس بنا پر متوفی کے دونون ساتھی ماخوذ ہوئے اور اُن پر مقدمہ قایم ہوا۔ دوران مقدمہ مین ڈاکٹر بل اور ڈاکٹر فائیف نے یہ بات ثابت کردی کہ جو نشانات لاش پر تھے یہ طبیعی ہائی پسٹاسس کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور اس بنا پر ملزمین رہا ہوگئے۔

یہ بات لحاظ کے قابل ہی کہ ہائی پسٹاسس اکثر اُن صورتون مین ہوا کرتا ہی جہان ہلاکت نشے کی حالت مین ہوئی ہے اور مقدمہ نمبر ۷ مین جو نشانات لاش پر پائے گئے شاید اس ہی وجہ سے تھے

مقدمہ نمبر ۳۱ ایضاً

۱۸۳۷ء مین ایک شخص ڈرڈناٹ اسپتال مین دل کی بیماری سے مرگیا۔ مرنے سے کچھ پہلے اُسکے دل اور شش کا امتحان کیا جاچکا تھا اور اُسوقت جسم پر کسی قسم کے نشان نہ تھے لیکن اٹھارہ گھنٹے بعد جسم پر جا بجا چھوٹے بڑے نشان پڑگئے جو بالکل چوٹ کے نشانات سے مماثل تھے اور زیادہ اُن ہی مقامات پر تھے جو دبے نہین تھے۔ اِن نشانات کے گرد زرد گھاس کے رنگ کا حلقہ اور اُسمین کچھ سبزی اور نلاہٹ ملی ہوئی موجود تھا اور بالکل یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کی حالت مین ایکائی موسس ہوا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر اس خاص مقدمہ کی بابت لکھتے ہین "اگر بالفرض یہی لاش کسی شارع عام پر پڑی ملتی اور یہ بات ثابت ہوتی کہ کوئی دوسرا شخص متوفی کے ساتھ لڑا تھا تو اسمین شک نہین کہ اُس شخص کی نسبت بہت بُری رائے قایم ہوتی اور ضرور قتل کا شبہ اُسکی طرف عاید ہوتا"۔ اصلی ہائی پسٹاسس چوٹ کا نشان سمجھا جاتا اور یہی خیال کیا جاتا کہ متوفی دل کی بیماری سے نہین مرا بلکہ بوجہ اُس سخت صدمہ کے مرا جو مارپیٹ کے سبب سے اُسکو پہنچایا گیا۔

مقدمہ نمبر ۳۲ لاش سڑتے وقت گیاس کے پیدا ہونے کا اثر۔

ڈاکٹر چیورس نے ایک مقدمہ کو نقل کیا ہی جسمین لاش سڑتے وقت اِس قدر گیاس پیدا ہوئی

کہ اُسکے زور سے ایک چار مہینے کا بچہ مع ایک ٹکڑے اُس جڑ کے جو اسقاط حمل کرانے کی غرض سے اندر پہنچائی گئی تھی رحم کے باہر نکل آیا -

ڈاکٹر ٹیلر نے بھی اِس ہی قسم کا ایک مقدمہ نقل کیا ہے جسمین ایک عورت دردزہ کی حالت مین بلا وضع حمل مر گئی تھی اور لاش سڑنے کے بعد گیاس کے زور سے بچہ پیدا ہو گیا -

ایسی صورتون مین اکثر گیاس پیدا ہونے کے سبب سے عضلات تن جاتے ہین اور عروق کھچنے کیوجہ سے پھٹ جاتے ہین اور اُنمین سے خون نکلتا ہے اور جب کوئی پھولا ہوا حصۂ لاش کا چھوا جاوے تو خون باہر نکل آتا ہے اور یہی ہے اصلیت اُس پُرانے خیال کی کہ جب قاتل لاش کو چھوئے تو اُسمین سے خون جاری ہوتا ہے -

مقدمہ نمبر ۳۳ لاش کے زیادہ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے زمانہ موت کے استنباط مین دقت پڑنا

اس خاص بحث مین سرکار بنام برن (ڈبلن ۱۸۴۲ء) ایک مشہور مقدمہ ہے - اسمین ایک عورت کے اوپر اپنے شوہر کو قتل کرنے کا الزام تھا - ملزم اور اُسکے شوہر متوفی دونون کو زیادہ شراب پینے کی عادت تھی - اِس خاص موقع پر وہ دونون اپنے حجرہ مین چلے گئے تھے اور وہان آٹھ روز تک رہے تھے - لاش برآمد ہونے سے چار روز پہلے لوگون نے متوفی کو حجرہ کے دروازہ پر زندہ دیکھا تھا - آٹھوین دن ملزم نے اپنے ایک بیٹے کو حجرہ مین بُلایا اور وہان اُسکے شوہر کی لاش زیادہ بوسیدہ حالت مین پڑی ہوئی تھی - جس طبیب نے پہلے لاش کا معائنہ کیا اُسکی رائے یہ تھی کہ لاش اقلاً چار یا پانچ روز مردہ پڑی ہے جسم کے اوپر بجز چند مقامات کے جہان کا رنگ متغیر ہو گیا تھا اور کوئی نشان نہین تھا اور دل اور دماغ کے عروق بالکل خون سے خالی تھے - لاش منہ کے بل پڑی ہوئی تھی - اِس مدت مین جبکہ زن و شوہر ساتھ تھے بہت سی شراب پی گئی تھی - ملزمہ نے دو ہی بیان کئے پہلا بیان یہ تھا کہ مین پنجشنبہ اور جمعہ کو بستر پر سوتی رہی اور دوسرا یہ کہ متوفی جمعہ کو مرا - دوبارہ اُسنے یہ

بیان کیا کہ متوفی ہفتہ کے دن یعنی جسدن لاش برآمد ہوئی مرا - دو ڈاکٹرون نے یہ راے دی کہ متوفی کو مرے ہوئے اقلاً چار یا پانچ روز ہوئے ہین - دو نے مطلقاً راے دینے سے انکار کیا اور پانچوین نے یہ کہا کہ یہ تغیرات اٹھائیس ۲۸ گھنٹے سے تیس ۳۰ گھنٹے مین ہوسکتے ہین (یہ واقعہ جولائی کے مہینے کا تھا اور خود حجرہ نہایت بند اور گرم تہا) اس مقدمہ مین ایک طرف تو یہ کہا جاتا تھا کہ متوفی پھانسی سے مرا ہے کیونکہ گردن پر کچھ سیاہ نشان تھے اور ایک آنکھ اور زبان باہر نکلی ہوئی تھی دوسری طرف یہ کہا جاتا تھا کہ یہ علامات طبیعی طور پر پیدا ہوئے تھے - ممکن تھا کہ متوفی نے نشے کی حالت مین اپنے کو مُنھ کے بل تکیہ پر ڈال کر دم گھونٹ لیا ہو یا سکتہ کے عالم مین مرگیا ہو - چہرے کا متغیر ہوجانا اور آنکھ اور زبان کا باہر نکل آنا اور براز کا خطا ہوجانا یہ صدمہ کی حالت مین مرنے کے علامات ہین - یہ بھی کہا جاسکتا تھا کہ زبان اور آنکھ کا باہر نکل آنا لاش کی بوسیدگی کی وجہ سے ہو کیونکہ اکثر زیادہ بوسیدگی کی حالت مین یہ علامات پیدا ہوتے ہین - دل کا خون سے خالی ہونا البتہ پھانسی دئے جانے کے خلاف علامت تھی اور اُسکی نسبت یہ کہا جاسکتا تھا کہ بوجہ لاش پھول جانے کے دل کا خون بالکل نکل گیا تھا - عروق دماغی کے خون سے خالی ہونے کی کوئی توجیہ نہین ہوسکتی تھی - ظاہراً قتل کرنے کی کوئی غرض نہین معلوم ہوتی تھی اور ملزم کی نسبت محض یہی اعتراض تھا کہ وہ اپنے شوہر کے مرنے کے بعد اقلاً بیس ۲۰ گھنٹے تک حجرے مین رہی اور کسی کو اپنی مدد کے واسطے نہین بلایا - ملزم نے رہائی پائی اور ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ اس مقدمہ مین جج نے جیوری کو بہت درست ہدایت کی کہ محض شبہ یا ڈاکٹرون کی گواہی کی بنا پر ملزم کو سزا نہین دینا چاہیے -

نمبر ۴۳ - لاش اور قاتل کا ایک ہی مکان مین پایا جانا -

یہ ایک عجیب مقدمہ ہے اور ضلع کڑپا کے نومبر سشن ۱۸۵۸ء مین فیصل ہوا - ملزم ایک بدچلن اور عیاش برہمن تھا اور متوفیہ ایک سن رسیدہ عورت تھی - ایک دن دوپہر کے قریب ملزم کو لوگون

نے دیکھا کہ متوفیہ کو اپنے گھر لیجا رہا ہے - اور وہ پھر واپس نہین آئی - تھوڑی دیر کے بعد متوفیہ کی بیٹی
وہان پہونچی اور اپنی مان کو پوچھا - ملزم نے جواب دیا کہ وہ ایک گاؤن کو جو دو میل کے فاصلہ پر تھا گئی ہے
مگر یہ جھوٹ تھا - بیٹی شام کو اپنے گھر واپس آئی اور عہدہ داران دیہی کو خبر کی - یہ لوگ ملزم کے گھر
گئے لیکن چونکہ رات تھی اسوقت خانہ تلاشی نہین کی لیکن گھر مین رہے - صبح کو متوفیہ کی لاش اندر والے
حجرہ مین بالکل برہنہ ملی اور اُسپر کئی شدید زخم تھے اور دیوارون پر اور فرش پر بہت سے خون کے نشان
تھے ملزم نے ایک بیان تحریری داخل کیا جسمین عورت کو قتل کرنے کا اقبال تھا ورنہ شاید ثبوت جرم
بمشکل ہوتا - ظاہرا کوئی غرض اس بے رحمی سے قتل کرنے کی نہین پائی گئی بجز اسکے کہ شاید متوفیہ
نے مکان مین ایک بوتل دیسی شراب کی اور کچھ گوشت دیکھ لیا تھا اور چونکہ ملزم ذات کا برہمن تھا
اُسکو خوف پیدا ہوا کہ یہ کہین گاؤن کے لوگون کو خبر نہ کردے - اگر اُسکی غرض اسیقدر تھی تو معلوم ہوتا
ہے کہ ملزم جرم کرنے کے وقت نشے مین تھا - ملزم کو پھانسی کی سزا ہوئی اور قبل پھانسی پانی کے
کہتے ہین کہ اُسنے پھر پولیس کے سامنے اقبال کیا - ملزم کی اس حرکت سے عوام الناس اور خصوصاً
فرقہ برامنہ بہت ناراض ہوا اور پھانسی دیتے وقت ایک جم غفیر تماشا دیکھنے کو آیا -

# باب پنجم

## مختلف اعضاے جسمانی کے زخم اور چوٹین

سر کی جلد کا زخم - سر کی جلد کا کٹا ہوا زخم اگر زیادہ گہرا نہو تو اُس سے کوئی سخت اثر نہین پیدا ہوتا برخلاف اِسکے چوٹیلا زخم خطرناک ہے کیونکہ اسمین ایری سپلس پیدا ہو جانے کا خوف ہوتا ہی - سر کے زخمون کے نتایج بہت مختلف ہین - بعض اوقات بہت ہی سخت زخم جنمین کھوپری شق ہو گئی ہی بلکہ بھیجے کا ایک حصہ ضایع ہو گیا ہے اچھے ہو جاتے ہین اور بعض اوقات تھوڑی سی چوٹ بھی منجر بہلاکت ہو جاتی ہے - ممکن ہی کہ خفیف سی چوٹ بھی جسکا نشان تک باقی نہو دماغ کے اندر پھوڑا پیدا کر دے اور مہلک ہو جاوے - سر پر سخت چوٹ لگنے کے خطرناک نتایج مین ایک تو دماغ کا ہلجانا[ل] اور دوسرے دماغ پر خون کا بہہ نکلنا ایسی صورتون مین بعض اوقات ہلاکت فوری ہوا کرتی ہے اور بعض اوقات کچھ مدت کے بعد - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ طبیب کو دماغ ہلجانے کے علامات اور نشے کی وجہ سے جو آثار مترتب ہوتے ہین اُنمین فرق کرنے کے واسطے بہت احتیاط اور غور کی ضرورت ہے یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہی وقت مین ان دونون امراض مین مبتلا ہو - ڈاکٹر ٹیلر کہتے ہین کوئی بات دماغ کی حالت مین ایسی نہین پائی جاتی جس سے طبیب معلوم کر سکے کہ یہ علامات دماغ پر صدمہ کی ہین یا

---

[ل] کنکشن آف دی برین جسکا ترجمہ دماغ کا ہلجانا کیا گیا ہے اُس قسم کے ضرر کو کہتے ہین جس سے دماغ کی قوت اور فعل مین نقصان آجاوے اور جسکا باعث اکثر اوقات کوئی سخت صدمہ ہوا کرتا ہے اگرچہ اُس صدمہ سے کھوپری شق نہو نہ کسی قسم کا سوراخ یا روزن پیدا ہو -

نشے کے کیونکہ اِن دونون مین عروق کسیقدر خون سے بھرے ہوتے ہین - البتہ اگر معدہ مین الکوہل پائی جائے تو ظن غالب نشے کی طرف ہوگا - برخلاف اِسکے اگر سر پر چوٹ کے نشان ہون تو یہ خیال کیا جاوے گا کہ دماغ پر صدمہ پہنچا ہے اور یہ اُسکے علامات ہین" تاہم بعض صورتون مین دماغ پر ایسی خفیف چوٹ سے خون پھیل گیا ہے کہ اُسکا نشان تک باقی نہین رہا - اور ایسی صورتین موجود ہین جنمین محض کسی سخت زور آوری کی وجہ سے اور بلا کسی قسم کی چوٹ کے دماغ پر خون بہہ نکلا ہے - البتہ ایسی صورتین شاذ ہین لیکن محض اُن کا ممکن ہونا اس بات کے لیئے کافی ہے کہ اُن صورتون مین جہان ظاہری نشان چوٹ کا موجود نہین ہے طبیب اپنی قطعی راے بیان کرنے مین احتیاط کرے - اِن صورتون مین عروق کی عام حالت کو غور سے دیکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اگر اُنکی دیوارون مین کسی قسم کا مرض ہے تو وہ بہت آسانی سے ٹوٹ جاوینگی اور خون بہہ نکلے گا - ایک مقدمہ موجود ہے جسمین گردن پر زور سے گھونسا مارنے کی وجہ سے خون دماغ پر بہہ نکلا تھا اور شخص متضرر فوراً ہلاک ہوگیا تھا - بعض اوقات خون کا بہہ نکلنا محض اشتعال طبیعت کی وجہ سے ہوجاتا ہے - لیکن ایسی صورتین شاذ ہین اور انمین اکثر اشتعال طبع چوٹ کے ذریعہ سے یا چوٹ کے شمول سے ہوا کرتا ہے - اِس قسم کی ہلاکت کی صورت مین متوفی کے عادات واطوار اور اُسکے مزاج کی نسبت بھی تحقیقات کرنی چاہیئے - مثلاً اگر متوفی شراب خوار یا دموی المزاج تھا تو ممکن ہے کہ بلا کسی چوٹ کے بھی محض اشتعال طبع کی وجہ سے سکتہ پیدا ہوگیا ہو اور یہی باعث ہلاکت کا ہوا ہو -

کھوپری کا شق ہونا - اِس قسم کی چوٹ اس ملک مین بہت عام ہے - شمالی ہندوستان مین سر توڑنے کے واسطے لاٹھی کا استعمال ہوتا ہے اور مدراس کے ملک مین موسل اور بعض اوقات پتھر سے بھی سر کچلا جاتا ہے - عموماً چوٹ ایک مقام پر نہین ہوتی بلکہ کئی مقام پر اور کھوپری کئی جگہ سے چور ہوا کرتی ہے - اِس قسم کے حملے اکثر غصہ کی حالت مین ہوا کرتے ہین لیکن پتھر سے سر کچلنے کے

بارہ مین یہ کہنا ضرور ہے کہ یہ فعل بہت سوچ کر کیا جاتا ہے خصوصاً جب شخص متضرر جادوگر ہو - ایک مشہور جادوگر کے واسطے عام سزا یہ ہے کہ اُسکے دانت پتھر سے توڑ کر نکال لئے جاوین - پتھر سے سر کچل کر مارنے کی کئی مثالین ایسی ہین جنہین عورتون نے چھوٹے بچون کے پہلے زیورا وتار لیے ہین اور پھر اُنکو اِس طرح سے مارا ہے - کھوپری شق ہونے کی بحث مین یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی مُردے کی کھوپری کو چور کرنا نہایت مشکل امر ہے - ڈاکٹر کیا سپر نے اس بارہ مین کئی امتحانات لکھے ہین اور ان صورتون مین اُسنے وہ لکڑی کا تکیہ جو اکثر مُردون کے سر کے نیچے رکھا جاتا ہی بطور آلہ جارح کے استعمال کیا تھا -

کھوپری شق ہونے کے واسطے کچھ یہ ضرور نہین ہے کہ جس مقام پر چوٹ لگائی جاوے وہین کی ہڈی ٹوٹے - اکثر اوقات مقام ضربت کے نقطۂ مقابل مین شگاف پیدا ہوتا ہے - اس قسم کے شق ہونے کو انشقاق مخالف کہتے ہین اور یہ اُس عام اصول فطرت کا نمونہ ہے جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جب کسی مجوف گنبد مین ضرب پہنچائی جاوے تو یہ قوت اُن حصون مین جاکر مجتمع ہوجاتی ہے جو ایک دوسرے کے مقابل واقع ہوئے ہین -

چہرے کا زخم - چہرے کا زخم خطرناک ہوا کرتا ہے کیونکہ اول تو عموماً انسان کی صورت بگڑ جاتی ہے اور دوسرے ایسے زخمون مین دماغ کو صدمہ پہنچنے کا خوف ہوتا ہے - آنکھ کی چوٹ بہت عام چیز ہے اور اگر اس کام کے واسطے کوئی تیز اور نوکیلا آلہ مثل سوئی یا تکلے کے استعمال کیا جاوے تو دماغ کو صدمہ پہنچنے کا بھی احتمال ہی - مقدمہ نمبر ۳ - اسکی مثال ہے - اِس ہی طرح سے ایک تیز اور نوکیلا آلہ ناک کے رستے سے بھی دماغ کو پہنچایا جا سکتا ہے اور اُسکا کوئی ظاہری نشان باقی نہین رہ سکتا لیکن اِس قسم کا کوئی مقدمہ ابھی تک دیکھنے مین نہین آیا - ایک معمولی جرم اس ملک مین عورت کی ناک کاٹ لینا ہے اور یہ اکثر زنا کی سزا ہوا کرتی ہے - چنانچہ انوار سہیلی مین بھی اِسکی ایک نقل موجود

ہے جسمین ایک شوہر نے اپنی جورو کے عوض مین ایک کٹنی کی ناک کاٹ ڈالی۔

ریڑھ کی چوٹ۔ بہت سی سفاجاتی موتون مین جہان ظاہر مین کوئی نشان چوٹ کا نہین ہے اگر بغور امتحان کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ریڑہ کے اندر کے مغز مین صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اس مغز مین تھوڑے سے صدمہ سے بھی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور موجب ہلاکت ہوتا ہے۔ یہ مغز خفیف اسباب سے بھی دب جاتا ہے اور اسکا نتیجہ فوری ہلاکت ہے اگرچہ ظاہری نشان چوٹ کا نہین ہوتا گردن کے فقرات بعض اوقات بہت خفیف اسباب سے ٹوٹ جاتے ہین مثلاً دفعةً سر کو پیچھے ڈالدینے سے اور ایک صورت تو ٹیلر نے ایسی لکھی ہے جسمین ایک مریض کے فقرات گردن محض کروٹ لینے سے ٹوٹ گئے تھے۔ اس خاص صورت مین وہ شخص سولہ مہینے تک زندہ رہا۔ بچون مین دیکھا گیا ہے کہ سر پکڑ کر اٹھا لینا فوری ہلاکت کا باعث ہوا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین "ریڑہ اور اوسکے اندرونی مادے کو گرنے سے یا چوٹ سے ضرر پہنچتا ہے (یہ چوٹ سر پر لگائی جاوے یا پیٹھ کے پیچھے والے حصے مین) اور اس قسم کی چوٹ کے نتایج ثانیہ نہایت دہوکھے مین ڈالنے والے ہوتے ہین اور بالکل اطمینان ہو جانے پر بھی ممکن ہے کہ چوٹ لگنے سے ہفتون کے بعد مریض دفعةً مر جاوے۔

سینے کی چوٹ۔ سینے کے کٹے ہوئے زخم جو جوف سینہ کے اندر تک نہ پہنچین بہت کم خطرناک ہوتے ہین۔ برخلاف اسکے چوٹیلے زخم بہت زیادہ خطرناک ہین اور جتنی زیادہ زور سے لگائے جاوین اوسیقدر زیادہ خطرہ ہے۔ مثلاً اگر کوئی پسلی یا سینے کے بیچ کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو ممکن ہے کہ اوسکا ٹوٹا ہوا حصہ اندر کو گھس جاوے اور شش یا جگر یا دل مین زخم کردے۔ یا اس چوٹ کے سبب سے احشا کو صدمہ پہنچے اور وہ شق ہو جاوین ڈاکٹر چیورس نے ایک تکلیف پہنچانے کے طریقہ کا ذکر لکھا ہے جو بنگالہ مین علی الخصوص شمالی اضلاع مین بہت مروج ہے۔ اسکو بنس ڈلا

کہتے ہین یعنے بدن اور اعضا کو بانسون مین کس کر اس درجہ کوٹتے ہین کہ عضلات کے کچل جانے
اور سینہ دب کر دم رک جانے کی تکلیف سے لیکر بالکل پسلیون کے چورا ہو جانے اور اندرونی اعضا
کے حلوا ہو جانے کی مصیبت تک اِس ذریعہ سے پہنچائی جا سکتی ہے - یہ بنس ڈولا فقط سینہ
کے واسطے نہین ہوا کرتا اور اعضا کے واسطے بھی استعمال کیا جاتا ہے - مثلاً رانون کے اوپر والے
حصّہ کو چار بانسون مین مضبوط جکڑ دیتے ہین اور لکڑی سے پیٹنا شروع کرتے ہین - اِس ترکیب سے
شخص متضرر کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور بعض وقت عضلات کو ایسا صدمہ پہنچ جاتا ہے کہ گوشت
بیجان ہو کر ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے - لیکن اس تکلیف دہی کا کوئی ظاہری نشان بجز ران
کے ورم کے جسکو زبہی کی طرف بھی منسوب کر سکتے ہین نہین باقی رہتا - ڈاکٹر چیورس لکھتے ہین
کہ اس قسم کی ایک خاص صورت مین " لاش چوٹ کے نشانون سے بھری ہوئی تھی - داہین
جانب کی چوتھی پانچوین نوین دسوین اور گیارہوین پسلیان ٹوٹ گئی تھین - اور دونون طرف کی
آٹھوین نوین دسوین اور گیارہوین پسلیان اوکھڑ گئی تھین - دونون طرف کی کشش کو صدمہ پہنچا تھا
اور گل پیٹھ شانے اور رانون کے عضلات پس کر حلوا ہو گئے تھے - شہادت سے یہ بات ثابت
ہوئی کہ پولیس کے جوانون نے متوفی کو اپنے ڈنڈون سے کہڑاون سے اور کہنیون سے کوچے
دئے اور مارا اور اوسکے جسم پر کھڑے ہو کر کودے" ڈاکٹر چیورس نے اس واقعہ دردناک کی
تاریخ نہین لکھی ہے اور یہ امر مشکوک ہے کہ آیا اس زمانہ تہذیب مین بھی پولیس اس قسم کی بے رحمی کرتا ہی -
البتہ اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسی کارروائیان زیادہ نہین ہوتین ورنہ اونکا اخفا مشکل ہوئے -
لیکن اسمین شک نہین کہ مجرمون کے اقبالات جو پولیس کے سامنے ہوتے ہین یہ یقیناً ناجایز
ذرایع سے حاصل کئے جاتے ہین - اِس کتاب کی تصنیف مین ایک ہزار کے قریب مقدمات منفصلہ
فوجداری عدالت کی رپورٹ دیکھنے کا اتفاق ہوا اور انمین سے تقریباً ہر ایک سنگین مقدمہ مین پولیس کے

سامنے اقبال موجود ہے - زیادہ تر مقدمات مین اس قسم کے اقبال کی ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اور اکثر یہ پایا گیا ہے کہ بجز اقبال مدعی علیہ و برآمدگی مال مسروقہ اور کسی قسم کا ثبوت جرم کا نہین ہے - سنگین جرایم مین جنکا ارتکاب نہایت تدبیر کے ساتھ ہوا ہے اور جنمین ہر قسم کی احتیاط افشا ہونے کی ملحوظ رکھی گئی ہے اور کوئی ثبوت مدعی علیہم کے خلاف موجود نہین ہے خود مدعی علیہم نے برضامندی اقبال کیا ہے اور مال مسروقہ کا سراغ بتایا ہے - اب بھی فوجداری مقدمات مین یہی ہوتا ہے اور اگرچہ صاف اور صریح طور پر پولیس کا جبراً اقبال کرانا بہت کم ثابت ہوتا ہے لیکن تاہم اکثر اوقات سخت شبہہ پولیس کی کارروائی کی نسبت پیدا ہوتا ہے - اس ملک مین اقبال روبروے اہلکار پولیس کا بجز اُس حصہ کے جو برآمد مال سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت نہونا ایک بہت ہی منصفانہ اصول ہے - لیکن عملاً یہ اصول بےکار کردیا گیا ہے کیونکہ جسوقت مجرم نے ایک دفعہ اقبال کرلیا تو پولیس اوسکو فوراً کسی اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے پاس لے جاتا ہے اور وہ وہان بھی وہی بیان کرتا ہے - پولیس نے جو کچھ کارروائی اُسکے ساتھ کی ہے وہ اُسکی آنکھون کے سامنے ہوتی ہے اور وہ بلا تامل مجسٹریٹ کے سامنے بھی اقبال کردیتا ہے - البتہ جسوقت وہ عدالت مافوق مین پہنچتا ہے تب اُسکو انکار کا موقع ملتا ہے - پولیس کی تحقیقات مین اکثر اس قسم کی عبارت ہوا کرتی ہے - "تین دن حراست مین رہنے کے بعد ایک روز فلان جوان پولیس ملزم کو رفع حاجت کے واسطے لے گیا تھا وہان سے آنے کے بعد ملزم نے بیان کیا کہ مین اقبال جرم کرنے پر راضی ہون اور اُسوقت ہم لوگ اُسکو مجسٹریٹ کے پاس لیگئے" یا یہ کہ "اقبال کرنے کے بعد ملزم ہمکو جنگل مین لے گیا اور ایک پتھر کے نیچے سے مال مسروقہ برآمد کیا" زیادہ تر تعجب خیز یہ امر ہے کہ اگر اقبالات بجبر و زیادتی حاصل کئے گئے ہین تو یہ اصلی مجرمون کے اقبالات ہین کیونکہ انکے ساتھ ہی مال مسروقہ بھی برآمد ہوتا ہے - لیکن برخلاف اسکے یہ بھی کہا جاویگا کہ اکثر اوقات مال برآمدشدہ مین اس قسم کی چیزین ہوتی ہین جو کسی خاص

شخص کی ملک نہین ہین اور ہر شخص انکا مالک ہوسکتا ہے۔ مثلاً معمولی پہننے کا کپڑا یا چاندی کا کڑا۔ اور اس ہی قسم کی اور اشیا ظن غالب یہ ہے کہ بہت سے مقدمات مین ملزمین سے بجبر اقبال کرایا جاتا ہے اور مال مسروقہ بھی پولیس ہی کی ہدایت سے برآمد کرایا جاتا ہے (دیکھو مقدمہ نمبر ۴۲)

البتہ ایسی صورتون مین بہت زیادہ تشدد اس قسم کا جسکا نشان جسم پر رہ جاوے نہین کیا جاتا۔ لیکن تھوڑی دیر کا بنس ڈولا بھی ایسی تکلیف دیتا ہے کہ وہ اقبال کرانے کے لئے کافی ہے اور اوسکا کوئی نشان باقی نہین رہتا۔ اس قسم کے اور بھی طریقے اقبالات حاصل کرنیکے ہین جنکا نشان نہین رہتا مثلاً غذا مین بے انتہا نمک ملا دینا اور اوپر سے پانی بند کر دینا یا ملزم کو بار بار سوتے سے جگا دینا لیکن انکا ذکر دوسری جگہ کیا جاویگا۔

سینہ پر بوجھ ڈالنا اور اندرونی چوٹین۔ سینہ مین بے انتہا قوت بوجھ اُٹھانے کی ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ قدیم زمانہ مین یورپ مین اقبالات حاصل کرنے کے لئے اور نیز بطور سزا سینے پر بوجھ رکھا جاتا تھا۔ گذشتہ صدی تک یہ وحشیانہ رواج باقی تھا اور ۱۷۳۵ء کے لیوس اسائیز مین ایک مجرم پر ایک ایک کرکے تین ہنڈریڈ ویٹ تک کا وزن (یعنی قریب سوا چار من کے) رکھا اور پھر اُسپر پچاس پونڈ افزود کیا گیا۔ جسوقت مجرم قریب الموت ہوگیا تو جلاد جسکا خود وزن قریب تین من کے تھا اوس تختہ پر جسکے نیچے وہ دبا ہوا تھا جاکر لیٹ گیا اور وہ شخص فوراً مر گیا۔ جنوری ۱۷۲۰ء مین اولڈ بیلی کی عدالت مین ولیم اسپیگاٹ کے جسم پر چار ہنڈریڈ ویٹ (یعنے قریب چھ من کے) وزن چار گھنٹے تک رکھا گیا اور اُسکے بعد اُسکو پھانسی دی گئی۔ اُسی عدالت مین ۱۷۲۱ء مین ایک ڈاکو ایک گھنٹے تک تین چار ہنڈریڈ ویٹ کے نیچے دبے رہنے کے بعد اپنا بیان لکھوانے پر راضی ہوا" (دیکھو ڈاکٹر چیورس کی کتاب صفحہ ۴۴۱)

دار المجانین مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی مجنون اور اُسکے محافظ مین کشتی کے بعد انمین سے ایک نہ ایک دفعۃً مر جاتا ہے۔ کسی زبردست مجنون سے کشتی کرتے وقت اکثر اوقات محافظ اپنے گھٹنے کو اُسکے

سینہ پر رکھکر زور کرتا ہے اور گرانے کی کوشش کرتا ہے ایسی حالت مین دو شخصون کا گرنا بہت سخت اندرونی چوٹ پیدا کرتا ہے اگرچہ کوئی اُسکا نشان نہین رہتا۔ سنہ ۱۸۷۰ء مین پرسٹوچ (ملک انگلستان) کے دار المجانین مین اس قسم کا ایک واقعہ ہوا تھا اور سات پسلیان ٹوٹ گئین تھین اگرچہ ظاہری کوئی نشان نہین تھا۔ اس ملک مین بھی اس ہی قسم کا ایک واقعہ سنہ ۱۸۸۴ء مین ہوا جب کہ کولاپور کا راجہ اپنے محافظ سے لڑنے کے بعد دفعتاً مر گیا

یہ ایک معمولی بات ہے کہ جب ہلاکت سینے یا پیٹ کی سخت اور ناگہانی چوٹ سے واقع ہوتی ہے تو تمام اندرونی اعضا چور ہو جاتے ہین اگرچہ ظاہری کوئی علامت چوٹ کی نہین پائی جاتی۔ ڈاکٹر گیاسبر نے ایک گاڑی والے کا حال لکھا ہے جو اپنی گاڑی کے پہیے اور ایک درخت کے بیچ مین دب گیا تھا ظاہری کوئی نشان چوٹ کا نہ تھا لیکن تشریح سے معلوم ہوا کہ طحال اور جگر اور دل بالکل چور ہو گئے ہین اور کُل اندرونی اعضا کو کم و بیش صدمہ پہنچا ہے۔ اُس ہی ڈاکٹر نے ایک ملاح کا بھی حال لکھا ہے جسپر جہاز کا مستول گر پڑا تھا اور وہ چھ گھنٹے مین مر گیا۔ اس صورت مین بھی لاش پر ایکائی موسس کا کوئی نشان نہ تھا لیکن اندرونی چوٹین یہ تھین۔ فرانٹل بون[۵۱] کی داہنی آنکھ والی ہڈی مین ایک خفیف سا شگاف تھا۔ داہنی طرف کو تیسری پسلی سے لیکر ساتوین تک یعنی پانچ پسلیان ٹوٹ گئی تھین اور شُش کے دونون غشاؤن کے بیچ مین (جنکو پلورا کہتے ہین) چھ اونس خون کا پانی تھا۔ جگر کے پیچھے والی سطح پر چار زخم تھے جو ٹوٹی ہوئی پسلیون کی نوکین چبھ جانے کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے اور پیٹ کے جوف مین چھ اونس خون تھا۔ دونون ہاتھون کی ہڈیان عرض مین ٹوٹ گئی تھین اور داہنی طرف کی ران کی ہڈی بالکل چور ہو گئی تھی۔ سنہ ۱۸۸۴ء کے اپریل مئی یا جون کے لانسٹ[۵۲] مین ایک خاص

---

۵۱ فرانٹل بون سر کی آٹھ ہڈیون کے منجملہ فرانٹل بون پیشانی کی ہڈی کا نام ہے اور اسکی دو چٹیریان سامنے کو ہین جو داہنی اور بائین آنکھ پر واقع ہوئی ہین۔ ۵۲ لانسٹ ایک بہت مشہور لندن کے طبی اخبار کا نام ہے جو ہفتہ وار چھپتا ہے۔

صورت لکھی ہے جسمین ایک شخص کی ایک پسلی محض اِس صدمہ سے ٹوٹ گئی کہ اُس نے ایک بھاری وزن کے پھینکنے مین زور کیا تھا۔

**شُشش کا زخم**۔ شُشش کے زخمون مین ہلاکت خون نکل جانے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اور یہ خون اندر ہی اندر نکلتا ہے منجملہ اور علامات کے شُشش کے زخم کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اِس قسم کے زخم سے جو خون نکلتا ہے وہ سُرخ اور جھین دار ہوتا ہے اور تھوک مین بھی خون آتا ہے۔ شُشش مین زخم یا تو بلاواسطہ لگتا ہے جیسے سینہ مین چھری یا گولی کا لگنا یا بواسطہ مثلاً کسی وجہ سے پسلی یا ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جاوے اور اِس ٹوٹی ہوئی ہڈی کی نوک شُشش مین چُبھ جاوے اور اسکو زخمی کر دیوے لیکن بلا کسی ہڈی ٹوٹے ہوئے بھی ممکن ہی کہ اوپری چوٹ سے شُشش زخمی ہو جاوے۔ ایک صورت دیکھی گئی ہے جسمین ایک لڑکا گاڑی کے نیچے آگیا تھا۔ کوئی ہڈی نہین ٹوٹی تھی لیکن دونون طرف کے شُشش زخمی ہو گئے تھے اور اِس زخم مین سے زیادہ خون کا نکل جانا باعث ہلاکت ہوا تھا۔

**قلب کا زخم**۔ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ قلب کا زخم جیسا عموماً خیال کیا جاتا ہے فوری ہلاکت کا باعث نہین ہوتا۔ اور بہت سی مثالین موجود ہین جنمین قلب کے سخت زخمی ہونے کے بعد بھی مجروح مدت تک زندہ رہی ہین شُشش کی طرح سے قلب مین بھی زخم یا بلاواسطہ لگتا ہے یا بواسطہ کسی ہڈی کے ٹوٹ جانے سے یا بغیر ہڈی ٹوٹے ہوئے محض بیرونی چوٹ سے ایک عورت کی نظیر لکھی ہے جو مچھلی کا کانٹا کھا گئی تھی اور یہ کانٹا معدہ سے پار ہو کر قلب مین جا لگا تھا اور اُسکو گھائل کر دیا تھا۔ قلب کا طبیعی اسباب سے شق ہو جانا بھی چندان غیر معمولی امر نہین ہے۔ ڈاکٹر ہوپ لکھتے ہین کہ طبیعی اسباب سے شق ہونے کی صورت مین اکثر بائین طرف کا حصّہ گھائل ہوتا ہے علی الخصوص بطن چپ[۱]" بعض اوقات بیماری سے قلب کے شق ہو جانے کی

[۱] بطن چپ قلب ایک مخروطی اور مجوف عضو ہے۔ طول مین قلب کے دو حصّے ہین حصّہ راست و حصّہ چپ اور انمین سے ہر ایک کے دو حصّے ہین حصّہ فوقانی جسکو اُذن قلب کہتے ہین اور حصّہ تحتانی جسکا نام بطن قلب ہے۔ پس قلب کے دو بطن ہین بطن راست اور بطن چپ اور اِسی طرح سے دو اُذن یعنی اُذن راست اور اُذن چپ ۔ ۱۲

صورت مین بھی زیادتی کا شبہ پیدا ہوتا ہے - قلب شق ہوجانے کے طبیعی اسباب مین سے سخت ہیجان طبیعت ہے مثلاً شدت کا غصہ یا خوف یا اشتعال طبع اور دفعۃً یا حد سے زیادہ زور کرنا اور نیز مجبوری اور بندش کی حالت مین سخت محنت جسمانی کا کرنا - اگر قلب مین کسی قسم کا بھی مرض ہو (مثلاً چربی کا آجانا) تو بہت ہی خفیف اسباب اُسکے شق ہوجانے اور ہلاکت پیدا کرنے کے باعث ہوجاتے ہین - ایسی صورتون مین بہت ہی خفیف محنت مثلاً معمولی چلنے کی محنت بھی ہلاک کردینے کو کافی ہے - ڈایافرام (یعنی پردۂ حاجب جو قلب اور معدہ کے بیچ مین واقع ہوا ہے) کی چوٹ مدت کے بعد بھی اپنا اثر دکھلاتی ہے - مثلاً ممکن ہے کہ زخم چنگا ہوجانے اور انگور بند ہنے کے بعد بھی کسی غیر معمولی محنت کے سبب سے دوبارہ کھل جاوے اور ہلاکت کا باعث ہو - ایسی صورتون مین اکثر اوقات ہلاکت کا سبب یہ ہوتا ہے کہ احشا کا کوئی حصہ اُس روزن کے رستے سے نیچے اوتر آتا ہے اور اُسمین گرہ پڑجاتی ہے -

پیٹ کا زخم - پیٹ کے کٹے ہوئے اور کچلے ہوئے زخم دونون نہایت خطرناک ہین کیونکہ اس مقام پر مطلق کسی قسم کا بچاؤ نہین ہے اور اندرونی اعضاے رئیسہ کو بہت آسانی سے صدمہ پہنچ سکتا ہے - قعر معدہ پر چوٹ کا لگنا فوری باعث ہلاکت کا ہوسکتا ہے بلا اسکے کہ کسی عضو مین زخم یا صدمہ پہنچے - اس فوری ہلاکت کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اعصاب مشترک الحس[۵] کے غدود چور ہوجاتے ہین - پیٹ کے اوپر چوٹ لگنے سے ممکن ہے کہ طحال یا جگر یا امعا یا مثانہ یا پتی شق ہوجاوے اور باعث ہلاکت ہو اور اُسکے ساتھ ہی کوئی ظاہری نشان چوٹ کا جسم پر نہ ہو - طحال کا پھٹ جانا اِس ملک مین ایک عام چیز ہے کیونکہ اکثر اون مقامات مین جہان بخار کی کثرت ہے نصف باشندون کے طحال متورم

---

۵ - یہ ایک خاص نبع اعصابی کا نام ہے - ریڑہ کی ہڈی کے دونون جانب دو باریک سفید ڈوریان واقع ہوئی ہین اور اُنمین تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر غدود واقع ہین - اِس نبع اعصابی کو مشترک الحس اسواسطے کہتے ہین کہ اِسکے ذریعہ سے اعضا مین باہم ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور ایک عضو کی بیماری کا اثر دوسرے اعضا پر ہوتا ہے -

حالت مین ہوا کرتے ہین - طحال کا پھٹ جانا تقریباً ہمیشہ مہلک ہوا کرتا ہے لیکن ہلاکت کے زمانہ مین کسیقدر اختلاف ہے - بعض اوقات ہلاکت فوری ہوتی ہے اور بعض اوقات دیر کے بعد - ڈاکٹر چیورس نے ایک سپاہی کا حال لکھا ہے جسکو رٹیڈان کے اخیر حملہ کے دن بائین جانب گولی کی ایک کرچ لگی تھی " اسکی حالت یہ تھی - بائین جانب کو درد تھا اور یہ درد ایک خاص مقام تک دبانے سے زیادہ ہوتا تھا - یہ مقام کوئی تین انچھ کے دائرہ مین تھا اور نوین پسلی کی کری ہڈی[1] کے مقابل مین - چہرے پر انتشار تھا و نبض مین سرعت لیکن کسی قسم کی اوپری چوٹ نہ تھی - نہ کوئی پسلی ٹوٹی تھی نہ ورم تھا اور نہ جلد کا رنگ بدلا تھا" انہین علامات کے مطابق علاج کیا گیا اور دو روز کے بعد خود اپنی درخواست پر سپاہی ظاہرا بالکل صحیح اور تندرست اسپتال سے خارج کیا گیا - اور دو روز تک اُسنے اپنی معمولی خدمت ادا کی اسکے بعد وہ دونون جانب کی پلورسی (یعنی ورم غشاے شُشش) مین مبتلا ہوکر پھر داخل ہوا اور اس ہی مرض اور پیری کارڈائٹس مین اٹھارہوین دن مرگیا - لاش چیرنے سے معلوم ہوا کہ سارا پیریٹونیم بیچ مین بھی اور کنارون پر بھی بالکل سیاہ ہوگیا تھا - لیکن اُسمین چمک اور صلابت اور لچک جو صحت کی حالت مین ہوتی ہے موجود تھی - طحال اپنی اصلی حالت سے تگنا بڑھا ہوا تھا اور طول مین دو انچھ تک اور باہر کی جانب کو دور تک شق ہوگیا تھا - کوئی پسلی نہین ٹوٹی تھی اور نہ پیریٹونیم کے کنارون پر زخم تھا - اکثر مقدمات فوجداری مین یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ زخم یا چوٹ لگنے کے بعد شخص متضرر کتنے دنون تک زندہ رہ سکتا ہے - اور کسقدر محنت کا متحمل ہو سکتا ہے اور اسکی ایک مثال مقدمہ نمبر ۵۸ مین موجود ہے - اسمین شک نہین کہ اس خاص مادہ مین کوئی عام قاعدہ نہین قرار دیا جاسکتا

[1] پسلی کی کری ہڈی - انسان کے جسم مین چوبیس پسلیان ہین یعنی ہر ایک جانب کو بارہ - انمین سے اوپر کی سات پسلیان سینہ کی ہڈی سے ملی ہوئی ہین اور انکے بعد کی تین پسلیان ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہین اور نیچے کی دو پسلیان کسیقدر چھوٹی اور بالکل علیحدہ ہین سینہ کی جانب کو پسلیون کی نوک پر ایک قسم کی کری ہڈی لگی ہوئی ہے جسکے ذریعہ سے اُنکا اتصال سینہ کی ہڈی سے ہوتا ہے - اور جسکی وجہ سے سینہ مین لچک پیدا ہوتی ہے -

اور ممکن ہے کہ ایک شخص جسکا طحال شق ہوگیا ہو بخوبی چل پھر سکے اور بالآخر اس ہی صدمہ سے مرجاوے

ڈاکٹر فیرر نے ایک بہت عجیب مقدمہ لکھا ہے - ایک ہندو جو کہ درخت پر سے گر پڑا تھا ہسپتال مین داخل ہوا بائین پہنچے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور داہین کلائی اوکھڑ گئی تھی دور تک مریض نے معدہ کے نیچے والے حصہ مین درد کی شکایت کی ور اوسکے پیشاب مین خون آیا - بتدریج یہ علامات جاتی رہے - لیکن ہاتھ کی چوٹ مین برے آثار پیدا ہوئے اور ٹٹنس ہوگیا - ہاتھ کاٹنے کی ضرورت پڑی اور مریض چوٹ لگنے سے سولھوین دن مرگیا - امتحان سے معلوم ہوا کہ جگر شق تھا - طحال دو جگہہ سے پھٹ گیا تھا اور گردہ مین بھی بڑا سا زخم تھا - باوجود ان شدید زخمون کے سوا پہلے دو دن کے مریض نے کوئی شکایت نہین کی اور جہان تک خیال کیا جاتا ہے فقط ہاتھ کی چوٹ ہلاکت کی باعث ہوئی -

مثانہ اور پتے کے زخم عموماً مہلک ہوتے ہین اور پتے کے زخم سے تو پیریٹونائٹس ہوجاتا ہے -

ڈاکٹر ٹیلر نے اپنی کتاب مین (جلد اول صفحہ ۴۳۲) ایک عجیب واقعہ لکھا ہے - ایک صاحب کو جو کچھ دیر سے غسلخانہ نہین جاسکے تھے مثانہ مین نفخ اور کسیقدر درد معلوم ہوا - سیڑہی سے نیچے اترتے وقت انکا پیٹ کسی چیز مین لگا اور اُسکے ساتھ ہی درد موقوف ہوگیا اور استنجا کرنے کی حاجت جاتی رہی اسکے بعد وہ اپنے ایک دوست کے گھر گئے جہان وہ شام کے کھانے پر مدعو تھے - منجملہ مہمانون کے ایک ڈاکٹر بھی تھے جنسے اُنھون نے یہ کیفیت بیان کی - ڈاکٹر کو فوراً شک گذرا کہ شاید مثانہ پھٹ گیا ہے اور یہ بالکل درست تھا - اُسی وقت علامات شروع ہوگئے اور وہ صاحب تین چار گھنٹے مین مرگئے -

جسم کا ناقص کردینا - ہندؤن کی شاستر مین تعزیراً ہر ایک عضو بدن کا ناقص کردینا جایز رکھا گیا ہے - مثلاً ہاتھ یا پاؤن کا - دونون ہاتھون کا - ایک ہاتھ اور ایک پاؤن کا - دونون ہاتھون اور دونون پاؤن کا - سر یان کا - ہونٹ کا - عضو تناسل یا نصف عضو تناسل کا - خصیون کا - عورت

کی شرمگاہ کا۔ مقعد کا۔ کانون کا۔ ناک کا۔ اِس ہی طرح دانتون یا اونگلیون کا توڑ ڈالنا۔ آنکھین نکال لینا۔ تعزیراً اعضا کا ناقص کر دینا ایک پُرانی ایشیائی رسم ہے۔ اور آج تک چین مین جاری ہے اس ملک کے اراذل مین ناک یا ہاتھ یا کان کا کاٹ ڈالنا کچھ غیر معمولی امر نہین ہے اور اکثر ایسے جھگڑون مین ہوا کرتا ہے جو عورتون کے تعلقات سے پیدا ہوتے ہین۔ آنکھ کا نکال لینا بھی منجملہ سزاؤن کے ہے۔ اور قدیم زمانہ مین یہ ایک معمولی سزا تھی کہ جو شاہزادے بغاوت کرتے تھے اُنکی آنکھون پر لوہے کی سلائی آگ مین لال کر کے پھیر دی جاتی تھی۔ غلام قادر نے شاہ عالم بادشاہ کی آنکھین خود اپنی کٹار سے نکال لین اور ہندوستان کی تاریخ مین اس قسم کی سزاؤن کی مثالین بہتیری ہین۔ خصیون کو بیکار کر دینا بھی ایک معمولی جرم ہے مگر یہ اکثر دیگر جرایم کے ساتھ ہوا کرتا ہے مثلاً پھانسی کے ساتھ۔ بعض اوقات خصیے کاٹ ڈالے جاتے ہین لیکن عموماً یہ ہوتا ہے کہ گروہ مین کا ایک بدمعاش گلا گھونٹتا ہے اور دوسرا خصیے ملتا ہے۔ ۱۸۷۰ء مین مقام شیولنگر مین جو مدراس سے قریب ہے ایک مقدمہ ہوا تھا جسمین وہان کے منصف کے ذمہ یہ الزام تھا کہ اُسنے ایک برہمن چھوکرے پر جسکی نسبت زیور چرانے کا شبہہ تھا تشدد کرنے مین اعانت کی۔ منجملہ اور تشددات کے جو اوس پر اقبال کرانے کی غرض سے کئے گئے تھے ایک یہ بھی تھا کہ کھجور کا نوک دار اور تیز پتہ اُسکے عضو تناسل کے اندر سے خصیون تک پہنچایا گیا۔ ڈاکٹر سیلاس اسکڈر نے اُس چھوکرے کا امتحان کیا اور ان مقامات کو بہت متورم حالت مین پایا۔ منصف اور چند اور اشخاص سشن سپرد اور سزایاب ہوئے

ہڈی توڑنا۔ طبیب کے واسطے اس بات کا بتانا کہ کس آلہ سے ہڈی توڑی گئی ہے گویا محالات سے ہے۔ اور اکثر اوقات اتنا کہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ ہڈی کسی ضرب کے سبب سے ٹوٹی ہے یا اتفاقی طور پر گر پڑنے سے۔ البتہ اگر ہڈی ٹوٹنے کے ساتھ اور علامات بھی موجود ہون تو وہ بتا سکے گا کہ مار سے توڑی گئی ہے۔ لیکن چلتے چلتے گر پڑنے یا تھوڑے فاصلہ سے گرنے مین بھی اس قسم کی مثالین

ہڈی ٹوٹ جانے کی موجود ہین کہ ہرایک مقدمہ کو بحیثیت مجموعی دیکھنا - اور کل واقعات پر نظر کرنا ضرور ہے - ہڈیان خود مختلف عمرون مین اور مختلف اشخاص مین نرمی اور سختی مین کم وبیش ہوا کرتی ہین اور کھوپریان بھی دبازت مین مختلف ہوتی ہین اور بعض تو اسقدر باریک ہین کہ ادنی چوٹ مین ٹوٹ جاتی ہین - بچون اور بڈھون مین چلتے چلتے پیر کے پھسلجانے سے بھی ممکن ہے کہ کوئی ہڈی ٹوٹ جاوے - ایک خاندان کی مثال موجود ہے جسمین تین بچے مختلف اوقات مین کھیلتے کھیلتے گرے اور کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤن ٹوٹ گیا - اور ایک صاحب جنکی عمر تیس سال کی تھی اپنی کرسی پر سے اُٹھتے اُٹھتے گر پڑے اور اُنکی کھوپری شق ہوگئی - یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کرسی سے اُٹھتے وقت اُنکو دفعۃً سکتہ ہوگیا لیکن اسمین شک نہین کہ گرنے سے پانچ منٹ پہلے وہ بالکل صحیح و تندرست تھے - پس معلوم ہوا کہ محض ہڈی کا ٹوٹا ہوا پایا جانا حملہ مجرمانہ کی دلیل نہین ہے اور بخوبی ممکن ہے کہ اتفاقی گر پڑنے سے ہڈی ٹوٹ گئی ہو -

بعد موت کے ہڈی کا ٹوٹنا - کُل اطبا متفق الراے ہین کہ موت کے بعد (تھوڑی دیر کے بعد) ہڈی کا توڑنا نہایت مشکل امر ہے - مرنے کے ساتھ ہی عضلات کی لچک جاتی رہتی ہے - اور اسوقت ہڈی کے توڑنے مین بہت زیادہ قوت صرف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے - علاوہ برین زندگی کی حالت مین جب ہڈی ٹوٹتی ہے تو اُسکے ساتھ ہی خون بھی نکلتا ہے اور اُس مقام کے آس پاس پھیلتا ہے اور اگرچہ موت کے بعد اگر فوراً ہی چوٹ لگائی جاوے تو خون کا نکلنا ممکن ہے لیکن احتمال قوی ہے کہ ایسی صورت مین خون نہین نکلیگا - ایسی صورت مین جہان ہڈی ٹوٹی ہو مگر خون نہ نکلا ہو البتہ بہت ہی قوی شبہہ پیدا ہوگا کہ چوٹ بعد موت کے لگائی گئی تھی -

ہڈی کے ٹوٹنے کا اثر نقل وحرکت پر - بعض اطبا نے کہا ہے کہ جس شخص کی پسلی کی ہڈی ٹوٹ جاوے وہ کسی فاصلہ تک نہین چل سکتا ہے لیکن یہ امر بالکل اسپر موقوف ہے کہ پسلی کسطرح پر

ٹوٹی ہے اور آیا اُسکے ٹوٹنے سے کسی عضو رئیس کو توصدمہ نہین پہنچا ہے۔ ایسی مثال دیکھی گئی ہے
کہ ایک سوار ٹمی کو دانے کی گھڑ دوڑ مین گھوڑے سے گرا اور ایک پسلی ٹوٹ گئی لیکن اُس نے
اُسیوقت پھر سوار ہوکر گھڑ دوڑ تمام کی اور اسکو تیسرے دن خبر ہوئی کہ پسلی ٹوٹ گئی ہے۔ ہندوستان
کے ایک مشہور رئیس کا واقعہ اخبارون مین چھپا تھا جو اسی طرح کی گھڑ دوڑ مین گرے اور ہنسلی کی
ہڈی ٹوٹی لیکن پھر سوار ہوکر گھڑ دوڑ ختم کرنے کے بعد اُنکو ہڈی ٹوٹنے کی خبر ہوئی۔ محض کسی ہڈی کا ٹوٹ
جانا یا کسی جوڑ کا اُکھڑ جانا (بشرطیکہ نیچے کے جسم مین نہ ہو) ضرور نہین ہے کہ مانع نقل وحرکت ہو۔
اکتوبر ۱۸۸۵ء مین جہاز راونیا کے اوپر ایک عجیب واقعہ ہوا۔ مسافرین جہاز ایک بکر کود کے قسم کا
کھیل کھیل رہے تھے۔ ایک پارسی صاحب نے جو کھیل مین شریک تھے جست کرنے مین بے احتیاطی
کی اور اپنے ہاتھون کو زور سے ہلایا۔ اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ زمین پر پہنچے تو اُنکا دایان شانہ
اُکھڑا ہوا تھا اور جہاز کے ڈاکٹر نے اُسکو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ ان صاحب کا بیان تھا کہ کچھ دنون پہلے
یہ شانہ اتفاقاً اُکھڑ گیا تھا اور اسوقت سے اُسمین بہ ادنی سبب اُکھڑ جانے کی طرف رجحان پیدا ہو گیا تھا
اس مثال سے معلوم ہوگا کہ ایسی صورتون مین کسقدر آسانی کے ساتھ دوسرے پر الزام لگایا جا سکتا ہے
بندوق اور توپ کے زخم۔ بندوق کی گولی اور توپ کے گولے سے جو زخم لگتے ہین وہ کچلے ہوئے
زخمون کے تحت مین رکھے گئے ہین لیکن فرق اسیقدر ہے کہ ان زخمون مین وہ حصّہ جسم کا جسمین
زخم لگتا ہے مُردہ ہو جاتا ہے اور مردار گوشت جیتے گوشت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر گیاسپر جنکا تجربہ
اس خاص معاملہ مین بے نظیر ہے لکھتے ہین کہ" اس قسم کے زخمون مین کوئی ایک زخم بھی دوسرے کے
مماثل نہین ہوتا۔ کسی صورت مین تو چہرہ اسطرح سے پرزہ پرزہ ہو جاتا ہے کہ مجروح کی شناخت
ممکن نہین ہوتی۔ اور کسی صورت مین جسم پر بجز کسی خفیف زخم کے کوئی نشان نہین ہوتا اور یہ زخم بھی
کسی ٹیڑی بیڑی جگہ پر ہوتا ہے جیسے کہ بغل یا گھٹنے کی اندرونی سطح حالانکہ یہ دونون ایک ہی قسم کے

زخم ہین :- بندوق کے زخمون کے چند ہی علامات ایسے ہین جنکو عام کہنا چاہئے اور وہ یہان درج
کئے جاتے ہین - کل اس قسم کے زخم (سوا ایسی صورتون کے جہان گولی محض جلد کو چھیلتی ہوئی
نکل گئی ہی) یا تو وارپار ہوا کرتے ہین یعنی ایک طرف سے گولی داخل ہوکر دوسری طرف نکل آتی ہی - یا
محض نفوذی زخم ہوتے ہین یعنی گولی زخم کے اندر رہ جاتی ہے اور ایک ہی زخم پیدا ہوتا ہی - ایسی
صورتون مین گولی یا سیسے کے ٹکڑے یا چھرے کو جسم کے اندر تلاش کرنا اکثر اوقات ایک شغل لاطائل
ہوتا ہی حالانکہ ہمیشہ سیسے کی سی مضبوط اور سخت چیز کا استعمال بندوق مین نہین کیا جاتا - بندوق کا زخم جسقدر گہرا
ہو اُسیقدر بڑا ہوتا ہے اگر گولی کسی نرم جگہہ مین لگے تو جس مقام پر ٹھہرتی ہی وہ قطر مین منفذ دخول سے اکثر
اوقات چوگنا بڑا ہوتا ہے لیکن جسوقت گولی وارپار ہو جاتی ہے تو منفذ خروج منفذ دخول سے چھوٹا ہوا کرتا ہے
اور علی العموم (جیساکہ اوپر بھی لکھا گیا ہی) منفذ دخول کا زخم خود گولی سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے - عموماً
کتابون مین یہ لکھا ہے کہ منفذ دخول کے زخم کے کنارے اندر کو دبے ہوئے ہوتے ہین اور منفذ خروج
کے زخم کے کنارے باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہین - لیکن ڈاکٹر کیاسپر لکھتے ہین کہ ایسا نہین ہی - وہ گولیان
جو کم سرعت کے ساتھ جاتی ہین یا جو لگنے کے بعد چپٹی ہو جاتی ہین یا ٹوٹ جاتی ہین (جیسے اسنائیڈر اور
اکسپرس ریفلون کی گولیان) اُنکا منفذ خروج البتہ منفذ دخول سے بڑا ہوا کرتا ہی - لیکن یہ علامات ہمیشہ
خاص حالت پر موقوف ہین مثلاً اگر شخص مجروح یا مقام زخم بہت فربہ ہو تو منفذ دخول کے زخم مین سے چربی
نکل آنے کی وجہ سے اُسکے کنارے اندر کو دبے ہوئے نہین معلوم ہونگے - مخروطی گولی کے زخم اور مدور
گولی کے زخم کی صورتون مین بڑا فرق ہوتا ہے - مخروطی گولی نفوذ کے وقت ایک "بہت ہی خفیف سا
پھٹا ہوا سوراخ بناتی ہے جسکے گرد اکائی موسس نہین ہوتا - یہ سوراخ ہمیشہ مدور نہین ہوتا بلکہ زیادہ تر
مثلث ہوتا ہے اور اسکی صورت سے ہرگز نہین معلوم ہوتا کہ اندر گولی نے کسقدر نقصان پہنچایا ہے
اگر گولی وارپار نکل گئی ہے تو منفذ خروج بھی بالکل مثل منفذ دخول کے ہوتا ہے" اس مقام پر

ڈاکٹر گیا سپر کہتے ہین کہ محض اسوجہ سے کہ مخروطی گولی کے یہ دونون منفذ ایک ہی صورت کے ہین مین طبیب کو صلاح دیتا ہون کہ انکے متعلق سوالات کے جواب دینے مین بڑی احتیاط کرے" اگر بندوق مین چہرے بھرے ہوئے ہین تو زخم کی ہیئات فاصلہ پر موقوف ہے - اگر فاصلہ کم ہے تو زخم کی ہیئات گولی کے زخم کی سی ہوگی لیکن ایسی صورت مین ضرور ہے کہ کچھ دور تک زخم کے گرد جلد باروت سے جل بھی جاوے - پس اگر زخم کے گرد باروت سے جلنے کا نشان یا باروت کا داغ مطلقاً نہ پایا جاوے تو یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ بندوق دور سے چھوڑی گئی ہے (یعنی چار فیٹ سے زیادہ کے فاصلہ سے) اور اس وجہ سے بلحاظ اور واقعات کے احتمال قوی یہ ہوتا ہے کہ دوسرے نے چھوڑی ہوگی لیکن ڈاکٹر گیا سپر لکھتے ہین کہ کئی ایک مقدمات مین جہان خودکشی کا بین ثبوت تھا زخم کے گرد نہ باروت سے جلنے کا نشان پایا گیا نہ داغ - پس اس سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص خود اپنے کو کسی قسم کی بندوق سے ہلاک کرے (اور ایسی صورت مین ہتیار یقیناً جسم سے چار فیٹ کے اندر ہوگا) تو ضرور نہین ہے کہ زخم کے کنارے خواہ مخواہ جل جاوین - مردہ جسم پر گولی کا اثر بھی اُسی قسم کا ہوتا ہے جیسا چوٹ اور ہڈی ٹوٹنے کی صورت مین دیکھا گیا - ڈاکٹر گیا سپر لکھتے ہین کہ اگر آدھ انچ کی موٹی گولی تپنچہ مین بھر کر کسی ہڈی کے اوپر علی الخصوص گال کی ہڈی پر چار پانچ فیٹ کے فاصلہ سے بھی چھوڑی جاوے تو ہڈی مین نفوذ نہین کرتی بلکہ گوشت مین لگ کر واپس آتی ہے" اس ہی طرح ایک گولی جو مردہ کی کھوپری پر ماری گئی سوراخ کر کے سوراخ ہی مین رہ گئی اور کھوپری مین روزن نہ پیدا کر سکی (اگرچہ اس خاص صورت مین کھوپری بہت موٹی تھی) - اسکی وجہ یہ ہے کہ مردہ اجزاے انسانی مین بے انتہا قوت حملہ کو روکنے کی ہے اور اس ہی وجہ سے اگر کسی لاش پر عمداً گولی کا زخم بنایا جاوے تو ایسے زخم کو اصلی اور زندگی کی حالت کے زخم سے تمیز کرنے مین مطلق دقت نہین ہوسکتی"

بندوق کے زخم ہندوستان مین کم ہوتے ہین لیکن جب کوئی مقدمہ اس قسم کا ہو تو نیت کا فیصلہ

اوس فاصلہ سے ہوگا جہان سے بندوق چلائی گئی - مثلاً اگر بندوق دور سے چلائی گئی ہے تو یہ خیال نہین ہوسکتا کہ بحالت غیظ ناگہانی لڑائی مین چلائی گئی - اگر وار نزدیک سے کیا گیا ہے تو اس سے لازم نہین آتا کہ گولی خواہ مخواہ وار پار ہو جاوے - گولی کا وار پار ہوجانا اول تو ہتیار پر موقوف ہے دوسری مقدار باروت پر اور تیسرے اوس خاص مقام پر جہان گولی لگی ہو - ایسی صورتون مین جہان اشخاص نے تبنچہ مُنھ مین مار کر خودکشی کی ہے گولی کاسہ سر کے اندر ہی ملی ہے وار پار نہین گئی ہے -

گولی کا زخم جو کنپٹی پر یا مُنھ کے اندر لگا ہو احتمال خودکشی پیدا کرتا ہے لیکن ثبوت خودکشی کا نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی قاتل اون ہی مقامات پر گولی مارے - مقدمہ نمبر ۲۷ جس کا ذکر باب سوم مین کیا گیا ہے ایسی صورت مین شک واقع ہونے کی عمدہ مثال ہے - خالی باروت (جسمین گولی یا چہرہ نہ ہو) اگر دو تین فیٹ کے فاصلہ سے سر کی جاوے تو زخم مثل چہوٹے چہرون کے زخم کے ہوتا ہے کیونکہ ایسی صورت مین بہت سے ریزے باروت کے ثابت رہ جاتے ہین اور باریک چہرے کی ہیئت پیدا کرتے ہین ایسے کئی ایک مقدمات موجود ہین جنمین شخص مجروح نے تاریکی مین بندوق چہوٹنے کی روشنی سے قاتل کو پہچان لیا ہے - لیکن شاید اس ملک مین مُجرد مجروح کے بیان پر بلا امدادی شہادت کے کوئی جج فیصلہ نہین کرے گا - موسیو کووے (قسطنطینہ) کی تحقیقات (جسکو ٹائیڈی نے نقل کیا ہے) اس خاص امر مین یہ ہے -

(۱) بندوق چہوڑنے والے کا شناخت کرنا اس ہی وقت مین ممکن ہے جب دیکھنے والا پانچ قدم (یعنی قریب پانچ گز) کے اندر ہو اور خط مستقیم کے ایک جانب کو ہو - یا

(۲) اُسوقت مین جب بندوق کسی چہوٹی جگہ کے اندر چھوٹے اور دیکھنے والا اُسوقت جھکا ہوا ہو -

(۳) شناخت باروت پر موقوف ہے اور عمدہ انگریزی باروت کی روشنی سے شناخت کرنا لازمی امر ہے - لیکن دیسی باروت جسمین دہوان زیادہ ہوتا ہے اُسکی روشنی سے تھوڑے فاصلہ پر بھی شناخت کرنا محال

ہے۔ اس ہی طرح شناخت کے واسطے رات کا تاریک ہونا بھی لازم ہے جسقدر رات چاندنی ہوگی یا ستارون کی روشنی ہوگی اُسیقدر شناخت مشکل ہوگی۔

گلا کاٹنا۔ اس ملک مین جان لینے کا بہت ہی عام طریقہ ہے۔ اس کام کے واسطے اکثر کھیت کاٹنے کا ہنسوا استعمال کیا جاتا ہے اور اس ہی وجہ سے اکثر اوقات گلے کے عروق کٹجاتے ہین۔ اس زخم کا ذکر اور جگہ بھی ہوچکا ہے لیکن اس قسم کے زخم کے بعد مجروح کا زندہ رہنا اسکے متعلق مقدمات نمبر ۴۹ لغایت نمبر ۵۶ ملاحظہ طلب ہین۔

# نظائر متعلقہ باب پنجم حصہ اوّل

مقدمہ نمبر (۵۳) ایک صاحب اپنا واقعہ ذاتی لکھتے ہین۔ مین ایک ٹٹی لودانے کی گھوڑدوڑ مین سوار ہوا۔ گھوڑی جسپر مین سوار تھا نہایت تندمزاج تھی اور تھوڑی دور جانے کے بعد وہ مجھکو لے بھاگی ہم دونون ایک نالی مین پہونچے جسمین نرم مٹی بھری ہوئی تھی۔ گھوڑی ادھمین کود دی اور گھٹنون تک مٹی مین دھس گئی اور اوسکا سینہ شق ہوگیا (جسکی وجہ سے اوسکو گولی مارنے کی ضرورت پڑی) مین خود سر کے بل بہت سخت پتھریلی زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا چوبیس گھنٹہ تک بیہوش پڑا رہا اور اسکے بعد بالکل صحیح و تندرست خواب غفلت سے اوٹھا البتہ اس عالم بیہوشی مین جسکا باعث دماغ کا ہلجانا تھا اوس واقعہ کی مجھکو بالکل خبر ہی نہین ہوئی اور گویا کہ میری زندگی کا ایک دن بالکل حافظہ کی لوح پر سے محو ہوگیا۔ اس چوٹ سے میرے کان کا ایک ٹکڑا جدا ہوکر میرے منھ کے اندر آگیا تھا اور بیہوشی کے عالم مین ٹانکون سے سی دیا گیا تھا جسوقت مین بیدار ہوا تو مجھے تعجب تھا کہ میرا سر کیون بندھا ہوا ہے مین سویرے چاے کیوقت بیدار ہوا اور میرے دوست احباب کو جو اسوقت چاے پینے مین مصروف

تھے مجھے دیکھکر بہت ہی تعجب ہوا - وہ بیچارے تو اُسوقت میری زندگی سے مایوس میری تجہیز و تکفین کی فکر کر رہے تھے -

اس قسم کے واقعات جنمین تھوڑی دیر کے واسطے قوت حافظہ سلب ہو جاوے غیر معمولی نہین ہین اور دماغ ہل جانے کی وجہ سے جو علامات پیدا ہوتے ہین وہ نشے کی حالت سے بہت مشابہ ہین -

دماغی چوٹ کے متعلق بہت سے مقدمات ڈاکٹر ٹیلر نے اپنی کتاب مین لکھے ہین (جلد اوّل صفحہ ۶۲۸) منجملہ انکے عجیب مقدمہ ایک چھوکرے کا ہے جسکے ہاتھ مین تمنچہ پھٹ گیا تھا اور دماغ کے وار پار زخم ہو گیا تھا - یہ چھوکرا بیہوش تک نہوا لیکن ۲۴ گھنٹے مین مر گیا -

مقدمہ نمبر ۳۶ - خون کا دماغ پر پھیلنا بوجہ چوٹ کے تھا یا اشتعال طبیعت کے -

سنہ ۱۸۴۵ء کے گلاسٹر سمر اسائیزز مین سرکار بنام نپ کا مقدمہ ہوا تھا جسکے واقعات یہ ہین - آپسمین لڑتے لڑتے ملزم نے متوفی کے بائین کان کے پیچھے ایک زور سے گھونسا مارا - متوفی گر پڑا اور چند منٹ مین مر گیا - امتحان سے معلوم ہوا کہ جس مقام پر چوٹ لگی تھی وہان عروق پھٹ کر خون اندر اندر پھیل گیا تھا اور طبیب کی رائے مین یہی وجہ ہلاکت کی ہوئی - ملزم کی صفائی مین یہ بیان کیا گیا کہ ممکن ہے کہ یہ خون کا پھیلنا بوجہ اُس شدید اشتعال طبیعت کا ہوا ہو جو باہم لڑنے سے پیدا ہوا تھا - لیکن جج پیارٹسن نے اپنی رائے مین صاف کہا کہ اگر یہ امر ثابت ہو جاوے کہ دو شخص آپسمین لڑے اور دونون طرف سے گھونسے چلے اور ایک شخص اوس مین سے گر پڑا اور مر گیا اور لاش کے امتحان سے معلوم ہوا کہ اوپر کی چوٹ کے مقابل مین اندرونی چوٹ بھی موجود ہے تو مجھے دنیا مین کوئی چیز اسکا یقین نہین دلاتی کہ وہ چوٹ باعث ہلاکت نہ تھی - اس مقدمہ مین ملزم سزایاب ہوا -

مقدمہ نمبر ۳۷ - چوٹ کی وجہ سے دماغ کے عروق پھٹ کر خون نکلنا -

ایک چلتی ہوئی گاڑی کی چوب ایک تریسٹھ سالہ پیرزن کے پہلو مین لگی - اسکے صدمہ سے

وہ گر پڑی اور جب اُسکو اُٹھایا تو بیہوش تھی اور چند گھنٹے کے بعد مرگئی جسم پر کوئی نشان چوٹ کا نہ تھا سر کی ہڈیاں جنکی دبازت بالکل غیر معمولی (یعنی پون انچ) تھی سلامت تھین۔ لیکن دماغ کے غشاؤن مین بے انتہا خون تہا اور سارا دماغ گویا جمے ہوئے خون مین تیر رہا تھا۔ طبیب کی یہ راے ہوئی کہ اسطرح پر خون کا نکلنا (جو اس خاص صورت مین غیر معمولی حد تک پہونچ گیا تہا) بلا بیرونی چوٹ لگے ہوئے نہین ہوسکتا اور احتمال قوی یہ تہا کہ عورت دہکا کھاکر تہیر کے فرش پر سر کے بل گری تھی۔

مقدمہ نمبر ۳۸۔ چہری کی چوٹ سے دماغ کو صدمہ پہونچنا۔

۱۷۳۵ء مین ایک شخص مکلین نامی جو تماشا کرنے والا تھا ایک شخص ہالم نامی کو قتل کرنے کے جرم مین ماخوذ ہوا۔ اُسنے مقتول کی آنکھ مین لکڑی بھونکی تھی اور لاش کے امتحان سے معلوم ہوا کہ لکڑی حدقہ چشم کے راستے سے دماغ مین جالگی تھی۔

۱۸۴۳ء مین ایک لڑکے نے لیورپول شہر مین ایک دوسرے لڑکے کو برما آنکھ مین بھونک کر مارڈالا برما دماغ کے اندر گھس گیا تھا اور متوفی دو دن مین مرگیا۔

ایک دہ سالہ لڑکے کے چہرے پر اُسکے ایک ساتھی نے کئی مرتبہ جہاڑو کے اندر کی لکڑی سے کونچا مارا۔ لڑکے کو سکتہ ہوگیا اور بیہوشی کی حالت مین اُسے گھر لے گئے۔ اُسنے آنکھ اور پیشانی مین شدید درد کی شکایت کی اور بتدریج ورم اور بخار ہوآیا۔ اور بیہوشی اور غنودگی طاری ہوئی اور ہاتھ پانون کھینچنے لگے۔ بالآخر سولھوین دن بچہ نے قضا کی۔ لاش کے چیرنے سے معلوم ہوا کہ آنکھ کی ہڈی مین سوراخ ہوگیا تھا اور دماغ کی جڑ مین پانی اور پیپ سرایت کرگئی تھی۔ دماغ کے بائین جوف مین تین اونس پیپ تھی اور آنکھ کے زخم سے راستہ تہا۔ آنکھ کی ہڈی مین ایک کرچ لوٹ کر اوپر کو جالگی تھی۔

(ٹیلر کی کتاب جلد اول صفحہ ۶۵۲)

مقدمہ نمبر ۳۹ کھوپری کا ٹوٹنا۔

ڈاکٹر چیورس نے کئی ایک صورتین لکھی ہین جنمین مارنے یا پتھر سے چور کرنے کی وجہ سے کھوپری کے پرزے ہوگئے ہین - ۱۸۵۲ء مین بریلی مین تین آدمیون کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم مین پھانسی دی گئی - ان لوگون نے متوفی کو لاٹھیون اور ہل کے لوہے سے مارا تھا - سر اور چہرے کی ہڈیان چور ہوگئی تھین یہانتک کہ دانت اور جبڑے کے بھی پرزے ہوگئے تھے -

اُس ہی شہر مین ایک عورت کو ایک دہ سالہ لڑکی کو قتل کرنے کے جرم مین پھانسی ہوئی - اُسنے اس بچہ کو زیور کے لالچ مین مارا تھا اور متواتر ضرب لگنے سے بیچارے کا چہرہ چور ہوکر حلوا ہوگیا تھا -

۱۸۵۶ء مین مچھلی بندر مین ایک شخص کو اپنی جورو کو قتل کرنے کے جرم مین پھانسی ہوئی - ان دونون مین بہت ہی خفیف بات پر جھگڑا ہوا تھا جج لکھتے ہین کہ یہ جھگڑا یا تو کسی مذہبی رسم کے متعلق تھا جسمین دو گھڑونکو تلے اوپر رکھکر پانی گرم کرتے ہین یا اس بنا پر تھا کہ متوفیہ نے اپنے شوہر کی غیبت مین لڑکی کی شادی کردی تھی - بہرحال مجرم نے اور لوگون کو گھر سے باہر کرکے اپنی جورو پر موسل سے حملہ کیا اور اُسکو اسقدر مارا کہ موسل کے ٹکرے لاش خون آلود کے ساتھ ملے (رپورٹ مدراس فوجداری عدالت ۱۸۵۶ء)

ڈاکٹر کیا سپر نے بھی ایک شخص کا حال لکھا ہے جسنے ایک کفش دوز کو جو اپنے کام مین مشغول تھا اس غرض سے مار ڈالا کہ اُسکے سامنے سے جوتا چرالیوے - اِس قاتل نے اقبال کیا کہ ہتوڑی سے پہلے ضرب لگانے کے بعد ہی مجپر ایسا خون سوار ہوگیا کہ مین مارتا ہی چلا گیا - یہ اقبال بالکل صحیح تھا کیونکہ متوفی کے سر پر چوبیس علیحدہ علیحدہ زخم تھے اور چہرہ بھی زخمی تھا -

مقدمہ نمبر ۴۰ - قتل کرنا ایسے اشخاص کا جنکی نسبت جادوگر ہونے کا شبہ ہے -

۱۸۵۹ء مین جنگل پٹ مین دو شخصون کی نسبت یہ جرم ثابت ہوا کہ اُنہون نے ایک شخص اور

اوسکی جورو کو اس خیال سے قتل کیا کہ ان دونون نے اُنپر جادو کیا ہے - اصلی غرض یہ تھی کہ اُنکے دانت توڑے جاوین اور یہ اونہون نے جوتیان مار کے گرا دئے تھے - مرد کی لاش ملی اودہر اور گردن بے انتہا کچلے ہوئے پائے گئے عورت تہوڑی دیر کے بعد مری اور اُسکے سر اور چہرے پر بہی بہت زخم تھے - شہادت سے معلوم ہوا کہ علاوہ جوتون سے مارنے کے ان دونون کے سر تہپرون سے کچلے گئے تھے - اس قسم کے بہت مقدمات ہین اور یہ ایک مقدمہ مثالاً بیان کیا جاتا ہے (رپورٹ فوجداری عدالت مدراس ۱۸۵۹ء)

مقدمہ نمبر ۱۴۱ - ریڑہ کو صدمہ پہنچانا گردن کا اکھڑ جانا -

اس ملک مین یہ بہت عام طریقہ قتل کرنے کا ہے علی الخصوص جب مقتول کمسن بچے ہون ایسی صورتون مین گردن مروڑ دی جاتی ہے اور ریڑہ کے اندر کے مادّہ اعصابی (یعنی نخاع) کو صدمہ پہنچتا ہے -

۱۸۶۰ء مین کمباکونم مین ایک عورت اس جرم مین سزایاب ہوئی - اُسنے ایک بچّہ کو زیور کے لالچ مین گردن مروڑ کر مار ڈالا تھا - اس صورت مین ظاہری کوئی نشان چوٹ کا نہ تھا (رپورٹ فوجداری عدالت مدراس ۱۸۶۰ء)

ڈاکٹر ٹیلر نے ایک شخص کا حال لکھا ہے (جلد اول صفحہ ۶۵) جو شراب پیتے پیتے نشہ کی حالت مین پڑ کے سو رہا - صبح کو وہ ہوش مین اوٹھا لیکن اُسکے پانون حرکت نہین کر سکتے تھے - علاوہ فالج کے اوسکو پیریٹونائٹس بہی تہا اور امتحان سے معلوم ہوا کہ فقرات[1] الصّلب مین سے دسوین فقرہ کا

[1] انسان کی ریڑہ مین چوبیس ہڈیان یعنی فقرات ہین - ان ہڈیون مین سے ہر ایک کا ایک جرم یعنی بیچ کا حصہ ہے اور دو بازو ہین - ان چوبیس ہڈیون مین سات گردن مین بارہ پیٹھ مین اور پانچ کمر مین ہین - اور انکو اصطلاح مین فقرات العنق فقرات الصلب اور فقرات القطن کہتے ہین - علاوہ انکے نو فقرات اور ہین جنکو فقرات مجازی کا نام دیا گیا ہے - اور ان مین کوسے کی پانچ اور دُم کی چار ہڈیان شامل ہین -

جرم اور بازو دونون ٹوٹ گئے۔ نخاع کے پردہ پر بڑا ساتھکہ خون کا تھا جو حقیقت مین فالج کا باعث تہا۔ یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ شخص نشہ کی حالت مین گر پڑا تہا اور اسکے بعد وہ اپنے گہر چلا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ہڈی ٹوٹنے کے بھی اُسمین چلنے کی قوت باقی تھی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چوٹ لگنے سے دیر کے بعد بتدریج اسقدر خون نکلا کہ وہ جمکر فالج کا باعث ہو گیا۔

نمبر ۴۲۔ وہ مقدمات جنمین اقبال کرانے کے واسطے مار پیٹ اور تشدد کیا گیا ہے ڈاکٹر چیورس نے اس خاص مادہ مین بہت سے مقدمات جمع کئے ہین۔ بنس ڈولے کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے اور یہان فقط چند مقدمات لکھے جاتے ہین۔

سنہ ۱۸۵۴ء مین ضلع دیناجپور کا ایک پولیس کانسٹبل ایک شخص پر جسکی نسبت شبہہ ڈکیتی کا تہا تشدد کرنے کے جرم مین ماخوذ ہوا تہا۔ یہ شخص مر گیا اور سول سرجن نے اپنی راے مین یہ لکھا کہ ہلاکت کا باعث دماغ مین خون کا چڑہ جانا تہا جو بوجہ تشدد کے واقع ہوا اور بلا بنس ڈولا کئے ہوئے محض مار پیٹ سے اس قسم کے علامات جو اُسکے لاش پر تھے نہین پیدا ہو سکتے تھے۔ اس مقدمہ مین جج کی یہ راے تھی کہ مار پیٹ نہایت ہوشیاری کے ساتھ کی گئی تھی اور جوڑون پر چوٹ پہنچائی گئی تہی اور لاٹھی سے کونچے دئے گئے تھے تاکہ کوئی ظاہری علامت چوٹ کی جسم پر نہ رہے۔ اور بنس ڈولا اُسوقت کیا گیا جسوقت وہ شخص ان صدمون سے گر پڑا۔

مدراس کے علاقہ مین ایک معمولی طریقہ تشدد کا انگلیون کو شکنجہ مین کسنا تہا اور اس شکنجہ کو کٹی کہتے تھے۔ اسی طرح سے اُنگلیون کو ایک لکڑی پر رکھکر اولٹی طرف کو دباتے تھے۔ اور بعض اوقات کانون کو اور نیز عورتون کی پستانون کو شکنجہ مین کسا کرتے تھے۔ اس قسم کے تشددات مین جسم پر کوئی علامت نہین رہتی۔ منجملہ انہین تشددات کے اونگلیون کے بل لٹکا دینا یا ہاتھ پاؤن باندہکر ایک ڈہالوین سطح پر لٹہکا دینا یا تلوؤن کے نیچے آگ سلگانا ہے۔ شولنگر والے

مقدمہ مین یہ دونون اخیر طریقے آزار رسانی کے برتے گئے تھے۔

مقدمہ نمبر ۴۳ - جھوٹا اقبال۔

جو اقبالات ناجایز طریقون سے حاصل کئے جاتے ہین وہ اکثر اوقات جھوٹے ہوتے ہین۔

مقدمہ مندرجہ ذیل جو ضلع کڑپا مین ۱۸۵۸ع مین ہوا تھا نہایت عجیب ہے۔

ایک مسلمان چھوکرا ایک دہ سالہ لڑکے کو قتل کرنے کے جرم مین ماخوذ ہوا۔ قتل کے ساتھ ایک جوڑی نقرئی کڑون کی چوری کا الزام بھی تھا۔ ملزم متوفی کے ساتھ شام کے قریب ایک گھنی کی جھاڑی کی طرف جو گاؤن سے نزدیک تھی جاتا ہوا نظر آیا تھا۔ اُسکے دوسرے دن متوفی کی لاش ایک پایاب تالاب مین جھاڑی کے اندر ملی۔ گردن اور سر پر چوٹ کے نشان تھے اور چونکہ معدہ مین گدلا پانی بھرا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرنے سے پہلے اُسکو پانی مین ڈال دیا تھا۔ کڑے غائب تھے۔ ملزم شبہہ کے اوپر گرفتار کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ اوسکا پاؤن بالکل اُس نشان پا کے برابر تھا جو لاش کے قریب ملا تھا لیکن اس خاص امر کی شہادت قابل اطمینان نہ تھی یہ چھوکرا تین روز تک پولس کی حراست مین رہا اور اسکے بعد ایک دن صبح کو جسوقت اُسکو ہیڈ کانسٹبل رفع حاجت کے واسطے لے گیا تھا اُس سے آدھے گھنٹے کے اندر ایک کانسٹبل نے آکر اطلاع کی کہ ملزم اقبال کرنے پر آمادہ ہے۔ اوسوقت سب مجسٹریٹ صاحب بلائے گئے اور ملزم سب کو لاش کے قریب ایک مقام پر لے گیا اور ایک پتھر کے نیچے سے جوڑی کڑون کی برآمد کی۔ یہ کڑے بالکل معمولی تھے اور اُنپر کسی قسم کی کوئی نشانی نہ تھی لیکن متوفی کے باپ نے اور نیز اوس سنار نے جسنے متوفی کے کڑے بنائے تھے اُنکی حلفی شناخت کی۔ سارے مقدمہ کا دارمدار ان کڑون کی شناخت پر تھا۔ متوفی کے باپ نے حلف کیا کہ یہ کڑے سولہ روپیہ کی چاندی سے بنے تھے اور سونار نے بھی اسکی تصدیق کی۔ لیکن جسوقت کڑے عدالت مین تولے گئے تو اونکا وزن

صفحہ ۳ باہر نکلا - ان کپڑون کو بنے ہوے دس مہینہ کا زمانہ گذرا تہا اور اتنی مدت مین متوفی نے انکو کُل دو مرتبہ بیس بیس دن کے واسطے پہنا تہا - پس ظاہر ہے کہ اتنے تہوڑے استعمال سے اون کا وزن اسقدر کم نہین ہوسکتا تہا - اور یہ وہ کپڑے نہ تہے جو متوفی کے ہاتھ مین تہے - اس واقعہ کی نسبت یہی کہا جاسکتا ہے کہ گم شدہ کپڑون کے مماثل کپڑے کسی نے (شاید خود پولس نے) پتہر کے نیچے رکہدئے اور ملزم کو اقبال کرنے اور اُنکے برآمد کرنے پر راضی کیا - ملزم نے اپنے اقبال مین (جس سے اُسنے آگے چلکر انکار کیا) یہ بیان کیا کہ متوفی اتفاقی طور سے پانی مین گر پڑا تہا اور اُسوقت اُسنے کپڑے اوتار کر خوف کے مارے دفن کردئے تھے - ملزم بری ہوگیا - یہ بخوبی ممکن تہا کہ ملزم نے متوفی کو قتل کیا ہو - لیکن اسمین شک نہین کہ کپڑون کی داستان بالکل جہوٹی تہی اور اس قسم کا جہوٹا اقبال ایک ہی طرح سے حاصل ہوسکتا تہا یعنی بیجا ذرایع سے - اِس خاص مقدمہ مین جسم پر کچھ علامت تشدد کی نہ تہی -

---

مقدمہ نمبر ۴۴ - پیٹ کی چوٹ اور اُسکی وجہ سے پیرٹیونائیٹس کا پیدا ہوجانا -

اِس قسم کے بہت مقدمات ہین جنمین پیٹ کی چوٹ کی وجہ سے مرض مذکور الذکر پیدا ہوگیا ہے ڈاکٹر ٹیلر نے (جلد اوّل صفحہ ۶۶۷) ایک مقدمہ لکہا ہے - ایک سولجر کو ایک گولی جسکا زور تمام ہوچکا تہا پیٹ پر آکر لگی گولی لگنے کے بعد اُسکے پاؤن کے پاس گر پڑی اور نہ اُسکے کپڑون کو کچھ نقصان پہونچا اور نہ اُسکی جلد پر کوئی نشان ہوا - اُسوقت کچھ زیادہ درد نہین معلوم ہوا اور سولجر نے گولی اپنی جیب مین رکھ لی اور اسپتال تک جو دو میل کے فاصلہ تہا پیدل گیا - لیکن اُسکو پیرٹیونائیٹس اور ورم شانہ ہوگیا اور انہین امراض مین وہ مرگیا - چوٹ سے چند گھنٹے کے بعد تمام پیٹ کے اوپر سخت چوٹ لگنے کا نشان نمودار ہوگیا تہا -

مقدمہ نمبر ۴۵ - پیٹ کے کٹے ہوئے زخم سے صحت پانا -

ایک سولجر اتفاقاً اپنی سنگین پر اسطرح سے گرا کہ سنگین پیٹھ کی جانب سے گھس کر پیٹ مین سے ہوتی ہوئی ناف کے نیچے نکل آئی اس زخم کے ساتھ بھی مجروح چھ ہفتہ مین بالکل چنگا ہوگیا۔

مقدمہ نمبر ۴۶ - پیٹ کی چوٹ سے ہلاک ہوجانا۔

ڈاکٹر چیورس نے ایک مقدمہ لکھا ہے جسمین ایک شخص کی کمر مین داہین طرف کو بانس مارا گیا تھا اور وہ فوراً ہلاک ہوگیا۔ اس صورت مین کسی قسم کی چوٹ یا بیماری کی علامت لاش پر نہین پائی گئی اور ڈاکٹر چیورس نے یہی راے دی کہ چونکہ پیٹ کی چوٹ سامنے طرف کے اکثر اوقات بوجہ صدمہ اعصابی کے مہلک ہوتی ہے ممکن ہے کہ اس خاص صورت مین پہلو کی چوٹ سے بھی یہی اثر پیدا ہوا ہو

مقدمہ نمبر ۴۷ - ایضاً

ڈاکٹر کریا سپر نے مندرجۂ ذیل مقدمہ لکھا ہے۔ ایک ڈرگون سولجر کے پیٹ مین داہین طرف کو ایک چلتی ہوئی گاڑی کی چوٹ لگ گئی تیسرے دن اُسکو قے شروع ہوگئی۔ اور پیٹ مین سخت درد پیدا ہوا اور اُنیس ۱۹ گھنٹے کے اندر وہ مرگیا۔ اخیر تک اُسکے کُل حواس بجا تھے اور علامات جریان خون کے تھے جس مقام پر چوٹ لگی تھی وہان کوئی نشان نہ تھا لیکن لاش کے چیرنے سے پیٹ کے اندر آدھ سیر کے قریب بگڑا ہوا خون اور فضلے کے ٹکڑے پاے گئے امتحان سے معلوم ہوا ان چیزون کا منبع ایک پھوڑا ہے جو انتڑی کے وار پار ہوگیا ہے۔ یہ پھوڑا بالکل مدور تھا اور اسکے مُنھ کے اوپر کی جلد اولٹی ہوئی تھی اور بوجہ بوسید گی کے نیلی ہوگئی تھی۔ یہ بات ظاہر تھی کہ ہلاکت کا باعث یہی پھوڑا تھا اور اسکو چوٹ سے کچھ تعلق نہ تھا کیونکہ چوٹ کی وجہ سے اس قسم کا پھوڑا نہین پیدا ہوسکتا تھا۔ یہ بھی نہین کہا جاسکتا کہ چوٹ کے صدمہ سے یہ پھوڑا جو پہلے سے موجود تھا ٹوٹ گیا ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو جن علامات کا ذکر اوپر ہوا یہ فوراً پیدا ہوجاتے اور تین دن کا وقفہ نہین پڑتا۔

مقدمہ نمبر ۴۸ - ہلاکت کا سبب کیا تھا۔

مندرجہ ذیل ایک مثالیہ مقدمہ اس امر کا ہے کہ بعض وقت ہلاکت عجیب و غریب طور پر واقع ہوجاتی ہے اور سبب کا معلوم کرنا دشوار ہوجاتا ہے - یہ مقدمہ ضلع کڑپا مین ۱۸۷۹ء مین ہوا تحصیلدار تعلقہ س بقایاے مالگذاری وصول کرنے کے لئے ایک گاؤن مین گئے - رعایاے موضع مین سے ایک شخص نے جو تحصیلدار کے سامنے پیش ہوا گستاخی کی - یہ شخص کسیقدر تیز مزاج تہا اور تحصیلدار کا بیان ہی کہ اُسنے اشارہ سے دہمکی دی - تحصیلدار نے اُسکو چہڑی سے ایک کوچہ مارا - اس شخص کے ہاتھ پیچھے باندہ دئے گئے اور اوسکو گانون کے ایک باغ مین لیگئے - یہ وہان بیٹہا تہا کہ اتنے مین ایک گماشتہ وہان سے گذرا اور یہ کہکر کہ تو ہی وہ شخص ہے جو ہمارے تحصیلدار کو مارنا چاہتا تہا ایک لات اُسکے دائین جانب کو ماری - ملزم اس چوٹ کے صدمہ سے گر پڑا اور "آیو" پکار اُٹھا - یہ شخص دن بہر وہان رہا اور جو غذا اُسکو دی گئی تہی اُسکا بہت تہوڑا حصہ اُسنے کہایا - شام کو اُسکو تعلقہ کے محبس مین جو دس میل کے فاصلہ پر تہا لیگئے اثناے راہ مین اُسکی ناک اور مُنہ سے دو مرتبہ خون آیا - اور منہ سے جو خون نکلا وہ کسیقدر جما ہوا تہا - محبس مین پہنچتے ہی وہ بیمار ہوگیا اور غذا سے انکار کیا اور برابر کراہتا رہا دوسرے دن پہر اُسکی ناک اور مُنہ سے خون آیا - دوسرے تیسرے دن بہی اُسنے کچھ غذا نہین کہائی - اور چوتھے دن تہوڑے سے چاول سیاہ مرچ کے پانی کے ساتھ کہائے - پانچوین دن وہ بیہوش رہا اور چھٹے دن مرگیا - اس کل زمانہ مین متوفی برابر دائین جانب کو درد کی شکایت کرتا اور کراہتا رہا نفس جلد جلد اور مشکل کے ساتھ ہوتا رہا اور نیند مطلق نہین آئی - متوفی کو برابر قبض رہا لیکن مرنے سے کچھ پہلے تہوڑا سا تشنج ہوا اور ایک اجابت ہوئی - مرنے کے ساتھ ہی لاش دفن کردی گئی - اور رجسٹر مین موت کا باعث بخار لکھدیا گیا - چند روز بعد شکایت کی بنا پر لاش کھود کر نکالی گئی لیکن اُسوقت یہ کہا گیا کہ وہ اسقدر بوسیدہ تہی کہ امتحان ممکن نہ تہا - ضلع کے ڈاکٹر نے جو کہ دریافت کے وقت حاضر تہا یہ راے دی کہ متوفی کسی عضو اندرونی یعنی طحال یا جگر وغیرہ کے پہٹ جانے

سے نہین ہلاک ہوا اور نہ پسلی کے ٹوٹنے سے - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص محرور المزاج تھا اور غصہ کی شدت سے شاید شُش کے اندر کی کوئی رگ ٹوٹ گئی جسکی وجہ سے اُسکے منہ اور ناک سے خون نکلا اور بالآخر شُش مین ورم اور صلابت پیدا ہوگئی اور ان علامات مین بوجہ شدت انتشار و فاقہ کشی و عدم علاج کے ترقی ہوگئی - میری راے مین داہنی طرف کو لات کی چوٹ سے متوفی کا جگر نہین پھٹ سکتا تھا اور اگر ایسا ہوتا تو ہلاکت فوری ہوتی - اگر چوٹ کی وجہ سے جگر مین کسی قسم کا صدمہ بھی پہنچتا تو ورم ہوجاتا اور ورم جگر کے ساتھ یرقان - شدت کا نبجار کان کا درد اور اسہال کبدی یا سخت قبض اور دوسرے مشہور و معروف علامات کا ہونا ضروریات سے تھا - یہ بھی خیال کیا گیا کہ اگر لات کی چوٹ کی وجہ سے کوئی پسلی ٹوٹ گئی ہوتی تو متوفی دس میل چلکر نہین جا سکتا تھا اور اگر طحال پھٹ گیا ہوتا تو موت فوری ہوتی - لہذا چونکہ ایسی شہادت کے بعد جرم قتل انسان نہین ثابت ہوسکتا تھا مقدمہ کا فیصلہ اور طرح پر ہوا - جن مقدمات کا ذکر ہوچکا ہے اُن سے ثابت ہے کہ بجز اس صورت کے جسوقت زخم تیسری فقرۃ العنق کے اوپر نخاع مین لگا ہو یا جس صورت مین پاؤن کٹ گئے ہون ہر ایک قسم کے زخم لگنے کے بعد بھی مجروح دور تک چل سکتا ہے - اس خاص مقدمہ مین لاش تقریباً چودہ دن کے بعد کھودی گئی تھی اور یہ بات خیال مین نہین آتی کہ اتنی تھوڑی مدت مین وہ اسقدر بوسیدہ کیونکر ہوگئی کہ اُسکا چیرنا ناممکن ہوگیا - البتہ اس خاص صورت مین ابتدا ہی سے کُل اہلکارون نے ایکا کر لیا تھا کہ مقدمہ نہ چلنے پاوے -

مقدمہ نمبر ۴۹ - گلا کٹ جانے کے بعد بھی زندہ رہنا -

۱۸۷۶ء مین اس قسم کا ایک عجیب مقدمہ مقام مدن پلی مین ہوا - واقعات یہ ہین - اٹھوین اپریل کو ایک شخص نے اپنی جورو اور ایک اور شخص کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کا ارادہ کیا طبیب نے اوسکو تین بجے رات کو بہت سے خس و خاشاک مین چیت پڑا ہوا پایا اور اُسکا گلا کٹا ہوا تھا" اُسوقت

خون نہین جاری تہا لیکن معلوم ہوتا تھا کہ بہت سا خون بہہ گیا ہے اور مجروح کی نبض ساقط تھی تھوڑی دیر کے بعد اُسکو کسیقدر افاقہ ہوا اور وہ اسپتال مین بہیجا گیا - امتحان سے معلوم ہوا کہ قصبۃ الریہ کا اوپر والا حصہ کٹا ہوا ہے اور حلق بہی کٹ گیا ہے اور دونون جانب کو زخم اسقدر پھیل گیا ہے کہ کرانٹڈ وغیرہ عروق نظر آنے لگے ہین - زخم ریشم سے سیا گیا اور غذا مقعد کی طرف سے پہنچائی گئی - چند روز تک حالت اچھی رہی لیکن بالآخر یہ معلوم ہوا کہ مریض بوجہ کمی غذا اور پانی کے ضعیف ہوتا جاتا ہے - ٹانکے کٹ گئے اور بجز تہوڑے سے اندمال اور انقباض زخم کے اور کوئی فائدہ نہین ہوا - اس صورت مین زخم کے رستے سے غذا پہنچائی گئی کیونکہ مُنہ کے اندر جونکا پہنچانے مین دقت تھی - ۳ جولائی کی رپورٹ یہ تھی - مریض کی حالت بہتر ہے آج زخم کو چیر کر دوبارہ سیا اور غذا (دودھ انڈے اور شوربہ) مقعد کے رستے سے پہنچائی گئی ''

۹ جولائی '' ٹانکے پہر کٹ گئے لیکن زخم اُسقدر کھُلا ہوا نہین ہے جیسا پہلے تہا بعد حلق کے زخم چنگا ہونے کے جسوقت قصبۃ الریہ کا زخم سینے کا ارادہ کیا تو سخت تکلیف ہوئی اور کئی مرتبہ کاٹنے کے بعد زخم کسیقدر مندمل ہوا - گلے کے سوراخ پر ہاتھ رکھکر مریض بمشکل باتین کرسکتا تہا - اپریل ۱۸۶۸ع مین یعنی بارہ مہینے واقعہ کے بعد یہ شخص عدالت سشن ضلع کڑپا مین بہیجا گیا اور ۵ مئی کو اُسپر دو قتلون کا جرم ثابت ہوا اور سزاے حبس دوام دی گئی -

مقدمہ نمبر ۵ - ایضاً

ڈاکٹر جیورس نے اپنی کتاب کے صفحہ ۷۰ ہم پر ایک صورت لکھی ہے جسمین مجروح کرانٹڈ شریان کے کٹ جانیکے بعد بہی دوسرے دن تک زندہ رہا -

مقدمہ نمبر ۱۵ - ایضاً

۱۸۶۳ع مین ایک شخص نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کی - باہر کی کرانٹڈ شریان اور دائین طرف

کی گردن کی وردو دونون کٹ گئے تھے اور بہت ساخون نکلا تھا زخم داہین جبڑے کے زاویہ کے سامنے سے قصبتہ الریہ تک پہنچا تھا لیکن نلی نہین کٹی تھی۔ مجروح آدھے گھنٹے تک زندہ رہا لیکن بیہوش اور اُسمین بولنے کی قدرت نہین تھی۔

مقدمہ نمبر ۵۲ - ایضاً -

سنہ ۱۸۳۱ء مین ایک عورت بستر پر زخمی ہوئی تھی اور زخم نے کرانڈ شریان گردن کے ورد اور قصبتہ الریہ کو کاٹا تھا۔ اُسکی لاش پاس کے کمرے مین ملی جس سے ثابت تھا کہ وہ زخمی ہونیکے بعد بستر سے اُٹھکر چھ فیٹ تک چلی تھی اور پھر گر پڑی۔

گلا کٹ جانے کے بعد بولنے کی قوت کہان تک باقی رہتی ہے اسمین اختلاف راے ہے ڈاکٹر چیورس نے ایک صورت لکھی ہے (صفحہ ۴۲۶) جسمین شخص گلو بریدہ بولا لیکن بات سمجھ مین نہ آئی۔ مارچ سنہ ۱۸۵۸ء مین جو مقدمہ ٹیلچری مین ہوا تھا اور جسمین یہ کہا گیا تھا کہ کرانڈ شریان کے کٹجانے کے بعد بھی شخص مجروح نے اپنے قاتل کا نام بتایا تھا قابل وثوق نہین ہے۔ اِس مقدمہ مین تشریح نہین کی گئی کہ کسطرف کی کرانڈ کٹی تھی۔ مقدمات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ بیرونی کرانڈ شریان کے کٹ جانے سے ہمیشہ فوری ہلاکت وقوع مین نہین آتی لیکن جسوقت معمولی کرانڈ شریان[۱] کٹجاوے تو فوری ہلاکت تقریباً یقینی ہے۔ اور قوت کلام تو یقیناً سلب ہوجاتی ہی۔ ۶ فروری سنہ ۱۸۵۹ء کی بنیسر اخبار مین ایک عجیب مقدمہ لکھا ہے اسمین شخص مجروح کا گلا اسطرح پر کٹا تھا کہ داہین طرف کو تین انچھ کا زخم نیچے اور اندر کی طرف کو جھکتا ہوا لگا تھا اور اسنے کُل عضلات اور داہین کرانڈ اور گردن کی ورد اور اعصاب کو کاٹ دیا تھا اور فقرات العنق تک پہنچکر جو تھے فقرہ کو کاٹ ڈالا تھا لیکن نخاع کو صدمہ نہین پہنچایا تھا۔ اسکے ساتھہی جج کی راے اس مقدمہ مین یہ ہوئی کہ اِس قسم کا مجروح

[۱] کرانڈ شریانین - تین قسم کی ہین - کرانڈ بیرونی - کرانڈ اندرونی - کرانڈ معمولی -

شخص زخمی ہونے سے ایک مدت کے بعد بھی بہت لمبا چوڑا اظہار دینے کے لایق تھا۔ متوفی کی نابالغہ جورو کے اوپر اُسکے قتل کا الزام تھا۔ جوری نے اُسکو بری ٹھہرایا لیکن جج نے اختلاف رائے کرکے مقدمہ نگرانی مین بھیجا۔ اُسوقت یہ بات ظاہر ہوی کہ پولیس نے واردات کی پہلی اطلاع کو پوشیدہ رکھا تھا اور احتمال قوی یہ تھا کہ بیان مقتول مصنوعی تھا اس بنا پر ملزمہ بری اور رہا ہوگئی۔

مقدمہ نمبر ۵۳۔ ایضاً۔

مقدمہ سرکار بنام ڈانکس (وارک ۱۸۳۲ع) مین متوفی بعد ایسے زخم کھانے کے جس سے معمولی کراٹڈ اور بیرونی کراٹڈ کی بڑی شاخین اور گردن کی وردکٹ گئی تھین تیئس۲۳ گز چلکر ایک پھاٹک پر چڑھ گیا۔ امتحان سے معلوم ہوا کہ اتنی حرکت کے واسطے کم سے کم پندرہ سے بیس سکنڈ کا زمانہ درکار تھا۔

مقدمہ نمبر ۵۴۔ آنکھ کا نکالنا۔

۱۸۵۴ء مین بنگلور مین ایک مقدمہ بہت سخت اس قسم کا ہوا تھا۔ ایک زن محصنہ کے آشنا نے اُس سے تنگ آکر یا رقابت کی وجہ سے ایک ٹیڑھے چاقو سے اُسکی آنکھین نکال لین۔ اِس صورت مین عورت نے صحت پائی۔ (رپورٹ فوجداری عدالت ۱۸۵۴ع) ڈاکٹر جیورس نے ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک شخص نے اپنی نابالغہ جورو کی دونون آنکھین اُنگلیون سے نکال لین اور دوسری قسم کی زیادتیان کین محض اسوجہ سے کہ اُسنے صحبت سے انکار کیا تھا۔

مکناٹن کی رپورٹ جلد دوم صفحہ ۲۷۴ مین ایک مقدمہ لکھا ہے۔ ایک شخص نے اپنی جورو کے ہاتھ پاؤن باندھکر گرادیا اور اُسکی چھاتی پر بیٹھکر ایک گرم لوہے سے دونون آنکھین نکال لین۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جو لاشین کھیتون مین یا جنگل مین پڑی رہتی ہین اکثر اوقات شکاری جانور اُنکی آنکھون ہی پر پہلے حملہ کرتے ہین اور ایسی صورت مین یہ نہین خیال کرنا چاہیئے کہ زندگی کی حالت مین آنکھین نکالی گئی تھین +

# حصّۂ دوم

## باب اوّل اختناق

اختناق مین کُل وہ قسمین ہلاکت کی داخل ہین جنمین پہلے تنفس بند ہوجاتا ہے جیسے ڈوب مرنا پھانسی سے مرنا۔ یا دم خفا ہوکر مرنا۔

ڈوب مرنا۔ ڈوب مرنے مین موت کا باعث وہی ہے جو گلا گھونٹنے مین اور ان دونون صورتون مین اندرونی علامات ایک دوسرے کے مماثل ہین۔ ڈوب مرنے کی صورت مین بوجہ پانی ہیجانے کے تازی ہوا شُشش مین نفوذ نہین کرسکتی اور خون بخوبی صاف ہونے نہین پاتا۔ چونکہ آکسیجن کا خون مین ملنا موقوف ہوجاتا ہے اسواسطے جو خون جسم مین دوران کرتا ہے وہ ابقاے زندگی کی صلاحیت نہین رکہتا۔ بتدریج دل کی حرکت کم ہوتی جاتی ہے اور بالآخر بالکل موقوف ہوجاتی ہے اور اُسوقت شخص مختنق مرجاتا ہے۔ لیکن اختناق شروع ہونے کے بعد بھی دل کی حرکت دیر تک باقی رہتی ہے۔ اور جسوقت تک دل کی حرکت بالکلیہ موقوف نہوجائے جانبری محال نہین ہوتی۔ گلا گھونٹنے مین بھی بجنسہ یہی عمل ہوتا ہے۔ رسّی جو گلے مین باندہی جاتی ہے وہ ہوا کو شُشش مین نفوذ نہین کرنے دیتی۔ اور ہلاکت اُس ہی طرح سے وقوع مین آتی ہے جیسے ڈوب مرنے مین۔

علامات بیرونی۔ ڈاکٹر کیاسپر کی رائے ہے کہ بط[1] کی کھال ایک یقینی علامت ڈوب مرنے کی ہے

[1] بط کی کھال (کیوٹس انسرینا) اُس خاص حالت جلد کا نام ہے جسمین بالونکی جڑ زمین دانے پڑجاتے ہین اور اسوجہ سے مجموعی شکل جلد کی بالکل بط کی کھال کی سی ہوجاتی ہے۔

لیکن یہ علامت اُس ہی وقت مین پائی جاتی ہے جسوقت لاش کئی گھنٹے پانی مین رہ چکی ہو اور
پانی سے نکالنے کے بعد ہی معائنہ کی جاوے۔ جسوقت جلد مین اس قسم کی سُکڑ جسکو بط کی کھال سے
تعبیر کرتے ہین موجود ہو تو احتمال قوی یہ ہے کہ غریق زندگی کی حالت مین پانی کے اندر گرا ہے۔
لیکن بقول ڈاکٹر ٹیلر کے یاد رکھنا چاہیئے کہ بط کی کھال والی علامت ہر ایک ایسی ہلاکت مین موجود
ہوتی ہے جو کسی ناگھانی صدمہ سے ہوئی ہو مثلاً پھانسی سے مرنے کی صورت مین بھی۔ ڈوب مرنے
کی صورت مین چہرہ زرد اور سکون کی حالت مین ہوتا ہے اور اُسپر ایک ملائمیت ہوتی ہے۔ آنکھین
نیم باز۔ پپوٹے نیلے اور دیدے پھیلے ہوئے۔ مُنھ بند یا آدھا کھُلا ہوا۔ زبان پھولی ہوئی اور متورم
اور بعض اوقات اُسپر دانتون کے نشان۔ (ڈاکٹر جیورس اور ڈاکٹر گائی کی رائے ہے کہ یہ علامت
نہایت شاذ ہے) ہونٹھون اور نتھنون پر ایک قسم کا لعاب دار کف۔ ڈاکٹر کیاسپر لکھتے ہین کہ مردون
مین جو جیتے جی پانی مین گر کر مرے ہین قضیب عجیب طرح سے سُکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور یہ علامت
کسی اور قسم کی ہلاکت مین نہین پائی گئی ہے۔

ڈوبی ہوئی لاشون پر اکثر اوقات زخم اور چھلجانے کے نشانات ہوا کرتے ہین۔ جسم کا چھلجانا
اُسوقت مین ہوا کرتا ہے جب ڈوبنے والا شخص پانی کی تہ کو پہنچ جاوے یا کنوین مین جسم اوس کا
کنارون سے ٹکرائے اسی طرح گرتے وقت جسم یا سر کے کسی سخت چیز کے ساتھ ٹکرانے سے بھی
زخم پیدا ہو جاتے ہین۔ ڈوبی ہوئی لاش پر زخم کا پایا جانا ایک قسم کا شبہ زیادتی کا پیدا کرتا ہے۔
لیکن ایسے زخم کی نسبت یہ رائے قائم کرنے مین کہ زخم پانی مین گرنے سے پہلے لگا یا گیا ہے
بہت احتیاط چاہیئے۔ محض زخم کے کنارون کا سُکڑ جانا اسکی دلیل نہین ہو سکتی کہ زخم ڈوبنے سے
پہلے لگا تھا۔ کیونکہ اگر گرتے وقت یا فوراً گرنے سے پہلے یا فوراً مرنے کے بعد بھی زخم لگے تو یہ علامت
پیدا ہوگی۔ زخم کا ڈوبنے سے پہلے یا ڈوبتے وقت لگنا اندرونی اعضا کی حالت سے مستنبط

ہوسکتا ہے۔ مثلاً اگر اندرونی اعضا کی حالت سے کوئی علامت ڈوب مرنے کی نہین پائی جاتی اور جسم پر ایسا زخم موجود ہے جو باعث ہلاکت کا ہوسکتا تھا تو ایسی صورت مین گویا یقین ہوگا کہ زخم ڈوبنے سے پہلے لگایا گیا تھا اور مری ہوئی لاش پانی مین ڈالی گئی تھی۔ البتہ جسوقت زخم گولی کا ہو یا کوچا ہوا ہو تو کوئی شک نہین پیدا ہوسکتا۔ لیکن جسوقت جسم پر کوئی کچلا ہوا زخم ہو مثلاً کھوپری پر چوٹ ہو جس سے کھوپری شق ہوگئی ہو اور خود یہ چوٹ باعث ہلاکت ہوسکتی ہو تو البتہ شبہ ہوتا ہے۔ اکثر ہاتھ کی مٹھیان بند ہوتی ہین اور اُنکے اندر پانی کے خس و خاشاک یا ریتی وغیرہ ہوا کرتی ہے۔ یہ یقینی علامت اسکی ہے کہ جسم زندگی کی حالت مین پانی کے اندر گرا ہے لیکن البتہ دیکھ لینا چاہیے کہ گھاس وہی ہے جو اُس پانی کے اندر ہوتی ہے اور سنگریزے اور ریتی وغیرہ بھی وہی ہین جو اُس خاص پانی کی تہہ مین پائے جاتے ہین۔

ڈوب مرنے مین ایک بہت بڑی علامت جسکی طرف لحاظ رکھنا چاہیے خون کا رقیق ہونا ہے۔ بعض اطبا کی راے ہے کہ یہی ایک یقینی علامت ڈوب مرنے کی ہے لیکن یہ علامت بھی ہمیشہ نہین پائی جاتی اور اسکی نسبت اسیقدر کہا جاسکتا ہے کہ جسوقت یہ علامت موجود نہو اور اُسکے ساتھ اور علامات ڈوب مرنے کے بھی مفقود ہون تو ایسی صورت مین اس امر کا شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہلاکت کسی اور وجہ سے ہوئی ہے۔

---

اعضاے اندرونی کی حالت۔ شُشش علی العموم بہت پھولے ہوئے ہوتے ہین اور کُل جوف سینہ اُن سے بھرجاتا ہے۔ اُنکی صورت بالکل پل پلی ہوتی ہے اور اونگلی سے اُن پر نشان بنایا جاوے تو وہ قایم رہتا ہے کیونکہ اُنکے اندر پانی بھرجانے کیوجہ سے اونمین لچک باقی نہین رہتی۔ وزن بھی اونکا پانی کی وجہ سے اصلی وزن کا تگنا چوگنا ہوجاتا ہے۔ کاٹنے سے اونکے اندر سے ایک خون آلود پھین دار پانی نکلتا ہے۔ قصبتہ الریہ اور قصبتہ الریہ کی دونون بڑی شاخون اور شُشش کی اندرونی

باریک شاخون مین بھی اس ہی قسم کا پھین دار لعاب ہوتا ہے لیکن یہ علامت ہمیشہ نہین پائی جاتی اور اسکا وجود شاید اُس مشقّت پر موقوف ہے جو ڈوبنے والے پر تنفس کرنے کی کوشش مین پڑی ہو -
ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین ''کہ قصبات الریہ مین پھین دار لعاب کا ہونا دلیل اُس اختناق کی ہے جو ڈوبنے سے پیدا ہوتا ہے - جسوقت اس لعاب کے ساتھ شُش مین پانی بھی ہو تو یہ یقینی دلیل ڈوب کر مرنے کی ہے''- لیکن اگر لاش کا امتحان جلد نہ کیا جاوے یعنی موت سے دو تین گھنٹے کے اندر تو یہ پھین بالکل جاتا رہتا ہے - بعض اوقات معدہ کی غذا شُش اور قصبۃ الریہ کے اندر پائی جاتی ہے - اور یہ اُسوقت ہوتا ہے جب غریق بعد غذا کھانے کے ڈوبا ہو ایسی صورت مین قے ہو جاتی ہے اور جو مادہ قے مین نکلتا ہے تنفس کی کوشش مین کھنچکر شُش مین چلا جاتا ہے -

قلب - علی العموم قلب کی جانب راست کے جوفون مین خون ہوتا ہے اور بائین طرف کے اجواف یا تو بالکل خالی ہوتے ہین یا اونین دائین طرف کی نسبت بہت کم خون ہوتا ہے - لیکن یہ بھی قاعدہ کلیہ نہین ہے - ڈاکٹر اگسٹن نے تیرہ صورتون کے نتائج کو لکھا ہے جنمین سے دو مین دائین طرف کے اجواف خالی تھے اور چودہ مین بائین طرف کے - اور بھی صورتین ایسی موجود ہین جنمین ہلاکت ڈوبنے کی وجہ سے ہوئی تھی لیکن دائین طرف کے اجواف بالکل یا تقریباً بالکل خالی تھے - ڈاکٹر جیورس نے اس خاص معاملہ کی بہت تحقیق کی ہے اور بہت سے امتحان کے بعد اُنکی راے یہ ہے'' کہ اگرچہ بہت سی صورتون مین بطن راست اور اُذن راست مین معمول سے زیادہ خون پایا گیا لیکن عموماً جہان ہلاکت کے وقت سیلان خون مین کسی قسم کا رکاؤ نہین واقع ہوا اکثر قلبون مین یہ دونون بہت بھرے ہوئے نہین پائے گئے - اور متعدد صورتین ایسی دیکھی گئین جنمین اُذن قلب پھولا ہوا تھا اور بطن دبا ہوا اور اُسمین معمول سے زیادہ خون نہ تھا''، جسوقت لاش کا معائنہ ہلاکت سے کئی دن کے بعد کیا جاوے تو دائین جوفون کا خالی پایا جانا کوئی غیر معمولی امر نہین ہے - لیکن ڈاکٹر ٹیلر

لکھتے ہین کہ مجھے یاد نہین ہے کہ کوئی صورت ایسی دیکھی ہو جسمین اختناق کی وجہ سے ششش خون سے بہرا ہوا اور اُسکے ساتھ ہی قلب خالی ہو۔ ڈاکٹر جیورس لکھتے ہین" اگرچہ اختناق کی بہت سی صورتون مین بطن راست کی قوت انقباضیہ سلب ہو جاتی ہے اور اُسمین خون بہرا ہوا ہوتا ہی لیکن تاہم ایسی مثالین موجود ہین جنمین تنفس بند ہونے کے بعد بھی دل کی حرکت قایم رہتی ہے اور بطن راست گویا خالی ہوتا ہے اور دونون شششون مین خون بہت زیادہ ہوتا ہے" طبیب کو گواہی دیتے وقت ان چیزونکو یاد رکہنا ضرور ہے ورنہ اگر اُسنے اپنی شہادت مین یہ بیان کردیا ہو کہ ہلاکت اختناق کیوجہ سے وقوع مین آئی تو ممکن ہے کہ جرح مین یہ بات ثابت ہو کہ دائین طرف کے اجواف خالی تھے اور اُسوقت مین اُس سے اس بیان کی وجہ پوچھی جاوے گی کیونکہ عام راے یہ ہے کہ اختناق کی صورت مین بطن راست اکثر خون سے بہرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ بھی طبیب کو یاد رکہنا چاہیئے کہ اگر لاش کا معائنہ ہلاکت سے بہت دیر کے بعد ہوا ہے تو یہ خود دل کے خالی ہونے کے واسطے ایک وجہ کافی ہے۔

مقدمہ نمبر ۵۵۔ ایک بہت عجیب مثال اسکی ہے کہ موت کا سبب غلطی سے اختناق بتایا گیا تہا دماغ۔ ڈوب مرنے کی صورت مین عموماً دماغ کے عروق مین خون بہرا ہوا ہوتا ہے لیکن یہ بھی قاعدہ کلیہ نہین ہے۔ اور ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ یہی علامات نہ فقط اختناق کی اورصورتون مین بلکہ دوسرے اقسام کے ہلاکت مین بھی جنمین دماغ پر کچھ اثر نہین پہنچتا پاے جاتے ہین۔ لیکن بالغہ عورتون مین مسٹر سمپل نے عروق دماغ کو خالی پایا ہے۔ ڈوبی ہوئی لاشون مین اکثر اوقات فقرات العنق ٹوٹے ہوئے ہوتے ہین۔ ممکن ہے کہ یہ ڈوبنے سے پہلے کسی زیادتی کی وجہ سے ہوا ہو۔ لیکن ڈاکٹر جیورس نے دو صاف اور صریح صورتین لکھی ہین جنمین سو لہرون سے کم پانی مین غوطے لگائے ہین اور ہتہ زمین سے سر ٹکرانے کی وجہ سے اُنکی گردنین ٹوٹ گئی ہین۔

ڈاکٹر ٹیلر اس بحث کا خلاصہ یون لکھتے ہین۔ ”ڈوب مرنے کے ثبوت مین طبیب کو جس چیز پر تکیہ کرنا چاہیئے وہ اولاً معدہ مین پانی کا پایا جانا ہے اور ثانیاً شُشش اور قصبات الریہ مین پانی اور بھین دار لعاب کا پایا جانا“ معدہ مین پانی ہونے کی بابت ڈاکٹر جیورس لکھتے ہین کہ ممکن ہے کہ متوفی نے مرنے سے کچھ پہلے پانی پی لیا ہو۔ البتہ اگر معدہ مین کھاری پانی پایا جاوے اور لاش بھی کھاری پانی سے برآمد ہو یا یہ کہ معدہ مین کسی خاص قسم کا پانی یا گھاس وغیرہ ہو اور لاش بھی اُس ہی قسم کے پانی سے برآمد ہوئی ہو تو اُسوقت مین ڈوب مرنے کا احتمال نہایت قوی ہوجاتا ہے بلکہ درجہ یقین کو پُہنچ جاتا ہے۔ پانی کا معدہ مین ہونا اور اُسکے ساتھ ہی بھین دار لعاب کا قصبات الریہ مین پایا جانا البتہ یقینی علامت ڈوبنے کی ہے۔ اور جسوقت پانی معدہ مین نہو لیکن قصبات الریہ مین بھین دار لعاب ہو تو بھی احتمال قوی ڈوبنے کا ہے قلب کے بطن چپ مین جو خون ہوتا ہے اوسکی مقدار مین اسقدر اختلاف ہے کہ اس خاص علامت پر زیادہ وثوق نہین ہوسکتا۔ اور یہی دماغ مین خون ہونیکے بارہ مین بھی کہا جاسکتا ہے۔ مثلاً ممکن ہے کہ سکتہ کی بیماری کی وجہ سے خون دماغ پر چڑھ گیا ہو اور اُس حالت مین متوفی پانی مین گر پڑا ہو۔ شُشش مین پانی کا ہونا بھی یقینی علامت نہین ہے اور ایک مثال ایک لڑکے کی موجود ہے جو ڈوب کر مرا تھا۔ لیکن لاش پر کوئی معمولی علامت ڈوب مرنے کی نہین تھی اور نہ کسی اندرونی عضو مین معمول سے زیادہ خون پایا گیا تھا۔ بھین دار لعاب کی نسبت یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ممکن ہے کہ لاش کو پانی سے نکالنے کے بعد وہ اسطرح سے پڑی رہی ہو یا اُسکو اسطرح سے جنبش دیگئی ہو (مثلاً اُسکو سرنگون کیا گیا ہو) کہ شُشش سے پانی نکلکر لعاب مین مل گیا ہو۔ بیرونی علامت مین ہاتھون کو نہایت غور سے دیکھنا چاہیئے کیونکہ اگر مٹھیان بند ہون اور اونمین اُس ہی قسم کی گھاس اور سنگریزے وغیرہ ہون جو اُس پانی کے اندر ہین جسمین سے لاش برآمد ہوئی ہے تو یہ قطعی دلیل ڈوب مرنے کی ہے۔

اگر ہلاکت پانی مین گرنے سے پہلے وقوع مین آئی ہے تو ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ معدہ مین
پانی پایا جاوے - لیکن محض معدہ مین پانی کا نہین ہونا قطعی ثبوت اسکا نہین ہے کہ ہلاکت ڈوبنے
سے پہلے ہوئی ہے - اگر پانی مین ڈالدینے کے بعد غریق سطح آب پر نہ آوے تو پانی معدہ مین
پائے جانے کا بہت کم احتمال ہے - کیونکہ غریق پانی اُسیوقت پیتا ہے جب وہ سطح پر آجاتا ہے
اور تنفس لینے کی کوشش کرتا ہے پس اگر پانی کے اندر ہی اختناق ہوگیا ہے تو احتمال یہی کہ
پانی معدہ کے اندر نہین جاوے گا کیونکہ اختناق کے ساتھ ہی گھونٹنے کی قوت سلب ہوجاتی ہے -
یہ امر جانورون پر تجربہ کرنے کے ذریعہ سے ثابت ہوا ہے -

اتفاقی طور پر یا خودکشی کرکے ڈوب مرنا - اتفاقی طور سے ڈوب مرنے والی اکثر عورتین ہین
کیونکہ ان ہی کا کام پانی بھرنا ہے اور یہ جسوقت خیال کیا جاوے کہ کسقدر عورتین اور اکثر اوقات
کمسن لڑکیاں کس بے احتیاطی کے ساتھ دو پتھرون پر پاون جماکر ایک بھاری سا گھڑا پانی
کا کوے سے کھینچتی ہین تو اس قسم کی اتفاقی موتون کی تعداد پر تعجب نہین ہوتا - لیکن تاہم ایک
بہت بڑی تعداد ایسی موتون کی جنکی نسبت یہ رپورٹ ہوتی ہے کہ اتفاقی یا خودکشی کی وجہ سے
ہوئی ہین بلاشبہ قتل کی صورتین ہین - نہایت مناسب ہوگا اگر ہر ایک مجسٹریٹ یہ حکم دیدیوے
کہ جتنے مقدمات اتفاقی ہلاکت یا خودکشی کے ہون اُن سب مین لاش نزدیک سے نزدیک کے اسپتال
مین چیر کر دیکھنے کے واسطے بھیجدی جاوے - عہدہ داران دیہی کے واسطے جنکا کام پہلے لاش کو
امتحان کرنا ہے نہایت مفید ہوگا اگر وہ یاد رکھین کہ جب کوئی عورت بالارادہ خودکشی کی غرض سے
اپنے کو ڈباتی ہے تو وہ اکثر اپنی ساڑھی کے آنچل اپنی ٹانگون کے بیچ مین سے نکالکر پیچھے کیطرف
دھوتی کی طرح کمر مین گھونس لیتی ہے - یہ مقتضاے حیا ہے تاکہ جسوقت لاش برآمد ہو ستر نہ کھلجاوے
یہ رسم اضلاع ملک مستردہ مین موجود ہے - اور یقین ہے کہ دوسرے اضلاع مین بھی ہوگی لیکن

البتہ اس علامت کی نسبت اسیقدر کہا جا سکتا ہے کہ یہ محض ایک سراغ ہے اور مزید تحقیقات کا ذریعہ
جب ڈوبی ہوئی لاش کے ہاتھ پیر بندھے ہوے ہون یا کوئی بڑا بوجھ اُسکے ساتھ ہو تو فوراً شبہہ زیادتی
کا پیدا ہوتا ہے - لیکن اس صورت مین بھی کوئی عام قاعدہ نہین قایم کیا جا سکتا کیونکہ دو یقینی مقدمات
خودکشی کے ایسے موجود ہین جنمین متوفیون نے (ایک صورت مین تو متوفی تیراک تھا) خود اپنے ہاتھ
پانون اس غرض سے باندھ دئے تھے کہ جلد مر جادین - ایسے مقدمات مین پہلا امر گرہون کا امتحان
کرنا اور معلوم کرنا ہے کہ آیا وہ ایسی ہین کہ متوفی اونکو اپنے دانتون سے باندھ سکتا تھا - ڈوب مرنے
کے کُل علامات کی نسبت یہی کہا جاویگا کہ کوئی عام قاعدہ نہین قرار دیا جا سکتا اور سب سے ضروری امر
اس بات کا دریافت کرنا ہے کہ آیا ہلاکت ڈوبنے سے پہلے وقوع مین آئی تھی یا بعد -

ڈوب مرنے کی صورتون مین کہانتک موت کا باعث خالص اختناق ہے اور کہانتک اور اسباب
اختناق کے ساتھ شامل ہین - ڈی ورجی جسکا تجربہ ڈوب مرنے کے مقدمات مین نہایت وسیع ہے
لکھتا ہے کہ خالص اختناق پچیس فیصدی دیکھا گیا ہے اور ساڑھے بارہ فیصدی ایسی صورتین
ہین جنمین اختناق مطلق نہین پایا گیا - اور وہ صورتین جنمین اختناق اور اور اسباب شامل تھے ساڑھے
باسٹھ فیصدی پائے گئے - خالص اختناق کی صورتون مین محض ڈوبنا باعث ہلاکت ہوا ہے -
اور جن صورتون مین مطلق اختناق نہین پایا گیا اُنمین ہلاکت قبل ڈوبنے کے واقع ہوئی ہے لیکن ان صورتون
مین ضرور نہین ہے کہ ہلاکت کا باعث کوئی زیادتی مجرمانہ ہوئی ہو - مثلاً ممکن ہے کہ کسی شخص کو سکتہ
ہوگیا ہو اور وہ بیجان ہو کر پانی مین گر پڑا ہو - یا کوئی شخص بلندی سے کوے مین گر پڑے اور اس
صدمہ سے اُسکی کھوپری پھٹ جاوے اور وہ فوراً ہلاک ہو جاوے - یہ صورتین شاذ ہین (اگرچہ
ایک مثال اسکی بھی بہت ہی محقق موجود ہے) اور جس وقت کوئی لاش کوے سے برآمد ہو اور اُسمین
اختناق کے علامات نہ پائے جادین تو بہت ہی قوی شبہہ قتل کا پیدا ہوتا ہے - بقیہ ساڑھے باسٹھ

صورتون مین ہلاکت کا باعث کچھ تو اختناق ہے اور اور کچھ اسباب مثل چوٹ یا اور امراض کے مثلاً جو شخص سکتہ کی حالت مین ڈوب جاوے تو اوسکی لاش مین سکتہ اور ڈوبنے کے دونون علامات پائی جاوینگے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص گرنے مین چوٹ کہاے تو شاید ہلاکت فقط چوٹ کے سبب سے نہوگی بلکہ اختناق بھی اوسمین شریک ہوگا۔ پس اگر لاش پر چوٹ کے نشان ہون تو اس بات کا دریافت کرنا نہایت ضروری ہے کہ یہ چوٹ گرتے وقت تو نہین لگی تہی۔ مچھلیون اور کیکڑون کے لاش پر حملہ کرنے کے بارہ مین یورپ مین مصنفین کی راے یہ ہے کہ جب تک لاش مین بوسیدگی شروع نہو جاوے یہ حیوانات حملہ نہین کرتے۔ لیکن ڈاکٹر چیورس کی راے اسکے خلاف مین ہے۔ جانوران آبی کے حملہ سے جو کچھ نشانات لاش پر پیدا ہوئے ہون اونکو بہت احتیاط سے قلمبند کرنا چاہیئے کیونکہ ایک مقدمہ اس قسم کا موجود ہے جسمین ایک لاش کوے سے برآمد ہوئی جسکا ایک کان غائب تھا اور اسکی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ اسکو مچھلیان کھا گئین۔ لیکن چونکہ طبیب نے زخم کے کنارون کی نسبت پوری تحقیقات نہین کی تہی لہذا اس امر کی نسبت کوئی فیصلہ نہو سکا۔

سالانہ رپورٹون کے اتفاقی اموات۔ کل صوبہ جات کی سالانہ رپورٹ انتظام مین ایک باب اتفاقی اموات کا ہوا کرتا ہے۔ ان اتفاقی اموات مین اول مد خودکشی کی غرض سے ڈوب مرنا ہے۔ دوم۔ اتفاقی طور پر ڈوب مرنا۔ سوم۔ سانپ اور جانوران درند کے کاٹنے سے مرنا۔ ان مدات پر غور کرنے سے نہایت عمدہ نتائج نکلتے ہین مثلاً مدراس پریسیڈنسی کی رپورٹ ۱۸۸۳ء سے معلوم ہوتا ہے کہ مد اول مین (۱۱۰۵) اموات تھے اور مد دوم مین (۵۸۸۰) اور مد سوم مین (۲۳۱۸) غرض مجموعی اموات اتفاقی (۹۳۰۳) تھے پچھلی رپورٹون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ منجملہ مد سوم جانوران درند کی وجہ سے کل (۲۹) ہلاکتین وقوع مین آئی تہین اور یہ تعداد تقریباً ہر سال مین اسیقدر رہا کرتی ہے۔ پس اس تعداد پر کچھ اضافہ کرنے کے بعد بھی فرض کیا جا سکتا ہے کہ سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے (۲۱۴۹) ہلاکتین وقوع مین آئین

چونکہ مجموعی تعداد اموات کی کل اسباب سے (۵۴۱۹۳۰) تھی لہذا گویا ئمین اتفاقی اسباب سے ہر (۵۸) اشخاص مین ایک شخص ہلاک ہوا اور اگر سانپ کے کاٹنون سے قطع نظر کی جاوے تو فقط ڈوب مرنے کی ایک وجہ سے (۶۹۸۵) اشخاص یعنی ہر (۷۷) مین ایک شخص مرا۔ اب اگر اس تعداد مغروقین کو غور سے دیکھا جاوے تو یہ ایک غیر معمولی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ اور اسمین اتفاقی موت کی صورت مین بالغ اشخاص مین مردوزن مین دو اور تین کی نسبت ہے، اور بچون مین قریب قریب برابر اور یہ قرین قیاس بہی ہے کیونکہ پانی بہرنے کا کام اکثر عورتون سے لیا جاتا ہے۔ جب بچون اور بالغ اشخاص کی تعداد کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو یہ دونون برابر برابر پائے جاتے ہین۔ غرض یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسقدر کثیر تعداد مردوزن کی کیون سال بسال اتفاقی طور سے ڈوب مرتے ہین اور بچون کی تعداد بھی اسقدر زیادہ کیون ہے۔ اور یہی شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک بڑا حصہ ان اتفاقی اموات کا فی الواقع قتل کے تحت مین آنا چاہیئے۔ ڈاکٹر چیورس اپنی کتاب مین مسٹر الکزانڈر کلکٹر چمپارن سے نقل کرتے ہین "جب مین پہلے اس ضلع مین گیا تو اون اشخاص کی تعداد جو روز ڈوب کر مر جاتے تہے سنکر مجھے سخت تعجب ہوا اور یہ اشخاص اکثر عورتین اور بچے ہوا کرتے تہے اور مجھے شبہ پیدا ہوا۔ اوسوقت مین نے سخت حکم دیا کہ کل اس قسم کی لاشین شفاخانہ مین چیرنے کے واسطے لائی جاوین۔ اس حکم کے بعد ہی ایسے اموات کی تعداد کم ہوگئی" مسٹر الکزانڈر کو یقین تہا کہ بہت سے ایسے اشخاص غائب کردئے گئے تھے۔ ڈاکٹر چیورس نے ایک پولس سپرنٹنڈنٹ کا بہی ذکر لکھا ہے جسنے اسی قسم کا حکم اپنے ضلع مین دیا تہا اور اسکے بعد ہی معلوم ہوا کہ بہت بڑا حصہ اتفاقی اموات کا فی الواقع قتل کے مقدمات تھے اور انمین پیروی کے بعد مجرم سزایاب بھی ہوئے۔ چونکہ افسران دیہی جنکا کام لاش کو پہلے دیکھنے کا ہے اپنا فرض بخوبی ادا نہین کرتے ضرور ہے کہ گورنمنٹ اتفاقی ہلاکت کی صورتون مین لاش کو شفاخانہ بہیجے جانے اور چیرے جانے کے بارہ مین قطعی احکام جاری کرے اور اب چونکہ شفاخانہ جات ہر ایک تعلقہ مین ہوگئے ہین اس حکم کی تعمیل چنداں دشوار نہین ہوسکتی

مسٹر مالاباری نے جو تحریر فی الحال ہندو بیواؤن کے ازدواج ثانی کے بارہ مین مشتہر کی اُسمین بہی وہ لکھتے ہین کہ کتنی کنواری بیواؤن کی زندگی کا خاتمہ گناہ اور بیحرمتی پر ہوتا ہے اور کتنی ہی بیعزتی اور بدنامی کی داستانین شخص گناہگار کے اتفاقی موت پر تمام ہوجاتی ہین - اکثر اوقات سیج کوسے کی تہہ مین ہوا کرتا ہے اور اگر کسی وقت بہی کنوا اپنی سرگذشت کو بیان کرسکے تو کیا ہی پُردرد اور حیرت انگیز کہانیان اسکے سینہ سے نکلین -

غرض یہ ہے کہ ان تحقیقات اموات اتفاقی کے ہندسون پر جسقدر زیادہ غور کیا جاوے اُسیقدر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اموات کا ایک بہت بڑا حصّہ فی الحقیقت قتل کے تحتہ مین شریک ہونا چاہیے -

## نظائر متعلقہ باب اوّل حصّہ دوم

مقدمہ نمبر ۵۵ - ڈوب مرنے کی تشخیص مین غلطی -

ڈاکٹر چیورس نے ایک عجیب مقدمہ لکہا ہے جسمین علامات ظاہری کی وجہ سے تشخیص مین دہوکا ہوا تہا اور جس مقدمہ کے دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ طبیب کو اپنی راے قایم کرنے مین کسقدر احتیاط چاہیے شہر کلکتہ مین ڈاکٹر وڈفورڈ نے ایک یوروپین ملاح کی لاشس کا امتحان کیا جو پولیس کے لاش خانہ مین پڑی ہوئی تہی - لاشس کی حالت یہ تہی - کپڑے پانی مین تر تہے - نتہنون کے گرد خون آلودہ جہین تہا - ہاتہ بالکل بہیگے ہوے تہے - لیکن بوٹ نے پاؤن کو محفوظ رکہا تہا - موت کو چوبیس گہنٹے گذر چکے تہے اور بوسیدگی نہایت سرعت کے ساتہ پہیل رہی تہی - جلد پر آبلے تہے اور سارے جسم مین ریتی لگی ہوئی تہی - دماغ کے عروق خون سے بہرے ہوئے تہے - اور شُشش اور دیگر احشا کے عروق مین بہی زیادہ خون تہا - ڈاکٹر وڈفورڈ نے یہ راے دی کہ متوفی ڈوب کر مرا ہے - لیکن کارونر نے کیفیت طلب کی

کیونکہ پولیس کی رپورٹ مین یہ تہا کہ متوفی حوالات مین مرض سکتہ سے مرا۔اصل واقعہ یہ تہا کہ لاش کو حوالات سے اُٹھاکر لاش خانہ مین لیگئے تھے اور یہ بہت ہی تنگ اور پست حجرہ تہا اور اس حجرہ کی کہڑکیان جو زمین سے کل تین فیٹ بلند تہین کُھلی ہوئی تہین - لاش ٹہیک رُخ کی کہڑکی کے پاس ایک میز پر ڈال دی گئی تہی - شب کو پانی بہت شدت سے برساتہا اور ہوا بھی بہچوا تھی - اوراس حالت مین ڈاکٹر وڈفورڈ نے لاش کا معائنہ کیا - نہ فقط کپڑے بھیگے ہوئے تھے بلکہ جسم مین ریتی بہری ہوئی تہی - (ڈاکٹر وڈفورڈ نے اپنی رپورٹ مین یہ بہی لکہا کہ بنگالہ مین ڈوبی ہوئی لاشین اگر اپنے مقام سے نہ اُٹھائی جادین تو اُن پر ہمیشہ باریک ریتی ہوا کرتی ہے) فی الواقع کہڑکی کے اوپر کا پلاسٹر ٹوٹا ہوا تہا اور پانی اور ہوا کے زور سے دبکر لاش پر بچھ گیا تہا - ڈاکٹر جیورس لکہتے ہین کہ اس مقدمہ مین "کل بیرونی علامتین ڈوب مرنے کی موجود تہین اور اعضاے اندرونی کی حالت بہی بوجہ سکتہ سے مرنے ڈوب مرنے کی حالت سے مشابہ ہوگئی تہی" لیکن اسکے ساتہہ ہی ڈوب مرنے کے اندرونی علامات مین سے دو بہت بڑی علامتین اس خاص صورت مین مفقود تہین اور اگر ڈاکٹر وڈفورڈ انکی طرف لحاظ کرتے تو اُن کو یقینی مزید تحقیقات کی ضرورت پڑتی - یعنی اولاً معدہ یا شُشش مین پانی کا نہونا اور ثانیاً شُشش اور قصبات الریہ مین پھین دار لعاب کا نہ پایا جانا جس لاش مین استنے علامات ڈوب مرنے کے پائے جاوین اگر وہ فی الواقع ڈوبی ہوئی لاش ہوتی تو ان دونون علامتون کا مفقود ہونا گویا محالات سے تہا نتھنون کے گرد پھین کا ہونا خود اسکی دلیل تہی کہ لاش کے اُٹھانے بٹھانے مین پانی معدہ سے نہین نکل گیا ہے اور قصبات الریہ ہوا سے خالی نہین ہوئے ہین - یہ مقدمہ نہایت دلچسپ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیب کو لاش کے امتحان کرنے مین کسقدر احتیاط لازم ہے اور محض علامات پر کسقدر کم وثوق ہوسکتا ہے -

مقدمہ نمبر ۵۶ ایضاً

ڈاکٹر گیا سپر نے ایک شخص کا حال لکھا ہے جسکی لاش مفقود الخبر ہونے سے دس دن کے بعد ڈوبی ہوئی ملی - وہ ایک رقم مالگذاری جو اسکے ذمہ تھی ادا کرنے گیا تھا اور اس رقم کی رسید اوسکی جیب مین ملی لیکن ایک دستاویز جسکو وہ اپنے ساتھ لیکر گیا تھا غائب تھی - لاش نہایت بوسیدہ تھی آنکھین پتھرائی ہوئی اور زبان دانتون کے بیچ مین زور سے دبی ہوئی - گلے کے بائین جانب ایک سفید دبا ہوا نشان دو جو کے برابر چوڑا تھا - شش بہت پھولے ہوئے تھے - بایان جانب قلب کا خالی تھا اور دایان جانب سیاہ اور لسدار خون سے بھرا ہوا تھا قصبۃ الریہ مین تھوڑا سا خون آلود جھین ابھی تک باقی تھا لیکن پانی نہ معدہ مین تھا اور نہ شش مین دماغ بالکل ایک خون آلود حلوا بن گیا تھا اور اوسکا امتحان کرنا ممکن تھا - سر کی ہڈیان سلامت تھین - مُنھ اور آنتون کا امتحان کیمیائی طور سے کیا گیا لیکن انمین کوئی زہر نہین پایا گیا - اطبا کی راے یہ تھی (۱) متوفی اختناق سے مرا - (۲) ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ یہ اختناق بوجہ ڈوبنے کے پیدا ہوا تھا (۳) چونکہ لاش بہت بوسیدہ ہے گلے کے نشان سے کسی قسم کا یقینی استنباط نہین کیا جا سکتا - (۴) اگر فرض کیا جائے کہ موت کا باعث ڈوبنا تھا تو یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ ڈوبنا کسی اور کے فعل مجرمانہ کا نتیجہ تھا یا خودکشی کے ارادہ سے تھا یا اتفاقی - کئی مہینے کے بعد دستاویز گم شدہ ملی اور مزید تحقیقات عدالتی سے معلوم ہوا کہ اس خاص صورت مین ڈوب مرنا خودکشی کی غرض سے تھا -

مقدمہ نمبر ۵۷ - یہ مقدمہ ایک مرگی کے مریض کا ہے جسمین اوسکی لاش ایک کم عمق گڑھے مین ڈوبی ہوئی ملی - اس مقدمہ کو ڈاکٹر گیا سپر نے ذکر کیا ہے اور اسکی تفصیلی رپورٹ ذیل مین نقل کیجاتی ہے جرمنی مین یہ رپورٹ نہایت عمدہ سمجھی جاتی ہے اور اسکے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ لاش کس احتیاط کے ساتھ دیکھی گئی اور کتنی عمدگی کے ساتھ ہر ایک امر کا لحاظ کیا گیا ہے -

# (۱) امتحان بیرونی

(۱) لاش پانچ فیٹ اور پانچ انچ لمبی ہے - عمر قریب چالیس سال کے ہے اور جسم فربہ سر پر سرخی مائل بال بکثرت ہین - آنکھین نیلی ہین اور زبان دانتون کے پیچھے ہے - زبان پر مٹی جمی ہوئی ہے علی الخصوص نوک زبان پر -

(۲) موت کی اکڑ موجود نہین ہے -

(۳) جسم کا رنگ معمولی لاش کا ہے - لیکن پیٹ بوجہ بوسیدگی کے سبز ہوگیا ہے - اور چہرہ بوجہ چوٹ لگنے کے سُرخ ہے -

(۴) وسط پیشانی کے قریب دو نشان تلے اوپر سُرخ رنگ کے مائل بہ زردی ہین یہ نشان گول قطر مین پون انچھ کے قریب اور سخت ہین - ان کو کاٹنے سے انکے نیچے کچھ جما ہوا خون نہین پایا گیا -

(۵) ناک کے اوپر بھی اُسی قسم کا نشان ہے جو (۴) مین بیان کیا گیا -

(۶) پشت دست اور جا بجا چہرے پر اور ہتھیلی پر مٹی ہے -

(۷) ہاتھ اور پیر نیلگون ہین اور دونون علی الخصوص ہاتھون پر لبان مین جھریان ہین -

(۸) نیچے کے اطراف کی جلد اور بازو کی جلد پر وہ کیفیت جسکو بطخ کی کھال کہتے ہین موجود ہے -

(۹) جسم کے اجواف مین کوئی خارجی شئے نہین پائی گئی بجز اسکے کہ منھ مین کسقدر مٹی تھی -

(۱۰) بائین آنکھ کے بیرونی زاویہ سے مٹی دہونے کے بعد اوپر اور نیچے کے پپوٹون پر ایک میلا نیلگون سُرخی مائل نشان پایا گیا اور کاٹنے سے اسکے نیچے کسیقدر جما ہوا خون بھی تھا -

(۱۱) گردن اور اعضائے تناسل اپنی اصلی حالت مین ہین اور بجز ان علامات کے جو بیان کئے گئے لاش پر اور کوئی بیرونی علامت نہین پائی گئی -

# (ب) امتحان اعضاے اندرونی

## (۱) کھوپری اور دماغ

(۱۲) کھوپری کے اوپر کی جلد وغیرہ مین کوئی غیر معمولی بات نہین پائی جاتی - کھوپری کی ہڈیان سلامت ہین اور انکی دبازت غیر معمولی یعنی پاؤ انچ ہے -

(۱۳) غشاے حامل العروق مین صاف وصریح اجتماع خون ہے لیکن نہ غیر معمولی حد تک -

(۱۴) دماغ مین صلابت ہے لیکن عروق مین زیادہ خون نہین ہے -

(۱۵) چپ وراست کے بطون[۵۱] دماغیہ مین خون کا پانی اچھی طرح سے بھرا ہوا ہے - اور کوراڈ پلیکسس[۵۲] کے عروق بھی بھرے ہوئے ہین -

(۱۶) پیچھے والا حصّہ دماغ کا جسکو سیری بلم[۵۳] کہتے ہین اصلی حالت پر ہے -

(۱۷) پانس ورولائی[۵۴] اور میڈلا آبلانگٹیا[۵۵] بھی اپنی اصلی حالت پر ہین -

(۱۸) کُل اجواف دماغی خون سے بھرے ہوئے ہین -

(۱۹) کھوپری کا نیچے والا حصّہ سلامت ہے - اور بجز علامات مندرجہ بالا کے اور کوئی علامت کھوپری یا اندرونی اعضا مین نہین پائی گئی -

## (۲) جوف سینہ

(۲۰) کُل اعضا اپنے اپنے مقامات پر ہین - دایان شُش کسیقدر پسلیون مین چپیان ہے لیکن یہ التصاق پورا معلوم ہوتا ہے - دونون ششون کا رنگ معمول سے زیادہ سیاہ ہے - اور پورا

---

۵۱ بطون دماغیہ - دماغ کے وسط مین نیچے کی طرف دو جوف ہین جنکو بطون دماغیہ کہتے ہین - ۵۲ ان بطون کے اندر ایک اجتماع عروق کا ہوا ہے جسکا نام کوراڈ پلیکسس ہے - ۵۳ سیری بلم دماغ کے سب سے پیچھے والے حصّہ کا نام ہے - اسکے دو بڑے مدور ٹکڑے ہین - ۵۴ ان مدور ٹکڑونکو آپس مین ملانے والا ٹکڑا اسفید دماغی مادہ کا پانس ورولائی کہلاتا ہے - ۵۵ نخاع کا اوپر والا پھیلا ہوا حصّہ جو فقرۂ اول اور پانس ورولائی کے بیچ مین واقع ہوا ہے اُسکو میڈلا آبلانگٹیا کہتے ہین -

جوف سینہ اون سے بہرا ہوا ہے اور اونمین خون زیادہ ہے اگرچہ حد سے زیادہ نہین ۔ششون مین پانی نہین ہے ۔

(۲۲) پیریکارڈیم مین معمولی مقدار پانی کا ہے ۔ قلب کے عروق کارونری [۵۱] مین بہت خون ہے اور دایان جانب قلب کا بالکل رقیق اور سیاہ خون سے تنا ہوا ہے ۔ برخلاف اسکے بایان جانب خالی ہے ۔

(۲۳) قصبتہ الریہ اور حلقوم دونون خالی اور اصلی حالت پر ہین ۔ لاش کے امتحان کرتے وقت مٹی سے بہرا ہوا لعاب اوپر سے نیچے کو بہتا ہے ۔

(۲۴) حلق خالی ہے ۔

(۲۵) بائین ششش کے پردہ کے اندر قریب تین اونس کے خون آلود پانی ہے ۔

## (۳) جوف بطن

(۲۶) کل اعضا اپنے اصلی مقامات پر ہین ۔ معدہ کے اندر ایک زردی مایل سبز پانی ہے جسمین غذا کے ٹکڑے اور مٹی متمیز ہوتی ہے لیکن اور لحاظ سے معدہ اصلی حالت پر ہے ۔

(۲۷) پنکریاس اصلی حالت پر ہے ۔

(۲۸) جگر مین سیاہ اور رقیق خون کثرت سے بہرا ہوا ہے اور پتّا بہی بہرا ہوا ہے ۔

(۲۹) طحال مین کوئی غیر معمولی علامت نہین ہے ۔

(۳۰) ماساریقیہ [۵۲] ۔ اور اومنٹم [۵۳] مین بہت چربی ہے ۔

---

[۵۱] خود قلب کے عضلات کو جن عروق کے ذریعہ سے خون پہنچتا ہے اونکا نام عروق کارونری ہے [۵۲] پیریٹونیم کا وہ حصّہ جو امعا کو جوف بطن کی دیوار سے ملاتا ہی اسمین اکثر بہت چربی ہوتی ہے اور ایسی چربی کی وجہ سے موٹے آدمیون کا پیٹ بہت بڑا معلوم ہوتا ہے [۵۳] اومنٹم پیریٹونیم کے اوس حصّہ کو کہتے ہین جسمین کوئی عضو لپٹا ہوا ہو ۔

(۳۱) گردن کے عروق مین بہت خون بہرا ہوا ہے -

(۳۲) امعا کی نسبت اسیقدر لحاظ کے قابل ہے کہ بڑے امعا مین فضلہ بہرا ہوا ہے -

(۳۳) مثانہ خالی ہے -

(۳۴) سو پیریر دینا کیو ایعنی وریدا جوف اعلی[ل] سیاہ اور رقیق خون سے تنی ہوئی ہے -

لاش کی تشریح کے بعد اطباے ناظرین نے یہ راے قایم کی -

(۱) متوفی قلب اور شُش کے سکتہ سے مرا -

(۲) ہلاکت ایک میلے پانی کے اندر وقوع مین آئی -

(۳) اسواسطے متوفی پانی مین گرتے وقت زندہ تہا -

(۴) (بجواب سوال) نشان یعنی اکائی موسس جو بائین آنکھ کے اوپر تہا اور جسکا بیان ضمن (۱۰) مین کیا گیا ہے باعث ہلاکت کا نہین ہو سکتا -

پڑہا گیا منظور کیا گیا اور دستخط کیا گیا

| | |
|---|---|
| کیاسپر | لٹنکے |

بموجودگی ہمارے موافق مندرجہ بالا عمل کیا گیا

| | |
|---|---|
| جارڈن | بیڈالٹ |

یہ نقط امتحان لاش کے متعلق تحریر ہے - اس امتحان کے اوپر ڈاکٹرون کی رپورٹ جرمنی مین ایک علیحدہ چیز ہوا کرتی ہے اور یہ رپورٹ تفصیلاً ذیل مین درج کی جاتی ہے -

[ل] خون تمام جسم مین پہیلنے کے بعد دو بڑے اوراد کے ذریعہ سے قلب کے دائین اُذن مین آتا ہے - ان مین سے ایک ورد اوپر سے آتی ہے اور دماغ وغیرہ سے خون لاتی ہے اور ایک نیچے کے اعضا سے جو ورد اوپر سے خون لاتی ہے اُسکا نام وریدا جوف اعلی ہے اور جو ورد نیچے کے اعضا سے خون لاتی ہی اُسکو وریدا جوف اسفل کہتے ہین -

## طبّی اور قانونی رپورٹ بابتہ دریافت سبب ہلاکت (ح)

بموجب ہدایت رائل ڈسٹرکٹ کمیشن شارلاٹن برگ مورخہ ۵ ر ماہ حال بمقدمہ دریافت بالا ہم لوگ رپورٹ مندرجہ ذیل پیش کرتے ہین -

(ح) کی نسبت یہ اطلاع ملی کہ وہ مدت سے مرگی کے مرض مین گرفتار تھا اور ایک دن دفعۃً غائب ہوگیا اور اوسکی لاش ایک گڑہے کے کنارہ پر ملی چونکہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ اسکو چورون نے لوٹا ہے لہذا اس رپورٹ کی ضرورت پڑی - لاش کی تشریح بموجب مندرجہ بالا ۲۶ ر مارچ کو کی گئی - (اس مقام پر کُل علامات جو مختلف اعضاء مین پاے گئے رپورٹ مین درج ہین) ہمنے اُسوقت یہ راے دی تہی کہ متوفی زندہ پانی کے اندر گرا اور ڈوب کر مرا - اور اب بھی ہماری رای یہی ہے کیونکہ لاش کے اوپر کوئی نشان ایسی زیادتی کا جو باعث ہلاکت ہوسکتی نہین پایا گیا - (ضمن ۱۰ - مین جس ایکائی موسس کا بیان ہے اسکو کوئی تعلق ہلاکت سے نہین تہا اور ضمن ۴ و ۵ مین جن نشانات کا ذکر ہے یہ بعد موت کے پیدا ہوئے تہے) اور اندرونی تشریح سے بھی اکثر علامات جو ڈوب مرنے مین پیدا ہوتے ہین پاے گئے - منجملہ ان علامات کے جلد کا نیلا رنگ اور ہاتھون پاؤن پر جہریون کا ہونا ہے (دیکھو ضمن ۷) اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاش دیر تک پانی مین رہی - نیز بط کی کھال کا جسم کے بعض حصّون پر ہونا (دیکھو ضمن ۸) اور مٹی کا حلق مین پایا جانا (دیکھو ضمن ۹) ان علامات بیرونی کے ساتھ جسوقت اندرونی علامات بھی ملاے جاوین تو اونکی شہادت ثبوت کی حد کو پہونچ جاتی ہے - مثلاً دماغ کی غشاؤن اور اجوان کا خون سے بھرا ہونا (دیکھو ضمن ۱۳ و ۱۸) ایضاً شُشش اور قلب کے عروق کا روزنی اور قلب کے بائین جانب مین خون کا پایا جانا - (دیکھو ضمن ۲۰ و ۲۲) ایضاً شُشش کا پھولا ہوا ہونا اور حجگر اور گردن مین خون کا ہونا (دیکھو ضمن ۲۳ و ۳۱) اور خون کا عموماً رقیق حالت مین ہونا (دیکھو ضمن ۲۳ و ۲۴ و ۲) - یہ کل علامات اور معدہ کی حالت غور کے

قابل ہین۔ معدہ میلے پانی سے بہرا ہوا تہا جسمین صاف مٹی کے ریزے معلوم ہوتے تھے۔ (دیکھو ضمن ۲۶) اور یہ ریزے بالکل اُس ہی قسم کے تھے جیسے زبان پر اور حلق مین پائے گئے اور جس سے بالیقین ثابت ہے کہ متوفی اس میلے پانی مین گرا اور بہت سا پانی اوسکے پیٹ مین چلا گیا۔ یعنی گرتے وقت وہ زندہ تہا کیونکہ مرنے کے بعد پانی معدہ کے اندر نہین جا سکتا ہے۔ لہذا یہ نہین خیال کیا جا سکتا کہ متوفی مرنے کے بعد پانی مین گرا ہو۔ اور اسکا ثبوت اور چیزون سے بھی ہوتا ہے۔ فی الواقع متوفی کے مرنے کا باعث دل کا سکتہ ہے اور چونکہ وہ پانی کے اندر مرا لہذا ڈوب مرنے کے کل آثار لاش پر اور اندرونی اعضا مین پائے جاتے ہین۔ اگر ہم سے یہ سوال کیا جاوے کہ آیا متوفی اتفاقاً مرا یا اُسنے خودکشی کی یا کسی دوسرے نے اُسے مارا تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ لاش کی تشریح سے کسی قسم کا ثبوت یا احتمال اسکا نہین پایا جاتا کہ کوئی شخص غیر اس ہلاکت کا باعث ہوا ہو۔ (مثلاً کسی نے متوفی کو بزور جیتے جی پانی کے اندر ڈالدیا ہو) برخلاف اسکے احتمال قوی یہ ہے کہ (ح) یا اتفاقی طور پر یا بارادہ خودکشی پانی مین گرکر مرگیا۔ مثلاً ممکن ہے کہ جسوقت وہ کنارے پر کہڑا تہا اوسوقت کوئی دورہ مرگی کا ہوا ہو جسکی وجہ سے وہ پانی مین گر پڑا ہو۔ اگر یہ بات بھی ثابت ہو جاوے (اگرچہ ہمکو اسکا علم نہین ہے) کہ متوفی لوٹا گیا تہا تاہم ہماری اس راے مین کچھہ فرق نہین آسکتا۔ کیونکہ یہ امر بدیہی ہے کہ جب کوئی شخص ایک لاش کو پانی کے اندر یا کنارہ پر پڑا ہوا دیکھے تو اوسکو خشکی مین لاکر بخوبی اُسکی جیبین خالی کر سکتا ہے اور جو کچھہ مال ملے لے سکتا ہے۔

بلحاظ وجوہات بالا ہم یہ راے دیتے ہین کہ (ح) زندہ پانی کے اندر گرا اور ڈوب کر مرا"

مقام برلن ۱۹ اپریل ۱۸۵۲ عیسوی

دستخط — دستخط

کیاسپر — لیٹسکے

مقدمہ نمبر ۵۸ - بوجہ مرگی کے ڈوب مرنا۔

آگسٹن نے ایک شخص کا حال لکہا ہے جسکو بیت الخلا سے نکلتے وقت مرگی کا دورہ ہوا اور وہ ایک کثیف موہری مین جسکا عرض ڈیڑہ فیٹ سے زیادہ نہ تہا اور جسمین کُل تین چار انچ پانی تہا گر پڑا۔

ڈاکٹر ٹیلر نے بہی اس ہی قسم کا ایک مقدمہ ڈی درجی سے نقل کیا ہے جسمین ایک شخص ایک چہوٹی ندی مین ڈوبا ہوا ملا - اوسکا چہرہ زمین کی طرف تہا اور سر بمشکل پانی سے چہپا ہوا تہا کیونکہ ندی مین ایک فٹ سے زیادہ پانی نہین تہا - لاش کی تشریح مین کُل علامات ڈوب مرنے کے نمایان ہوئے اور قصبۃ الریہ اور اوسکی باریک شاخون مین بہت سی ریتی اور سنگریزے پاے گئے۔

مقدمہ نمبر ۵۹ - یہ مقدمہ ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی قسم اور اوسکی اندرونی اشیا کے ذریعہ سے جرم کے پتہ لگانے مین کسقدر مدد ملتی ہے - ایک بچے کی لاش اوسکے مکان سے بہت دور تالاب مین ملی - اور یہ شبہہ پیدا ہوا کہ وہ گہر سے اتنی دور پر لاکر مارا گیا ہے - تشریح سے بیّن ثبوت ڈوب مرنے کا پایا گیا - حلق حلقوم اور قصبۃ الریہ ان تینون مین سبز نباتی مادہ پایا گیا - اور قصبۃ الریہ کی داہنی شاخ مین ایک قسم کی سوار دہری کی ہوئی بہری تہی جس سے تعجب ہوتا تہا کہ یہ اسقدر دور تک کیونکر پہنچی - یہ بات ثابت ہوئی کہ جس تالاب مین لاش برآمد ہوئی اُسمین اس قسم کی سوار نہین اوگتی - مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اولاً لاش کو ایک عورت نے بچے کے گہر سے قریب ایک تالاب مین دیکہا اور اس تالاب مین اوس قسم کی سوار جو قصبۃ الریہ مین پائی گئی موجود تہی - اس عورت نے لاش کو اُٹھاکر اوس دوسرے تالاب مین ڈالدیا جو ایک ایسے شخص کی ملک مین تہا جس سے عورت کو عداوت تہی۔

سرکار بنام تھارن ٹن (وارک سمر اسائز ۱۸۱۷ء) اس ہی قسم کا مقدمہ ہے۔

# باب دوم

## پھانسی اور گلا گھونٹنا

جسوقت کوئی شخص پھانسی سے مرتا ہے تو وہ قوت جو گلے کو دباتی ہے اُس شخص کا وزن ہے لیکن گلا گھوںٹنے کی صورت مین گلا دبانے والی قوت علیحدہ اور خارجی ہوا کرتی ہے - اگر یہ قوت اسقدر زیادہ ہے کہ اُسکی وجہ سے شش مین ہوا کا جانا بند ہوگیا ہے تو ہلاکت کا باعث اختناق ہوتا ہے لیکن اگر گرہ کے ڈہیلے ہونے یا اُسکے موقع کے سبب سے کچھ کچھ ہوا شش مین جاتی رہی ہے تو اُسوقت مین ہلاکت کا باعث اختناق نہین ہے بلکہ گردن کے بڑے عروق دب جانے کی وجہ سے خون کا دماغ کو نہ پہنچنا - ایسی صورت مین فوری سبب ہلاکت کا سکتہ ہوتا ہے - البتہ بہت سی صورتون مین اختناق اور سکتہ دونون ملکر باعث ہلاکت ہوا کرتے ہین - ڈاکٹر ٹیلر نے اپنی کتاب مین مندرجہ ذیل تختہ درج کیا ہے جس سے کیاسپر اور ایمر کے تجربون کے نتایج معلوم ہونگے -

| | بموجب ایمر | | بموجب کیاسپر | |
|---|---|---|---|---|
| ہلاکت کا باعث سکتہ ہوا | ۹ | صورتون مین | ۹ | صورتون مین |
| ہلاکت کا باعث اختناق ہوا | ۶ | " | ۱۴ | " |
| دونون ملکر باعث ہلاکت ہوئے | ۶۸ | " | ۶۲ | " |
| جملہ | ۸۳ | | ۸۵ | |

عدالتی سزاے پھانسی مین اکثر اوقات فقرات العنق اوکھڑ جاتے ہین - لیکن ھامنڈ (ایک شخص ایک امریکا کا مصنف ہے) لکھتا ہے کہ فقرات کے اوکھاڑنے کے واسطے کوئی خاص اہتمام کرنا بالکل ناروا

بیفائدہ اور بیرحمی کا کام ہے - کیونکہ ان ہڈیون کا اوکھڑنا باعث ہلاکت نہین ہوتا البتہ انکے اوکھڑنے
کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے - اور چونکہ پھانسی مین سبب موت کا اختناق یا سکتہ یا یہ دونون ہوا
کرتے ہین لہذا غرض یہ ہونی چاہیئے کہ گلے مین پھندا اسطرح سے ڈالا جاوے کہ فوراً قصبۃ الریہ
بند ہوجاوے اور اختناق فوری پیدا ہوجاوے - ھامنڈ کی راے ہے کہ سب سے عمدہ طریقہ یہی
کہ گلے مین رسّی اوسوقت ڈالی جاوے جبکہ مجرم کھڑا ہو اور اسکے بعد وہ کسیقدر اپنی جگہہ سے بلند کیا
جاوے - اگر مجرم کا وزن ڈیڑہ سو پونڈ یعنی ایک من بتیس سیر سے کم ہو تو اوسکے پاون مین وزن
باندہنا چاہیئے تاکہ رسّی آسانی سے کہنچے -

جو لوگ پھانسی کے مسئلہ سے ناواقف ہین اونکا خیال یہ ہے کہ پھانسی سے مرنے کی صورت
مین ضرور ہے کہ گردن پر صاف اور ظاہر نشان رسی کا پایا جاوے - لیکن فی الواقع ایسا نہین ہوتا
البتہ عدالتی سزاے پھانسی کی صورت مین چونکہ گلا نہایت زور سے دبایا جاتا ہے اس قسم کا نشان
ہوا کرتا ہے اور گردن پر ایکائیموسس بھی ہوتا ہے - لیکن خودکشی کی پھانسی مین اکثر اوقات
مطلق کوئی نشان نہین ہوتا - ڈاکٹر کیاسپر نے اس قسم کی ستر صورتون مین لاش کا امتحان
کیا اور انمین سے کل پچاس صورتون مین گردن پر نشان پایا گیا - کیاسپر کی تحقیق سے یہ
بھی ثابت ہوا کہ بعد از مرگ لاش کو لٹکانے سے بھی نشان پیدا ہوتا ہے - اور عام نتیجہ کیاسپر
کی تحقیقاتون کا یہ ہے کہ پھانسی کی صورت مین گردن کے نشان مین ایکائیموسس ہونا ایک
شاذ امر ہے - اور اس قسم کے نشان کو محض بعد الموت کے تغیرات مین سے سمجھنا چاہیے
جسطرح سے سرد ہونے کے اثنا مین لاش پر نیلے یا سیاہی مائل نشانات پڑجاتے ہین اسی قبیل
سے یہ نشان گردن بھی ہے -

مقدمات پھانسی مین بہت زیادہ صورتین خودکشی کی ہین - کسی شخص کو قتل کی نیت سے پھانسی

دینے مین اسقدر قوت کا صرف ہی اور مقتول کی طرف سے اسقدر مزاحمت کا احتمال کہ عموماً قاتل اس ذریعہ سے قتل نہین کیا کرتے۔ لیکن پھانسی کا عموماً خودکشی کے باعث سے ہونا یہ خود بڑی وجہ اسکی ہوگئی ہے کہ اشخاص پہلے قتل یا بیہوش کئے جاتے ہین اور اسکے بعد اونکی لاش کو پھانسی دے دی جاتی ہے جسمین خودکشی کا شبہ پیدا ہو۔ لیکن البتہ اگر لاش کے اوپر کسی قسم کے زخم یا زیادتی کے علامات پائے جاوین تو اس صورت مین قوی شبہ قتل کا ہوتا ہے۔ ایسی قتل کی صورتون مین موت کا باعث اختناق یا گلا گھونٹنا ہوا کرتا ہے اور اسی وجہ سے اگر کوئی شخص پہلے گلا گھونٹ کر مارا جاوے اور اوسکے بعد اوسکی لاش لٹکا دی جاوے تو اندرونی علامات بالکل پھانسی کے مماثل ہون گے۔ اور ایسی صورت مین رائے کا قایم کرنا بالکل بیرونی علامات پر موقوف ہوگا۔ پس ضرور ہے کہ جسوقت لاش برآمد ہو اوسکے کل بیرونی علامات نہایت غور سے دیکھے اور قلمبند کئے جاوین اگر لاش کسی حجرہ مین ہے تو اوس حجرہ کی پیمایش لاش کا رخ اور اوسکا موقع بلحاظ دیوارون کے رسّی کا طول۔ گرہ کی صورت۔ ہاتھون کی حالت اور جسم پر یا کپڑون پر جس قسم کے نشانات ہون یہ سب منضبط ہونا چاہئین۔

۱۸۸۲ء مین ضلع کمباکونم کے ایک مٹھ مین (جو سریان کوئل نامی موضع مین صدر مقام سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے) بہت ہی عجیب قتل کا واقعہ ہوا۔ ایک گورو مٹھ کا جو نہایت متبرک شخص تھا اپنے حجرہ مین لٹکا ہوا ملا۔ یہ شخص ہمیشہ تنہا سویا کرتا تھا اور جسوقت اوسکی لاش برآمد ہوئی تو حجرے کے دروازے سب اندر سے بند تھے اور لاش تک پہنچنے کے لئے چھت پر چڑھنے کی ضرورت ہوئی لاش کا امتحان کمباکونم کے اپاتھیکری نے کیا اور چونکہ اوسپر کوئی علامات زیادتی کے نہ تھے اوسنے رائے دی کہ مقدمہ خودکشی کا ہے۔ لاش کا کوئی اندرونی امتحان نہین کیا گیا اور خاندانی دستور کے موافق لاش نمک مین دفن کردی گئی۔ چند وجوہات سے بعض اشخاص کی نسبت شبہہ پیدا ہوا۔

فی الواقع اس خاص صورت مین کوئی وجہ خودکشی کی نہین معلوم ہوتی تہی اگرچہ یہ کہا گیا کہ متوفی کی دہوتی پر منی کے دہبے تہے جس سے شبہ ہوتا تھا کہ وہ کسی شہواتی مرض مین گرفتار تہا اور شرم کے مارے اُسنے اپنی جان دی - یہ بہی کہا جاتا تہا کہ یہ شخص بہت قرضدار تہا - لیکن دوسری طرف یہ بات تہی کہ متوفی سے اور ایک دوسرے مٹھ کے گورو سے سالہا سال کی نزاع تہی اور متوفی عین ایسے وقت مین مرا ہوا ملا جبکہ ایک بہت بڑا میلا ہونے والا تہا اور اُسمین ایک بہت بڑی تقریب ہونیوالی تہی اور اُسنے اس تقریب مین بہت لوگون کو بلایا تہا - اس گورو کے مرنے کے ساتھ ہی فریق مخالف نے اُسکی کُل جایداد اور مٹھ پر قبضہ کر لیا - مرنے سے سولہ دن کے بعد ڈاکٹر ضلع اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ کی موجودگی مین لاش کہود کر نکالی گئی - چونکہ قبر مرطوب زمین مین تہی باوجود نمک کے بہی لاش نہایت بوسیدہ حالت مین پائی گئی - اوپر کی جلد گویا بالکل اتر گئی تہی کچھ نیلے نشان رانون پر اور سینہ اور ہتیلیون پر تہی لیکن گردن پر مشکل نشان معلوم ہوتا تہا - متوفی ایک قدآور اور مضبوط شخص تہا اور اوسکا وزن دو سوا دو من کے قریب تہا - لاش کی حالت ایسی تہی کہ اندرونی استحان ممکن نہ تہا - اگرچہ برآمدگی کے وقت لاش کے رخ وغیرہ کی نسبت کوئی یادداشت نہین کی گئی تہی لیکن رسی جو گلے مین لگی ہوئی تہی وہ موجود تہی - اب ایک لمبی چوڑی تحقیقات کی گئی جس سے یہ واقعات ظاہر ہوئے - لاش برآمدگی کے وقت ایک بانس مین لٹکی ہوئی تہی اور یہ بانس حجرہ کے کارنس پر رکہا ہوا تہا - لاش بانس کے بیچون بیچ مین لٹکی ہوئی تہی اور حجرہ کا بہی یہی وسط تہا - ایک سیڑہی دیوار سے لگی ہوئی تہی اور خیال یہ کیا جاتا تہا کہ متوفی نے سیڑہی پر چڑہکر اپنے گلے مین پہانسی ڈالی اور اُسکے بعد اپنے کو لٹکا دیا - حجرہ کا عرض آٹھ فیٹ تہا اور رسی کا طول گردن اور بانس کے بیچ مین دو فیٹ - پس اس حساب سے بانس کا وسط گویا دیوار سے جہان سیڑہی تہی چار فیٹ پر تہا - پس اس صورت مین کسی شخص کا سیڑہی پر چڑہکر دو فیٹ کی رسی کے ذریعہ سے چار فیٹ کے فاصلہ

پر لٹکنا ایک امر محال تھا- گواہون نے خودکشی ثابت کرنے کو یہ بھی بیان کیا تھا کہ متوفی نے گلے مین پھانسی ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھون مین بھبوت جو حجرہ کے اندر ایک صندوق مین رکھی ہوئی تھی مل لی تھی اور یہ علامت اسکی تھی کہ متوفی نے خودکشی کا ارادہ کر لیا تھا- لیکن یہ بات صریح وصاف تھی کہ اگر متوفی نے پھانسی لگانے سے پہلے بھبوت ہاتھون مین ملی ہوتی تو خواہ مخواہ سیڑہی پر چڑہنے اور گلے مین پھانسی لگانے مین وہ بھبوت ہاتھون سے چھٹ جاتی برخلاف اسکے بھبوت ہاتھون اور اونگلیون مین موجود تھی جس سے ثابت تھا کہ بعد مرنے کے کسی شخص نے بھبوت مل دی ہے- بالآخر ایک شخص نے جرم کا اقبال کیا- اُسکا بیان یہ تھا- "مین متوفی کا نوکر ہون- مجھسے مقابل مٹھ کے دو شخصون سے سازش ہوئی اور یہ ٹھہرا کہ متوفی کو قتل کرین- قتل کی شب کو متوفی ایک حجرہ مین سوتا تھا اور مین دوسرے حجرہ مین ایک معین اشارہ کے اوپر مین نے دروازہ کھول دیا اور شرکا جرم کو اندر جانے دیا- وہ متوفی کے پاس گئے- ایک نے اوسکے سینہ پر بیٹھکر ایک ہاتھ سے اُسکے مُنہ مین کپڑا ٹھونسا اور دوسرے ہاتھ سے گلا دبایا- دوسرا اُسکے پیرون پر بیٹھا اور تیسرے نے اُسکے ہاتھ پکڑ لئے- جب بالکل حرکت موقوف ہوگئی تب وہ ایک بانس اور سیڑہی لے آئے اور متوفی کو بانس مین باندہ کر بانس کو کارنس پر رکھدیا اور اُسکے پاس ہی سیڑہی رکھدی- اسکے بعد اُنہون نے ہاتھون مین بھبوت ملدی اور دو آدمی باہر نکل آئے اور تیسرے نے اندر سے دروازے بند کئے اور چھت پر چڑھکر وہ بھی باہر چلا آیا" ملزمین سشن سپرد ہوئے مگر چونکہ گواہون نے ضرورت سے زیادہ بیان واقعات اور قراین کا کیا جج نے ملزمین کو چھوڑ دیا- لیکن اسمین کسی طرح کا شک نہین کہ یہ صاف اور صریح مقدمہ قتل کا تھا- اس مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لاش برآمد ہوتے ہی ہر ایک امر پر غور کرنا کسقدر ضروری ہے- جو کچھ شہادت بعد مین ملے اُسکو اس ابتدائی شہادت کے مقابل مین کوئی وقعت نہین ہے- اگر رسی کا کوتاہ ہونا اور ہاتھون پر بھبوت کا ہونا پہلے ہی معلوم ہوا ہوتا تو اپاتھیکری کو ضرور شبہ پیدا ہوتا اور وہ اُسوقت

مین لاش کو بغیر اندرونی امتحان کے دفن نہونے دیتا - البتہ جیسا کہ اکثر اس قسم کے مقدمات مین کہا جاتا ہے یہ کہا گیا کہ ڈپٹی مجسٹریٹ وعہدہ داران دیہی اور پولیس سب کو یہ منظور تہا کہ مقدمہ دب جاوے اور ایا تہیکری بہی اونکا شریک تہا - لیکن اس الزام کی کچھ اصلیت نہین معلوم ہوتی ۔

مہابیر کا مقدمہ جسنے بندیلا نامی ایک عورت کو قتل کیا تہا بالکل اسیکے مماثل ہے - اس مقدمہ کے واقعات کو ڈاکٹر ہوئی جنٹ مجسٹریٹ ضلع گونڈہ ملک اودہ نے بیان کیا ہے - مہابیر ایک گانون کا پٹیل تہا - اُسکے گہر مین اُسکے متوفی بہائی کی ایک لڑکی تہی جسکے ساتھ اُسنے آشنائی کی تہی یا آشنائی کرنے کا ارادہ رکہتا تہا - بندیلا اُس لڑکی کی چچی تہی اور وہ کئی مرتبہ اس لڑکی کو قرب وجوار کے گانون مین شادی کر دینے کے ارادہ سے لے گئی تہی - ایک دن صبح کو بندیلا کی لاش ایک درخت سے لٹکی ہوئی ملی - چوکیدار نے تہانہ پر اطلاع کی اور ایک انسپکٹر پولیس نے گانون مین آکر پنچنامہ کیا اور اس واقعہ کو خودکشی قرار دیا - سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس تحقیقات سے تشفی نہین ہوئی اور اُسنے دوسری تحقیقات کا حکم دیا - ایک دوسرا انسپکٹر بہیجا گیا اور اُسنے گانون کے باشندون سے اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا کہ بندیلا لاش برآمد ہونے سے ایک دن پہلے قتل کی گئی - وہ اپنی بہتیجی کو لینے آئی تہی اور مہابیر نے اُسکو فریب سے مارا اور رات کو اُسکی لاش لیجاکر درخت مین لٹکا دی - مہابیر قتل کے جرم مین سشن سپرد ہوا لیکن سشن مین گواہون نے اُس بیان سے جو اُنہون نے عدالت ابتدائی مین کیا تہا انکار کیا اور بیان کیا کہ ہمنے پولیس کے ظلم و زیادتی سے اظہار دیا تہا - جج نے پولیس کی کارروائی کی نسبت تحقیقات کا حکم دیا - اور ڈاکٹر ہوئی اس تحقیقات کے واسطے مامور ہوئے - اونکے دریافت سے معلوم ہوا کہ جس شاخ مین بندیلا کی لاش لٹکی ہوئی تہی وہ سب سے نیچے کی شاخ تہی اور زمین سے سترہ اٹھارہ فیٹ بلند - درخت کا تنہ بہی قطر مین ڈہائی فیٹ تہا اور اسپر بلا مدد سیڑہی کے چڑہنا محال تہا اور گردن اور شاخ کے بیچ مین کل نو انچھ کا ٹکڑا

رسّی کا تھا - چونکہ درخت کے پاس کوئی سیڑھی موجود نہ تھی جسپر منبد یلا چڑھ کر گلے مین پھانسی ڈالتی تو ظاہر تھا کہ مقدمہ خودکشی نہین ہوسکتا تھا اور رپوٹ اور پنچنامہ دونون غلط تھے اور انسپکٹر اول یا تو بیوقوف تھا یا اُسنے سازش کی تھی - مہابیر نے رہائی پائی لیکن گواہون نے جو مہابیر کے عزیز واقارب یا ملازم تھے دروغ حلفی مین سزا پائی -

اِس مقدمہ سے بھی ثابت ہے کہ ہر ایک باریک اور چھوٹی بات کا بھی غور سے دیکھنا کسقدر ضروری امر ہے - کل ایسے مقدمات مین جہان خودکشی بیان کی جاتی ہے لاش کی بلندی زمین سے رسّی کی لمبائی - گرہ کی صورت - اور لاش کے قریب کسی ایسی ٹیک کا ہونا جسکی مدد سے شخص خودکشی کنندہ چڑھا ہو - اِن کل باتون کو غور سے دیکھنا اور قلمبند کرنا ضرور ہے -

اخراج منی وبول وبراز پھانسی یا گلا گھونٹتے وقت منی یا بول وبراز کا اخراج ہونا ایک معمولی امر ہے اور متھرا والے مقدمہ مین بھی باعث منی کے دہبون کا معلوم ہوتا ہے - اکثر ماہرین جیورس پروڈنس کی رائے ہے کہ ایسی صورتون مین قضیب کی استادگی ہوا کرتی ہے - لیکن یہ اسقدر عام نہین ہے کہ اسکے بارہ مین کوئی قاعدہ قرار دیا جاسکے - مرنے کے وقت تھوک کا نکلنا دیکھا گیا ہے اور یہ ایک عمدہ شہادت ہوسکتی ہے - مثلاً اگر تھوک لاش کے سامنے کو اور کپڑون پر گرا ہے تو یہ سمجھا جاوے گا کہ تھوک نکلتے وقت یعنی مرتے وقت لاش لٹکی ہوئی تھی برخلاف اسکے اگر تھوک منھ مین یا باچھون مین لگا ہوا ہے تو یہ احتمال ہے کہ موت کے وقت لاش نیچے پڑی ہوئی تھی اور مرنے کے بعد لٹکا دی گئی -

متھرا والے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گلا گھونٹنے اور اختناق سے بلا اسکے کہ کوئی بیرونی علامت زیادتی کی لاش پر پائی جاوے ہلاکت وقوع مین آسکتی ہے - گلا دبانے سے جو نشان پیدا ہوا ہو تو وہ رسّی کے نشان سے چھپ گیا ہوگا - لیکن البتہ اِس مقدمہ مین لاش کے اوپر نیلے

نشانون کا باعث یہ معلوم ہوتا ہے کہ متوفی اور اُسکے قاتلون کی ہتہاپائی مین اُسکی جلد پر چوٹ آگئی اور یہ چوٹ لاش سڑتے وقت نمودار ہوگئی لیکن بخوبی ممکن ہے کہ جسوقت اپاتہیکری نے لاش کا معائنہ کیا ہے اُسوقت یہ نشانات موجود نہ تھے۔ اِن نشانون کا اُنہین مقامات پر جہان قاتل متوفی کو دبائے ہوئے تھے واقع ہونا بہی ایک قابل غور امر ہے۔

بہت سے ماتحت کے مجسٹریٹون اور پولیس کے عہدہ دارون کا یہ خیال ہے کہ پھانسی کبہی باعث ہلاکت نہین ہوسکتی جب تک کہ جسم فی الواقع لٹکایا نہ جاوے اور پیر زمین سے اونچے نہون۔ لیکن یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے اور بہت سی مثالین موجود ہین جنمین وہ اشخاص جنکے پیر زمین پر تھے یا جو بیٹھے ہوئے یا جھکے ہوئے تہے پھانسی سے مرگئے ہین۔ ہلاکت پیدا کرنے کیواسطے اسیقدر کافی ہے کہ قصبۃ الریہ یا گردن کی بڑی شریانون پر اتنا زور پڑے کہ وہ دب جاوین۔

ٹائی ڈی بنے ٹارڈیو سے ایک تختہ اِس قسم کی ۲۶۱ صورتون کا نقل کیا ہے جنمین جسم پوری طرح سے نہین لٹکا تہا لیکن ہلاکت وقوع مین آئی تہی۔ اِن مین سے

۱۶۸ صورتون مین پیر زمین پر تھے۔

۴۲ صورتون مین لاش رکوع کی حالت مین تہی۔

۲۹ صورتون مین لاش لیٹی ہوئی تہی۔

۱۹ صورتون مین لاش بیٹھی ہوئی اور

۳ صورتون مین گٹھری بنی ہوئی تہی۔

جو لاشین ناکامل طور سے لٹکی ہوئی ہون اُنمین رسّی کو دیکھنا اور اُسکی مضبوطی کی آزمایش کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر ٹیلر نے ایک مقدمہ لکھا ہے جسمین ایک عورت بیٹھی ہوئی مردہ ملی اُسکے گلے مین ایک باریک سافیتہ اکہرا بندہا ہوا تہا اور اُسکا دوسرا سرا ایک پیتل کے قلابہ مین بندہا تہا۔

آنکھ کے اوپر چوٹ تھی اور قصبۃ الریہ بھی زخمی تھا - گردن کے گرد ایک گہرا نشان تھا جو کہ لٹکانے یا زور سے گلا دبانے سے پیدا ہوسکتا تھا - فیتہ کی یہ کیفیت تھی کہ محال تھا کہ جسم اسکے اوپر لٹکایا گیا ہو - کیونکہ متوفیہ کا وزن ڈیڑھ من تھا اور فیتہ پچیس سیر کے وزن کا بھی متحمل نہین ہوسکا - یہ بات ثابت ہوئی کہ متوفیہ کے گلے مین ڈوری باندھ کر ہاتھ سے اسکا گلا گھونٹا گیا اور اسکے بعد اوسکو فیتہ مین باندھ دیا تاکہ شبہ خودکشی کا پیدا ہو - اس خاص صورت مین فیتہ کی گرہ پر خون کے دھبے بھی تھے اگرچہ متوفیہ کے ہاتھون پر خون نہین تھا -

جسم کا گرم ہونا بھی ایک بہت بڑی شہادت ہے - سنہ ۱۸۸۴ء مین سشن ضلع گڑیا مین ایک مقدمہ ہوا جسمین اگر جسم کی گرمی کا خیال کیا جاتا تو راسے قایم کرنے مین بڑی آسانی ہوتی - ایک شخص علی الصباح قبل طلوع آفتاب اپنی آشنا سے لڑا اور لوگون نے اسکو ایک طپانچہ مارتے ہوئے دیکھا - اسکے آدھے گھنٹے بعد اسکو ایک جگہہ سے مزدوری کا پیغام آیا اور کچھہ رقم بطور پیشگی ملی جبکہ وہ گھر پہنچا کر اسیوقت کام پر چلا گیا - وہ کوئی دس بجے تک کام مین مصروف رہا - اسوقت اسکو خبر ملی کہ اسکی آشنا گھر کے اندر پھانسی پڑی ہوئی لٹک رہی ہے - وہ اسیوقت گھر گیا اور عورت کو لٹکتا چھوڑکر گانون کے شحنہ کو بلانے گیا - یہ شخص دوسرے راستہ سے آیا اور جب ملزم اپنے گھر کو واپس آیا تو اسوقت لاش اوتار لی گئی تھی - سر اور چہرہ پر سخت چوٹ کے نشان تھے - کھوپری ایک جگہہ سے شق تھی اور طحال کے پرزے ہوگئے تھے - اس قسم کی چوٹین بلا دیر تک مار پیٹ اور ہاتھا پائی کرنے کے نہین لگائی جاسکتی تھین اور اسمین شک نہین تھا کہ لاش بعد مرنے کے لٹکائی گئی تھی - یہ شخص اپنی آشنا کو قتل کرنے کے جرم مین ماخوذ ہوا - لیکن ظاہر تھا کہ اس طپانچہ کا جو اسنے علی الصباح مارا تھا اسقدر اثر نہین ہوسکتا تھا پس لازم آتا تھا کہ اوسی آدھے گھنٹے کے اندر اوسمین اور اسکی آشنا مین سخت لڑائی ہوئی ہو اور اسنے اسکو مارا اور لاش کو لٹکا دیا

ہو۔ لیکن اتنا کم وقت ان سب باتون کے لیے ناکافی تھا اسی بنا پر اور نیز دوسرے اختلافات شہادت کی بنا پر ملزم رہا ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ملزم نے اپنی آشنا کو کام پر جانے سے پہلے مارا تھا تو خلاف قیاس ہے کہ وہ اُس پیشگی روپیہ کو جو اُسے ملا تھا لیکر گھر پہنچانے کو جاوے۔ اثناے مقدمہ مین یہ بات ثابت ہوئی کہ ملزم کا باپ اس عورت سے اُسکی بدکاری کی وجہ سے سخت ناراض تھا بلکہ اُسنے اقبال کیا کہ مجھکو اس عورت سے سخت نفرت تھی۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ متوفیہ اُسوقت مین قتل کی گئی جسوقت ملزم کام پر تھا۔ لیکن اگر یہ بات معلوم ہوسکتی کہ لاش کو اوتارنیکے وقت جسم مین گرمی تھی تو کسی قسم کا شبہہ باقی نہ رہتا۔ لاش کے متعلق ہر ایک امر کو وہ کسیقدر غیر ضروری کیون نہو دیکھنا اور قلمبند کرنا نہایت ضروریات سے ہے اور ممکن ہے کہ ایک خفیف سی فروگذاشت کی وجہ سے اصل مجرم رہا اور کوئی بیگناہ سزایاب ہوجاوے۔

پھانسی سے ہلاکت کی صورت مین لاش پر یہ علامات ہوتے ہین۔ (۱) آنکھین چمکتی ہوئی اور گھورتی ہوئی ہوتی ہین۔ (۲) آنکھ کے پپوٹے کھلے ہوے اور اونکی عروق مین خون بھرا ہوا ہوتا ہے اور پتلیان پھولی ہوئی ہوتی ہین۔ (۳) زبان متورم اور نیلی ہوتی ہے اور یا تو زور سے دانتون مین لگی ہوتی ہے یا مُنھ کے باہر اور جبڑے کے بند ہونے کی وجہ سے زخمی۔ (۴) ہونٹ متورم ہوتے ہین اور مُنھ بگڑا ہوا اور کف دار خون منھ اور نتھنون مین لگا ہوتا ہے (۵) بازو اینٹھ جاتے ہین۔ ہاتھ نیلے ہوتے ہین اور مٹھی اس زور سے بند ہوتی ہے کہ ناخن ہتیلی مین گھس جاتے ہین (۶) جان نکلتے وقت اسقدر صدمہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات براز نکل پڑتا ہے اور قضیب کی استادگی ہوجاتی ہے اور پیشاب خطا ہوجاتا ہے یا منی یا مذی نکل پڑتی ہے (۷) جس مقام پر رسّی باندھی گئی ہے وہان صاف چپلا ہوا نشان ہوتا ہے اور تشریح سے گردن کے عضلات کُچلے ہوئے اور زخمی پائے جاتے ہین۔ (۸) قصبۃ الریہ مین چوٹ ہوتی ہے اور بعض اوقات کرائڈ شریان کی

غشا پھٹ جاتی ہے - یہ علامات جنکو ڈاکٹر گائی نے لکھا ہے زیادہ تر اُنہین اشخاص کی لاشون مین پائے جاتے ہین جنکو پھانسی کی سزا تعزیراً دی گئی ہے - کیونکہ اس قسم کی پھانسی مین ہمیشہ بہت سخت صدمہ پہنچتا ہے - خودکشی کی صورت مین یہ علامات اسقدر صاف اور صریح نہین ہوتے اور چہرہ ہمیشہ سکون کی حالت مین ہوتا ہے - جو خودکشی کرنے والے اثناے اقدام مین بچا لیے گئے ہین یا جن اشخاص نے امتحاناً اپنے اوپر پھانسی کا تجربہ کیا ہے اُنکا بیان ہے کہ بعض اوقات گلے کے دبنے سے خنہ اُٹھتا ہے - دفعۃً حرکت اور حاسہ دونون بند ہوجاتے ہین اور بعض وقت ایک گہری نیند آجاتی ہے اور اس نیند سے پہلے وقتاً فوقتاً آنکھون کے سامنے روشنی اور خیالی اشکال آجاتے ہین اور کانون مین آواز معلوم ہوتی ہے - لیکن جسوقت پھانسی کے ذریعہ سے کوئی قتل کیا جاوے تو مقتول کو سخت اذیت ہوتی ہے - اندرونی علامات وہی ہین جو اختناق کے ہین اور جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے - یا علامات سکتہ کے - یا اختناق اور سکتہ کے ملے ہوئے - معدہ کی غشاے لعابی کے عروق مین خون بھرا ہوا ہوتا ہے اور اوسکی صورت بالکل ویسی ہوتی ہے جیسے زہر خورانی مین - اس ملک مین ایسے مقدمات ہوئے ہین جنمین پہلے زہر دیا گیا ہے اور اُسکے بعد لاش لٹکائی گئی ہے - پس امتحان کے وقت یاد رکھنا چاہئیے کہ معدہ مین اِس خاص حالت کا پایا جانا ممکن ہے کہ پھانسی کے سبب سے ہو اور محض اِس علامت کی بنا پر زہر خورانی کی راے نہین دینی چاہئیے جبتک فی الواقع زہر معدہ مین نہ پایا جاوے -

گلا گھونٹنے کی صورتونمین گردن کا نشان عموماً زیادہ صاف ہوتا ہے بہ نسبت اُن صورتون کے جنمین پھانسی لگاکر خودکشی کی گئی ہے - چونکہ قاتل کو زیادہ زور کرنا پڑتا ہے اسواسطے نشان بھی گہرا ہوا کرتا ہے - ایسی صورتون مین غالباً مقتول کی طرف سے مزاحمت بھی ہوا کرتی ہی اور آپس کی ہاتھا پائی کے علامات جسم پر پائے جاتے ہین - لیکن اِس ملک مین ہمیشہ مزاحمت نہین ہوا کرتی

کیونکہ اکثر اوقات سوتے مین مقتول کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے جیسا کہ کمبا کونم کے مقدمہ مین دیکھا گیا - اور جبکہ دو تین آدمی ملکر اسطرح پر قتل کرین تو زیادتی کے علامات کو ظاہر نہونے دینا نہایت آسان امر ہے - اس ملک مین گلا گھونٹ کر مارنا اکثر ایسی صورتون مین ہوکرتا ہے جہان کوئی شخص کسی زن محصنہ کے ساتھ ملوث ہوگیا ہو یا خود عورت پر بدکاری کا شبہ ہو - ڈاکٹر چیورس نے متعدد مثالین اس جرم کی لکھی ہین اور یہ جرم صدہا سال سے ہندوستان مین جاری ہے - اگرچہ ٹھگی کا جرم اب بند ہوگیا ہے اور بہت شاذ ہوا کرتا ہے لیکن ابھی لوگون کے دل سے بھولا نہین ہے - ہندوستان مین گلا کئی طرح سے گھونٹا جاتا ہے -

(۱) گلے کو ہاتھ سے دبانا اور یا نون یا زانو اُسپین اڑا دینا - اِن صورتون مین اسقدر طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے کہ نشان بہت ہی صاف اور صریح ہوا کرتا ہے اور اکثر اوقات گردن گھوم جاتی ہے اور فقرات اوکھڑ جاتے ہین -

(۲) گلے کو کسی لکڑی یا بانس سے دبانا - ایسی صورت مین اکثر مقتول کو سوتے مین آگھیرتے ہین کئی آدمی اُسکے ہاتھ پانون پکڑ لیتے ہین اور ایک شخص بانس گلے مین اڑا کر اُسکے دونون کنارے زمین کی طرف دباتا ہے - اِس صورت مین ہلاکت دیر مین واقع ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ بہت ہی کم نشان لاش پر پایا جاوے -

(۳) گلے کو رسّی یا کپڑے یا کسی درخت کی لت سے باندھنا - اگر رسّی کا استعمال کیا گیا ہے تو عموماً بہت صاف نشان بن جاتا ہے لیکن اگر کپڑا باندھا گیا ہے تو صاف نشان نہین ہوتا - اگر کوئی نرم کپڑا چوڑی تہ کرکے گلے مین باندھکر بتدریج تنگ کیا جاوے تو بمشکل کوئی نشان ہوگا - علی الخصوص ایسے وقت مین جبکہ اُسکے ساتھ ہی مُنھ کے اندر بھی کپڑا ٹھونسا جاوے - نرم ٹہنیان درختون کی اور لتین بھی گلا گھونٹنے کے واسطے استعمال کی جاتی ہین - اور ڈاکٹر چیورس نے کئی

مقدمات اس قسم کے لکھے ہین -

جن صورتون مین ہلاکت مرگی کی وجہ سے وقوع مین آتی ہے اونمین کہا جاتا ہی کہ مریض اکثر اوقات خود اپنے گلے کو زور سے پکڑ لیتا ہے اور اس وجہ سے ممکن ہے کہ گلے پر انگلیون کے نشان بن جاوین اور قتل کا شبہہ پیدا ہو - ڈاکٹر چیورس نے ایک مقدمہ لکھا ہے جسمین ایک مرگی کا مریض ایک کسبی خانہ مین مرا ہوا ملا اور اُسکے گلے پر انگلیون کے نشان تھے - جو کسبی اُسکے ساتھ تھی اُسکو عدالت سشن نے قاتل قرار دیا لیکن ہائی کورٹ نے اِس بنا پر چھوڑ دیا کہ انگلیون کے نشان خود مریض کے ہاتھ کے ہین جو مرتے وقت گلے کو پکڑ لینے کی وجہ سے بن گئے تھے - بجنسہٖ اسی قسم کا ایک مقدمہ ۱۸۸۳ء مین کرڑپا کے ضلع مین ہوا -

اِس مقدمہ مین متوفی سے دو عورتون سے جو کہ ایک مالدار کاشتکار کے خاندان سے تھین آشنائی تھی اور اس خاندان کے کل مرد باہم ایک مکان مین رہتے تھے - اِنمین سے ایک عورت مع اپنی مان کے ایک علیحدہ جھوپڑی مین سو یا کرتی تھی - ایک شب کو مان نے آکر اپنی دونون بیٹون کو سوتے سے جگایا - وہ اُسکے ساتھ ہوئے اور فوراً متوفی کی لاش اُٹھا کر لائے اور ایک علیحدہ جھوپڑی مین رکھکر عہدہ داران دیہی کو بلایا - لاش کے امتحان سے گلے پر انگلیونکے نشان پائے گئے - کوئی اور نشان لاش پر نہ تھا لیکن تھوڑا سا براز خطا ہو گیا تھا - ڈاکٹر کی راے تھی کہ ہلاکت گلا گھونٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے اور وہ دونون شخص جو لاش کو اُٹھا لائے تھے مجرم قرار دئے گئے - عورت کا بیان تھا کہ رات کو اُسکی آنکھ ایک آواز سے کھل گئی اور اُسنے متوفی کو جھوپڑی کی دیوار کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا - اُسوقت اُسکے گلے سے غرغرے کی آواز نکل رہی تھی - تب وہ اپنے بیٹون کو جو جگانے آئی اور اُنہون نے متوفی کو مردہ پایا - جس جگہ پر متوفی بیٹھا تھا وہان تھوڑا سا براز پایا گیا - کوئی ثبوت اسکا پیش نہین ہوا کہ متوفی مرگی کے مرض مین گرفتار تھا - جانب مخالف سے یہ کہا گیا کہ جس عورت سے متوفی سے آشنائی تھی اُسنے

اسپنے بہائیون کو متوفی کے وعدہ کی اطلاع کر رکھی تہی اور جسوقت وہ آیا تو بہائیون نے جاکر اُسکو گلا گہونٹکر قتل کیا۔ اگرچہ براز کا خطا ہو جانا اکثر پہانسی اور گلا گہونٹنے کی صورت مین ہوا کرتا ہے لیکن انہین صورتون کے ساتھ مختص نہین ہے بلکہ بہت سی ناگہانی موت کی صورتون مین بہی براز خطا ہو جاتا ہے مثلاً گولی سے مارے جانے مین۔ صدمہ وغیرہ وغیرہ مین۔ اگر فرض کیا جاوے کہ متوفی اُس عورت کے ساتھ تہا تو یہ قرین قیاس نہین ہے کہ ملزمین اُسکو اُٹھاکر وہان سے اُس مقام پر جہان براز تھا لیجاکر گلا گہونٹے اور بجز براز کے کوئی علامت باقی نہ رہجاتی۔ اگر براز بستر پر پایا جاتا تو قتل کے احتمال مین قوت ہوتی۔ ایک صورت یہ تہی کہ متوفی سکتہ کی وجہ سے جو مرگی مین ہوا کرتا ہے مرا ہو۔ اور ملزمین کا فوراً عہدہ داران دیہی کو بلانا بہی اُنکے مجرم ہونے کے خلاف معلوم ہوتا تہا۔ اِس شبہ کا فایدہ ملزمین کو دیا گیا اور وہ رہا کردئے گئے۔ اور اگرچہ اِس مقدمہ مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ اِس رہائی کا اپیل ہائی کورٹ مین کیا جاوے لیکن وکیل سرکار کی رائے اپیل کے خلاف مین ہوئی۔

اگر گردن پر کسی قسم کا نشان ہے تو ممکن ہے کہ موت کے بعد ہائی پسٹاسس سے وہ نشان بالکل پہانسی یا گلا گہونٹنے کے نشان سے مماثل ہو جاوے۔ جسوقت لاش زیادہ بوسیدہ ہو جاوے تو اِس نشان کی صورت کا بالکل رسی کے نشان سے مشابہ ہو جانا ممکن ہے۔ پس محض نشان کی بنا پر رائے نہین قایم کرنی چاہیئے۔ اور ہمیشہ یاد رہے کہ ہائی پسٹاسس اور اصلی ایکائی موسس مین پوری طرح سے فرق بلا تشریح کئے ہوئے نہین ہو سکتا ہے اگر ڈاکٹر نے اُس مقام پر چیر کر نہین دیکہا ہے تو اُسکی رائے پر وثوق نہین کرنا چاہیئے۔

## پہانسی[۱] یا گلا گہونٹنے کی صورت مین لاش کا امتحان کسطرح کرنا چاہیئے

قبل کسی چیز کو چہونے کے مناسب ہے کہ لاش اور حجرہ کے اسباب اور کل اُن چیزون کا جو حجرہ

[۱] یہ ہدایت بجنسہ ٹائی لُڈی کی کتاب لیگل مڈسن یعنی قانون طبی سے نقل کئے گئے ہین۔

مین ہین ایک فوٹو لے لیا جاوے -

## عام دریافت

(۱) کیا حجرہ اندر سے بند تھا اور بجز دروازہ کے باہر نکلنے کا اور کوئی راستہ نہ تھا -

(۲) آیا حجرہ مین کسی قسم کے ہتیار یا خون کے دھبے یا ہاتھا پائی کے نشان ہین یا نہین -

(۳) متوفی کا لباس پھٹا ہوا اور اُسکے بال پریشان تو نہین ہین -

(۴) آیا لباس وغیرہ پر کوئی علامت ایسی ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ بعد موت کے لاش چھوئی چہائی گئی ہے -

(۵) لاش کا رخ اور لباس کی قسم کو غور سے دیکھو -

(۶) متوفی کا وزن کیا ہے یہ اُس صورت مین کام آوے گا جب رسّی کی مضبوطی اور وزن اٹھانے کی قوت سے بحث کیجاوے -

## جو بند گلا باندہنے کیلئے استعمال کیا گیا ہی اُسکی بابت تحقیقات

(۱) اگر بند گلے مین موجود ہے تو اُسکے مقام کو نہایت غور سے دیکھنا چاہیئے - بلکہ بہتر ہے کہ اُسکی ایک تصویر اُتار لی جاوے - تعداد اور صورت گرہون کی اور گرہ باندہنے کا طریقہ (یعنی دائین ہتے شخص کی باندہی ہوئی گرہ ہے یا بائین ہتے شخص کی) اور ٹھیک موقع گرہون کا قلمبند کرنا چاہیئے - اسکے بعد بند کو کاٹ کر گلے سے علیحدہ کرنا چاہیئے مگر اسطرح پر کہ گرہین قائم رہین -

(۲) اگر بند کھول لیا گیا ہے تو اُسکو طلب کرنا چاہیئے -

(۳) دیکھو بند کس چیز کا بنا ہوا ہے -

(۴) بند کے کنارے (مثلاً اگر رسّی ہے) تازہ کٹے ہوئے تو نہین ہین -

(۵) بند کا گردن کے نشان سے مقابلہ کرو -

(۶) دیکھو بند کے اوپر کوئی میلا نشان پسینے کا تونہین ہے -

(۷) جس بند کے بل پر لاش لٹکی ہوئی تھی اُسکی مضبوطی[ف۱] یعنے وزن اُٹھانے کی قوت کسقدر ہے -

(۸) بند پر کوئی نشان خون کا تونہین ہے یا اُسمین کوئی بال یا کوئی اور چیز تونہین لگی ہوئی ہے -

## بیرونی علامات

(۱) متوفی کے جسم پر علاوہ پھانسی یا گلا گھونٹنے کے نشانات کے اور بھی زیادتی کے نشانات ہین یا نہین -

(۲) اگر ایسے نشانات ہین تو یہ کس آلہ کے لگائے ہوئے معلوم ہوتے ہین -

(۳) آیا یہ زخم بجائے خود ہلاکت کے واسطے کافی ہین اور اگر کافی نہین ہین توکیا ایسے ہین کہ ان سے خون بہت سا نکلا ہو -

(۴) یہ زخم بظاہر اتفاقی معلوم ہوتے ہین یا خود کردہ یا کسی دوسرے کے لگائے ہوئے - کیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زخم آپس کی ہاتھا پائی مین لگے ہون - ان چیزون کو غور سے دیکھنا چاہئے

چہرہ - زرد ہے یا متورم - یا سکون کی حالت مین -

مُنھ اور نتھنے - انمین کف تونہین ہے -

زبان - کس جگہ پر ہے - رنگ کیا ہے اُسمین چوٹ ہے یا نہین -

آنکھین - پتھرائی ہوئی اور نمودار ہین یا نہین -

پتلیان - پھیلی ہوئی ہین یا نہین -

گردن مین اِن باتون کو دیکھنا چاہیئے -

---

[ف۱] رسّی کی مضبوطی اسطرح پر دریافت کیجاتی ہے کہ اُسکو لٹکا کر نیچے کے سرے مین ایک پتہ باندھتے ہین اور اُسپر وزن رکھتے جاتے ہین یہانتک کہ رسّی ٹوٹ جاوے -

نشانون کی کیفیت - رسّی کے گھس جانے سے کوئی کھدانہ تو نہین بن گیا ہے اور یہ کھدانہ چارون طرف سے یا ناتمام - اس کھدانہ کے کنارون کا رنگ کیا ہے اور اُسکے آس پاس کی جلد کا کیا رنگ ہے گلے پر اونگلیون کے نشان تو نہین ہین -

نشانون کا رُخ - نشان ٹیڑہے ہین یا سیدہے ہے - رسّی کی گرہون کا نشان کس مقام پر ہے نشان کے اوپر کی جلد کی کیا کیفیت ہے - آیا جلد گھس گئی ہے یا چھل گئی ہے -

ہاتھ - ہاتھون مین خون تو نہین لگا ہوا ہے - مٹھیان بند تو نہین ہین - ہاتھ مین کوئی چیز تو نہین ہے (اگر بال یا کوئی اور چیز ہاتھ مین ہو تو اُسکو احتیاط سے رکھنا چاہیئے)-

اعضاے تناسل - مرد مین دیکھنا چاہیئے کہ عضو تناسل کے اندر منی تو نہین ہے -

## اندرونی علامات

گردن کے نشانون کو چیرو اور نشان کے ایک انچ اوپر اور ایک انچ نیچے کی جلد کو کاٹ کر اُسکی اندرونی حالت یعنی خون کے جم جانے وغیرہ کو غور سے دیکھو - گردن کے عضلات سلامت ہین یا اونمین چوٹ آئی ہے - عضلات یا رباطات کے اندر خون بہہ کر تو نہین پھیل گیا ہے -

حلق اور قصبتہ الریہ - گردن کے رباطات - گردن کی ہڈیون علی الخصوص ہنسلی کی ہڈی اور اٹلس اور اکسس کو کچھ ضرب تو نہین پہنچی ہے - فقرات العنق کے درمیانی مادہ مین یا نخاع مین چوٹ تو نہین آئی ہے - نخاع کے اندر خون بہہ کر تو نہین پھیلا ہے -

کرانڈ شریانین - ان شریانون کے اندرونی اور درمیانی غشا کی حالت - اِن کی دیوارون مین یا اندر شریانون کے خون تو بہہ کر نہین پھیلا ہے -

دماغ اور دماغ کے غشا - اِن مین خون بھرا ہے یا نہین - اِنکے عروق پھولے ہوئے ہین یا نہین

حلق او قصبتہ الریہ - انکے عروق مین خون بھرا ہوا ہے یا نہین - آیا انکے اندر کف ہے یا نہین -

قلب ۔ کیا جانب راست خون سے بھرا ہوا ہی۔

شُشش ۔ کیا انکے عروق مین خون بھرا ہوا ہے ۔ بے قاعدہ ہوا بھر جانے کے سبب سے شُشش کی سطح پر دھبے تو نہین پڑ گئے ہین ۔ شُشش کے اندر اُس طرح پر خون تو نہین پھیلا ہے جیسا کہ سکتہ کی حالت مین ہوتا ہے ۔

معدہ ۔ کیا اسکے عروق مین خون بھرا ہوا ہی ۔ کیا معدہ مین غذا ہے کسی قسم کا زہر تو نہین (مثلاً افیون جو مقتول کو سُلا دینے کے لئے یا اور کسی غرض سے دی گئی ہو ۔

آیا کوئی اِس قسم کی خلاف طبیعت علامات ہین جو (پھانسی یا گلا گھونٹنے سے قطع نظر کر کے) باعث ہلاکت ہو سکتے تھے ۔ آیا متوفی نے کبھی بھی خود کشی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا ۔ متوفی کے خاندان مین جنون موروثی تو نہین ہے ۔

# باب سوم

## دم خفا ہونا

دم خفا ہونا اصطلاحاً اُس قسم کے اختناق کو کہتے ہین جسمین بلا گلا دبائے ہوئے باہر کی ہوا اندر کو جانے سے روکی جاوے اِس تعریف مین ڈوب مرنا بھی داخل ہے لیکن عموماً دم خفا ہونا اُن صورتون مین بولا جاتا ہے جب ناک اور مُنھہ بند کرکے ہوا روکی جاوے - ٹائی لرڈی نے لکھا ہے کہ اس قسم سے قتل کرنے کی سب سے پُرانی مثال توریت کے ۲ سلاطین کے آٹھوین باب کی پندرھوین آیت مین لکھی ہے " اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ اُن سے (یعنی خزایل نے) ایک موٹا کپڑا لیا اور اُسے بھگو کے اُسکے (یعنی بن ہدد کے) مُنھہ پر رکھا - سو وہ مرگیا اور خزایل اُسکی جگھہ بادشاہ ہوا " تاریخی مثال مُنھہ بند کرکے مارنے کی اُن دو شاہزادون کی سرگذشت ہے جو لندن کے ٹاور[۵۱] مین رچرڈ سوم کے حکم سے مارے گئے -

یورپ مین دم خفا ہوکر مرنا زیادہ تر بچون مین ہے جب وہ تھوڑی سی جگھہ مین تلے اوپر ہوجاتے ہین لیکن اِس ملک مین اِس قسم کی موت شاذ ہے - ہجوم مین دب کر دم خفا ہوجانا ایک عام واقعہ ہے اور نشہ کی حالت مین بعض اوقات غذا یا قے کے حلق مین پھنس جانے کی وجہ سے دم خفا ہوجاتا ہی گارڈنر کے مقدمہ مین جسکا ذکر ہوچکا ہے اگرچہ متوفیہ کا گلا کاٹا گیا تھا لیکن موت کا فوری سبب

---

[۵۱] ٹاور آف لنڈن ایک نہایت قدیم اور تاریخی عمارت لندن مین ہے اور قدیم زمانہ مین شاہزادے اور امرا جب قید ہوتے تھے تو اسی قلعہ مین رکھے جاتے تھے -

دم خفا ہونا تہا کیونکہ خون گلے سے بہہ کر قصبۃ الریہ کے اندر چلا گیا تہا۔ اکثر اوقات چہوٹے بچے سخت چیزون کو نگل جانے کی وجہ سے (جیسے دودہ کی بوتل کا سر وغیرہ) دم خفا ہوکر مر جاتے ہین۔ اور بوڑہے بڑے آدمی بہی اپنے مصنوعی دانتون کے حلق مین اوتر جانے سے مختنق ہو جاتے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ حبش کے لوگ اپنی زبانون کو اولٹ کر حلق مین ڈال کر حلق بند کر لیتے ہین اور اس ذریعہ سے خودکشی کرتے ہین۔ ڈاکٹر چیورس لکہتے ہین کہ اس ملک مین ایک معتد بہ فیصدی اشخاص کی زندہ مچہلی کے نگلجانے سے ہلاک ہوتے ہین۔ اور اس قسم کا واقعہ مچہوون مین جو پانی مین اوتر کر مچہلی ڈہونڈہتے پہرتے ہین بہت ہوا کرتا ہے۔ دم خفا ہونے کیواسطے سنفذ ہوا کا بالکل بند ہوجانا ضرور نہین۔ تہوڑا سا بند ہو جانا بہی اختناق پیدا کرنے کو کافی ہے۔

دم خفا کر کے خودکشی کرنا بہت شاذ ہے۔ لیکن ایسی صورتین موجود ہین جنہین اشخاص نے خودکشی کے ارادہ سے اپنے حلق مین کپڑے کا گولا گہسیڑ لیا ہے اور مر گئے ہین۔ عموماً دم خفا ہونا ایک اتفاقی واقعہ ہوا کرتا ہے لیکن بعض صورتون مین اندرونی امراض کی وجہ سے بہی دم خفا ہو جاتا ہے۔ مثلاً جسوقت کوئی اندرونی پہوڑا پہوٹ جاوے یا کوئی دُمّل بڑہکر کسی نازک مقام کو دبا وے۔

دم خفا ہوکر مرنے کی صورت مین لاش کے بیرونی اور اندرونی علامات بالکل اختناق کے سے ہوا کرتے ہین۔ تارڈیو نے بہت اصرار سے لکہا ہے کہ ایسی صورتون مین شُشش کے نیچے کے کنارون پر ضرور خون کی پہٹکیان ہوا کرتی ہین اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ دم لینے کی کوشش اس شدت سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے باریک عروق پہٹ کر اُنین سے خون باہر نکل آتا ہے۔ لیکن اصل مین پہٹکیان کچھ یقینی علامت نہین سمجھی جا سکتی۔ اور صریح صورتین دم خفا ہونے کی موجود ہین جنہین یہ پہٹکیان مفقود تہین برخلاف اسکے پہانسی اور ڈوب مرنے کی صورتون مین موجود تہین۔

انہین پھٹکیون کو ڈاکٹر آگسٹن نے اسکارلیٹینا۔ دل کی بیماری۔ سکتہ۔ ورم شُشش۔ سکتۂ شُشش وغیرہ وغیرہ امراض مین پایا ہے۔

اِس ملک مین معلوم ہوتا ہے کہ اکثر خون کے مقدمات مین اسی طرح دم خفا کیا کرتے ہین جیسا کہ مٹھ کے مقدمہ مین دیکھا گیا۔ لیکن اُسکے ساتھ ہی ساتھ اور بہی زیادتیان کی جاتی ہین اسواسطے موت کا باعث محض دم خفا ہونا نہین ہوا کرتا بلکہ اُسمین گلا گھونٹنا بہی شریک ہوجاتا ہے۔ یورپ کے بناش القبور جو لوگون کو اُنکی لاش تشریح کیواسطے بیچنے کی غرض سے مارا کرتے تھے اُنکے مُنہ اور ناک پر ایک پلاسٹر لگا کر اُنکے سینہ کو دبایا کرتے تھے۔

ڈاکٹر چیورس نے متعدد مثالین لکہی ہین جنمین قتل کی نیت سے مُنھ کے اندر مٹی یا ریتی یا کپڑا ڈالکر یا سینہ کو دبا کر یا منھ اور ناک کو بند کرکے اختناق پیدا کیا گیا ہے۔ ایسی صورتون مین عموماً شخص مقتول کے نعیبون کو بہی زور سے دبایا کرتے ہین۔ اور ممکن ہے کہ اس شدید تکلیف کی وجہ سے جو صدمہ پہنچتا ہے وہ ایسی حالت مین جبوقت کہ دم بند ہے تعجیل ہلاکت کا باعث ہوجاتا ہو۔

## نظائر متعلقہ باب سوم حصۂ دوم

مقدمہ نمبر ۶۔ اتفاقی دم خفا ہونا۔

(۱) ایک سائیس اتفاقاً گھاس کے انبار کے اندر گر پڑا اور دم خفا ہو کر مر گیا۔

(۲) ایک شخص جو آٹے کے گودام کے اوپر والے حصّہ مین تہا اتفاقاً نیچے گر پڑا اور دم خفا ہو کر مر گیا۔

(۳) ڈاکٹر چیورس نے ایک واقعہ لکھا ہے جسمین ایک تل کی کوٹھی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے

چودہ مرد ورزن دو مرد اور بچے دب گئے اور دم خفا ہو کر مر گئے۔

(۴) ڈاکٹر مالکوڈ نے ایک صورت لکھی ہے جسمین کئی شخص دریا کے کہار کے گر پڑنے سے مختنق ہو گئے تھے اور ریتی اور مٹی مین بہی ڈوب مرے تھے۔ کیناسے نے بہی ریتی سے مختنق ہونے کی ایک صورت لکھی ہے جسمین ریتی اُس مقام تک جہان قصبۃ الریہ کی دو شاخین ہوتی ہین پہونچ گئی تہی۔

قتل کے ارادہ سے دم خفا کرنا۔

یہ کئی مقدمات ڈاکٹر چیورس کی کتاب سے نقل کئے جاتے ہین۔

(مقدمہ نمبر ۶۱) ایک شخص رامچرن نامی گورکھپور کا رہنے والا ایک ہشت سالہ عورت کے ساتھ زنا بالجبر کرنے کے جرم مین سزایاب ہوا اس نابالغ نے (جو ظاہرا حلف لینے کی عظمت کو بخوبی سمجھتی تہی) بیان کیا کہ ملزم نے اُسکو گرا کر اُسکے مُنہ مین ریتی بہر دی۔

مقدمہ نمبر ۶۲۔ ایک چھوکرا ایک دہ سالہ بچے سے سرقہ بالجبر کرنے کے جرم مین سزایاب ہوا۔ اُسنے سرقہ بالجبر سے پہلے اُس بچے کے مُنہ مین ریتی بہر دی تہی اور تقریباً اوسکا گلا گھونٹ دیا تہا۔ لڑکا ایک کہیت مین پڑا ملا اس حالت سے کہ اُسکے مُنہ مین ریتی بہری ہوئی تہی اور گلے پر نشان اونگلیون کے تہے۔

مقدمہ نمبر ۶۳۔ ایک شخص بھاگیرتھی نامی گورکھپور کے رہنے والے نے ایک بچہ کو زیور کے لالچ سے قتل کرنے کے جرم مین پھانسی پائی۔ اُسنے اقبال کیا کہ مین نے بچہ کے مُنہ مین کپڑا ٹھونس کر زور سے گلا دبا کر اُسکو مارا۔

مقدمہ نمبر ۶۴۔ ڈاکٹر لٹل وڈ نے ایک عورت کا حال لکھا ہے جو نشہ کی حالت مین حلق کے اندر کاگ گھس جانے کی وجہ سے مرگئی تہی وہ جانب کاگ کا جدہر لاکھ کی مہر ہوتی ہے اوپر کو

تہا اور کاگ اسکرو کا سوراخ بہی کاگ مین موجود تہا جس سے ملزم کا یہ بیان کہ عورت اپنے دانت سے کاگ کہینچ رہی تہی اور اتفاقاً کاگ اُسکے حلق مین چلا گیا اور وہ مرگئی غلط ثابت ہوتا تہا - اس خاص صورت مین پسلیان بہی ٹوٹی ہوئی تہین -

مقدمہ نمبر ۶۵ - یہ میری مکمبکل کا مقدمہ ہے جسکو برک اور اُسکے ساتہیون نے مارا تہا - اس مقدمہ مین سینہ دبا کر دم خفا کیا گیا تہا - اور اُسکے ساتھ مُنہ اور ناک بہی ایک ہاتھ سے بند کئے گئی تھے اور ایک ہاتھ زور سے ٹھڈی کے نیچے اڑایا گیا تہا - ہلاکت سے اوسنٹھ گھنٹے کے بعد لاش چیری گئی اور اُسپر یہ علامات پائے گئے - آنکھین بند اور خونی - چہرہ سکون کی حالت مین لیکن کسیقدر سرخ اور متورم - بجز چہرے کے اور کسی جگہ پر نیلاہٹ نہین تہی - نتھنون سے خون جاری ہوا تہا - زبان اصلی حالت مین تھی - اوپر کا ہونٹ کسیقدر زخمی - ہنسلی کی ہڈی اور تہا ارائڈ کارٹلیج[۵] کے بیچ مین طبیعی حالت سے زیادہ فاصلہ تہا لیکن اونمین کوئی چوٹ نہ تہی - ہاتھون پاؤن پر کچھ نشانات زیادتی کے تھے -

قصبۃ الریہ - اصلی حالت مین تہا مگر اُسکے اندر تھوڑا سا سخت بلغم تہا (لیکن یہ بلغم بہین دار نہین تہا) دونون شُش اصلی حالت مین تھے -

قلب - جانب راست قلب کا سیاہ اور رقیق خون سے بہرا ہوا تہا -

خون - سیاہ تہا اور رقیق -

پیٹ کے احشا صحت کی حالت مین تھے - لیکن جگر ماؤف تہا -

دماغ - مین کسیقدر خون تہا - اور سر کی کہال پر تین جگہہ خون بہہ نکلا تہا -

---

[۵] تہا ئرائڈ کارٹلیج انسان کا حلق کئی کرکری ہڈیون سے بنا ہوا ہے جنکو یہ نجیس کارٹلیج کہتے ہین - انمین سب سے بڑا کارٹلیج تہا ئرائڈ کہلاتا ہے -

نخاع کے اوپر کی جھلی پر اور گردن پیٹ اور کمر کے عضلات مین کئی جگہہ خون بہہ کر پھیل گیا تھا۔

تیسری اور چوتھی فقرات العنق کے درمیانی رباط مین چوٹ آئی تھی۔لیکن شاید یہ چوٹ بعد موت کے لاش کو دوہرا کر دینے کی وجہ سے لگی تھی۔

مقدمہ نمبر ۶۶۔ خودکشی کی غرض سے دم خفا کر لینا۔

ڈاکٹر ٹیلر نے ایک عورت کا حال لکھا ہے جسنے اپنے تئین بچھونے کے اندر ڈالکر اپنی لڑکی سے بہت سی کرسیان وغیرہ اوپر رکھوائین۔چند گھنٹہ کے بعد وہ مردہ ملی۔

مقدمہ نمبر ۶۷۔ ڈاکٹر اسٹن ایک چھوکری کا حال لکھتے ہین جسنے اپنے تئین صندوق مین بند کر کے مار ڈالا۔

مقدمہ نمبر ۶۸ ٹمائی ڈی نے منجملہ اور صورتون کے ایک شخص مسٹر برونیل نامی کا حال لکھا ہے جو ۱۸۴۳ء مین ایک اشرفی کی اٹھنی نگل گئے تھے۔یہ سکہ قصبتہ الریہ کی داہنی شاخ مین جا اٹکا اور پہلے اُسکی وجہ سے بہت ہی سوءالنفس ہوا اسکے بعد دو دن تک چندان تکلیف نہین معلوم ہوئی۔لیکن دو دن کے بعد برے علامات ظاہر ہونے لگے۔ بائیس روز کے بعد اُن کو ایک ایسے تختے سے باندھ دیا جو قبضون پر گھومتا تھا اور اُسکے ذریعہ سے وہ سرنگون کئے گئے اور اس سرنگونی کی حالت مین پیٹھ زور سے ٹھونکی گئی۔اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دم بند ہونے لگا۔دو روز کے بعد اسی سرنگونی کی حالت مین حلق کو کاٹنے کا عمل کیا گیا لیکن سکہ زخم کے اندر سے نکالا نہین جا سکا۔اِس عمل کے سولہ روز بعد مریض کو پھر سرنگون کر کے پیٹھ ہاتھ سے ٹھونکی گئی۔اُسوقت زور سے کھانسی آئی اور سکہ قصبتہ الریہ مین سے نکل کر منھ کے رستے سے باہر نکل آیا۔

مقدمہ نمبر ٦٩ - سنہ ١٨٧٤ع کے انڈین میڈیکل گزٹ[٥] مین ایک شخص کا حال لکھا ہے جو تیرنے مین جیتی مچھلی نگل گیا تہا - مچھلی نے حلق کے کوے کو زور سے پکڑ لیا تھا اور اُسکو مشکل کہینچکر نکالا

مقدمہ نمبر ٧٠ - ایک شخص نے ایک مچھلی پکڑی اور اُسکو اپنے مُنھ مین رکھا اور چاہا کہ اوسکی گردن کو دانت سے پکڑے رہے - لیکن مچھلی حلق کے اندر گھس گئی اور اختناق کے علامات شروع ہوگئے جسکی وجہ سے حلق کو کاٹنے کا عمل کرنا پڑا اور وہ شخص مر گیا -

---

[٥] انڈین میڈیکل گزٹ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جسمین علم طب کے متعلق خبرین اور تحقیقاتین چہپا کرتی ہین -

# باب چہارم

## گیاس کی وجہ سے اختناق ہونا - زندہ دفن کرنا - خودکشی

اس ملک مین ایسے مقدمات عدالت فوجداری کے سامنے بہت کم آتے ہین جنمین زہرلی گیاسون کے تنفس کرنے سے اختناق پیدا ہوا ہو - اور اگر ایسے واقعات ہوتے ہی ہین تو وہ محض اتفاقی ہین - جیسا کہ پُرانے کنوین کے کہودنے مین یا پُرانی بدررؤن کے صاف کرنے مین یا کوئلے کے دہوئین سے مرنا - کل ان صورتون مین موت کا باعث اختناق ہوتا ہے اور لاش پر وہی علامات ہوتے ہین جنکا ذکر کیا جاچکا - ڈاکٹر چیورس نے بہت سی صورتین لکہی ہین جنمین عورتین اور بچے ایک بالکل بند حجرہ[۵۱] مین جہان کوئلہ جل رہا تہا سونے کی وجہ سے مرگئے ہین - ان صورتون مین ہلاکت کاربانک ایسڈ گیاس کے تنفس کرنے سے وقوع مین آئی تہی - یہی گیاس پُرانے کنوون مین بہی پیدا ہوا کرتی علی الخصوص جب اُنکی تہہ مین کوڑا جمع ہوگیا ہو ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ ان مقامات مین پہلے ایک جلتی ہوئی بتی کو اوتارنا چاہیئے اور اگر بتی گل ہوجاوے تو سمجہنا چاہیئے کہ ہوا صاف ہے - لیکن یہ نتیجہ ہمیشہ صحیح نہین ہوا کرتا - اسمین شک نہین کہ اگر بتی گل ہوجاوے تو اندر کی ہوا یقینی جان کے واسطے مہلک ہے لیکن اسکا عکس ہمیشہ صحیح نہین ہوا کرتا - کسی کنوئے کی تہہ مین کہودنے سے (علی الخصوص جب اُسمین کوڑا جمع ہو) بعض اوقات کاربانک ایسڈ گیاس دفعتہً نکل آتی ہے اور باعث ہلاکت ہوتی ہے - ڈاکٹر چیورس نے کئی ملاحون کا حال لکہا ہے جو جہاز کے سامنے والے حصّہ کے

---

۵۱ جسوقت کوئی جلنے والی چیز جلائی جاتی ہے تو ہوا کا آکسیجن اُس چیز کے کاربن سے مرکب ہوجاتی ہے اور ایک گیاس جسکا کاربانک ایسڈ نام ہے بنتی ہے - اس گیاس کے تنفس سے اختناق ہوجاتا ہے اور انسان بہت جلد مرجاتا ہے

اندر کچھ مرمت کرنے کو گئے تھے اور وہان مختنق ہو گئے - یہان گیاس پانی کی وجہ سے جمع ہو گئی تھی -
اینٹ کے پجاوے اور چونے کی بھٹیون کا دہوان بھی نہایت مضر ہے اور ڈاکٹر ٹیلر نے دو لڑکون
کا حال لکہا ہے جو جلتے ہوئے پجاوے کے قریب سونے کی وجہ سے مر گئے تھے -

بجلی سے مرنا - اگرچہ بجلی سے مرنے کی صورتین عدالت فوجداری کے سامنے نہین آتین لیکن
اُنکی نسبت اسقدر کہنا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بجلی سے مرے ہوے اشخاص کے جسم پر اوسی
قسم کے زخم ہوا کرتے ہین جیسے کسی کاٹنے والے آلہ کے - اور لاش پر اکثر ایکائی موسس کے
نشانات ہوا کرتے ہین - لیکن ہمیشہ جسم پر یا کپڑون پر جلنے کے نشان بھی ہوا کرتے ہین اور اگر کوئی
فلزی اشیا جسم پر ہون تو متغیر اور کسیقدر گلے ہوئے پائے جاتے ہین - عموماً منفذ برق کی بہ نسبت
مخرج کے سوراخ کے پاس زیادہ علامت جلنے کی پائی جاتی ہے - اور بعض اوقات جسم پر کوئی
ظاہری نشان نہین پایا جاتا -

زندہ دفن کرنا ہندوستان کے قدیم دستورون مین سے ہے - بلکہ دوسرے ملکون مین
بھی جاری تہا - یورپ کے زمانہ اواسط مین پادریون کی خانقاہون مین زندہ چن دینا بدکاری کی ایک
عام سزا تھی - مسٹر ٹامس رو جو ۱٦۱۵ء مین دہلی کے دربار مین بطور سفیر گئے تھے اپنا چشم دید واقعہ
لکھتے ہین کہ ایک عورت بدکاری کی سزا مین بغلون تک دفن کر دی گئی تھی - ایک اور بادشاہ
ہندوستان کا ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ لڑائی کے قیدیون کو گردن تک زمین مین دفن کر کے اُنکے
سرون کے ساتھ گولی کھیلا کرتا تھا -

کسی زمانہ مین برص کے مریضون کو زندہ دفن کیا کرتے تھے - اور اس قسم کے مریض خود
مرض کی اخیر حالت مین اپنے عزیز اقربا سے منتین کیا کرتے تھے کہ ہمکو زندہ دفن کر دو ورنہ ہم
تمکو بد دعا دینگے یا بھوت بنکر ستائینگے - اور کچھ عجب نہین کہ وحشی اقوام مین یہ دستور اسوقت تک

تک بہی باقی ہو - راجپوتانہ مین زندہ دفن کرنے کی صورتین سنہ ۱۸۶۸ء تک کی رپورٹ مین موجود ہین اور کچھ عجب نہین کہ یہ طریقہ اب بہی جاری ہو کیونکہ سنہ ۱۸۸۲ و ۸۳ء کی رپورٹ مین ڈائنون کو اولٹا لٹکانے کے مقدمات موجود ہین - جب کسی عورت پر شبہ ڈائین ہونے کا ہوتا ہے تو یا تو اوسکا ہاتھ شانہ تک کہولتے ہوئے تیل مین ڈالا جاتا ہے یا اوسکا سر پانی کے نیچے ڈوبایا جاتا ہے اتنی دیر تک جسمین ایک تیر چہوڑا جاوے اور پہر اوٹھا کر اپنی جگہ پر لایا جاوے - اگر وہ عورت اس امتحان مین کامل نکلی تو فبہا ورنہ وہ اولٹی لٹکادی جاتی ہے یہانتک کہ وہ اپنا ڈائین ہونا قبولے یا مرجاوے - اگر اوسنے قبولا تو بھی وہ ہلاک کی جاتی ہے یہی رسم اتنی دیر تک سر پانی کے نیچے رکہنے کی کہ تیر چہوڑا جاوی اور پہر اوٹھا کر لایا جاوی حیدرآباد کے بعض پہاڑی اقوام مین اسوقت تک موجود ہے - قدیم زمانہ مین بیوہ عورت کو اوسکے شوہر کے ساتھ زندہ دفن کردینا ایک معمولی رسم تہی - پورانے زمانہ کے سیاحون نے اپنی سیاحت کی کتابون مین اسکا ذکر لکھا ہے اور پارلیمنٹ کی سرکاری رپورٹون مین بہت سے واقعات اس قسم کے جو تیراکے جولاہون مین سنہ ۱۸۲۴ء اور سنہ ۱۸۲۵ء کے درمیان مین واقع ہوئے مندرج ہین - ڈاکٹر چیورس نے ایک مثال لکھی ہے جسمین دو ہندو ایک گماشتہ کو دم دیکر اپنے گہر کے اندر لے آئے اور اوسکو ایک گڑہے مین ڈالکر اوسکے اوپر ایک تختہ جس سے وہ بالکل چہپ جاتا تہا بند کردیا اور اوسپر خود کہڑے ہوگئے یہان تک کہ وہ بیچارہ دم خفا ہوکر مرگیا -

لاش نہایت بوسیدہ حالت مین پائی گئی لیکن اوسپر کچھ بیرونی نشانات زیادتی کے نہ تہے - زندہ دفن کئے جانیکی صورت مین ہلاکت کا باعث اختناق ہوا کرتا ہے اور لاش پر بالکل وہی علامات ہوتے ہین جو اختناق کی صورت مین -

خودکشی ایک نہایت غور طلب مسئلہ ہے اور حصہ دوم کے باب اوّل مین اسکے متعلق بہت کچھ بیان ہو چکا ہے - اس ملک مین خودکشی کے اسباب چار ہین -

اول جسمانی شکایت - یہ بہت بڑا سبب خودکشی کا ہوا کرتا ہے اور پولیس اکثر یہ رپورٹ کرتا ہے کہ فلان شخص (عموماً عورت) پیٹ کے درد کی تاب نہ لا سکا اور اوسنے اپنے تئین کنوے مین ڈالدیا اور اتفاقی طور سے ہلاک ہو گیا - ڈاکٹر وڈ فورڈ (جنکے قول کو ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہی) لکھتے ہین کہ بنگالے کے چاول کھانے والی رعایا مین اکثر اوقات پیٹ مین کیڑے ہونے کی وجہ سے درد اور اضمحلال اور ضعف اسقدر پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ باعث خودکشی ہوتا ہے -

دوم غم - شرم اور غصہ - یہ معمولی اسباب مین سے ہین اور انکی نسبت اسقدر کہنا ہے کہ اکثر اوقات عورتین اپنے شوہرون سے لڑنے کے بعد یا تو ڈوب مرتی ہین یا ڈوب مرنے کا ارادہ کرتی ہین - اکثر اوقات یہ محض اپنے شوہرون کو دہمکی دینے اور اونکو راضی کر لینے کی غرض سے ہوا کرتا ہے - مہابھارت مین غصہ کی اوٹھری کا ذکر لکھا ہے جسمین بی بی شوہر سے ناراض ہو کر اپنے تئین بند کر لیا کرتی تھی اور جبتک اپنا کہا نہین کرا لیتی خورد و نوش چھوڑ دیتی تھی - مجسٹریٹون کے سامنے اکثر مقدمات اس قسم کے آتے ہین جسمین عورت کسی کپڑے یا زیور کے اوپر اپنے شوہر سے لڑی ہے اور اپنے کو کنوے مین ڈالکر ڈوب مرنے کا ارادہ کیا ہے - لیکن ایسی صورتون مین عموماً یہ ہوتا ہے کہ عورت سیڑھیون کے نیچے اوترتی ہے اور گہرے پانی مین نہین جاتی اور جسوقت کوئی اوسکو منانے آوے تو بآسانی مان جاتی ہے - لیکن بعض اوقات عورتین کسی سخت جھگڑے کے بعد علی الخصوص جب شوہر نے اونکو مارا بھی ہو فی الواقع کنوے مین گر کے ڈوب مرتی ہین -

تیسرا انتقام - انتقام کی غرض سے خودکشی کرنا بہ نسبت اس زمانہ کے پہلے زمانہ مین

زیادہ عام تھا۔ اوس زمانہ مین یہ اعتقاد تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے ظلم سے خودکشی کرلیوے تو اوسکا عذاب ظالم پر پڑتا ہے۔ اس اعتقاد کی بہت سی تاریخون مین مثالین موجود ہین لیکن ان مین سے عجیب مثال یہ ہے کہ جب راجپوت کسی کے ساتھ بطور بدرقہ جایا کرتے تو قطاع الطریق کبھی اون پر حملہ نہ کرتے۔ کیونکہ ایسے حملہ کے وقت راجپوتون کا قاعدہ تھا کہ وہ خود اپنے کو ہلاک کرلیا کرتے تھے اور چونکہ اونکی ذات بہت اونچی ہے ڈاکو اتنے بڑے گناہ سے ڈرکر اون سے مزاحم نہوتے۔ دہرنا بیٹھنا بھی (جواب مجموعہ تعزیرات ہند کی رو سے جرم قرار دیدیا گیا ہے) اسی قبیل سے ہے۔

فادر مارٹن ایک رومن کیاتھلک پادری ۱۷۰۹ء مین لکھتے ہین (اسکو ڈاکٹر ہیپرس نے نقل کیا ہے) اس ملک مین ایک عجیب طریقہ انتقام کا ہے جس سے تمکو تعجب ہوگا۔ اگر دو شخص آپسمین لڑین اور اونمین سے کوئی اپنی آنکھ پھوڑ ڈالے یا خودکشی کرلیوے تو فریق ثانی پر لازم آوے گا کہ وہ بھی اوسی قسم کا ضرر اپنے کو یا اپنے کسی عزیز کو ضرور پہنچاوے۔ عورتین اس وحشیانہ رسم کو حد تک پہنچاتی ہین۔ اونمین قاعدہ ہے کہ جب کوئی عورت کسی دوسری عورت سے لڑے یا ناراض ہووے تو وہ اپنا سر فریق مخالف کے دروازہ پر جاکر ٹکراتی ہے اور اوسکو بھی ضرور ہے کہ یہی سزا اپنے اوپر گوارا کرے۔ اگر ایک عورت غصہ مین آکر زہر کھالے تو جسنے غصہ دلایا ہے اوسکو بھی لازم ہے کہ اپنے کو اسی طرح ہلاک کرے۔ اور اگر ایسا نہ کرے تو اوسکے ہمسایہ اوسکا گھر جلاوینگے یا اوسکے مویشی چرالینگے اور اوسکو ہزار طرح سے تنگ کرینگے اور اس فعل پر مجبور کرینگے۔

کور کی رسم ہنود مین اسی قبیل سے تھی۔ یہ طریقہ پورانے زمانہ مین سرکاری ملازمون کو خراج زمین وصول کرنے سے باز رکھنے کے واسطے جاری تھا۔ ایک انبار لکڑی کا بنایا جاتا تھا اور

اوسپر ایک گاے اور بعض اوقات ایک بڑہیا بٹھادی جاتی تہی اور اوسمین آگ لگادی جاتی تہی یہ پورانی رسمین جو فی الحقیقت غریب اور کمزور رعیت کے ہتہہ کنڈے ظالم حکام کے مقابل مین تھے اب بالکل مفقود ہوگئی ہین لیکن اونکا نام باقی رہ گیا ہے۔

چوتھا مذہبی خیالات سے خودکشی کرنا۔ ڈاکٹر چیورس نے آئین اکبری سے نقل کیا ہے کہ "ہنود پانچ قسم سے خودکشی کرنے کو ثواب سمجھتے ہین (۱) فاقہ۔ (۲) اپنے کو گوبر مین لپیٹکر اوسمین آگ لگادینا اور اندر جل جانا (۳) اپنے کو برف مین دفن کرلینا (۴) گنگا جس مقام پر سمندر مین جاملی ہے وہان اپنے کو پانی مین کہڑا کرنا اور اپنے گناہون کا خیال کرکے دعا مانگنا یہان تک کہ مگر مچھ آکر کہالیوین (۵) الہ آباد مین جہان گنگا اور جمنا ملی ہین وہان اپنا گلا کاٹ لینا۔"

مہادیو گیری اور ربیج مرن۔ اور اونکر مند ہلتا کے مقامون پر اپنے ماؤن کی منت پوری کرنے کو چار اور پانسو فیٹ کی بلندی سے کودپڑنا اور ہلاک ہوجانا بہی اسی قسم کی رسمون مین سے ہے۔ رتھ کے پہیون کے نیچے دب کرجان دینی یہ کچھ جگنا تھ ہی پر موقوف نہین تہا بلکہ اور متبرک مقامات کے جاترا مین بہی ہوا کرتا تہا۔ اب بہی یہ رسم بالکل اوٹھی نہین ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رتھ چلتے وقت کوئی مرد یا عورت دب کر مرجاتی ہے۔ یہ ہلاکتین البتہ عموماً اتفاقی کہی جاتی ہین لیکن البتہ تعجب یہ ہوتا ہے کہ اس قسم سے دب کر مرجانے والے اشخاص ہمیشہ بڑہے یا بڈہیان ہوا کرتی ہین۔ ڈاکٹر چیورس لکھتے ہین۔ "ساتوین جولائی ۱۸۶۴ع کے اخبار فرنڈ آف انڈیا مین لکھا ہے کہ خود اڈیٹر نے کئی روز قبل رتھ جاترا کے دن بچشم خود دو شخصون کو دب کر مرجاتے ہوے اور ایک کو سخت زخمی ہوتے ہوے دیکھا۔ ان اشخاص نے اپنے تئین بالارادہ رتھ کے پہیون کے نیچے گرادیا تہا۔" اگرچہ یہ واقعہ اتفاقی کہا گیا۔ لیکن اڈیٹر کا بیان غور کے قابل ہے۔

ستی کی رسم عورتون ہی کے ساتھ مخصوص نہین ہے بلکہ سب سے پورانی مثال مرد کے ستی ہونے کی رامائن مین موجود ہے - راجہ دسرتھ رام جی کے گہر سے نکل جانے کے بعد جب آئے ہین تو اونہون نے اپنی رانی سے اپنے لڑکپن کی ایک سرگذشت بیان کی ہے - راجہ دسرتھ نے کہا کہ مین ایک مرتبہ شکار کو گیا تہا اور مین نے غلطی سے ایک اندہے مُنی کے بیٹے کو جو پانی بہر رہا تہا تیر سے مارڈالا - مُنی نے جب اسکی خبر سنی تو خود بیٹے کی لاش کے ساتھ جل مرا اور مرتے وقت یہ کہا کہ جب راجہ دسرتھ مرینگے تب اونکو بہی اپنے بیٹے کی جدائی کا داغ ہوگا - مردون کی اپنے کو ہلاک کرنے کی متعدد مثالین مختلف زبانون مین پائی جاتی ہین - لیکن البتہ اس قسم کی صورتین شاذ ہین - اور زیادہ اون ہی لوگون مین ہین جو وہمی ہین - اور اس قسم کے لوگ اکثر اپنے کو ہلاک کرنے سے پہلے اپنے سارے کنبے کے لوگون کو قتل کرتے ہین - عورتون کی ستی کے بارہ مین اسی قدر کہنا ہے کہ اب بہی کبہی کبہی ایک آدہ مقدمہ ستی کا ہوجاتا ہے - راجپوتانہ کی رپورٹ انتظامی سنہ ۱۸۸۲ و ۸۳ء مین لکہا ہے کہ اس سال مین ایک ستی ہوئی -

# حصۂ سوم

## باب اوّل زنا بالجبر

اس جرم کا الزام لگانا بہت عام بات ہے اور مثل یورپ کے اس ملک مین بھی یہ الزام اکثر جھوٹا ہوا کرتا ہے۔ چونکہ ایسے مقدمات مین چشم دید گواہ بہت کم ہوتے ہین ملزم کی برات یا سزایابی کا دارومدار عورت کے بیان اور اوسکے امتحان اور ملزم کے امتحان پر ہوا کرتا ہے۔

بالغہ کے جسم پر زنا بالجبر کے علامات کا پایا جانا۔ یہ امر مسلم ہے کہ ایک معتدل جسامت کے مرد کا کسی بالغہ کے ساتھ زنا بالجبر کرنا اور عورت کے جسم پر کسی زیادتی کے نشان کا نہ پایا جانا ایک امر محال ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ عورت کو نشہ مین یا بدحواسی کی حالت مین لانے کے بعد زنا بالجبر کیا گیا ہو۔ کیاسپر نے منجملہ او رمقدمات ایک سینتالیس ۴۷ سالہ عورت کا مقدمہ لکھا ہے جسنے ایک شخص پر جھوٹا دعوے زنا بالجبر کا کیا تھا (دیکھو مقدمہ نمبر ۱۷) محض عورت کے امتحان سے اس بات کا پایا جانا کہ اوسکا ازالہ بکر ہوا ہے کافی ثبوت زنا بالجبر کا نہین ہو سکتا اور نہ یہ ثبوت اسکا ہے کہ ازالہ بکر کا باعث مقاربت ہی ہے لیکن اس ملک مین جہان بہت کم بالغہ عورتین ایسی ملین گی جنکی شادی نہوگئی ہو اگر کسی بالغہ عورت کی طرف سے دعوی ہو تو شاید ازالہ بکر کا مسئلہ پیش ہی نہین آئے گا۔ جس صورت مین کہ عورت محصنہ اور مقاربت کی عادی ہو تو محض ادخال کی (جبتک ادخال نہایت تشدد کے ساتھ نہ کیا گیا ہو) کوئی علامت باقی نہین رہیگی علی الخصوص جسوقت واقعہ کو دو تین دن گذرجاوین۔ برخلاف اسکے بالغہ عورت کے جسم پر زنا بالجبر

کے نشانات کا پایا جانا بھی نہایت قرین قیاس ہے - البتہ قانوناً اگر عورت کی رضامندی بجبر یا غلطی کی حالت مین حاصل کی گئی ہے تب بھی مقاربت زنا بالجبر کی تعریف مین آجاویگی - زنا بالجبر کے دعوے اکثر نابالغون کی طرف سے کئے جاتے ہین اور ان مقدمات مین نہایت سخت احتیاط چاہئیے - اکثر اوقات نابالغہ کے طرز کلام سے معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ سکھائی گئی ہے یا نہین - اور یاد رکھنا چاہئیے کہ محض جسم پر ازالہ بکر کے علامات مثلاً خون کا نکلنا یا غشاے بکر کا شق ہوجانا ثبوت کافی زنا بالجبر کا نہین ہے - سب سے پہلے نابالغہ کے والدین کی ذات اور حالت کو دریافت کرنا چاہئیے - کیونکہ اگر والدین اچھی ذات اور اچھے خاندان کے ہین تو احتمال ہے کہ وہ جھوٹا دعوی نہین کرینگے - برخلاف اسکے اگر مان بدچلن عورت ہے تو جھوٹے دعوی کا ہونا قرین قیاس ہوجاتا ہے - ڈاکٹر چیورس نے کئی مقدمات لکھے ہین جنمین فاحشہ عورتون نے خود اپنی بیٹیون کا ازالہ بکر کسی آلہ کے ذریعہ سے کیا ہے اس غرض سے کہ وہ مجامعت کے قابل ہوجاوین - البتہ اندام نہانی کا اسطرح پر بڑہانا بتدریج ہوا کرتا ہے لیکن بخوبی ممکن ہے کہ کوئی بدمعاش عورت اپنی بیٹی کا ازالہ بکر سختی کے ساتھ کرے اور اوسکو تعلیم کرکے کسی بھلے آدمی پر زنا بالجبر کا دعوی کرادے - خون کے نشان اوسی وقت بکار آمد ہوسکتے ہین جب کسی طبیب نے اونکا امتحان کرلیا ہو - مثلاً اگر خون کے اندر منی[۵] کے کیڑے پائے جاوین تو یہ یقینی ثبوت مقاربت کا ہے - لیکن کیاسپر کی تجارب سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ بعض مردون کی منی مین (خصوصاً جب وہ مسن ہون) کیڑے نہین ہوا کرتے - لیکن منی کے کیڑون کا پایا جانا یقینی ثبوت مقاربت کا ہے اور اگر عورت نابالغہ ہے تو یہ مقاربت زنا بالجبر کی حد کو پہنچ جاتی ہے - بعض اوقات زنا بالجبر کے

---

[۵] منی کے کیڑے - انسان کی منی کو خوردبین مین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین بہت باریک باریک لمبے لمبے کیڑے ہین جو چلتے پھرتے ہین - انکے سر کسیقدر موٹے اور دُم باریک ہوتی ہے یہی کیڑے باعث تناسل ہین -

مقدمات اسطرح پر ثابت کیئے جاتے ہین کہ مرد کسی مرض شہوانی مین مبتلا ہے اور عورت کو بھی
وہی مرض لگ گیا ہی - لیکن اس قسم کے ثبوت کے قبول کرنے مین بڑی احتیاط چاہیئے - کیا سبر
لکھتا ہے کہ کم سن لڑکیون مین (علی الخصوص جو بہت کم سن ہین) اندام نہانی سے ایک
قسم کا بدبو اور سُرخ مادّہ نکلا کرتا ہے جسکا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے اور اسکو عورتون کے
ابتدائی سوزاک کے مادہ سے تمیز کرنا محال ہے - یہ علامت نہایت غور کے قابل ہے کیونکہ یہ
اکثر بارہ اور چودہ سال کے بیچ مین پائی جاتی ہین اور اون ہی صورتون مین جہان اعضاے تناسل
کے ساتھ کوئی بدسلوکی کی گئی ہے - لیکن اس قسم کا اخراج اندام نہانی سے ہوا کرتا ہے اور مجراے
بول سے نہین ہوتا - برخلاف اسکے سوزاک کا مادہ مجراے بول سے نکلا کرتا ہے - بعض اوقات
سردی کی وجہ سے یا اسکرافیولا اور پیٹ مین کیڑے ہونے کی وجہ سے اور کبھی کبھی محض
کثافت کی وجہ سے بھی اس قسم کے مادہ کا اخراج ہوتا ہے جو غلطی سے سوزاک کا مادہ خیال
کیا جا سکے - اس قسم کے اخراج کی بابت ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین " یہ اخراج اکثر چھ سات برس کی لڑکیون
مین پایا جاتا ہے اور بعض اوقات ایسے بچون کو تعلیم کر کے اون سے بیگناہ اشخاص پر استحصال
بالجبر کی نیت سے دعویٰ کرایا گیا ہے - لیکن ایسی صورتون مین غشاے بکارت کے نہ ٹوٹنے
اور اندام نہانی اور اوسکے اطراف کے زخمی نہونے اور نیز اخراج کی کثرت کی وجہ سے مرض اور
زنا بالجبر مین بخوبی امتیاز ہو سکتا ہے - کیا پوران نے دو مقدمے لکھے ہین جنمین نابالغ بچون
کے ساتھ زنا بالجبر کا جھوٹا الزام اسی قسم کے اخراج کی بنا پر کیا گیا تھا " اسواسطے جب کبھی کسی قسم
کا اخراج اعضاے تناسل مین سے ہو تو اوسکی نسبت طبیب کی راے لینا ضرور ہے اور طبیب
سے یہ پوچھنا ضرور ہے کہ اوسنے کس بنا پر اوس اخراج کو مادہ سوزاک کی قرار دیا - مرد کے عضو تناسل
سے بھی بعض اوقات سردی وغیرہ کی وجہ سے مادہ نکلتا ہے جو حقیقت مین مادہ سوزاک کی نہین ہے

پس مرد کا امتحان بھی پوری طرح سے ہونا چاہیئے - اور محض کپڑون پر دہبے کا پایا جانا دلیل اسکی نہین ہوسکتی کہ وہ کسی مرض شہوانی مین مبتلا ہے - البتہ جسوقت ثابت ہوجاوے کہ مرد کسی مرض شہوانی مین مبتلا ہے اور عورت کو بھی بجنسہ وہی مرض ہے تو البتہ یہ شہادت عورت کے بیان کی (جو بنفسہ قابل اعتماد نہو) موید سمجھی جاوے گی - اور اون مقدمات مین جہان نابالغ عورتین مدعی ہوی ہین اس قسم کی شہادت سزا کے واسطے کافی سمجھی گئی ہے - ایسے مقدمات مین دو باتون کا ثابت ہونا ضرور ہے - اول یہ کہ مرض از قسم امراض شہوانی ہے - اور دوم یہ کہ مرد اور عورت دونون ایک ہی مرض مین مبتلا ہین - یہ بھی تحقیق ہونا چاہیئے کہ مقاربت سے کتنے زمانہ کے بعد مرض نمودار ہوا -

باکرہ عورتون پر زنا بالجبر کا اثر یہ ہوتا ہے کہ غشاے بکارت بالکل شق ہوجاتا بلکہ کئی جگہہ سے زخمی ہوجاتا ہے - کیاسپر نے اس خاص علامت پر بہت زور دیا ہے - وہ لکہتا ہے کہ چہوٹے بچون مین غشاے بکارت کبہی ضایع نہین ہوتا اگرچہ مرد کا عضو تناسل داخل کیون نہوا ہو - پس محض غشاے بکارت کا سالم رہنا اسکی دلیل نہین ہوسکتی کہ زنا بالجبر نہین ہوا ہے -

ہندوستان مین لڑکیون کی عمر بلوغ کے بارہ مین ڈاکٹر چیورس نے بہت تحقیقات کی ہے وہ ڈاکٹر چکربتی کے زبانی ایک صورت لکہتے ہین جسمین ایک لڑکی دس سال کی عمر مین صاحب اولاد ہوی - اور چونکہ ڈاکٹر چکربتی اس لڑکی کو بچپن سے جانتے تہے اسواسطے اوسکی عمر مین کچھہ شک نہین ہوسکتا - ڈاکٹر چیورس لکہتے ہین کہ دس برس کی عمر مین طمث کا ہونا نہایت شاذ ہے اور سو مین ایک صورت مین بہی نہین ہوتا - اور بہ نسبت مرفہ الحال اشخاص کے غربا کی لڑکیون مین طمث دیر مین ہوا کرتا ہے - غربا مین بارہ برس سے کم مین کوئی صورت طمث کی نہین دیکہی گئی - لیکن مرفہ الحال اشخاص مین عمر طمث کی گیارہ سال ہے

ڈاکٹر فیرر نے کلکتہ کے یورپین اطفال لاوارث مین سے سترہ خالص یورپین لڑکیون کا تحتہ طمث کا دیا ہے جو ذیل مین مندرج ہے - جلدی سے جلدی زمانہ طمث کا بارہ برس اور دو مہینے تھے اور یہ لڑکی ہندوستان مین پیدا ہوئی تھی -

۴ لڑکیون نے ۱۲ اور ۱۳ سال کے بیچ مین طمث کیا -

۸ " ۱۳ اور ۱۴ " "

۹ " ۱۴ اور ۱۵ " "

۵ " ۱۵ اور ۱۶ " "

۱ لڑکی نے ۱۶ اور ۱۷ " "

یہ بات تو معلوم ہے کہ ہندوستان مین اگرچہ لڑکیون کی شادی کم سنی مین ہوتی ہے لیکن وہ اپنے مان باپ کے گھر رہا کرتی ہین اور پہلے طمث کے بعد رخصت کی جاتی ہین -

ذکور کے بارہ مین انگلستان اور ہندوستان کے قانون مین فرق ہے - انگلستان کے قانون نے قطعی طور پر فرض کر لیا ہے کہ چودہ سال سے کم کا لڑکا زنا بالجبر نہین کر سکتا برخلاف اسکے ہندوستان مین عمر کی قید نہین ہے اور محض شخصی قابلیت کا لحاظ کیا جاتا ہے ایک مقدمہ موجود ہے جسمین ایک دس برس کا لڑکا ایک تین برس کی لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کرنے کے جرم مین سزایاب ہوا - لیکن اس خاص صورت مین جرم کی سزا نہین دی گئی محض بدچلنی کی سزا دی گئی -

زنا بالجبر کے مقدمہ مین عورت کی پچھلی بدچلنی کی نسبت شہادت پیش نہین ہوسکتی اِلّا اس حال مین کہ خود اوس سے اس بارہ مین سوال کیا گیا ہو مسٹر مین نے اپنی شرح مجموعہ تعزیرات ہند مین جو کچھ اس بحث مین دو مقامون پر لکھا ہے اومین کسیقدر باہم تخالف ہے - ایک جگہہ وہ لکھتے ہین

"اگرچہ مدعیہ سے یہ سوال ہوسکتا ہے کہ اوسنے اور اشخاص کے ساتھ بدکاری تونہین کی لیکن اوسکا جواب بالکل قطعی سمجھا جاویگا اور اوسکے خلاف مین شہادت نہین لی جاسکتی" مگر دوسری صفحہ پر وہ یہ بھی لکھتے ہین "مدعیہ کی بدچلنی ایک بہت بڑا جز ہے اس بات کے فیصلہ کرنے مین کہ آیا اوسکے ساتھ بالجبر فعل کیا گیا یا اوسنے خود مقاربت کی اجازت دی - اور اسواسطے مدعی علیہ کو حق ہے کہ وہ مدعیہ کی بدچلنی کی شہرت کا اور اوسکے اپنے ساتھ یا دوسرے اشخاص کے ساتھ بدکاری کرنے کا ثبوت پیش کرے - لیکن قانون کا یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ ان خاص امور کی نسبت شہادت نہین لی جاسکتی الا اوس حال مین کہ خود مدعیہ سے اوس بارہ مین سوالات جرح کیے گئے ہون" - ان دونون بیانات کے تخالف کیطرف اسواسطے توجہ دلائی جاتی ہے کہ مسٹر بین کی کتاب بہت مستند ہے اور اوسکے یہ دونون فقرے دلیل مین پیش ہوسکتے ہین - چال چلن کے واقعہ متعلقہ ہونے کے بارہ مین جو عام اصول ہین اونمین زنا بالجبر کی صورت مین کسیقدر ترمیم کی گئی ہے - عام اصول یہ ہے کہ کسی شخص کا بدچلن ہونا واقعہ متعلقہ نہین ہوسکتا الا اوس حال مین کہ شہادت اس بات کی پیش کی جاوے کہ وہ نیک چلن ہے - لیکن ظاہر ہے کہ جسوقت کوئی عورت عدالت مین جاکر حلفیہ اظہار دیتی ہے کہ میرے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا تو اوسکی حالت مین اور مدعی علیہ کی حالت مین جسکو مطلق حلف نہین دیا جاتا بڑا فرق ہے - وہ فی الواقع ایک گواہ کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ اصول قانونی جسکی رو سے گواہ کے اعتبار پر اعتراض کرنے کا حق دیا گیا ہے اوسپر بھی نافذ ہوتا ہے - مثلاً اگر فی الواقع مدعیہ اور ملزم مین مقاربت ہوئی ہو اور مدعیہ کا دعویٰ ہو کہ یہ فعل زنا بالجبر تھا - پس اگر مدعیہ کو یہ حق دیا جاوے کہ وہ قسمیہ بیان کرے کہ اوسنے اسکے پہلے ملزم سے کبھی مقاربت نہین کی تھی اور ملزم کو اس بیان کی تردید کا حق نہ دیا جاوے تو صریح اور صاف ناانصافی ہے - اس صورت مین عورت کا مقاربت سابقہ سے انکار

کرنا بجاے خود اسبات کا ثبوت پیش کرنا ہے کہ وہ نیک چلن ہے اور عام اصول شہادت کے مطابق اوسکی بدچلنی کا ثبوت واقعہ متعلقہ ہوجاتا ہے۔

زنا بالجبر کا دعویٰ کردینا اسقدر آسان امر ہے اور اس دعویٰ کا جھوٹا ثابت کرنا اسقدر مشکل کہ عورت کے بیان پر یقین کرنے مین بڑی احتیاط چاہیئے۔ اوس سے نہایت تفصیل کے ساتھ سوالات جرح کرنا چاہئین اور اوسکے بیان کو ہر طرح پر جانچنا چاہیئے۔ علی الخصوص جب وہ عورت بدچلن ہو۔ البتہ بدچلن عورت کے ساتھ بھی زنا بالجبر کا ہونا غیر ممکن نہین ہے۔ کیاس ٹیلر نے ایک خادمہ کا حال لکھا ہے جسکی نسبت صاف ثابت ہوا کہ اوسکا ازالہ بکر ہوچکا تھا اور اوس سے چند چورون نے جو گھر کے اندر گھس آئے تھے نہایت بے رحمی کے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ لیکن جس وقت کوئی عورت جو نیک چلن سمجھی جاتی ہے عین مقاربت کی حالت مین پکڑلی جاوے تو وہ اپنی عزت بچانے کے واسطے شور غل مچا کر بخوبی دعویٰ زنا بالجبر کا کرسکتی ہے۔ پس ایسی صورت مین عورت اور ملزم کی آشنائی کا ثبوت (اگرچہ عورت جرح کے وقت اوس سے انکار کیون نہ کرے) لیا جانا چاہیئے۔ البتہ اس قسم کا ثبوت اوسکے بیان کے خلاف مین ثبوت قطعی نہین تصور ہوگا لیکن مقدمہ کے فیصلہ پر اوسکا اثر ہونا چاہیئے۔

اس ملک مین زنا بالجبر کے مقدمات مین مدعیہ کو اسقدر آزادی دی گئی ہے کہ اگر ملزم کو اوسکی شہادت کی تردید کا حق نہ دیا جاوے تو بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ ان مقدمات مین سُنی سنائی شہادت بھی جایز رکھی گئی ہے۔ اور نہ فقط عورت کا بیان کسی فریق ثالث سے شہادت مین لیا جاتا ہے بلکہ اوسکی تفصیلات بھی مثلاً ملزم کا نام وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ اگر کوئی فریق ثالث نہو جس سے عورت نے واقعہ کو بیان کیا ہو تو اوسکے بیان کی نسبت جھوٹ کا احتمال پیدا ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے ایسے فریق ثالث کا بیان دعویٰ کا موید سمجھا جاتا ہے۔ پس اگر ملزم مدعیہ کے ساتھ اپنی آشنائی ثابت

کرنے سے باز رکھا جاوے تو گویا وہ جوابدہی کرنے اور اپنی برات حاصل کرنے سے باز رکھا گیا - کیونکہ زنا بالجبر کے مقدمات مین فریقین کے باہمی پچھلے تعلقات کا معلوم کرنا نہایت ضروری امر ہے -

قانوناً کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ (اگر اوسکا سن دس[۵۱] سال سے زائد ہے) زنا بالجبر کرنے مین ماخوذ نہین ہو سکتا ہے - لیکن البتہ اعانت زنا بالجبر مین ماخوذ ہو سکتا ہے - (دیکھو مقدمہ لارڈ آڈلی) اور اپنی بی بی کے ساتھ فعل خلاف وضع فطری کرنے کے جرم مین بھی سزایاب ہو سکتا ہے - (دیکھو مقدمہ نمبر ۴۷)

اس ملک مین مدعیہ جو عمر اپنی عدالت کے سامنے بیان کرے اوسپر بہت کم وثوق ہو سکتا ہے اور بہت صورتون مین ایسا ہوتا ہے کہ گواہ اپنی لاعلمی بیان کرتا ہے اور عدالت کو اوسکی عمر کا اندازہ کرنا پڑتا ہے - ایک صورت مین ایک بڑھی عورت نے جسکی عمر اقلاً ساٹھ برس ہوگی اپنے کو دہ سالہ بتایا - لیکن جو کچھ غلطی ہوتی ہے وہ کمی کی طرف سے کبھی ایسا نہین ہوتا کہ عورت اپنی اصلی عمر سے زیادہ بتاوے -

مجموعہ تعزیرات ہند کی رو سے جرم زنا بالجبر کے واسطے ادخال کافی سمجھا گیا ہے - لیکن اسکی تشریح نہین کی گئی ہے کہ ادخال کس مقام پر ہونا چاہیئے مثلاً چھوٹے بچون مین کل ڈاکٹرون کی راے ہے کہ اگرچہ غشاے بکارت زخمی ہو جاتا ہے لیکن اوسمین ادخال ممکن نہین ہے - اور ایسے مقدمات موجود ہین جنمین طبیب نے کہدیا ہے کہ بوجہ کم سنی کے ادخال ممکن نہ تھا - عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ ادخال سے یہ مراد نہین ہونی چاہیئے کہ مرد کا عضو تناسل غشاے بکارت کے پار

[۵۱] سر انڈریو اسکوبل قانونی ممبر کونسل کے پیش کردہ قانون کے مطابق جو ۱۸۹۱ء مین بنام ایکٹ ۱۰ ۱۸۹۱ء پاس ہوا یہ عمر اب بارہ سال کردی گئی ہے -

ہوجاوے بلکہ اوسکا شفرتین کے اندر جانا ہی جرم کے واسطے کافی ہونا چاہیئے - اوچھوٹے بچون مین غشاے بکارت کا قایم رہنا ملزمین کی رہائی کا باعث نہین ہونا چاہیئے - انگلستان کے قانون مین ادخال کی یہ تعریف ہے "مرد کے عضو تناسل کا شرمگاہ کے اندر جانا ادخال ہے" لیکن اس ملک کے قانون مین لفظ ادخال کی تعریف جہان تک دیکھا گیا کسی فیصلہ مین نہین پائی جاتی -

پولیس اور ماتحت کے مجسٹریٹون کو چاہیئے کہ زنا بالجبر کا دعوی ہونے کے ساتھ ہی عورت کو فوراً طبیب کے پاس امتحان کو بھیجین جسقدر زیادہ دیر مین امتحان ہوگا اوسیقدر دعوی کا ثبوت مشکل ہوگا - ملزم کا بھی جواب لینا چاہیئے - اور اگر وہ مقاربت کا اقرار لیکن زنا بالجبر سے انکار کرے تو اوسوقت فریقین کے خاندان اور اونکے پچھلے باہمی تعلقات کی تحقیقات کرنی چاہیئے - اگر یہ تحقیقات فوراً نہ کیجاوے تو جھوٹی گواہی بنائے جانے کا قوی احتمال ہے -

## نظائر متعلقہ باب اوّل حصّہ سوم

مقدمہ نمبر ۱ - ایک سینتالیس ۴۷ برس کی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیے جانے کا بیان -

اس مقدمہ کو کیاسے نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب کے جلد سوم صفحہ ۲۱۴ مین درج کیا ہے اس مقدمہ مین دعوی ایک عہدہ دار عدالت کے اوپر تھا - اور یہ بیان تھا کہ اوسنے زنا بالجبر کیا اور اوسکی وجہ سے مرض سوزاک مدعیہ کو ہوگیا - پانچ ڈاکٹر جنمین سے دو ماہرین فن میڈیکل جیورسپروڈنس تھے اس مقدمہ مین ہاتھ لگا چکے تھے اور اوسکے بعد تصدیق دعوے کی ضرورت پڑی -

مدعیہ نے حلفاً بیان کیا کہ ملزم مسٹر اے (جنکا چال چلن کیا بحیثیت ایک عہدہ دار سرکاری کے اور کیا خانگی حیثیت سے نہایت اچھا ہے) دس مہینے کا زمانہ ہوا۔ ۲ جولائی کو اجراء ڈگری کے واسطے میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ اگر مین اونکی خواہش کو پورا کرون تو اجراے ڈگری روک دیجاوے۔ مدعیہ اور ملزم ایک خندق کے کنارہ پر بیٹھے ہوے یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے مین ملزم مدعیہ پر چڑھ بیٹھا اور اوسکے ساتھ صحبت کرنے لگا اور مدعیہ کو اوسکا زور سے منزل ہونا محسوس ہوا۔ لیکن مدعیہ کے اس بیان مین مطلق سچ کی بو نہین پائی جاتی اور اوسکی نسبت صریح احتمال کذب کا ہوتا ہے۔ مدعیہ کا سن سینتالیس سال کا ہے اور وہ کئی بچون کی ماں اور ایک ہٹی کٹی عورت ہے اور اوسکو اس قسم کے معاملات سے بخوبی واقفیت ہونی چاہیئے۔ اگرچہ مدعیہ نے مطلق کسی قسم کا اقرار غلطی کا نہین کیا ہے تاہم اوسکا بیان بالکل خلاف قیاس ہے۔ ملزم مسٹر اے ایک بھلے آدمی بیالیس سال کی عمر کے ہین معتدل القامت معتدل القوی اور سالہا سال سے متاہل اور اپنے بی بی بچون مین خوش ہین پس اس صورت مین ظاہر ہے کہ مسٹر اے مین جوش و خروش جوانی جو ایسے فعل کا باعث ہو سکے باقی نہین ہے تاہم مدعیہ کا بیان کہ اس زنا بالجبر کی وجہ سے مدعیہ کو مرض سوزاک ہو گیا جسکا علاج کرنے کو اوسنے ڈاکٹر (ج) و (ن) و (ی) سے رجوع کیا اور اونکے نسخے بطور شہادت کے پیش کئے گئے ہین۔ نسخون کے دیکھنے سے اور اونکے اوپر مہر کے ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیشک یہ نسخے تیار کئے گئے اور انمین وہی دوائین ہین جو عموماً مرض سوزاک مین دی جاتی ہین لیکن آیا مدعیہ نے فی الواقع ان دواؤن کا استعمال کیا یا نہین معلوم نہین ہو سکتا۔ ڈاکٹرون کے بیانات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر (ج) کا بیان بالکل بے وقعت ہے کیونکہ اونھون نے مدعیہ کا استحان نہین کیا اور محض اوسکے بیان پر نسخہ لکھدیا۔ ڈاکٹر (ی) کا کوئی سارٹیفکٹ نہین

پیش ہوا - اور ڈاکٹر ن نے جو امتحان مدعیہ کا ۳ - اگست کو (یعنی مرض شروع ہونے سے ایک مہینہ مین جسوقت تک کہ علامات مرض عموماً دفع نہین ہوتے) کیا اوسمین کوئی علامت سوزاک کی نہین پائی گئی اور محض ایک صاف رقیق مادہ پایا گیا جو اندام نہانی سے نکلتا تہا نہ مجراے بول سے - طبیب نے مجراے بول کو دبا کر بہی دیکہا لیکن اوسمین سے کچھہ نہ نکلا - پس ثابت ہوا کہ ۳ - اگست کو مدعیہ مرض سوزاک مین مبتلا نہ تہی - جو مادہ اخراج ہوا تہا اوسکے بارہ مین کچھہ زیادہ کہنا ضرور نہین ہے کیونکہ اکثر عورتون مین یہ پایا جاتا ہے اور اس سے کوئی استنباط مقاربت ہونے یا نہونے کا اور خصوص مریض شخص کے ساتھ مقاربت ہونے کا نہین ہوسکتا - محض اس بات کا ثابت کرنا کہ مدعیہ کو ۳ - اگست کو سوزاک نہ تہا ابطال دعوے کے واسطے کافی تہا -

لیکن ڈاکٹر ل کے سارٹیفکٹ مورخہ ۱۸ - ستمبر و ۵ - نومبر اور ڈاکٹر ک ماہر فن میڈیکل جیورس پروڈنس کا سارٹیفکٹ مورخہ ۲۳ - ستمبر اس نتیجہ کے خلاف معلوم ہوتے ہین - ڈاکٹر ل نے ۱۸ - ستمبر کو سرکاری طور سے مدعیہ کا امتحان کیا اور انہون نے شدید لیوکوریا[۱] کے نشان پائے جنکی نسبت اونکی راے ہے کہ یہ علامات اب بالکل خفیف رہ گئے ہین - تاہم ڈاکٹر ک نے بلا تامل راے دی کہ مرض کی ابتدا اور اوسکے بتدریج کم ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ کسی مریض شخص کے ساتھ مقاربت کرنے سے پیدا ہوا ہے - پس ان ڈاکٹرون نے اولاً غلطی استدلال کی کیونکہ لیوکوریا اور سوزاک بالکل دو علیحدہ مرض ہین اور ثانیاً خود مدعیہ کے توہمات کی بنا پر ایک ایسا نتیجہ نکالا جسکے ساتھ مین ہرگز اتفاق نہین کرسکتا - لیکن ڈاکٹر ل اور ک نے فقط یہی نہین کہا اونکا بیان ہے کہ اونہون نے ملزم کے عضو تناسل مین بہی سوزاک کے نشان پائے جنکو اونہون نے بقیہ مادہ سوزاکی سے تعبیر کیا - ڈاکٹر ک نے ملزم کو واقعہ بیان شدہ سے گیارہ

[۱] لیوکوریا ایک مرض نسوان ہے جسمین اندام نہانی کے اندر ورم ہونیکی وجہ سے اوسمین سے ایک مادہ رقیق اور متعفن نکلتا ہے

ہفتہ کے بعد یعنی ۲۳ ستمبر کو دیکھا - اوسوقت قضیب کا سوراخ متورم نہین تھا اور نہ اوسمین سے کوئی مادہ نکلتا تھا - لیکن قمیص پر دس بارہ سبزی مائل زرد دہبے تھے جنمین سے کچھ تو مٹر کے برابر تھے اور کچھ بڑے اور چند دہبے بالکل تازہ معلوم ہوتے تھے - ان دہبّون اور مدعیہ کے بیان کی بناپر ڈاکٹر کئی نے رائے قایم کردی کہ ملزم ۳ جولائی کو سخت سوزاک مین مبتلا تھا - لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ مرد یا عورت کے کپڑون پر چند زرد دہبون کا ہونا ہمیشہ دہوکے مین ڈالتا ہے - جیسا عورتون مین لیوکوریا کا اخراج ہوتا ہے اوسی طرح سے مردون مین بھی مختلف اسباب سے اس قسم کا اخراج ہوا کرتا ہے - اور محض ان دہبّون کی بناپر (جسوقت کہ کوئی ورم یا اور علامت بیماری کی موجود نہو) یہ قیاس کرلینا کہ یہ بیماری کی وجہ سے ہین بالکل خلاف عقل ہے علاوہ اسکے ۱۰ فروری کو ملزم نے اپنے ابتدائی اظہار مین یہ بیان کیا (اور اوسنے آج پھر اوس بیان کا اعادہ مجھسے کیا) کہ مین کسیقدر ریتیاب خطا ہوجانے کے مرض مین مبتلا ہون علی الخصوص جسوقت مجھے کسی قسم کا تردد ہوتا ہے اور اسوقت مجراے بول سے کچھ اخراج بھی ہوا کرتا ہے - مجھے یقین ہے کہ جو دہبے ڈاکٹر ولک نے دیکھے اونکا باعث کچھ اور ہی تھا مین نے پرسون مدعیہ کا اور نیز ملزم اور اوسکی بی بی کا امتحان کیا اور مین ان تینون کو بلحاظ حالت اعضاے تناسل نہایت صحیح اور تندرست سمجھتا ہون اور اونمین کسی قسم سے اثر سوزاک کا نہین ہے - اور ملزم کی بی بی کا بیان ہے (جیسا کہ اوسنے اپنے ابتدائی اظہار مین کہا تھا) کہ باوجود اپنے شوہر کے ساتھ مقاربت کرنے کے وہ ہمیشہ صحیح اور تندرست رہی ہے - پس بلحاظ ان کل امور کے مین راے دیتا ہون کہ اوّلاً یہ خیال نہین کیا جاسکتا کہ مسٹر ٹی نے مدعیہ کے ساتھ ۳ جولائی کو زنا بالجبر کیا ہو - ثانیاً اسکا کوئی ثبوت نہین ہے کہ مدعیہ ۳ جولائی کے بعد مرض سوزاک مین مبتلا ہوئی تھی بلکہ دستاویزی ثبوت اسکے خلاف مین ہے - ثالثاً مسٹر ٹی

اور اونکی بی بی کو اسوقت سوزاک نہین ہے اور نہ کوئی علامت اسکی معلوم ہوتی ہے کہ اونکو کچھ دنون پہلے یہ مرض تہا - رابعاً جو نتیجہ ڈاکٹر ل اور ڈاکٹر ک نے کپڑون پر دہبون کے ہونے سے نکالا یہ غلط ہے اور دہبون کا باعث کچھہ اور ہی ہے -

مقدمہ نمبر ۲۷ - کمسن لڑکی کے لیوکوریا[۵۱] کا زنا بالجبر کے ثبوت مین پیش ہوا -

اس مقدمہ کو ٹیلر نے نقل کیا ہے - ایک بہلے آدمی پر یہ الزام لگایا گیا کہ اوسنے دو بچون کے ساتھہ زنا بالجبر کیا اور اس مقاربت کی وجہ سے انکو بیماری لگ گئی - دن اور وقت خود بچون کو ڈرا کر اون سے کہلوایا گیا اور ملزم پر مقدمہ قایم ہوا - علامات معمولی بیماری کے تھے - یعنی کسی قسم کی چوٹ یا زیادتی کا نشان نہ تہا اور ادخال نہین ہوا تہا - لیکن اس دعوی کی کسیقدر تائید ایک طبیب کی شہادت سے ہوئی - اوسنے یہ بیان کیا کہ یہ علامات زیادتی کے ہو سکتے ہین اور صحیح اور تندرست مرد کے عضو تناسل کا اندر جانا ہی باعث ایسے اخراج کا ہو سکتا ہے - یہ بات ثابت ہوئی کہ ملزم کو نہ تو سوزاک تہا اور نہ آتشک - ڈاکٹر کوبگین و ڈاکٹر چرچیل وغیرہ کئی ماہرین میڈیکل جیورس پروڈنس نے گواہی دی کہ لڑکی کو معمولی بیماری ہے اور کسی قسم کی زیادتی اوسکے ساتھہ نہین کی گئی ہے - لیکن یہ شہادت ناکافی سمجھی گئی کیونکہ ایک احتمال تہا کہ علامات زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہون - اور شاید ملزم سزایاب بہی ہوتا لیکن اوسنے پوری طرح پر ثابت کر دیا کہ وہ اوس روز اور اوسوقت مقام واردات پر تہا ہی نہین -

مقدمہ نمبر ۲۸ - اسی قسم کے مقدمہ مین ملزم کی سزایابی -

---

[۵۱] لیوکوریا - ایک مرض نسوان ہے جسمین اندام نہانی کے اندر ورم ہونے کی وجہ سے اوسمین سے ایک مادہ رقیق اور متعفن نکلتا ہے -

یہ مقدمہ بھی نمبر ۲۷ کے مماثل ہے ۔لیکن اسمین جوری نے خلاف شہادت طبیب ملزم کو مجرم ٹھہرایا۔

مقدمہ نمبر ۷۴ ۔ اپنی بی بی کے ساتھ فعل خلاف وضع فطری کرنا۔

۱۸۷۴ء مین نارتھ آرکٹ کے ضلع مین ایک مسلمان پر اپنی بی بی کے ساتھ فعل خلاف وضع فطری کرنے کا جرم قایم ہوا۔ اس شخص نے شادی کے بعد سے اپنی بی بی کو بند رکھا تھا اور اوسکے ساتھ فعل خلاف وضع فطری نہایت بیرحمی سے کرتا تھا اور اوسکی مزاحمت کو روکنے کی غرض سے اوس بیچاری کو چارپائی ست باندہ دیا تہا۔ لڑکی نے (جسکا سن بارہ تیرہ برس ہوگا) کسی ترکیب سے اپنے بہائی کو جو فوج مین سپاہی تہا خبر کردی ۔ وہ آکر اپنی بہن کو لے گیا۔ ڈاکٹر سائیلاس اسکڈر کی گواہی سے بخوبی جرم ثابت ہوگیا اور ملزم کو کئی سال کی قید شدید کی سزا ملی۔

مقدمہ نمبر ۷۴ (الف) ادخال۔

اس مقدمہ کے واقعات سرجن میجر کلن متعین کہنڈوا نے بیان کئے ہین ۔ایک صاحب نے جنکی عمر تیس سال تہی اور متاہل اور صاحب اولاد تھے نشے کی حالت مین کئی ایک بیبیون کے نام لئے اور کہا کہ مینے انکے ساتھ زنا کیا ہے اور علی الخصوص ایک ناکدخدا اٹھارہ سالہ لڑکی کا نام لیا اور کہا کہ اوسکے ساتھ تو مین نے کئی بار فعل شنیعہ کیا ہے ۔اس بیان کی بنا پر اون پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی ہوا لڑکی کی مان اوس لڑکی کو ڈاکٹر کلن کے پاس لے گئی اونکے امتحان سے یہ ثابت ہوا نہ فقط لڑکی باکرہ مطلق ہے بلکہ اوسکا غشاے بکارت ایسے قسم کا ہے کہ اوسکے اندر اونگلی بھی نہین جا سکتی ۔ڈاکٹر نے راے دی کہ ممکن نہین کہ کسی نے اس لڑکی کے ساتھ مقاربت کی ہو۔ لیکن اوس شخص نے عدالت مین اپنے اور اوس لڑکی کے

باہمی بے تکلفی کو اور اوسکے بار بار اپنے اور اپنی بی بی کے خوابگاہ مین جانے کو ثابت کیا اور بری ہوگیا۔ اب اس مقدمہ مین کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ ادخال کیونکر ہوا۔ مرد جوان اور صاحب اولاد تہا جس سے اوسکی رجولیت ثابت تہی۔ اوسکا صریح بیان تہا کہ مین نے اس لڑکی کے ساتھ زنا کیا لیکن کوئی علامت ادخال کی نہ تھی۔ پس نہین معلوم ہوتا کہ وہ جرم ازالہ حیثیت عرفی سے کیونکر بری کیا گیا۔

مقدمہ نمبر ۵ ۔ دہلی مین ایک شخص کیول نامی ایک دہ سالہ لڑکی کے بیان پر اقدام زنا بالجبر کے جرم مین ماخوذ ہوا۔ لڑکی ایک دائی کو دکہائی گئی۔ اور اوسنے کہا کہ جرم کا ارادہ بیشک کیا گیا تہا لیکن فعل تمام ہونے نہین پایا۔ اس مقدمہ مین جنٹ مجسٹریٹ نے یہ غلطی کی کہ ڈاکٹر کا بیان نہین لیا اور محض دائی کے امتحان پر اکتفا کی اور کہا کہ دائی کی راے ایسے مقدمات مین ایک ہندوستانی ڈاکٹر کی راے سے بہتر ہے۔ ڈاکٹر چیورس جنہون نے اس مقدمہ کو نقل کیا ہے لکھتے ہین کہ یہ راے جنٹ مجسٹریٹ کی بالکل اعتراض کے قابل ہے۔

مقدمہ نمبر ۶ ۔ بنارس مین ایک لڑکے نے (جسنے اپنا سن اٹھارہ سال بتایا لیکن جسکی عمر ظاہرا چودہ سال معلوم ہوتی تہی)۔ پولیس اور مجسٹریٹ کے سامنے اقبال کیا کہ مین نے ایک سات سال کی لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کیا اور وہ اس صدمہ سے مرگئی اور مین نے اوسکا زیور بھی لے لیا۔ لاش اس لڑکی کی بہت بوسیدہ حالت مین ایک حجرہ کے اندر ملی۔ اوسکے اوپر ایک پتھر رکہا ہوا تہا اور گلے پر کپڑا لپیٹا تہا۔ ڈاکٹر لیکی نے کپڑا اوٹھا کر دیکھا تو گردن کو بالکل بوسیدہ پایا جس سے اونکا یہ خیال ہوا کہ گردن دبائی گئی تہی اور شاید موت کا باعث گلا گہونٹنا تہا۔ (رپورٹ نظامت عدالت ممالک مغربی وشمالی ۱۸۵۳ء)

مقدمہ نمبر ۷ ۔ غشاے بکارت کو کسی آلہ کے ذریعہ سے ضایع کرنا۔

ڈاکٹر مکنزی نے اپنے نوکر کے زبانی ڈاکٹر چیورس سے بیان کیا کہ عموماً قحبہ عورتین جو لڑکیون کو فعل شنیعہ کے واسطے تربیت کرتی ہین اونکی اندام نہانی کے اندر شولے کا ٹکڑا داخل کرکے اونکو پانی مین بٹہاتی ہین تاکہ شولے کے پہولنے سے اندام بڑا ہوجاوے اور وہ صحبت کے قابل ہوجاوین - یہ شولے کا ٹکڑا بتدریج موٹا کیا جاتا ہے - بعض اوقات پتہر بہی اس کام کیواسطے مستعمل ہوتا ہے -

مقدمہ نمبر ۷۸ - بہت سے مقدمات ایسے ہوئے ہین جنمین زنا بالجبر کا ارادہ کیا گیا ہے اور جب لڑکی کی طرف سے مزاحمت ہوئی تو مجرم نے اوسکو قتل کر ڈالا ہے - بہت سی مثالین ایسی بھی ہین جنمین اندام نہانی کے اندر لکڑی داخل کی گئی ہے اور اوس سے بے انتہا تکلیف ہوئی ہے اور اندام نہانی بالکل زخمی ہوگیا ہے - ڈاکٹر چیورس لکہتے ہین کہ یہ صورتین بمشکل ادخال کی تعریف مین آسکتی ہین لیکن اسمین شک نہین کہ مجرم کو ایسی صورتون مین ضرر شدید پہنچانے کی سزا ہونی چاہیئے -

مقدمہ نمبر ۷۹ - ایک قحبہ کلکتہ کے قلعہ مین ایک افسر انگریزی کے واسطے ایک چہوکری کو لائی - لیکن افسر نے چہوکری کی کم سنی کی وجہ سے صحبت کرنے سے انکار کیا - قحبہ نے خفا ہوکر چہوکری کی اندام نہانی کو نہایت بیرحمی سے زخمی کیا - قلعہ کے ڈاکٹر نے اوسکا امتحان کیا اور پولیس کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اوسکا یہ فعل محض استحصال بالجبر کی نیت سے تہا قحبہ کو سخت سزا ہوئی اور لڑکی نے شفا پائی -

# باب دوم

## بچّہ کشی اور اسقاط حمل

بچّہ کشی ایک اس قسم کا جرم ہے جو ہندوستان مین بہت عام ہے بچّہ کشی دو قسم کی ہی
اول تو لڑکیون کو پیدایش کے وقت مارنا جو اسوقت تک بھی بعض وحشی پہاڑی قومون مین باقی ہی اور دوسرے
حرامی بچونکو مارنا قسم اوّل کی بچّہ کشی تو روز بروز کم ہوتی جاتی ہی اگرچہ کبھی کبھی اوسکی مثال سامنے آجاتی ہے
لیکن دوسرے قسم کی بچّہ کشی اب بھی بہت ہے اور شاید جبوقت تک بیواون کے ازدواج
ثانی کی ممانعت ہے یہ جرم بالکل موقوف نہین ہوگا - مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۱۸ مین لکھا
ہے "جو کوئی شخص کسی طفل کی لاش چپکے سے دفن کر دینے سے یا کسی اور طرح اوسکو علیحدہ
کر دینے سے قصداً اوس طفل کے تولد کا اخفا کرے یا اوسکے اخفا مین جہد کرے عام اس
سے کہ وہ طفل پیدا ہونے سے پہلے یا پیچھے یا پیدا ہونے مین مرگیا ہو تو شخص مذکور دونون
قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا
یا دونون سزائین دیجائینگی"۔

ایک ضروری سوال یہ ہے - جو لاش برآمد ہوئی کیا وہ پورے بچّہ کی ہی اور ماں کو سزا
ملنے کے واسطے یہ بھی ثابت کرنا ضرور ہی کہ بچّہ رحم مین اسقدر بڑا ہو چکا تھا کہ اوسکے زندہ پیدا
ہونے کا احتمال تھا - اگرچہ ایسی مثالین موجود ہین جنمین پانچ اور چھہ اور سات مہینے کے بچّے
بھی زندہ پیدا ہوئے ہین لیکن یہ بات مسلم ہے کہ سات مہینے سے پہلے بچّہ کا زندہ پیدا ہونا

نہایت شاذ ہے۔

ڈاکٹر ٹیلر نے ایام حمل کی دو تقسیمین کی ہین - چھٹے مہینہ کے آخر تک تو جنین مضغہ کی حیثیت رکھتا ہے اور چھٹے مہینے سے نوین مہینے تک وہ زمانہ ہی جسمین صورتین اسقاط کی اور کل صورتین بچہ کشی کی شامل ہین - اس ملک مین عموماً ٹھیک زمانہ حمل کا معلوم نہین ہوسکتا اور اس امر کا فیصلہ کہ آیا جنین مضغہ ہے یا جاندار بچہ جنین ہی کے امتحان پر موقوف ہوتا ہے - اگر جنین مضغہ ہے تو مان پر جرم اسقاط عاید ہوجاتا ہے اور اگر یہ ثابت ہو کہ جنین مین جان آچکی تھی تو اسوقت مان پر بچہ کشی یا اخفاے ولادت کا جرم عاید ہوگا - عموماً جو شہادت کسی عورت کے حاملہ ہونے کی پیش ہوتی ہے وہ ہمسایون کا بیان ہے جو اوسکے پیٹ کے بڑہنے کو دیکھتے ہین یا دہوبی کی شہادت ہے جو میلے کپڑون کے لحاظ سے بتا سکتا ہے کہ کس عورت کو کتنے مہینے سے طمث نہین آیا ہے - لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کی شہادت سے انعقاد حمل کی تاریخ دریافت کرنا محالات سے ہے انگلستان کے قانون مین محض حمل کا ثابت ہونا اخفاے ولادت کے واسطے کافی ہے اور لاش کا برآمد ہونا ضرور نہین ہے بشرطیکہ بچے کا مرنا ہی ثابت ہو جاوے - لیکن اس ملک مین جبتک جنین کی عمر نہ معلوم ہو ثبوت جرم نہین ہوسکتا اور ایسی جنین کی ولادت کا اخفا جو مضغہ کی حالت مین ہے جرم نہین قرار دیا جا سکتا - کیونکہ ممکن ہے کہ اسقاط حمل بلا ارادہ مجرمانہ کے طبعی طور پر ہوگیا ہو اور محض مضغہ کا برآمد ہونا اسقاط مجرمانہ کا ثبوت نہین ہے -

ضلع گڑبا مین ایک مقدمہ مین جسمین ایک عورت بچہ کشی اور اسقاط حمل کرانے کے جرمون مین ماخوذ ہوئی تھی اوسکا حاملہ ہونا دہوبی کے بیان سے معلوم ہوا - اور ایک کپڑا خون آلود اور ایک بوسیدہ لاش جو ایک کنوے مین سے برآمد ہوئی تھی بثبوت جرم مین پیش ہوئی - اگرچہ کہا گیا کہ لاش بالکل پورے بچہ کی تھی لیکن عہدہ داران دیہی کا بیان تھا کہ بچہ چھ مہینے

کا معلوم ہوتا تھا - واقعہ سے تین دن کے بعد آیا تھیکری نے عورت کا امتحان کیا - اوسوقت خون نفاس مطلق نہین تھا اور محض تھوڑی سی سرخی تھی اور فم رحم مین دو انگلیان جاتی تھین - لیکن باوجود ان خفیف علامات کے آیا تھیکری نے قسمیہ طور پر اپنا یقین بیان کیا کہ عورت نے کسی آلہ کے ذریعہ سے اسقاط کیا ہے - مگر وہ اس یقین کی کچھ دلیل بجز خفیف سرخی اور سُنی سنائی خبر کے نہ بتا سکا - عورت نے حمل سے انکار نہین کیا لیکن کہا کہ خود بخود اسقاط ہو گیا تھا اور مین نے جنین کو کنوے مین ڈالدیا - عورت رہا ہو گئی - اس مقدمہ مین اسقاط کا جرم اس وجہ سے ثابت نہ ہوا کہ جنین کی موت کا کوئی سبب نہین معلوم ہوا اور نہ یہ ثابت ہوا کہ جنین اتنا بڑا تھا کہ وہ زندہ پیدا ہو سکتا تھا - برخلاف اسکے رحم مین ایسی خفیف علامت کا پایا جانا مؤید اس خیال کا تھا کہ اسقاط طبیعی طور پر ہو گیا ہو -

یاد رکھنا چاہیے کہ طبیعی طور پر بھی اسقاط کا ہونا ایک عام بات ہے - اور مسٹر وائیٹ ہڈ نے دو ہزار حاملہ عورتون کے دیکھنے سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سات حاملہ عورتون مین ایک کو اسقاط ہوتا ہے - البتہ اس ملک مین اسقاط مجرمانہ بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے - جب کوئی بیوہ عورت خراب ہو جاتی ہے تو ذات سے نکالے جانے اور بے عزتی اور افشا کا خوف اوسکو اسقاط حمل کرانے پر آمادہ کر دیتا ہے - ایک چھوٹے سے گانو مین جہان ہر شخص ہر شخص کے حالات سے واقف ہے ممکن ہے کہ اوس بیچاری کی نسبت پہلے سے شبہ ہو اور اگر اوسکو طبیعی طور پر بھی اسقاط ہو جاوے تو فعل مجرمانہ ہی کی طرف منسوب کر دیا جاوے - پس ضرور ہے کہ کوئی بلا واسطہ شہادت اوس شے کی موجود ہو جسکے ذریعہ سے اسقاط کر دیا گیا - کیونکہ عموماً کدخدا عورتون مین زیادہ تر احتمال اسقاط طبیعی کا ہے - اسواسطے کہ ناکدخدا یا بیوہ اپنے حمل کو چھپاتی ہے اور اس قسم کے کام بھی جو اوسکے واسطے مضر ہین کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے -

برخلاف اسکے کہ خدا عورت کو چھپانے کی ضرورت نہین ہے اور وہ پوری احتیاط کرسکتی ہے۔
بچہ کشی کے مقدمات مین پہلا امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آیا لاش ایسے بچے کی ہے جو زندہ پیدا ہوا تھا۔ اور عموماً مفصل کے مقامات مین اس بات کے دریافت کرنے کو بچے کے شُشش کو پانی مین رکھتے ہین۔ اگر شُشش پانی مین تیرین تو معلوم ہوگا کہ بچہ نے تنفس کیا تھا اور زندہ پیدا ہوا تھا لیکن اس امتحان مین جسقدر احتیاط چاہیئے وہ ہمیشہ نہین کی جاتی۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ پہلے دونون ششون کو مع دل کے پانی مین رکھنا چاہیئے اور اگر یہ سب پانی پر تیرین تو یقین ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ اگر وہ پانی مین ڈوب جاوین تو اوسوقت شُشش کے سات آٹھ ٹکڑے کرنا چاہیئے اور بغور دیکھنا چاہیئے کہ اونکے اندر کفدار خون تو نہین ہے اور کاٹنے مین اندر سے آواز تو نہین آتی ہے کیونکہ یہ علامت تنفس ہوا ہونیکی ہے۔ اوسکے بعد ان ٹکڑون کو پھر پانی مین رکھنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ وہ تیرتے ہین یا نہین۔ اگر وہ تیرتے ہین تو اونکو زمین پر رکھکر اونپر ایک تختہ رکھنا چاہیئے اور طبیب کو چاہیئے کہ اوس تختہ پر کھڑا ہو کر ان ٹکڑون کو برابر دباوے۔ اسکے بعد اونکو پھر پانی مین رکھنا چاہیئے اگر وہ اب بھی تیرین اور اونمین بوسیدگی نہو تو اسمین کسیطرح کا شک نہین کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ شُشش کی بوسیدگی کے بارہ مین ہمیشہ طبیب سے سوالات جرح ہونے چاہئین کیونکہ بوسیدگی کی وجہ سے گیاس پیدا ہو جاتی ہے اور شُشش تیرنے لگتے ہین اس ملک مین اکثر اوقات لاش برآمد ہونے سے چوبیس یا تیس گھنٹے کے بعد امتحان ہوتا ہے اور برآمدگی بھی مرنے سے گھنٹون کے بعد ہوتی ہے۔ پس ایسی صورت مین بوسیدگی کے بارہ مین سوال کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اگر امتحان کے وقت بوسیدگی شروع ہوچکی ہے تو پانی کے امتحان پر مطلق اعتماد نہین ہوسکتا اگرچہ شُشش کے ٹکڑے تختہ کے نیچے دبا کیون نہ جاوین

ڈاکٹر گائی نے اس پانی کے امتحان کی نسبت یہ اعتراض کیئے ہین۔

(۱) ممکن ہے بچہ زندہ پیدا ہوا ہو اور اوسکے ساتھ بھی شُشش پانی مین ڈوب جاوین اس سبب سے

کہ تنفس کامل طور سے نہین ہوا تھا -

(۲) ممکن ہے کہ شُشش بوجہ کسی بیماری کے ڈوب جاوین -

(۳) بچہ مردہ پیدا ہوا ہو اور اوسکے ساتھ بھی مصنوعی طور پر ہوا بھرنے کی وجہ سے شُشش تیرین - اِس اخیر صورت کا ایک عجیب مقدمہ ۱۸ جولائی ۱۸۸۵ء کے اخبار لانسٹ کے صفحہ ۱۲۷ پر مندرج ہے -

جہان بچہ کے پیدا ہوتے وقت لوگ موجود تھے جنہون نے اوسکو زندہ دیکھا یا روتے سُنا تو اونکی شہادت کافی ہے - لیکن ہر صورت مین مناسب ہے کہ لاش اسپتال مین امتحان کے واسطے بھیجی جاوے کیونکہ ایسی صورتین موجود ہین کہ بچے پیدا ہونے سے پہلے روئے ہین اور مردہ پیدا ہوئے ہین اور ایسی صورت مین طبیب ہی کے امتحان سے اوسکا مردہ پیدا ہونا ثابت ہو سکے گا -

یاد رکھنا چاہیئے کہ شُشش کے اندر ہوا کا نہونا کوئی قطعی دلیل اسکی نہین ہے کہ بچہ مردہ پیدا ہوا تھا اور نہ اونمین ہوا کا ہونا قطعی دلیل اسکی ہے کہ وہ زندہ پیدا ہوا تھا - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین "بہت سے بچے جو ظاہرا مردہ پیدا ہوتے ہین معروف تدابیر کے استعمال سے سانس لینے لگتے ہین اور ایسے لڑکون کو ممکن ہے کہ کہدیا جاوے کہ وہ مردہ ہین کیونکہ عموماً جان اور تنفس کرنا دونون مرادف سمجھے جاتے ہین" دائیون مین یہ عام طریقہ ہے کہ جسوقت نال کاٹنے کے بعد بچہ پڑا ہوتا ہے تو اوسکی پیٹھ کو ٹھوکتی ہین تاکہ وہ سانس لیوے - اگر یہ تدبیر کارگر نہو تو بچہ کے مُنھ پر پانی ڈالتے ہین اوسوقت بچہ سانس لیتا ہے - لیکن ظاہر ہے کہ پیدا ہونے اور تنفس کرنے کے بیچ مین جو زمانہ گذرا اس کل زمانہ مین بچہ زندہ تھا اور اوسکا تنفس محض ہنگامی طور سے رُکا ہوا تھا - ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ "فی الواقع تنفس منجملہ علامات زندگی کے ایک علامت ہے اور

البتہ عدالت زندہ ہونے کے اور ثبوتون کو بھی قبول کرے گی اور شش کے امتحان سے جو نتیجہ نکلا ہو اوسکی تکمیل اس قسم کے ثبوت سے کریوے گی۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ موت کا سبب کیا تھا۔ جسم پر زیادتی کے نشانات کا ہونا کوئی لازمی ثبوت اسکا نہین ہے کہ بچہ قتل کیا گیا۔ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ "عموماً جب بچے قتل کئے جاتے ہین تو جتنی زیادتی اونکی جان لینے کو کافی ہے اوس سے بہت زیادہ استعمال کی جاتی ہے اور اسواسطے بعض اوقات جرم کا بہت کافی ثبوت ملجاتا ہے۔ لیکن اون بچون کے جسم پر بھی جو طبیعی اسباب سے مردہ پیدا ہوے ہین اکثر نیلے نشان اور ایکائی موسس کے داغ ہوتے ہین۔ اور چونکہ جنین کے منجمد خون مین وہ صلابت نہین ہوتی جو عموماً منجمد خون مین ہوا کرتی ہے اسوجہ سے ان نشانات کے مقام اور اونکے ہئیات سے اسبات کا قرار دینا کہ بچہ پر زندگی کی حالت مین کوئی زیادتی ہوئی ہے نہایت مشکل ہے۔ کل وہ زخم چوٹین اور ہڈیون کا ٹوٹنا جنکے علامات اوپر لکھے جا چکے ہین ممکن ہے کہ جنین مین پاے جاوین عام اس سے کہ وہ زندہ پیدا ہوا تھا یا مردہ" بخوبی ممکن ہے کہ جس چوٹ کا نشان جسم پر پایا جاوے وہ پیدا ہوتے وقت لگی ہو۔ مثلاً اکثر اوقات جنین کی گردن مین نال کی ڈوری لپٹ جاتی ہے اور پیدا ہوتے ہوتے بچہ مختنق ہو کر مرجاتا ہے۔ لیکن ہر ایک ڈاکٹر غور سے امتحان کرنے کے بعد اس قسم کی موت مین اور مجرمانہ قتل مین فرق کر سکتا ہے۔ اگر شش مین علامات تنفس کرنے کے موجود ہین تو احتمال ہوگا کہ بعد پیدایش کے نال گلے مین لپٹا تھا۔ (دیکھو مقدمہ نمبر ۸۰) لیکن ڈاکٹر ولیمین نے ایک بہت ضروری بات اس بحث مین لکھی ہے۔ وہ اپنا ذاتی تجربہ خاص صورتون مین بیان کرتے ہین جنمین نال کی ڈوری گلے مین لپٹ گئی تھی ان صورتون مین سے کر باہر آتے ہی جنین نے تنفس کیا ہے۔ لیکن نال چھوٹے ہونے کی

وجہ سے اگر وہ اوسی وقت کاٹ ندیا جاتا (ڈاکٹر ولیمسن نے خود نال کو کاٹ دیا) تو بچہ ضرور دم خفا ہوکر مرجاتا- پس اس سے معلوم ہوا کہ ممکن ہے کہ اثنا سے پیدائش ہی بین بچہ دم خفا ہو مرجاوے - اور مردہ پیدا ہوا اور اوسکے ساتھ ہی اوسکے شش بین علامت تنفس کرنے کی پائی جاوے-

ایسی صورتون بین گردن کے نشان کی بابت ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ اگر نشان گہرا اور چوڑا ہو اور اوس بین زیادہ ایکائی موسس ہو اور خون نیچے نیچے بہکر پھیل گیا ہو تو اوس صورت بین یہ نہین کہا جاسکتا کہ گردن کا دب جانا محض طبیعی اسباب سے تھا-

جنین کی کھوپری کا شق ہونا - اکثر نو تولد بچے جنکی لاشین برآمد ہوئی ہین اونکے سر شق پائے گئے اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا کھوپری طبیعی اسباب سے شق ہوئی یا مجرمانہ فعل کے سبب سے - ایسے مقدمات انگلستان بین ہوئے ہین کہ عورت کا کھڑے کھڑے بچہ پیدا ہوا ہے اور نال کی ڈوری جھٹکے سے ٹوٹ گئی ہے اور بچہ مردہ ملا ہے - اس ملک کی جہان عورتین وضع حمل کے وقت کھڑی کی جاتی ہین اور اونکے ہاتھ باندہ دئے جاتے ہین اس قسم کے اتفاقات زیادہ ہوتے ہین - البتہ کدخدا عورتونکی صورت بین ایسے وقت پر لوگ موجود رہتے ہین جو بچے کو لے لیتے ہین لیکن ناکدخدا اور بیوہ عورتون کی صورت بین جنکو حمل اور وضع حمل کا اخفا منظور ہے ممکن ہے کہ بچہ گر پڑے اور اوسکی کھوپری شق ہوجاوے - اس ملک بین عورتین کہا کرتی ہین کہ "بچہ نکل پڑا" اس قسم کا ایک مقدمہ ضلع کڑپا بین ہوا - ایک بیوہ عورت حاملہ تھی اور ایک مہربان ہمسایہ کی نگاہ اوسپر رہتی تھی کہ یہ کب جنتی ہے - ایک دن اس ہمسایہ نے دیکھا کہ وہ عورت کھڑی ہے اور اوسکے پاؤن کے پاس ایک بچہ پڑا ہوا ہے - اوسنے شور کیا لوگ آئے اور بچہ کو مردہ پایا اور اوسکی کھوپری شق - نال کی ڈوری بھی ٹوٹ گئی تھی - عورت نے

بیان کیا کہ وہ کہڑی تہی اتنے مین دفعۃً بڑے زور سے دردزہ اوٹھا اور بچہ نکل پڑا اور فوراً مر گیا - اس شبہہ کی بنا پر عورت بری ہو گئی - اصل مین اس مہربان ہمسایہ نے جسکا اصلی ارادہ کچھ اور تھا شور غل مچا کر اس عورت کو اخفاے ولادت کے جرم سے بچا لیا -

ڈاکٹر ٹیلر نے اپنی کتاب کی اس بحث مین مندرجہ ذیل امور کو لکھا ہے (دیکھو جلد دوم طبع سوم صفحہ ۴۱۸)

(۱) طفل نو تولد مین سر اور چہرہ کے عروق مین خون کا ہونا دلیل اسکی نہین ہے کہ وہ گلا گہونٹ کر مرا ہے -

(۲) ممکن ہے کہ بچہ اثناے تولد مین نال کی ڈوری گلے مین لپٹ جانے کی وجہ سے گلا گہنٹ کر مر جاوے -

(۳) اور نال کی دوڑی کے کہچنے سے نیلا نشان گردن پر پڑ جاوے -

(۴) اتفاقی اسباب سے جو نشان گلے پر بنتے ہین ممکن ہے کہ مجرمانہ گلے گہوٹنے کے نشان کے مشابہ ہون -

(۵) گلے کو کسنے کا اثر خواہ وہ نال کی دوڑی سے کسا گیا ہو یا اور کسی بند سے زندہ بچے مین یکسان ہوگا خواہ بچہ نے سانس لی ہو یا سانس نہ لی ہو -

(۶) یہ اثر یکسان ہوگا خواہ بچہ پوری طرح سے پیدا ہوا ہو یا پیدایش ناتمام رہی ہو -

(۷) گلے کو کسنے کا اثر یکسان ہوگا خواہ نال کی دوڑی کاٹ دی گئی ہو یا نہ کاٹی گئی ہو -

(۸) ممکن ہے کہ طفل نو تولد گلا گہنٹ کر مر جاوے اور گلا دبنے کا کوئی نشان گردن پر نہ پایا جاوے - نشان کا ہونا یا نہونا موقوف ہے گرہ کے اوپر اور اوس قوت کے اوپر

جس سے گلا کسا گیا ہو۔

بلحاظ اوقسم کی چوٹون کے ڈاکٹر ٹیلر یہ کہتے ہین (دیکھو صفحہ ۴۰۶)

(۱) ممکن ہے کہ طفل نو تولد شدید طبیعی اسباب سے مرجاوے۔

(۲) ایسی ہلاکت مین ممکن ہے کہ کوئی علامت اس قسم کے اسباب کی جسم پر نہ پائی جاوے

(۳) ممکن ہے کہ بچہ اثنار تولد مین اتفاقاً مختنق ہوجاوے۔

(۴) اختناق اور ڈوب مرنے کی معمولی علامتین اونہین بچون کی لاشون مین پائی جاتی ہین جنہون نے سانس لی ہے۔

(۵) نال کی ڈوری کے امتحان سے بہت کچھ معلوم ہوسکتا ہے۔

(۶) بعض عورتین جنکو وضع حمل ہوا ہے بہت محنت کرنے اور دور تک چلنے کی قوت رکھتی ہین۔

(۷) طفل نو تولد سردی سے یا غذا نہ ملنے سے بہت جلد مرجاسکتا ہے۔

(۸) کھوپری کی ہڈیون کا کسی قدر شق ہوجانا ممکن ہے کہ ولادت کے وقت رحم کے دبنے کی وجہ سے وقوع مین آیا ہو۔

(۹) ممکن ہے کہ عورتون کو کھڑے کھڑے وضع حمل ہو۔ ایسی صورت مین نال کی ڈوری ٹوٹ جاتی ہے اور ممکن ہے کہ گرنے کی وجہ سے کچھ کچھ چوٹ آجاوے۔

(۱۰) بعض اوقات بچہ کے جسم پر زیادتی کے نشان اس وجہ سے پڑجاتے ہین کہ دایان جناتے وقت ہاتھ اندر ڈالکر اوسکو چھوتی چھاتی ہین

# نظائر متعلقہ باب دوم حصّہ سوم

مقدمہ نمبر ۸۰۔ اتفاقی طور سے نال کی ڈوری گلے مین لپٹ جانے کی وجہ سے بچہ کا مرجانا۔ ایک بی بی کا پہلا بچہ ہونے والا تھا۔ دردزہ بہت دیر تک رہا کیونکہ بچہ کا سر بہت بڑا تہا اور بچہ مردہ پیدا ہوا نال کی ڈوری کے تین پہندے گردن کے گرد تھے اور ڈوری داہنے بغل کے اندر سے ہوکر نکلی تہی۔ جب نال کاٹا گیا تو ان تینون پہندون کے تین میلے نشان گردن پر نمودار ہوئے ۔ بچہ فی الواقع گلا گھٹ کر مرا تھا۔ اگر یہ بچہ پوشیدہ طور پر پیدا ہوا ہوتا اور نال کاٹ دیا جاتا تو یقینی قتل کا شبہہ پیدا ہوتا۔ لیکن البتہ یہ نہین کہا جاسکتا تھا کہ پیدایش کے بعد گلا گھونٹا گیا کیونکہ ششش مین علامت تنفس کرنے کی نہ تھی ۔ اور عموماً سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر ششش مین ہوا نہو اور بچہ کے گردن پر نشان ہو تو زیادہ تر یہی احتمال ہے کہ وہ اثنائے تولد مین نال کی ڈوری گلے مین لپٹ جانے کی وجہ سے مرا ہے۔

مقدمہ نمبر ۸۱۔ ایضاً

ڈاکٹر برایس نے ایک صورت لکھی ہے جسمین نال اسقدر چھوٹا اور اس زور سے گلے مین لپٹا ہوا تھا کہ بغیر اوسکو کاٹے ہوئے بچہ کا پیدا ہونا محال تھا۔ اس خاص صورت مین ایک بہت گہرا نشان گردن پر تہا جسکی نسبت خود اونکا اور ایک اور ڈاکٹر کا خیال تہا کہ اگر واقعات پر اطلاع نہوتی تو وہ اس نشان کو بالکل گلا گھوٹنے کا نشان قرار دیتے ۔

مقدمہ نمبر ۸۲ ۔ ایضاً ۔ اس مقدمہ کو کیاسپیر نے لکھا ہے۔

مقدمہ نمبر ۸۳۔ نال کے کاٹنے مین دیسی دائیون کی بے احتیاطی۔

ڈاکٹر چیورس لکہتے ہین کہ اس ملک مین اکثر جگہہ جبتک مشیمہ نکل نہ لے نال نہین

کاٹتے - اور نال مین ناف کے قریب ایک ہی گرہ دی جاتی ہے اور اگر بچہ چاق ہے تو خون
کو مشیمہ[1] کی طرف کو سوتتے ہین اور اگر مضمحل ہے تو بچہ کی طرف کو - اکثر اوقات نال
کو بانس کی چھری سے کاٹتے ہین اور نال کے کنارون کا ناہموار ہونا دلیل غفلت کی نہین
ہے - مشیمہ کو باہر لانے کے واسطے زچہ کے منھ مین بال ڈالتے ہین اس سے اوسکو
اوبکائی آتی ہے اور مشیمہ نکل پڑتا ہے - بعض مذہبی رسوم بھی نال کاٹتے وقت ادا
کیے جاتے ہین - ایک مقدمہ سنہ ۱۸۵۳ء کے رپورٹ نظامت عدالت ممالک مغربی وشمالی
مین درج ہے - جونپور مین ایک کمزور فقیرنی کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اوسکو گھانس مین چھوڑکر
بھیک مانگنے چلی گئی - بچہ مرگیا اور سول سرجن نے لاش کا امتحان کیا لیکن کوئی ظاہری
سبب موت کا معلوم نہ ہوسکا - ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ غفلت کے مرا کیونکہ نال نہین
کٹا تھا - اور مشیمہ بچہ سے علیحدہ نہین ہوا تھا - اگرچہ بچہ نے سانس لی تھی لیکن معلوم ہوتا
ہے کہ اسکے بعد ہی وہ مرگیا -

[1] مشیمہ ایک اینچ کا متخلخل جسم ہے جو رحم کی دیوار سے لگا ہوا ہوتا ہے اور نال کی ڈوری اسمین لگی ہوتی ہے
یہ فی الواقع جنین کا آلہ تنفس وتغذیہ ہے - بعد پیدائش جنین کے مشیمہ بھی باہر نکل آتا ہے -

# باب سوم

## اسقاط حمل - بچّون کو باہر ڈال دینا

مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۱۲ مین لکھا ہے "جو کوئی شخص بالارادہ کسی عورت کے اسقاط حمل کا باعث ہو تو اگر وہ اسقاط حمل نیک نیتی سے اوس عورت کی جان بچانے کیلئے نہ کرایا گیا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا یا دونون سزائین دی جائینگی - اور اگر اوس عورت کے جنین مین جان پڑ گئی ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

تشریح - وہ عورت جو خود اپنے اسقاط حمل کی باعث ہو اس دفعہ کی مراد مین داخل ہے"

اور اگر یہ اسقاط حمل بلا رضامندی عورت کے کرایا گیا ہے تو جو شخص باعث اسقاط ہو اوسکو دس برس کی قید یا حبس دوام بعبور دریاے شور ہوگا - اور اگر باجازت عورت کے اسقاط کرایا جاوے اور عورت مر جاوے تو دس برس کی قید -

یاد رکھنا چاہیئے کہ دفعہ ۳۱۲ مین زیادتی سزا اوسی وقت مین ہے جب جنین مین جان پڑ گئی ہو - جنین مین کسوقت جان پڑتی ہے اسمین اختلاف آرا ہے اور اسکے واسطے کوئی زمانہ ٹھیک مقرر نہین ہو سکتا اور جو مقدمات عموماً عدالت کے سامنے آتے ہین اونمین تاریخ حمل کی تو کسی طرح نہین معلوم ہو سکتی - ڈاکٹر گائے لکھتے ہین "جنین مین جان پڑنے کا زمانہ چودھوین

اور اٹھارہوین ہفتہ کے بیچ مین ہوا کرتا ہے اور بعض اوقات بارہوین ہفتہ مین ہوجاتا ہے۔
لیکن جان پڑنے کی علامت جسکو پھڑک کہتے ہین نہایت دہوکے کی چیز ہے۔کیونکہ بعض اوقات
توجنین کا پھڑکنا بالکل محسوس نہین ہوتا اور بعض اوقات ریاح کی وجہ سے یا احشا کے تلے
اوپر ہوجانے سے یا عضلات کے کھچنے سے پھڑک معلوم ہوتی ہے جو فی الواقع پھڑک نہین ہے۔
ظاہر ہے کہ مقدمات فوجداری مین محض عورت کے بیان پر دارمدار اس بات کا ہے کہ اوسکے پیٹ
مین بچہ پھڑکتا تھا یا نہین۔پس ڈاکٹر ٹیلر نے جو تقسیم جنین کے زندگی کی لکھی ہے اور جسکا ذکر باب
گذشتہ مین ہوچکا ہے وہ صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی ابتدا سے حمل سے چھٹے مہینے تک مضغہ
کی حالت اور اوسکے بعد سے وضع حمل تک جاندار بچہ کی۔اگر عورت کے حاملہ ہونے کا کچھ بھی
کافی ثبوت موجود ہے تو اوس سے حمل کی مدت بھی تقریباً محسوب ہوسکے گی اور اگر اسقاط مین
جو جنین باہر نکلا ہے وہ موجود ہے تو طبیب اوسکو دیکھکر مدت حمل کا اندازہ کرسکتا ہے۔

ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملک مین اسقاط حمل کرانے کا جرم بہت عام ہے اور کثرت سے
ہوتا ہے۔البتہ یہ جرم اکثر بیوہ عورتون مین ہوا کرتا ہے جو اپنی ناجایز آشنائی کو چھپانا چاہتی ہین
اسقاط کرانے کے واسطے بہت سی دواؤن کا استعمال ہوتا ہے اور ڈاکٹر چیورس نے مندرجہ ذیل چیزونکو
لکھا ہے۔سنکھیا۔رانگے اور پارہ کا مرکب۔سلفیٹ آف سوڈا۔سیلیکیٹ آف پوٹاس۔
طوطیا۔لکڑی کا کویلہ۔مرچ کے بیج۔چرچرا۔چترا سفید اور سرخ۔کینر کی جڑ جھرانجھر کی لمبی اوسکی
نوک پر ہینگ لگاکر۔افیون۔ایک مرکب سفوف جسمین سیاہ مرچ جلا ہوا طوطیا اور گنتھاری ڈالی
ہوتا ہے۔ہینگ۔

اگرچہ اسقاط کرانے کے لیئے دوائین پلائی جاتی ہین لیکن عام طریقہ یہ ہے کہ لال چترے کی
جڑ جسکی نوک پر اکثر ہینگ لگایا کرتے ہین فم رحم مین رکھی جاتی ہے۔لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ

اس ملک مین اکثر ہینگ خالص یا اور اجزا کے ساتھ زچاؤن کو دی جاتی ہے تاکہ طبیعت مین گرمی رہے اور نیز اس خیال سے کہ اوسکے استعمال سے ٹٹنس کا احتمال رفع ہو جاتا ہے اور خون نفاس کے اجرا مین بہی آسانی ہوتی ہے - پس محض ہینگ کا کسی گہر مین پایا جانا اسکی دلیل نہین ہے کہ وہ مجرمانہ طور پر استعمال کی گئی تہی -

علاوہ ان ادویہ کے ڈاکٹر چیورس نے اوربھی کئی چیزون کو اور اونکے استعمال کے طریقہ کو لکھا ہے -

(۱) کچا اناس - اسکو پہل کر نمک کے ساتھ کہلاتے ہین - یہ فقط تین مہینہ تک کے حمل مین کارگر ہوتا ہے -

(۲) مدار - یہ کہلایا بہی جاتا ہے اور لگایا بہی جاتا ہے - دودہ اسکا آٹے مین ملا کر گولی بنا کر کہلایا جاتا ہے - اور ایک لتا اسی دودہ مین تر کرکے ایک لکڑی کی نوک پر باندہ دیا جاتا ہے اور اندام نہانی کے اندر ساڑہے چار انچہ تک پہنچایا جاتا ہے - یہ ترکیب حمل کے کل مہینون مین کارگر ہوتی ہے اور اسمین نہ مان کی جان کو خطرہ ہے اور نہ جنین کی بلکہ اگر زیادہ دنون مین استعمال کیا جاوے تو جنین زندہ پیدا ہوتا ہے -

(۳) سیج - یہ نہایت کارگر دوا ہے - آٹھ نو انگل کی باریک ٹہنی کاٹی جاتی ہے اور اوسپر خوب ہینگ ملی جاتی ہے - چونکہ یہ ٹہنی بالکل نرم ہوتی ہے اسکو سخت کرنے کے لئے اسکے اندر ایک باریک لکڑی بانس کی گہسیڑی جاتی ہے - فقط اس ٹہنی کے رکہنے سے بارہ گہنٹے کے اندر اسقاط ہو جاتا ہے اور دوا کہانے کی ضرورت نہین پڑتی - یہ چیز حمل کے کل مہینون مین کارگر ہوا کرتی ہے - جنین کبھی زندہ نہین پیدا ہوتا - لیکن عورت کی جان کو زیادہ خطرہ نہین ہے -

(۴) چرچرے کی جڑ استعمال کی جاتی ہے اور اوسی طرح سے جسطرح سیج کی ٹہنی - اس جڑ کی اکثر مسواک بھی بنا کرتی ہے - اسکا اثر یقینی ہے اور آٹھ گھنٹے سے بارہ گھنٹے تک نمودار ہوتا ہے - یہ بھی ہر مہینے مین کارگر ہوتی ہے اور بعض اوقات جنین زندہ پیدا ہوتا ہے - اسمین مان کی جان کو مطلق خطرہ نہین ہے -

(۵) کنیر بھی اسیطرح سے استعمال کی جاتی ہے - اگر شام کو استعمال کی جاوے تو رات کو کسی وقت اسقاط ہو جاتا ہے - کُل مہینون مین بکار آمد ہوتی ہے اور مان یا جنین کی جان کو کسی قسم کا خطرہ نہین ہے -

(۶) سوجنہ کی چھال اسکو گرم پانی مین جوش کرکے سیاہ مرچ کے ساتھ دیتے ہین یہ نہایت خوفناک چیز ہے اور اکثر اوقات عورت اور جنین دونون مرجاتے ہین -

سرخ چیترا بھی خوفناک چیز ہے - اسمین جنین ہمیشہ مردہ پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات عورت بھی مرجاتی ہے -

البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس قسم کے ذرایع استعمال کیے جاوین جو عموماً جنین اور عورت کے واسطے خطرناک نہین ہوا کرتے تو آیا اوسوقت بھی جرم اسقاط قائم ہوگا یا نہین - ایسی صورتون مین اگر جنین زندہ پیدا ہو تو اس کارروائی پر بمشکل اسقاط کرانے کا لفظ صادق آوے گا -

ڈاکٹر چیورس نے اور بھی دوائین لکھی ہین جو اسقاط کے واسطے کھلائی جاتی ہین - مثلاً سوڈا اور گاجر کے بیجون کی گولیان - گاجر کے بیج اور چونا - مدار کا دودھ - منجملہ اون چیزون کے جو فم رحم پر رکھی جاتی ہین - املی کی جڑ - سفید کنیر کی جڑ - اور بھلاوان بھی ہے -

ڈاکٹر چیورس لکھتے ہین کہ ۱۸۵۴ء مین ہوڑا کے اسپتال مین ایک عورت کی لاش آئی

جسمین بوسیدگی زیادہ ہوگئی تھی - اِس عورت کا رحم اوسکی ٹانگون کے بیچ مین ملا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لاش پھولکر ریاح کے زور سے نکل پڑا ہے - اوسکے پاس ہی ایک چار مہینے کے جنین کی لاش بوسیدہ حالت مین تھی اور ایک ٹکڑا لال چیترے کی جڑ کا ساڑھے سات انچھ لمبا اور بڑے کے قلم سے کسیقدر موٹا - یہ جڑ چھلی ہوئی تھی اور اسمین بہت سی آلایش لاش کی لگی ہوئی تھی[لہ] -

ڈاکٹر وان اسٹائزل نے اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۹۰ع مین ایک عجیب واقعہ اسی قسم کا لکھا ہے ایک عورت کی لاش کنوئے مین سے نکالی گئی اور چونکہ ہلاکت کا سبب نہین معلوم ہوتا تھا پولیس نے اوسکو چیرنے کے واسطے بھیجدیا - اوسکے چیرنے کی تیاری ہورہی تھی کہ چادر مین سے ایک مردہ جنین نکل پڑا اور کل ناظرین حیرت مین رہ گئے - فی الواقع یہ وضع حمل بعد الموت ہوا تھا اور لاش اُٹھانے والون کو اسکی خبر نہ تھی - کوئی بیرونی علامت اسکی نہین پائی گئی کہ اسقاط کرانے کا ارادہ کیا گیا ہے اور نہ ڈوب مرنے کے نشان لاش پر تھے یہ جنین سات آٹھ مہینے کا تھا اور اوسکی پیدایش مین رحم بالکل اولٹ گیا تھا اسوجہ سے اور چونکہ عورت بیوہ تھی یہ شبہہ تھا کہ کوئی دوا اسقاط کے واسطے کھائی گئی ہے اور لاش اخفاے سبب ہلاکت کی غرض سے کنوئے مین ڈالدی گئی - اس خاص صورت مین معدہ کے اندر کچلا پایا گیا - مان کے مرجانے کے بعد بھی بچہ کا بلا اعانت دوا کے پیدا ہونا نہایت تحقیق طور پر ثابت ہے - اور ایسی صورتون مین خود رحم کی ذاتی قوت انقباض یا بعد موت کے اکڑنا بچہ کے باہر آنے کا سبب سمجھا جاتا ہے - کہا جاتا ہے کہ کچلے کے اثر سے بھی انقباض بعد الموت پیدا ہوتا ہے اور جب تک موت کی

---

لہ اس مقدمہ کے متعلق اتنا کہنا ضرور ہے کہ بابو کھیم لال دے نے اپنی کتاب ادویہ ملک ہندوستان مین لکھا ہے کہ لال چیترے کی جڑ اسقاط حمل یا وضع حمل کے بعد خون کے بند کرنے کو استعمال کی جاتی ہے اور اسوجہ سے محض اس جڑ کا پایا جانا ثبوت اسقاط نہین ہے جبتک نیت وغیرہ سے اسقاط ثابت نہو -

اکڑنہ شروع ہو قائم رہتا ہے - اس خاص صورت مین لاش پانی کے اندر قریب اٹھارہ گھنٹے کے رہی تھی اور اسوقت تک بلاشبہ موت کی اکڑ بالکل جا چکی تھی - (فقط ہاتھون مین کسیقدر اکڑ باقی تھی) پس ظاہرا بچہ کے باہر آنے کا باعث پیٹ مین سڑتے وقت ریاح کا پیدا ہونا تھا - اور اس قسم کی مشتبہ لاش کے امتحان کرنے مین ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ریاح کی وجہ سے بھی خود بخود وضع حمل ہو جایا کرتا ہے -

اسی قسم کا ایک مقدمہ برہم پور مین بھی ہوا - عورت شوہر دار تھی لیکن شوہر اوسکا تین سال سے باہر تھا - شہر پٹنہ مین بھی ایسا ہی ایک مقدمہ ہوا تھا جسمین لاش کو اسپتال لیجاتے وقت راہ مین ریاح کے زور سے بچہ پیدا ہو گیا تھا -

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو لکڑی رحم کے اندر رکھی جاتی ہے وہ ٹوٹ کر اندر ہی رہجاتی ہے اور اوسکی وجہ سے اوس مقام کا گوشت مرکر عورت ہلاک ہو جاتی ہے - ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسقاط حمل کے بہت کم مقدمات عدالتون مین آتے ہین البتہ جس صورت مین عورت مرجاوے تو اخفاے جرم مشکل ہوتا ہے اور تحقیقات لازمی ہو جاتی ہے لیکن عموماً اس کام کو بڈہی عورتین کرتی ہین جنکا تجربہ نہایت وسیع ہے وہ ہر قسم کی احتیاط کرتی ہین اور عموماً کوئی نشان زیادتی کا باقی نہین رہتا - اور طبیب کے واسطے نہایت مشکل ہوتا ہے یہ کہنا کہ اسقاط مجرمانہ طور سے کرایا گیا - انگلستان مین ابھی ایک مقدمہ ہوا ہے جسمین ایک شخص پر ایک عورت کے قتل کا الزام تھا عورت حاملہ تھی اور اوسنے ملزم سے ایسی دوا کی خواہش کی جس سے اسقاط ہو جاوے - ملزم نے اسکو ایک زہر لا دیا - اگرچہ ملزم کو معلوم تھا کہ وہ زہر کیون کہانا چاہتی ہے لیکن وہ چاہتا تھا کہ نہ کہاوے اور استعمال کے وقت ملزم موجود نہ تھا - عورت نے زہر کہایا اور مرگئی ملزم اسی بنا پر رہا ہو گیا کہ واقعات مقدمہ سے ثابت تھا کہ ملزم چاہتا تھا کہ عورت اپنے ارادہ سے باز آوے اور اوسکی

نیت قتل کی نہ تھی - (مقدمہ سرکار بنام فرٹول جسکو مین صاحب نے اپنی شرح مجموعہ تعزیرات ہند مین نقل کیا ہے) - مین صاحب لکھتے ہین کہ ایسی صورت مین دفعہ ۳۱۲ و دفعہ ۳۱۳ و دفعہ ۳۱۴ مجموعہ تعزیرات ہند چسپان نہین ہین لیکن البتہ مجرم جرم اعانت مین سزایاب ہوسکتا ہے -

اسقاط کے مقدمہ مین انگلستان اور ہندوستان کے قانون مین کسیقدر فرق ہے انگلستان مین اگر کوئی شخص کسی حاملہ عورت پر زیادتی کرے یا اوسکو کوئی دوا پلادے جس سے دردزہ شروع ہوجاوے اور بچہ زندہ پیدا ہو لیکن پیدا ہونے کے بعد چوٹ کے باعث سے یا دوا کے سبب سے مرجاوے تو شخص مذکور مجرم قتل سمجھا جاوے گا - برخلاف اسکے ہندوستان مین بموجب دفعہ ۳۱۵ اور دفعہ ۳۱۶ مجموعہ تعزیرات اوسکو دس سال کی قید ہوگی -

ڈاکٹر ٹیلر نے ایک مقدمہ انگلستان کا لکھا ہے جسمین ملزمین نے ایک ڈاکٹر سے اسقاط حمل کی دوا مانگی تھی - ڈاکٹر نے پولس کو خبر کردی اور ملزمین کو معمولی اور سادی دوائین دیدین - چونکہ انگلستان کے قانون مین اسقاط کے واسطے عورت کو ضرر پہنچانا شرط نہین ہے ملزمین جرم مین ماخوذ ہوگئے - لیکن اس مقدمہ مین ڈاکٹر حد سے بڑھ گیا تھا - پولیس کو اطلاع دینے مین مضائقہ نہ تھا لیکن اوسکو چاہیئے تھا کہ کسی قسم کی دوا مجرمین کے ہاتھ نہ بیچتا - اس ملک مین ایسی صورت مین شاید ملزمین اقدام کے جرم مین ماخوذ ہوتے -

یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی صورتین بہت ہین جنمین کولے مین خرابی ہونے کے سبب سے خود طبیب کو قبل از وقت وضع حمل کرانے کی ضرورت پڑتی ہے - لیکن ایسی صورتون مین بڑی احتیاط چاہیئے اور اس قسم کا عمل بلا چند اور ڈاکٹرون کی صلاح کے نہین ہونا چاہیئے ورنہ ایک بہت بڑا دروازہ جرم کا کھل جاوے گا - اگرچہ اس ملک مین ابھی مدت تک اس قسم کے جرم کا طبیب کی طرف سے وقوع مین آنا خلاف قیاس ہے - لیکن ممکن ہے کہ چند سال بعد طبی مدارس کے طالب علم اسقدر

زیادہ ہوجاوین کہ ہر گانون مین ایک طبیب ہو - اور اوسصورت مین ممکن ہے کہ کوئی شخص لالچ مین آکر طبّی ضرورت کی بناپر اسقاط حمل کرائے - مگر ایسی صورت مین جبتک طبیب ضرورت کا ہونا قطعی طور سے ثابت نہ کرے تو ہمیشہ جرم کا شبہہ اوسکی طرف رہوگا - علی الخصوص ایسے وقت کہ جب اسقاط اوائل ایام حمل مین کرایا گیا ہو - کیونکہ انگلستان مین طبّی ضرورتون سے اسقاط اکثر آٹھوین اور نوین مہینون مین کرایا جاتا ہے - انگلستان اور فرانس کے قانون مین جرم اسقاط کے واسطے عورت کا حاملہ ثابت ہونا ضرور نہین ہے - ایک مقدمہ موجود ہی جسمین ایک عورت اسقاط کی جرم مین سزایاب ہوئی حالانکہ ثابت ہوگیا کہ جس عورت پر اوسنے عمل کیا تھا وہ حاملہ نہ تھی بلکہ رحم کے مرض مین مبتلا تھی - اسی طرح اگر کسی عورت کے رحم مین بتوڑی ہو اور بالارادہ اوسکو اسقاط کی دوا دی جاوے تو دوا کا دینے والا شخص جرم اقدام اسقاط حمل مین ماخوذ ہوگا -

خون اسقاط - اسقاط مین جو خون نکلتا ہے اوسکی نسبت اتفاق ہے کہ اسمین اور حیض کے خون مین کچھ فرق نہین ہے - یہ مسئلہ فرینچ اکیاڈمی[1] کے سامنے پیش ہوا تھا اور فیصلہ یہی ہوا کہ خون اسقاط اور خون حیض اور خون بچہ کشی مین باہم امتیاز نہین ہوسکتا - لیکن ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ مشیمہ مین جو عرق ہوتا ہے اوسمین ال بیومن[2] بکثرت ہوا کرتا ہے اور جس کپڑے مین یہہ عرق لگے وہ سخت ہوجاتا ہے - یہ ال بیومن امتداد زمانہ حمل کے ساتھ کم ہوتا جاتا ہے - مثلاً چوتھے مہینے مین ال بیومن کی مقدار ۱۰٫۷۷ فیصدی ہے - پانچوین مہینے مین ۷٫۶۷ فیصدی چھٹے مہینے مین ۶٫۶۷ فیصدی اور نوین مہینے مین فقط ۰٫۸۲ فیصدی -

نوتولد بچون کو باہر ڈالدینا ایک معمولی جرم ہے - ان صورتون مین علامات وغیرہ اوسی قسم کے ہوتے ہین جیسے مذکور ہوچکے - لیکن نہایت تعجب خیز یہ امر ہی کہ بچّے اسطرح سے ڈالدینے کے بعد

[1] ایک بہت بڑے مجمع علما کا نام ہے [2] انڈے کی سفیدی کی سی ایک چیز ہے -

بھی بہت دیر تک زندہ رہتے ہین۔ ضلع گڑپا مین ایک عورت اپنے نوتولد بچہ کے پھینک دینے کے جرم مین ماخوذ ہوئی تھی۔ اُسنے بچہ کو ایک ناگ پھینی کی جھاڑی مین ڈالدیا تھا۔ بچہ دوسرے دن تک زندہ تھا۔ نال نہین کٹا تھا اور نہ نال کو کچھ ضرب آئی تھی۔ جھاڑی بہت اونچی تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کو اونچا کر کے پھینکا تھا لیکن تاہم وہ زندہ رہا۔ ایک دن سے زیادہ بچہ زندہ رہا اور اوسکے بعد چوٹ اور باہر پڑے رہنے کے صدمے سے مرگیا۔ عورت قتل کی مجرم ٹھہرائی گئی۔ لیکن سزا مین تخفیف کردی گئی۔

اس بحث مین مسٹر مین نے دفعہ ۳۱۷ مجموعہ تعزیرات ہند کی شرح مین عجیب مقدمہ لکھا ہے (الف) ایک نوتولد بچہ کی مان نے جو خود نہایت کمزور تھی ایک دوسری عورت (ب) کو بچہ دیدیا کہ اوسکو باہر ڈالدے اور چھوڑ دے۔ چیف جسٹس اسکاٹ لین نے فیصلہ کیا کہ (الف) اس دفعہ کے مطابق مجرم نہین ہے کیونکہ خود اوسنے یہ فعل نہین کیا اور نہ (ب) مجرم ہے کیونکہ وہ بچہ کی مان نہ تھی اور نہ اون پر جرم اعانت عائد ہوسکتا ہے کیونکہ جسوقت جرم ہی نہین ہوا تو پھر اعانت اوسکی کیونکر ہوسکتی ہے۔ جو شخص کسی بچہ کا محافظ محض اس غرض سے ہو کہ اوسکو ڈالدے وہ بحیثیت ایسے محافظ کے جو اس دفعہ مین مراد ہے ماخوذ نہین ہوسکتا۔ یہ محض قانونی بال کی کھال ہے۔ اگر (ب) کو دفعہ ۳۱۷ مین سزا نہین ہوسکتی تھی تو بیشک قتل عمد کی سزا تو اوسکو ہوسکتی تھی کیونکہ اوسکا فعل جسکو اوسنے اس نیت سے کیا تھا باعث ہلاکت ہوا۔ اور اس صورت مین (الف) کو سزا اعانت کی ہوسکتی ہے۔

# حصہ چہارم

## باب اوّل سمیات

مجموعہ تعزیرات ہند مین کوئی تعریف زہر کی نہین کی گئی ہے - لیکن ڈاکٹر ٹیلر یہ تعریف لکھتے ہین "زہر وہ شئے ہے جو شریک خون ہونے کے بعد صحت جسمانی مین تغیر عظیم پیدا کرے یا ہلاکت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو" ڈاکٹر گاے لکھتے ہین "زہر وہ شے ہے (خواہ وہ منجمد ہو یا رقیق یا ہوائی حالت مین) جو جسم پر لگانے سے یا جسم کے اندر پہنچایے جانے سے محض اپنی ذاتی خاصیت کی وجہ سے ہلاکت کا موجب ہو سکے" اس تعریف سے شیشے اور لوہے کا چورا جو کسی ذاتی خاصیت کی وجہ سے نہین بلکہ محض رگڑ کی وجہ سے احشا مین ورم پیدا کرتے ہین سمیات سے خارج ہو جاتے ہین - بیک لکھتا ہے کہ قدما کُل اون اشیا کو جن سے علامات ردیہ پیدا ہوتے ہین یا روح کو گزند پہنچتا ہے زہر مین شامل سمجھتے تھے - ہندوستان کی عدالتون کے لحاظ سے زہر کی تعریف بالکل غیر ضروری چیز ہے کیونکہ اس ملک کے قانون نے ہر ایک ایسے فعل کو جو بارادہ ضرر رسانی کیا جاوے جرم قرار دیدیا ہے - اگر وہ فعل باعث ہلاکت ہو تو جرم قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا ہے اگر وہ باعث ہلاکت نہو لیکن ہلاکت کرنے کی نیت سے کیا گیا ہو تو اوس وقت وہ اقدام قتل کہا جاوے گا - اگر وہ فعل ضرر پہنچانے کی نیت سے کیا گیا ہو اور اوس سے ضرر پہنچ جاوے تو جرم ضرر رسانی ہے اور اوس ضرر کا محض ضرر یا ضرر شدید ہونا قسم ضرر پر موقوف

ہوگا - پس اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو ایک بے ضرر دوا یہ سمجھکر کہ یہ مہلک ہے اور بارادہ قتل دے دیوے تو حسب منشاء مجموعہ تعزیرات ہند وہ اقدام قتل کی سزا پا سکتا ہے - مثلاً مشرقی ممالک مین یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہیرے کا چورا ایک بہت بڑا زہر ہے اگرچہ فی الواقع ہیرے کا چورا بالکل بے ضرر شے ہے - لیکن جو شخص اسکو زہر سمجھکر دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے دیوے تو وہ اقدام قتل کا مجرم ہے اگرچہ اوسکے استعمال سے کوئی ضرر نہوا ہو - اور اسکی مثال مشہور مقدمہ گیکوار بڑودہ کا ہے - اس ملک مین جس شہادت کی ضرورت ہے وہ یہی نہین ہے کہ وہ شے سمیات مین سے ہے یا نہین بلکہ اسکا ثبوت بھی چاہیئے کہ وہ استعمال کی گئی تھی اور اوسکا استعمال کس نیت سے کیا گیا تھا -

زہر خورانی کے ایسے مقدمات جنمین شخص مسموم جانبر ہو جاوے بہت کم ہوتے ہین اور عدالت کے سامنے جو مقدمات آتے ہین اونمین تو یقیناً نتیجہ مہلک ہوا کرتا ہے - ان مقدمات مین دو امر کا ثبوت ضرور ہے (۱) اصلی سبب موت کا اور (۲) کون شخص اوس موت کا باعث ہوا پہلے امر کی نسبت تو محض کیمیکل اگزامنر کی شہادت ہوگی کیونکہ وہی بتا سکتا ہے کہ جسم مین زہر تھا یا نہین اور کون سا زہر تھا - لیکن علاوہ اس شہادت کے اور بہت سے امور ہین جنکی طرف حکام اور دیگر اشخاص کو جنکا تعلق اس قسم کے مقدمات سے ہو لحاظ ہونا چاہیئے اور وہ امور ایسے اشد ضروری ہین کہ اکثر اوقات ملزم کی جان کا بچنا یا اوسکا سزایاب ہونا اونہین پر موقوف ہے -

یہ ہم فرض کرلینگے کہ واردات کی اطلاع ہوتے ہی عہدہ داران دیہی نے پولیس کو طلب کر لیا ہے اور تحقیقات شروع کردی گئی ہے - پس جن امور کی نسبت پوری ملنی چاہیئے وہ ذیل مین لکھے جاتے ہین - اگرچہ یہ امور دیباچہ مین بھی مذکور ہوچکے ہین لیکن مزید آسانی کے واسطے اونکا یہان پھر اعادہ کیا جاتا ہے -

(۱) ٹھیک وقت موت کا کیا تھا۔

(۲) کسوقت اور کس مقام پر متوفی کو لوگون نے اخیر مرتبہ مرنے سے پہلے دیکھا تھا۔

(۳) لاش کس ہئیت اور کس وضع پر پڑی ہوئی تھی۔

(۴) لاش کے ارد گرد کی اشیا مثلاً بوتلین۔ کاغذات۔ ہتیار یا گرے ہوے عرقیات کے مواقع کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا اور اون اشیا کو جمع کرنا اور حفاظت سے رکھنا چاہیئے۔

(۵) شخص متوفی پر کسی خاص قسم کے علامات ظاہر ہوے تھے یا نہین اور اگر ایسے علامات ظاہر ہوئے تھے تو اونکا ظہور کسوقت سے شروع ہوا اور وہ کبتک رہے۔

(۶) کسی شئے خوردنی یا غذا یا کسی مشروب یا دوا کہانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد یہ علامات مترتب ہوئے۔

(۷) یہ علامات کسی وقت موقوف بھی ہوئے تھے یا موت تک بلاکمی کے قائم رہے تھے۔

(۸) اگر کسی حصۂ غذا یا دوا مین زہر کا شبہہ ہو تو اُسکو احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔

(۹) جو کوئی مادہ قے یا دست مین اخراج ہوا ہو اوسکو احتیاط سے رکھنا چاہیئے غذا یا قے جمع کرتے وقت ضرور ہے کہ ہر ایک شئے کے واسطے ایک علیحدہ اور صاف ظرف استعمال کیا جاوے کبھی کسی پرانے ظرف کو نہین لینا چاہیئے بلکہ ہمیشہ باصرا نئی اور صاف مٹی کے برتن منگا کر اوسمین رکھنا چاہیئے اور ایسے ظرف کو مضبوطی کے ساتھ بند کرکے جسوقت تک وہ کسی طبیب کے حوالہ نہ کیا جاوے نہایت احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔

(۱۰) لاش کی بیرونی ہئیت اور تمام جبر و زیادتی کے نشانات کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیئے

(۱۱) تمام مشتبہ باتون کو اور اون اشخاص کے بیانات کو جن پر کسی قسم کا شبہہ ہو قلمبند کرنا چاہیئے۔

(۱۲) امور متذکرہ بالا کو بغور دیکھنے اور دریافت کرنے اور اونکو محضر نامہ مین (جسپر عہدہ داران دیہی کے دستخط ہونگے) درج کرانے کے بعد لاش کو فوراً قریب سے قریب کے دواخانہ مین لیجانا چاہیئے اور خود بھی معہ کل اشیاے متعلقہ مقدمہ لاش کے ساتھ جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ لاش دواخانہ مین قبل بوسیدگی شروع ہونے کے پہنچ جاوے۔

جسوقت لاش اسپتال مین پہنچے تو طبیب کو ضرور ہے کہ فوراً اوسکے چیرنے کا بندوبست کرے اور بہت احتیاط سے لاش کو چیرے۔ اوسکا فرض ہے کہ اصلی سبب موت کا دریافت کرے اور اس سبب دریافت کرنے مین اوسکو چاہیئے کہ محض واقعات اور امتحان لاش پر نظر رکھے اور جو لوگ لاش کو لاے ہین انکے بیانات پر اعتنا نہ کرے۔ البتہ ایسے مقدمات مین جہان زہر خورانی کا شبہہ ہے اوسکو چاہیئے کہ معدہ کو اور مادۂ قے اور دست کو معہ کپڑون اور ہتیار وغیرہ کیمیکل اگزامنر کے پاس روانہ کرے۔ اسمین بہی بڑی احتیاط چاہیئے کہ ہر ایک شئے علیحدہ اور صاف اور نئے ظروف مین رکھی جاوے اور اوسکا منھ بند کرکے اوسپر مہر کیجاوے۔ ایک مثال ایسی موجود ہے جسمین احشا ایک ایسے ظرف مین رکھدے گئے تھے جو سنکھیا کا ظرف تہا اور بخوبی صاف نہین کیا گیا تہا۔ اس صورت مین معدہ کے اوپر سنکھیا پائی گئی اور دریافت کرنے سے اصل حقیقت کھلی۔ ایسی صورتین بہی موجود ہین جنمین بہت بڑا شبہہ اسبات کا ہے کہ راہ مین ظروف کے اندر سنکھیا رکھدی گئی ہے۔

اس مقام پر ماتحت کے مجسٹریٹون کو یاد رکہنا چاہیئے کہ سنکھیا کا کھُلی ہوئی حالت مین معدہ کے اندر پایا جانا اسکی دلیل نہین ہے کہ معدہ کا عمل اوسپر ہوا ہے اکثر مجسٹریٹ ماتحت یہ غلطی کرتے ہین اور اگر اگزامنر کی رپورٹ مین سنکھیا کا کھُلی ہوئی حالت مین پایا جانا لکھا ہے تو فوراً یہ سمجھ لیتے ہین کہ یہ سنکھیا خواہ مخواہ مُنھ کے رستے سے کھلائی گئی تھی۔ حالانکہ اگر بعد مرنے

کہ بہی سنکہیا احشا مین شامل کردی جاوے تو بہی وہ معدہ کے اندر گھُلی ہوئی ملیگی اور اوسمین اور کہلائی سنکہیا مین کوئی فرق نہین ہوگا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احشا کو ظرف کے اندر رکہنے اور روانہ کرنے مین کسقدر احتیاط اور صفائی کی ضرورت ہے - تہوڑی سی بے احتیاطی مین ممکن ہے کہ اصل مجرم رہا ہوجاوے یا کوئی بیگناہ سزا پاجاوے -

واضح ہو کہ اگرچہ زمانہ حال مین سمیات کے علم مین اور اونکے خواص اور طریقہ تشخیص مین بڑی ترقی ہوئی ہے لیکن تاہم اب بہی بعض سمیات ایسے ہین جنکا معلوم کرنا ممکن ہے پس اگر کیمیکل اگزامنر اوس زہر کو جو معدہ مین موجود ہے تشخیص نکر سکے تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ متوفی کو زہر نہین دیا گیا تھا - یہ بہی ممکن ہے کہ کیمیکل اگزامنر یہ بتادے کہ زہر دیا گیا ہے لیکن زہر کی قسم کو نہ بتا سکے - مثلاً ڈاکٹر راجرس نے اپنی رپورٹ ۱۸۸۳ء مین لکہا ہے کہ آٹھ صورتون مین اس قسم کے زہر پاے گئے جنکی تشخیص نہو سکی -

ڈاکٹر وان اسٹائی زین کیمیکل اگزامنر مدراس اپنی رپورٹ ۱۸۸۹ء مین لکہتی ہین - "یاد رکہنا چاہیے کہ وہ سمیات جو احشا سے نکالے جاتے ہین اونکی نسبت یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ وہی خواہ مخواہ باعث ہلاکت تھے یا یہ کہ وہ حالت زندگی مین جسم کے اندر پہنچاے گئے تھے - کیونکہ بوسیدگی کے وقت لاش مین بہی کہاری سمیات پیدا ہوتے ہین جنکو اصلی سم سے امتیاز کرنا مشکل ہے -

لیکن جب سے دو بڑے مشہور مقدمون مین جرمنی اور اٹلی کے وکلا نے مجرم کی صفائی مین یہ مسئلہ پیش کیا اطباے یورپ کو اسقدر کد ہوگئی کہ موجودہ تحقیقات کی رو سے ایک ایسے کہاری زہر کو جو زندگی کی حالت مین جسم کے اندر پہنچایا جاوے اون سمیات سے جو بوسیدگی سے پیدا ہوتے ہین (اور جنکا اصطلاحی نام ٹومین ہے) امتیاز کرنا ممکن ہوگیا ہے اگرچہ بعض اوقات اس قسم کے امتیاز مین نہایت احتیاط اور باریک بینی کی ضرورت پڑتی ہے -

جن مقدمات کو ڈاکٹر رابرٹس نے لکھا ہے کہ اونمین زہر کی تشخیص نہو سکی وہ یہ ہین -

ضلع بلاری - اس ضلع کا ایک مقدمہ تھا - ایک شخص جسکی عمر ۴۵ سال کی تھی مرض بواسیر مین مبتلا تھا اور اوسکے علاج کیواسطے اوسنے ایک بوڑھیا عورت سے کوئی دوا لی تھی - دوا پینے کے بعد اوسکے مُنھ سے پھین آنے لگا اور قے اور دست آئے اور وہ دوسرے دن مرگیا - باقیماندہ دوا مین ایک سخت محرق[۵۱] زہر تھا اور یہی زہر احشا اور قے مین بھی پایا گیا -

ضلع گوداوری - اس ضلع کا بھی ایک ہی مقدمہ تھا - ایک عورت کو کسی نے ایک قسم کی شکر دی - اوسکا ایک ٹکڑا کھانے کے ساتھ ہی اوسکا مُنھ اور حلق جلنے اور سن ہونے لگا - شکر کے امتحان سے اوسمین ایک مُنوِّم اور محرق مادہ سمّی پایا گیا -

ضلع کرشنا - اس ضلع سے جو مقدمہ آیا اوسمین بیان کیا گیا کہ متوفی آٹھ بجے شب تک بالکل تندرست تھا - اسوقت اوسنے رات کا کھانا کھایا اور کھانے کے ساتھ ہی محرق زہر کھانے کے علامات نمودار ہوئے اور آدھی رات کو وہ مرگیا - لاش کے امتحان مین غذا کی نالی[۵۲] کے عروق خون سے بھرے ہوے پائے گئے اور قے مین ایک محرق سم پایا گیا لیکن احشا کے امتحان سے کوئی قابل اطمینان نتیجہ نہین نکلا اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا سب ایک ہی ظرف مین بھیجے گئے تھے اور جو جدید حکم انکو علیحدہ علیحدہ بھیجنے کے بارہ مین مشتہر ہوا ہے وہ اسوقت تک جاری نہین ہوا تھا -

ضلع کرنول - اس ضلع کے دو مقدمات تھے - پہلے مقدمہ مین یہ کہا گیا تھا کہ تین لڑکون نے

---

۵۱ سمیات کی تقسیم اس حصّہ کے باب دوم مین کی گئی ہے جس سے مختلف سمیات کی کیفیت معلوم ہوگی ۵۲ مُنھ سے لیکر مبرز تک ایک مسلسل نالی ہے جسمین ایک طرف سے غذا جاتی ہے اور دوسری طرف سے فضلہ نکلتا ہے - معدہ اور امعا سب اسی نالی کے مختلف حصے ہین اس نالی کا نام غذا کی نالی رکھا گیا ہے -

(۳) نائیٹرک ایسڈ - یعنی شورہ کا تیزاب - یہ زہر بہت کم استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایک مقدمہ مین جو ۱۸۸۳ء مین کمشنر پولیس کے پاس سے آیا تھا مسموم قہوہ مین جسکے ذریعہ سے اقدام زہر خورانی کیا گیا تھا نائٹرک ایسڈ پایا گیا -

## سمیات نباتی

(۱) اکونائیٹ (بش یا بچناک) ۱۸۸۳ء مین دو صورتون مین جنمین سے ایک مہلک تھی اور ۱۸۸۲ء مین چار صورتون مین جنمین سے تین مہلک تہین اکونائیٹ پایا گیا -

(۲) دہتورا - یہ زہر ۱۸۸۲ء مین دو صورتون مین اور ۱۸۸۲ء مین ایک صورت مین پایا گیا -

(۳) گانجا - ۱۸۸۳ء مین اسکے تین مقدمات تھے اور ۱۸۸۲ء مین پانچ مقدمات مین شبہہ گانجے کا تہا -

(۴) کچلا - ۱۸۸۳ء مین اسکے پانچ مقدمات تھے جنمین چار مہلک تھے -

(۵) کنیر - ۱۸۸۳ء مین اسکے دو مقدمات تھے (ایک مہلک) اور ۱۸۸۲ء مین تین جنمین سے ایک مہلک تہا -

(۶) افیون - ۱۸۸۳ء مین چار مقدمات افیون کے تھے جنمین سے تین مہلک تھے اور ۱۸۸۲ء مین پانچ اور کُل مہلک -

چیتا - اسکے پانچ مقدمات ۱۸۸۲ء مین اور تین مقدمات ۱۸۸۳ء مین ہوے - ان سمیات کی تفصیلی کیفیت آگے لکھی جاوے گی -

مندرجہ ذیل تختہ (جو ڈاکٹر وان گائی زل کیمیکل اگزامنر مدارس کی مہربانی سے ملا ہے) پانچ سال کے مقدمات زہر خورانی کا ہے جو مدراس پریسیڈنسی مین واقع ہوئے -

(تختہ زہر خورانی انسانی بابت مدراس پریسیڈنسی)

| سال | اقسام سمیات | | | | | | | کل تعداد امتحانات مع اون صورتون کے جنمین زہر تشخیص نہین ہوسکا۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | سنکھیا | دھتورہ | دیگر زہر نباتات | افیون | کچلہ | دیگر زہر معدنی | زہر حیوانات | |
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۳۵ | ۷ | ۳ | ۵ | ۳ | ۱ | ۱۰ | ۱۲۸ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۴۶ | ۴ | ۸ | ۶ | ۴ | ۰ | ۶ | ۱۳۱ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۳۷ | ۹ | ۵ | ۱ | ۰ | ۴ | ۶ | ۱۰۹ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۲۸ | ۵ | ۸ | ۶ | ۳ | ۵ | ۱۸ | ۱۲۷ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۳۳ | ۱۰ | ۲ | ۷ | ۴ | ۸ | ۲۲ | ۱۳۶ |
| جملہ | ۱۷۹ | ۳۵ | ۲۶ | ۲۵ | ۱۴ | ۱۸ | ۶۲ | ۶۳۱ |

(تختہ زہر خورانی انسانی بابت بمبئی پریسیڈنسی)

| سال | اقسام سمیات | | | | | | | کل تعداد امتحانات مع ان صورتون کے جنمین زہر تشخیص نہین ہوسکا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | سنکھیا | دھتورہ | دیگر زہر نباتات | افیون | کچلہ | دیگر زہر معدنی | زہر حیوانات | |
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۵۱ | ۴ | ۸ | ۲۰ | ۵ | ۱ | ۹ | ۱۸۷ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۴۷ | ۴ | ۱۴ | ۱۲ | ۴ | ۰ | ۶ | ۱۵۹ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۴۲ | ۱ | ۱۴ | ۱۴ | ۵ | ۰ | ۸ | ۱۵۹ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۴۱ | ۵ | ۱۱ | ۱۵ | ۵ | ۰ | ۷ | ۱۸۲ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۳۳ | ۳ | ۵ | ۲۰ | ۳ | ۰ | ۲ | ۱۷۰ |
| جملہ | ۲۱۴ | ۱۷ | ۵۲ | ۸۱ | ۲۲ | ۱ | ۳۲ | ۸۵۷ |

(تختہ زہر خورانی انسانی بابت بنگال پریسیڈنسی)

| سال | اقسام سمیات: سنکھیا | [illegible] | پارہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | افیون | [illegible] | [illegible] | [illegible] | دیگر سمیات نباتی: [illegible] | دیگر سمیات نباتی: [illegible] | دیگر سمیات نباتی: [illegible] | کل تعداد امتحانات مع ان صورتون کے جنمین زہر تشخیص نہین ہوسکا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۸۵ء | ۳۷ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۵۶ | ۱ [لہ] | ۴ | ۰ | ۳ | ۰ | ۶ | ۲۳۴ |
| ۱۸۸۶ء | ۴۸ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۱ | ۱ | ۵۲ | ۳ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۲ | ۲۶۶ |
| ۱۸۸۷ء | ۳۶ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱ | | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۵۶ | ۱ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۷ | ۲۳۳ |
| ۱۸۸۸ء | ۲۵ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۳ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۵۲ | ۲ | ۰ | ۰ | ۲ | ۰ | ۰ | ۱۹۹ |
| ۱۸۸۹ء | ۲۹ | ۰ | ۱ | ۴ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۵۰ | ۱ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۴ | ۲۰۹ |
| جملہ | ۱۷۵ | ۱ | ۲ | ۴ | ۱ | ۲ | ۴ | ۲ | ۱ | ۰ | ۱ | ۱ | ۲۶۶ | ۸ | ۶ | ۱ | ۷ | ۱ | ۲۹ | ۱۱۴۱ |

لہ منجملہ آٹھ صورتون کے سات صورتون مین ٹروپین جو بلاڈانہ کا سمی جز ہے دیا گیا تھا۔

# باب دوم

## سمیات محرق - سنکھیا

بلحاظ اثر کے سمیات تین قسم پر منقسم ہوئے ہین -

اوّل - اری ٹنٹ یعنی محرق -

دوم منوم - یعنی غنودگی پیدا کرنے والی -

سوم - منوم و محرق جنمین دونون اثر ہین -

لیکن اس کتاب مین سمیات کی تقسیم بموجب ذیل کی گئی ہے -

(۱) سمیات فلزی -

(۲) ایسڈ یعنی تیزابات -

(۳) سمیات نباتی -

(۴) سمیات حیوانی

## سمیات فلزی

اکثر محرق سمیات فلزی ہین - بعض البتہ نباتات اور حیوانات سے بھی نکالے جاتے ہین لیکن انکا استعمال مجرمانہ اغراض سے کم ہوتا ہے - کل محرق سمیات کا اثر یکسان ہے - یہ معدہ مین سوزش پیدا کرنے کی وجہ سے شدت سے قے اور دست لاتے ہین اور اسکے ساتھ ہی پیٹ مین اور زیادہ تر قعر معدہ مین سخت درد ہوتا ہے - بہت سے انمین سے گلادینے

کی خاصیت رکھتے ہین مثلاً فلزی ایسڈ - جلانے والے کہار - کروسو سلیمیٹ وغیرہ وغیرہ یہ سمیات نگلنے کے ساتھ ہی محسوس ہوتے ہین کیونکہ انکا مزہ تیز ہوتا ہے اور انکے سبب سے منہہ اور حلق سے لیکر معدہ تک جلن پڑجاتی ہے - لیکن بعض محرق سمیات گلانے کی خاصیت نہین رکھتے - اور بعض مثل سنکھیا کے بالکل بلامزہ ہین -

## سنکھیا

اس ملک مین یہ سب سے عام اور کثیر الاستعمال زہر ہے - "سنہ ۱۸۸۳ء مین مدراس پریسیڈنسی مین ۱۳ مقدمات ایسے ہوے جنمین ایک شخص کو اور ۴۴ مقدمات ایسے جنمین کئی شخصون کو سنکھیا دی گئی تھی اور اشخاص مسموم کی کل تعداد ۷۰ تھی جنمین سے ۹ مرد تھے اور ۴۸ عورتین اور ۱۳ بچے اور انکے منجملہ ۲ امرد ۸ عورتین اور ۶ بچے ہلاک ہوگئے - دو صورتین اتفاقی تہین اور دو خودکشی کی بقیہ مجرمانہ زہر خورانی کے مقدمات تھے - زیادہ سے زیادہ مقدار سنکھیا کی جو کسی ایک شخص کے احشا مین پائی گئی خودکشی کے مقدمہ مین تھی اور یہ مقدار ۶۵ ر ۳۲۷ گرین آرسی نیس اکسائیڈ کے برابر تھی - اور کم سے کم مقدار (۱ر۱) گرین ایک قتل کے مقدمہ مین تھی اور کل مقدمات کا اوسط ۷ ر ۲ گرین تہا - جو مقدمات مہلک ہوے اونمین ہلاکت کا زمانہ ایک گھنٹے سے لیکر دو دن تک تہا - چند صورتون مین سنکھیا پارہ کے مرکبات کے ساتھ دی گئی تھی - انکے علاوہ ۹ مقدمات اقدام زہر خورانی کے تھے جنمین سنکھیا کا استعمال کیا گیا تہا اور گویا کل مقدمات کا مجموعہ ۶۵ تہا بمقابلہ ۴۲ مقدمات سنہ ۱۸۸۲ء کے -

"ان مقدمات مین کل دو مقدمے ذکر کے قابل ہین - ایک ضلع کڑپا سے آیا اور اوسمین زہر نے نہایت سرعت کے ساتھ تاثیر کی تہی - متوفی اچھا خاصہ تہا اور مسموم سیندی پینے کے ساتھ ہی اوسکو تین قیئن آئین اور وہ ایک گھنٹے کے اندر صدمون سے مرگیا - معدہ کی سطح پر اور اوس

مٹی مین جہان تہوڑی سی سیندی گر گئی تھی ہرتال پائی گئی "۔

"دوسرا مقدمہ کی سیدی مہارانی کا ہے۔ اوسکو دربار کے حکیم نے باریک پسی ہوئی سنکھیا کسی پینے کی چیز مین دی تھی اور ایک مخبر نے قبل لاش جلائے جانے کے پولس کو خبر کردی معدہ اور ایک ٹکڑا جگر کا اور ایک حصہ میلے بستر کا امتحان کے واسطے بھیجا گیا تھا۔ احشا مین جو سفید سنکھیا نکالی گئی اوسکی مقدار ۱/۲ گرین تھی۔ اگرچہ یہ مقدار بذاتہ کم تھی لیکن بلحاظ اوس تھوڑے سے حصہ احشا کے جسمین سے وہ نکالی گئی زیادہ تھی۔ اس مقدمہ مین بہت سی دوائین جنکو حکیم نے علاج مین استعمال کیا تھا امتحان کے واسطے بھیجی گئین اور ملزم کی طرف سے یہ کہا گیا کہ چند روز تک متوفیہ کو ہرتال بطور دوا کے دی گئی تھی اور اکونائٹ اور ورٹیریا[ف] بھی تھوڑی دیر موت سے پہلے دیا گیا تھا اور ممکن تھا کہ ان ادویہ کا مجموعی اثر سنکھیا کے ساتھ ملکر مہلک ہوگیا ہو۔ لیکن معدہ مین مطلق نہ اکونائٹ کا نشان پایا گیا نہ ورٹیریا کا اور جس دوا مین ہرتال بتائی گئی تھی اوسمین ہرتال مطلق نہ تھی اور یہ ممکن نہ تھا کہ ہرتال معدہ مین جاکر سفید سنکھیا بن گئی ہو" (انتخاب رپورٹ ڈاکٹر رابرس کیمیکل اگزامنر مدراس بابت ۱۸۸۳ء)

سنکھیا عموماً تین قسم کی استعمال کی جاتی ہے۔

(۱) سفید سنکھیا یعنی آرسی نیس آکسائیڈ یا آرسی نیس ایسڈ۔

(۲) سرخ سنکھیا یعنی ارسی نیس بائی سلفائیڈ۔

(۳) زرد سنکھیا یعنی ہرتال یا ارسی نیس ٹرائی سلفائیڈ۔

ان تینون مین رنگ کی وجہ سے بخوبی امتیاز ہو سکتا ہے۔ سرخ سنکھیا اور ہرتال یہ دونون پانی مین نہین گھلتین لیکن بازاری اقسام مین گھلنے والے اجزا بھی شامل رہتے ہین۔

[ف] ورٹیریا بھی ایک قوی نباتی سم ہے جو دوائً استعمال کیا جاتا ہے اور خاصیت اسکی اکونائٹ کے مماثل ہے۔

سفید سنکھیا کچھ کچھ پانی مین گھُلتی ہے - رپورٹون مین جو لفظ غیر منحل سنکھیا کا ہوتا ہے اُس سے مراد سُرخ سنکھیا اور ہرتال اور چند اور مرکبات سنکھیا کے ہین جو پانی مین حل نہین ہوتے گھُلنے والی اقسام غیر منحل اقسام سے بہت زیادہ قیمت رکھتی ہین - سرکاری دواخانون مین جو مرکبات سنکھیا کے رہتے ہین وہ ایک تو لائکر ارسی نی کیلس (یعنی سنکھیا کا عرق) ہے اور دوسرے سنکھیا اور مرکیوریس آئی اوڈائیڈ کا عرق -

علی العموم زہر خورانی کے مقدمات مین سفید سنکھیا جو بازار مین ملتی ہے استعمال کی جاتی اور زیادہ تر سفوف کی صورت مین کھانے پینے کی چیز مین ملادی جاتی ہے -

سنکھیا سے جو علامات پیدا ہوتے ہین اونمین اختلاف ہوتا ہے بلحاظ اسکے کہ سنکھیا گھُلی ہوئی ہے یا بے گھُلی ہوئی یا دہوان اوسکا دیا گیا ہے اور نیز اس لحاظ سے کہ شخص مسموم کی حالت جسمانی کیسی ہے اور سنکھیا کسطرح سے دی گئی ہے اور معدہ مین غذا ہے یا نہین اور شخص مسموم سنکھیا کھانے کا عادی تو نہین ہے - اس ملک مین بعض آدمی سنکھیا عادتاً کھایا کرتے ہین نہ فقط قوت باہ کے واسطے بلکہ اسوجہ سے بھی کہ اوس سے رنگ وروپ درست ہوتا ہے اور جسم سوڈول بنتا ہے - ایسے اشخاص موجود ہین جو تین گرین روز برسون کھایا کئے ہین - سنکھیا گھوڑون کو بھی تیاری کے واسطے دی جاتی ہے - یورپ مین آسٹریا اور اسٹائی ریا کے پہاڑی لوگ سنکھیا کھانے کے عادی ہین اور پانچ پانچ چھ چھ گرین تک تو لکر پھانک جاتے ہین - دو گھنٹے کے بعد انکے پیشاب مین صاف سنکھیا پائی جاتی ہے لیکن ان لوگون پر کوئی سمی اثر اوسکے کھانے سے نہین مترتب ہوتا -

سنکھیا خواہ ضماداً استعمال کی جاوے خواہ کھائی جاوے دونون صورتون مین مہلک ہے - اور دونون صورتون مین زہر معدہ مین پایا جاتا ہے - اگر چھلی ہوئی جلد پر ضماد کی جاوے

تو اثر زیادہ یقینی اور فوری ہوا کرتا ہے لیکن جلد کا چھلا ہوا ہونا اثر پیدا کرنے کے لئے کچھ ضروری نہین ہے۔ چند سال ہوئے انگلستان مین چہرہ پر ملنے کے پوڈر مین سنکھیا شریک ہونے کے سبب سے بہت سے بچے[1] مسموم ہوگئے تھے۔ اور ڈاکٹر ٹیلر نے ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک شخص نے آرسی نائیکل پرائی ٹیز ایک حجرہ کے دروازہ پر جلایا تھا جسکے اندر سات بچے اور ایک طفل شیرخوار سوتے تھے۔ بچے تو باہر نکال لئے گئے اور بچ گئے لیکن طفل شیرخوار کو قے اور دست شروع ہوگئے اور وہ بیس گھنٹے مین مرگیا۔ انگلستان مین دیوار دن پر جو کاغذ لگایا جاتا ہے اوسمین بھی سنکھیا ہوتی ہے اور ایسی صورتین موجود ہین جنمین محض اس کاغذ کے سبب سے سم کا اثر رہنے والون پر ہوگیا ہے۔ بعض کاغذون مین فی مربع فٹ ۵۳/۲۷ گرین تک ارسی نیس ایسڈ پایا گیا ہے۔ جن لوگون کو سنکھیا ضماد اً دی جاتی ہے اون مین بھی معدہ اوسیطرح متاثر ہوجاتا ہے جیسے کھانے کی صورت مین۔ کتون پر اسکا تجربہ کیا گیا ہے اور جن کتون کے زخمون پر سنکھیا مل دی گئی اور اونکو زخم چاٹنے نہین دیا گیا ہے وہ کئی گھنٹے مین ہلاک ہوگئے ہین اور اونکا معدہ بہت زیادہ متورم پایا گیا ہے بہ نسبت اون صورتون کے جنمین زہر کھلایا گیا۔ اصل مین معدہ منجملہ اون اعضا کے ہے جنکے ذریعہ سے طبیعت اس زہر کو دفع کرتی ہے۔

اِس ملک مین اکثر سنکھیا سفید سفوف کی صورت مین دی جاتی ہے اور اوسمین کوئی مزہ نہین ہوتا البتہ اگر زیادہ مقدار مین غذا کے ساتھ ملا دی جاوے تو کہتے ہین کہ غذا مُنھ مین موٹی موٹی معلوم ہوتی ہے۔ سنکھیا کا سفوف عام طرح پر قریباً ہر ایک بازار مین ملتا ہے۔

[1] یہ ایک خلقی فلز ہے جسمین لوہا اور گندھک سنکھیا کے ساتھ ملے ہوئے ہین۔ اس فلز کو جلانے اور دہوین کو جمع کرنے سے سفید سنکھیا تیار ہوتی ہے۔

شدید علامات سنکھیا کھانے کے ویسی ہی ہوتے ہین جیسے ہیضہ مین - اور چونکہ عموماً
ضرورت سے بہت زیادہ مقدار مین زہر دیدیا جاتا ہے اسواسطے اکثر علامات شدید ہی ہوا کرتے ہین
کھانے کے ساتھ ہی حلق مین سوزش ہونے لگتی ہے اور اوسکے ساتھ غثیان ہوتا ہے
اور قے شروع ہوجاتی ہے - پہلے تو جو کچھ معدہ مین غذا ہے وہ نکلتی ہے اور اوسکے بعد صفرا
اور بعض اوقات خون اور سفید پانی بھی - قے کے ساتھہ ہی ساتھ دست بھی ہوتے ہین اور
بعض اوقات اجابت بالکل ہیضہ کی سی ہوتی ہے - اور بعض اوقات خون کی - بر داطراف
اور شدت سے ضعف ہوتا ہے اور نبض بمشکل محسوس ہوتی ہے - چہرہ پہلے زرد اور اوسکے
بعد نیلگون ہوجاتا ہے اور حرارت غریزی بالکل کم ہوجاتی ہے اور مسموم ایک پستی کی حالت
مین پڑجاتا ہے اور زہر کھانے سے چوبیس گھنٹے کے اندر مرجاتا ہے - جس صورت کا ذکر اوپر
ہوا اوسمین ہلاکت نہایت سرعت کے ساتھ وقوع مین آئی تھی - زہر سینڈی کے اندر مغرب کے
قریب دیا گیا تھا اور مسموم کو اپنے مکان تک ایک میل چلکر جانا پڑا تھا - راستے ہی مین اوسکو
قے شروع ہوگئی اور مکان پر پہنچتے پہنچتے وہ بالکل بیٹھ گیا اور اوسکی حالت ردی ہوگئی - اوسنے
تین قیئین کین اور اوسی دن سات بجے سے پہلے مرگیا - احشا مین سوا گرین سنکھیا ملی اور قے
مین ۰۰۱۴۰ گرین اور اوس مٹی مین سے جہان سینڈی گری تھی ۷ گرین - اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یا تو بہت تھوڑی سی قے امتحان کیواسطے بھیجی گئی تھی یا بہت بڑا حصہ زہر کا راستے مین
نکل گیا تھا - اس سے بھی زیادہ زود اثر مقدمہ ڈاکٹر وان گائی زل نے لکھا ہے جو ۱۸۵۸ء
مین حیدر آباد مین ہوا - ایک ناچنے والی طوائف کو ایک گلاس برانڈی دی گئی اور اوسکے
بعد اور شراب - چند دقیقہ مین وہ گر پڑی اور فوراً مر گئی - احشا مین سنکھیا پائی گئی - اس صورت
مین معدہ اور امعا کے علامات بالکل مفقود تھے اور یہ ایک عجیب مثال سنکھیا کے سمیت کی

ہے کہ فوراً اثر اوسکا اعصاب پر پڑا اور افیون کی طرح سے مسموم کو بیخبر کر دیا۔

جہان اسقدر زیادہ مقدار سنکھیا کی دیجاتی ہے کہ اوسکا اثر فوری ہو وہان معدہ اور امعا مین سنکھیا بہت کم پائی جاتی ہے بہ نسبت اون صورتون کے جنمین کم خوراک مین دی گئی ہو۔ اور چونکہ جو سنکھیا خون مین ملگئی ہے وہ پیشاب مین نکل جاتی ہے اور جو خون مین نہین ملی ہے وہ قے اور دست کے ذریعہ سے نکل جاتی ہے اسواسطے اگر سنکھیا ایک مدت تک کم مقدار مین دی جاوے تو موت کے بعد بہت تھوڑی مقدار اوسکی احشا مین ملیگی۔ اور اسیوجہ سے کم مقدار کا احشا مین پایا جانا دلیل اسکی نہین ہوسکتی کہ یہ زہر باعث ہلاکت نہ تھا۔ قلت مقدار سے فقط اسیقدر استنباط ہوگا کہ جتنی سنکھیا دی گئی تھی اوسمین سے اسیقدر معدہ مین باقی رہگئی ہے۔

اکثر مقدمات ایسے ہوتے ہین جنمین قے کے امتحان سے ثابت ہوتا ہے کہ سنکھیا زیادہ مقدار مین دی گئی تھی لیکن تاہم مسموم جانبر ہوجاتے ہین۔ ابتدائے ۱۸۶۸ع مین ضلع کڑپا کے سشن مین تین مقدمات سنکھیا کھلانے کے تھے۔ انمین سے ایک مین دو بچون کو زہر دیا گیا تھا اور ایک مین ایک شخص بالغ کو۔ یہ تینون بچ گئے۔ لیکن تیسرا مقدمہ منجر بہلاکت ہوا۔ جن دو صورتون مین صحت ہوئی تھی اون دونون مین ایک ہی قسم کے تریاق کا استعمال کیا گیا تھا اور یہ تریاق لال روئی کا پھول اور گوبر تھا اور اوسمین دو تانبے کے پیسے رکھدئے گئے تھے۔ ایک صورت مین گوبر کے عوض مین انسان کا فضلہ ملایا گیا تھا۔ تیسرے مقدمہ مین جو منجر بہلاکت ہوا تریاق نہین دیا گیا تھا۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ جن دو صورتون مین تریاق استعمال کیا گیا اون دونون مین شفا ہوگئی کیونکہ ان دواؤن کا اثر بجز قے لانے کے اور کچھ نہین معلوم ہوتا اگرچہ تانبے سے اتنا فایدہ البتہ ہوسکتا ہے کہ جو سنکھیا معدہ مین گھلگئی ہو

وہ تانبے پر چڑہ جاویگی -

جن مقدمات مین زیادہ مقدار مین سنکھیا کھانے کے بعد بھی شفا ہو جاوے اون مین بڑی احتیاط سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ مقدمات اتہام کے تو نہ تھے - کیمکل اگزامنر کی رپورٹ کی وقعت کو یہان کی خلقت بخوبی جان گئی ہے اور اس رپورٹ کے حاصل کرنے کا طریقہ اسقدر آسان ہے کہ بخوبی فریب کا ہونا ممکن ہے - ۱۸۵۴ع مین ضلع کڑپا مین ایک مقدمہ ہوا جو اسکی مثال ہے ایک عورت پر الزام اسبات کا لگایا گیا کہ وہ اپنے ہمسایہ کے گھر گئی اور اوسکے کھانے مین سنکھیا ملادی - ملزمہ سے اور ہمسایہ سے آشنائی تھی لیکن اس شخص نے جبسے ایک جوان عورت کے ساتھ شادی کی تھی تب سے ملزمہ کو چھوڑ دیا تھا - اسکی جورو کا بیان تھا کہ ملزمہ چاول پکتے وقت گھر کے اندر آئی اور چولہہ کے پاس بیٹھ گئی - اوسکے بعد اوسنے ہانڈی کا ڈھکنا اوٹھایا اور چاولون کو اونگلی سے ہلادیا اور چلی گئی - جسوقت اُسکے شوہر نے چاول کھاے (ہنود مین دستور ہے کہ مرد پہلے کہانا کھاتے ہین) اوسیوقت اوسکو قے شروع ہوگئی اوسکو چاوڑی پر لے گئے اور وہان اوسنے کئی مرتبہ قے کی اور قے ایک مٹی کے ظرف مین رکھدی گئی - دوسرے دن وہ اچھا ہوگیا - قے مین چھ گرین سنکھیا ملی - اور کئی شخصون نے گواہی دی کہ ملزمہ نے ہانڈی مین ہاتھ لگایا تھا - ملزمہ اقدام کے جرم مین سزایاب ہوئی - اور ہائی کورٹ سے بھی تجویز بحال رہی - اس مقدمہ مین اگر ملزمہ کا کوئی وکیل ہوتا تو اوسکو بہت موقع جوابدہی کا تھا - ملزمہ اور مسموم کی آشنائی کے دو پہلو تھے - یعنی ممکن تھا کہ یا تو ملزمہ چاہتی تھی کہ آشنا کی نئی جورو سے نجات ملے - یا یہ نئی جورو چاہتی تھی کہ ملزمہ کے ہاتھ سے نجات ہو جاوے - بخوبی ممکن تھا کہ ملزمہ گھر مین بلائی گئی ہو اور ہانڈی مین محض کوئی قے آور دوا ملادی گئی ہو اور اوسکے بعد قے مین سنکھیا شریک کردی گئی ہو - اس صورت مین قے ہونے کی گواہی بھی ہوگی اور کیمکل

اگزامنر کے امتحان مین سنکھیا ہی نکلیگی - اس خاص مقدمہ مین تو ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ ملزمہ کو ٹھیک سزا ملی لیکن اس ملک مین جہان جھوٹے دعاوی اور جھوٹے ثبوت ایک معمولی چیز ہین شہادت کے قبول کرنے مین بڑی احتیاط چاہیئے -

ڈاکٹر چیورس نے ایک مقدمہ مسٹر مکلوڈ دائی لی کی زبانی لکھا ہے - دو بنگالی (الف) و (ب) آپسمین دشمن تھے اور ایک دوسرے پر جھوٹے مقدمات دائر کیا کرتے تھے بالآخر (ب) قید ہوگیا اور اوسکے بعد یہ مشہور ہوا کہ دونون مین اب صلح ہوگئی ہے - (الف) خود (ب) کی خواہش کے مطابق اوسکے پاس جیلخانہ مین گیا اور بطور تحفہ کے اوسکے واسطے مٹھائی لے گیا - (ب) نے مٹھائی کھاکر شور مچایا کہ مجھے زہر دیا اور ایک برتن مین قے کرنے لگا - یہ قے ڈاکٹر اوشانسی کے پاس امتحان کیواسطے بھیجی گئی اور اونکی یہ راے ہوئی کہ اوسمین اسقدر سنکھیا تھی کہ ایک گھوڑے کو مار ڈالنے کے واسطے کافی تھی - مزید تحقیقات کے بعد ڈاکٹر اوشانسی نے کہا کہ اسکا یقین نہین ہوسکتا کہ سنکھیا جو قے مین تھی وہ فی الواقع (ب) کے معدہ سے نکلی تھی - اگرچہ کیمیکل اگزامنر نے اپنی اس راے کی کوئی وجہ نہین لکھی لیکن مقدمہ قابل لحاظ ہے -

سنکھیا سے جو علامات پیدا ہوتے ہین اونمین اور ہیضہ کے علامات مین بے شبہہ بہت مطابقت ہے اور ممکن ہے کہ ہیضہ کی وبا کے زمانہ مین سنکھیا کھلانے کے مقدمات ہیضہ کے ساتھ ملا دئے جاتے ہون اور ظاہر نہونے پاتے ہون اور اسی وجہ سے ہر ایک موت کی صورت مین طبیب کا سارٹیفکٹ سبب ہلاکت کے بارہ مین ہونا چاہیئے - اسمین شک نہین کہ امرا کے محلات مین بہت سے مقدمات زہر خورانی کے ہوتے ہونگے جنکی مطلق تحقیقات نہین ہوتی اور نہ وہ کبھی کھُلنے پاتے ہین -

خودکشی کے مقدمات مین اکثر اوقات سنکھیا مقدار مین بہت زیادہ ہوا کرتی ہے اور یہی دلیل گلاسگو کے مشہور مقدمہ زہر خورانی مین پیش ہوئی تھی کیونکہ مسموم کے معدہ مین ۸۸ گرین سنکھیا پائی گئی اور ملزمہ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ بلحاظ مقدار زہر کے یہ مقدمہ غالباً خودکشی کا ہے - لیکن ایک صریح مقدمہ مجرمانہ زہر خورانی کا موجود ہے جسمین مسموم کے معدہ مین قریب سو گرین کے سنکھیا پائی گئی - اسیطرح مقدمہ سرکار بنام ڈاڈس اور سرکار بنام ہیوٹ مین بھی مقدار سنکھیا کی ۱۵۰ اور ۱۵۴ گرین تھی - ان مقدمات سے معلوم ہوتا ہے کہ محض مقدار کا زیادہ ہونا بلا دیگر ثبوت کے خودکشی کی دلیل نہین ہو سکتا -

**علاج** - اپومارفین کی پچکاری (برٹس فارما کوپیا کے عرق کے پانچ منم) قے لانے کے واسطے - یا ایک بڑا چمچہ رای کا پانی مین یا بیس گرین سلفیٹ آف زنک کے - ان قے آور دواؤن کے بعد چکنا گرم پانی ملاکر معدہ کو صاف کر دینا چاہیئے -

**تریاق** - سنکھیا کا تریاق فرک ہائیڈریٹ ہے کیونکہ یہ معدہ مین پہنچکر کل گھلی ہوئی سنکھیا کو فرک آرسی نی ایٹ مین مستحیل کر دیتا ہے اور یہ مرکب غیر منحل ہے اور جذب نہین ہوتا - لیکن فرک ہائیڈریٹ بالکل تازہ ہونا چاہیئے ورنہ وہ موثر نہین ہوتا - علاوہ اسکے فوراً دیا جانا چاہیئے کیونکہ اوسکا عمل آرسی نیس ایسڈ تک محدود ہے اور جب زہر ایکمرتبہ معدہ سے نکل گیا اور جذب ہوگیا تو پھر فرک ہائیڈریٹ مطلق کارگر نہین ہوتا - فرک ہائیڈریٹ امونیا کو فرک کلورائیڈ مین (جو کہ ایک عام دوا ہے اور ہر ایک انگریزی دواخانہ مین ملتی ہے) ملانے سے بآسانی بن سکتا ہے لیکن خیال رکھنا چاہیئے کہ امونیا زیادہ نہ پڑ جاوے - اس عرق کو چھاننے کی ضرورت نہین اوسی طرح سے پلا دینا چاہیئے - اگر امونیا نہ ملے تو اوسکی جگہہ پر کاربونیٹ آف سوڈیم استعمال کیا جا سکتا ہے - ڈایالائزڈ لوہا بھی ایک اونس کے متعدد خوراکون مین مفید ہوتا ہے

اور اگر یہ نہ ملے تو اوسکی جگھہ پر گنی شیا دیا جاسکتا ہے۔

اگر طبیعت مین بہت پستی آگئی ہے تو مسکرات کا استعمال آزادی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

لعاب دار مشروبات مثلاً آش جو یا السی کا پانی یا انڈے کی سفیدی معدہ کی سوزش کو کم کرتے ہین۔ مسموم کو گرم رکھنا چاہیئے اور جسوقت شدید علامات موقوف ہوجاوین تو پیٹ کے اوپر السی کا پولٹس رکھنا چاہیئے اور ⅙ گرین مارفین کی جلدی پچکاری[۵] دینی چاہیئے۔

اکثر اوقات مان باپ سے انتقام لینے کی غرض سے اونکے بچون کو سنکھیا دی جاتی ہے ۱۸۸۳ء مین اس قسم کا ایک مقدمہ ضلع کڑپا مین ہوا۔ ایک عورت اور مرد جو آپسمین ہمسایہ تھے اسبات پر کہ ایک کا مرغ دوسرے کے احاطہ مین آگیا تھا خوب باہم لڑے اور گالی گلوج کی مرد کام پر چلا گیا۔ اوسکے دو بچے مکان کے سامنے کھیل رہے تھے عورت اون مین سے ایک کو اپنے گھر بلا لے گئی اور اوسکو گڑ کھانے کو دیا۔ بچہ گڑ کھاتا ہوا باہر نکلا اور تھوڑی دیر مین علامات زہر کے نمودار ہوئے اور چار گھنٹے کے اندر مر گیا۔ معدہ مین اور عورت کے مکان مین سنکھیا پائی گئی۔ اس مقدمہ مین اسیسرون مین سے ایک اسیسر نے رہائی کی راے دی اور کہا کہ ٹھیک سبب ہلاکت کا معلوم نہین ہوتا۔ لیکن جب ان صاحب سے پوچھا گیا کہ بچہ کے معدہ مین سنکھیا کہان سے آئی تو اونہون نے سر ہلا کر کہا خدا جانے کہان سے۔ عورت سزایاب ہوئی اور سزا ہائی کورٹ سے بحال رہی۔

اگست ۱۸۸۴ء مین راجمندری مین اسی قسم کا ایک مقدمہ ہوا۔ ایک ۳ سالہ بچہ کو

---

[۵] جلدی پچکاری یہ ایک پچکاری ہوتی ہے جسکا مُنھ نہایت باریک اور سوی کا سا تیز ہوتا ہے۔ اسکو جلد مین چبھو کر اسکے ذریعہ سے دوا جلد کے اندر اور یکسر خون مین پہنچاتے ہین۔ اس قسم سے دوا دینے کا اثر فوری ہوتا ہے کیونکہ دوا معاً خون مین شریک ہوجاتی ہے اور اسی وجہ سے ایسی صورتون مین مقدار دوا نہایت کم ہوا کرتی ہے۔

اوسکے ماں باپ صحیح و تندرست چھوڑ گئے تھے - شام کو اوسنے دو مرتبہ تے کی اور مر گیا - والدین کو شبہ زہر خورانی کا ہوا اور اگرچہ پنچایت نے یہ راے دی کہ بچہ بالا پا چنا کی بیماری سے مرا ہے لیکن مجسٹریٹ نے احشا کو کیمیکل اگزامنر کے پاس بھیجا اور اون مین ایک معتدبہ مقدار سنکھیا کی پائی گئی -

یورپ مین بھی اور اس ملک مین بھی یہ بات دیکھی گئی کہ سنکھیا کھانے کی صورتون مین معدہ سخت ہوجاتا ہے اور بوسیدگی کا اثر اوسپر جلد نہین ہوتا - ڈاکٹر چیورس نے ایک صورت لکھی ہے جسمین دو لاشین بلا کفن دفن کردی گئی تھین اور اونمین دس مہینے کے بعد سنکھیا پائی گئی -

مویشی کی زہر خورانی - اس جرم کا ارتکاب اکثر چمار کیا کرتے ہین کیونکہ اونکو کل گاؤن کی مردہ مویشی کی کھال لینے کا حق ہے - ڈاکٹر راجرس لکھتے ہین کہ ۱۸۸۳ع مین اونکے پاس ترسٹھ مقدمات اس قسم کے آئے جنمین ۴۷ مویشیاں مری تھین - انمین سے چالیس مین زہر پایا گیا اور اونتالیس صورتون مین یہ زہر ارسی نیس اکسائیڈ تھا - علاوہ انکے سولہ مشتبہ مقدمات تھے جنمین مویشی کی خوراک امتحان کے واسطے بھیجی گئی تھی - انمین سے تیرہ صورتون مین ارسی نیس اکسائیڈ پایا گیا اور ایک صورت مین ارسی نیس اکسائیڈ اور پارہ کے مرکبات ملے ہوے - جن اضلاع مین یہ جرم کثرت سے ہوتا ہے وہان کے واسطے یہ قاعدہ نہایت مفید ہے کہ کل مردہ مویشی کی لاشین چونے کے ساتھ دفن کردی جاوین کیونکہ چونا کھال کو ضائع کردیتا ہے اور بتدریج یہ جرم موقوف ہوجاتا ہے - مویشی کی زہر خورانی کا جرم تمام ہندوستان مین جاری ہے اور چونکہ ایسے مقدمات کا اخفا روز بروز مشکل ہوتا جاتا ہے اسواسطے رپورٹون کے خانون مین ہر سال زیادہ مقدمات نظر آتے ہین حالانکہ یہ دلیل جرم کے زیادتی

کی نہین ہے بلکہ اسکی دلیل ہے کہ زیادہ مقدمات کا سراغ لگتا ہے ۔

تختہ زہر خورانی مویشی مدراس پریسیڈنسی بابت ۱۸۸۵ء لغایت ۱۸۸۹ء

| اقسام سمیات | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | تعداد مویشی جو ضایع ہوئے |
|---|---|---|
| اقسام سنکھیا | ۲۸۳ | ۲۹۲ |
| پارہ کے مرکبات | ۲ | ۲ |
| مدار | ۶ | ۶ |
| کاکیولس انڈکس | ۲ | ۲ |
| جملہ | ۲۹۳ | ۳۰۲ |

اکثر اوقات غلطی سے بہی سنکھیا کہائی جاتی ہے اور اوسکے سبب سے ہلاکت وقوع مین آتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ اس قسم کے مقدمات زیادہ نہین ہوتے ۔ اس ملک مین کسی قسم کی احتیاط سمیات کے بیچنے مین نہین ہوتی اور نہ اس ملک کے پنساری اپنی دواؤن پر نام لکھہ رکھتے ہین ۔ سارا دارمدار حافظہ پر ہے ۔ جس خریدار نے کوئی چیز مانگی یاد سے دیدی انگلستان اور یورپ مین بہی جہان اسقدر اہتمام ہے کبھی کبھی غلطی ہوجاتی ہی پہر ہندوستان مین غلطی کا کیا ٹھکانا سرکار نے افیون اور شورے کی بکری کا تو بندوبست کرلیا ہے لیکن سمیات کیواسطے ایک قانون کی بہت سخت ضرورت ہے ۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین حیدرآباد مین ایک گشتی سمیات کے فروخت کے بارہ مین ہوئی ہے لیکن نہین معلوم اوسکی تعمیل کہان تک کیجاتی ہے ۔

ڈاکٹر ٹیلر کا تخمینہ ہے کہ مہلک مقدار سنکھیا کی دو سے تین گرین تک ہے اور کم سے کم مقدار جسکے کہانے سے ہلاکت وقوع مین آئی ہے دو گرین ہے ۔ ڈاکٹر گائی لکھتے ہین کہ نصف اونس کہانے کے بعد بھی اشخاص نے شفا پائی ہے ۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو مقدار سنکھیا کی معدہ وغیرہ مین پائی جاوے اوس سے یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ فی الواقع کسقدر سنکھیا کھائی گئی تھی - اوس سے اسیقدر معلوم ہوتا ہے کہ اتنی سنکھیا جسم کے اندر باقی رہگئی -

تختہ پنجسالہ سنکھیا کا بابت مدراس پریسڈنسی

| سال | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتون مین مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ع | ۳۵ | ۱۷ |
| سنہ ۱۸۸۶ع | ۴۶ | ۱۹ |
| سنہ ۱۸۸۷ع | ۳۷ | ۱۸ |
| سنہ ۱۸۸۸ع | ۲۸ | ۱۷ |
| سنہ ۱۸۸۹ع | ۳۳ | ۱۸ |
| جملہ | ۱۷۹ | ۸۹ |

# باب سوم

## انٹی منی اور دیگر سمیات فلزی

انٹی منی یعنی سرما - یہ زہر بہت کم اس ملک مین استعمال کیا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی ایسے مقدمات ہوجاتے ہین جنمین یہ زہر ٹارٹار ایمیٹک کی صورت مین کھایا گیا ہے - ڈاکٹر چیورس نے کل تین مقدمات اس قسم کے لکھے ہین اور تینون مین غلطی سے زہر کھایا گیا تھا - علامات یہ ہین منھ مین فلزی مزا - بار بار قے کا ہونا اور کسی وقت خونی قے - شدید ضعف اور سستی - پیٹ اور قعر معدہ مین درد اور دست آنا - اگر مسموم ہلاک ہونے والا ہے تو پیشاب بند ہوجاتا ہی حرارت عزیزی کم ہو جاتی ہے چہرہ نیلا پڑجاتا ہے اور سرسام اور صدمہ شروع ہوجاتا ہے اور مسموم دو روز سے لیکر چھ روز کے اندر مر جاتا ہے - جن صورتون مین زہر زیادہ مقدار مین دیا گیا ہے اونمین قے مطلق نہین ہوتی اور قے آور دواؤن کا استعمال کرنا پڑتا ہے - اگر قے کثرت سے آئی ہے تو ممکن ہے کہ معدہ مین زہر کا نشان نہو اور اسی واسطے قے کو احتیاط سے رکھنا چاہئے اگر انٹی منی بتدریج قلیل مقدار مین کئی دن دی گئی ہے تو وہ پیشاب مین نکلے گی اور اسصورت مین دو تین دن کے پیشاب کا امتحان کرنا چاہیئے -

تریاق - کل وہ جوشاندے جنمین ٹانن[1] ہو مثلاً چاے یا اوک کی چھال کا جوشاندہ وغیرہ وغیرہ - انکا اثر یہ ہوتا ہے کہ جسقدر ٹارٹار ایمیٹک قے مین نہین نکلا ہے اوسکی تجزی ہوکر مفرت

[1] ٹانن - اوس کیمٹے جز کا نام ہے جو اکثر درختون کی چھال اور پتون مین ہوا کرتا ہے -

دفع ہوجاتی ہے۔ شدید صورتون مین پمپ یا اونگلی ڈالکر قے کرانا اور تیز چاے (سبز قسم کی) اور مسکرات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اگر معدہ قے کرنے سے خالی نہوا ہو تو بذریعہ پمپ کے خالی کرنا چاہئیے۔ یا اپو مارفیا کی جلدی پچکاری دینی چاہئیے۔ اسکے بعد تیز چاے یا نصف ڈرام ٹانن یا گالک ایسڈ پانی مین دینا چاہئیے اور اوسکے ساتھ لعاب دار مشروبات اور مسکرات قلیل مقدار مین لیکن بار بار اور مسموم کو گرم کمل مین لپٹینا چاہئیے تاکہ جسم مین گرمی رہے۔ ڈاکٹر بلائیتھ لکھتے ہین کہ قلب پر بجلی کا لگانا بھی مفید ہوسکتا ہے جبوقت شدید علامات جاتے رہین تو $\frac{1}{4}$ گرین مارفین کی جلدی پچکاری دینی چاہئیے۔

جانورون کے علاج مین انٹی منی بہت زیادہ مقدار مین استعمال کی جاتی ہے اور ٹارٹار امیٹک ۱ سے ۹۰ گرین تک گھوڑے کو دن بھر مین تین تین بار دئے جاتے ہین۔ یہ موٹا کرنے والی چیز ہے۔ دوا اوسکا استعمال خونین پستی پیدا کرنے اور تعریق اور تقطیع بلغم کے واسطے ہوتا ہے۔ ٹارٹار امیٹک $\frac{1}{16}$ گرین سے لیکر ایک گرین تک دیا جاتا ہے۔ لیکن جہان یہ شک ہو کہ یہ دوا زہر کے طور پر دی گئی ہے تو اسکو دوا قے لانے کے واسطے استعمال نہین کرنا چاہئیے ورنہ احشا کے امتحان مین خلل پڑجاوے گا۔ اور اون مقدمات مین بھی جہان انٹی منی سما استعمال کی گئی ہے یہ دریافت کرنا ضرور ہے کہ علاج کے وقت ٹارٹار دوا تو نہین دیا گیا تھا۔

انگلستان کے مشہور مقدمات انٹی منی کے زہر خورانی کے تین ہین۔ ڈاکٹر پریچرڈ کا مقدمہ ڈاکٹر اسمی تھ ہرسٹ کا مقدمہ اور ٹامس ونسلو کا مقدمہ۔ بالمر والے مشہور مقدمہ مین بھی مسموم کے معدہ مین انٹی منی تھی لیکن جوری نے بالمر کو کچلہ سے زہر خورانی کرنے کا مجرم قرار دیا۔

## پارہ

سنہ ۱۸۸۳ء مین پارہ کے مرکبات مین سے کروسو سبلیمیٹ کیالومل اور شنگرف زہر خورانی کے

مقدمات مین پائے گئے - بعض اوقات پارہ اور سمیات کے ساتھ بھی ملایا جاتا ہی - ڈاکٹر چیورس لکھتے ہین کہ اس ملک مین ہنگول شنگرف اور رسکپور کے ذریعہ سے جو زہر خورانی ہوا کرتی ہے وہ طبیب کے سامنے بہت کم آتی ہے - اس ملک کے بید لوگ رسکپور کا دوائے بکثرت استعمال کیا کرتے ہین اور کبھی کبھی ایسی مقدارین دیتے ہین کہ وہ سمی اثر پیدا کرتا ہے مثلاً فک اسفل سڑ جاتا ہے زبان مین ورم ہوجاتا ہے مسوڑے زخمی ہوجاتے ہین اور مُنھ سارا پک جاتا ہے - خالص پارہ اگر پی لیا جاوے تو سم نہین ہے اور ایسی مثالین موجود ہین جنمین آدہ سیر سے زیادہ بھی پی لیا گیا ہے اور کچھ نقصان نہین ہوا ہے - اس زہر کا اثر زیادہ اوسوقت مین ہوتا ہے جب اوسکا دہوان تنفس مین آوے یا اوسکے باریک ریزے جسم مین ملے جاوین - لائیپ لنگر نے ایک صورت لکھی ہے جسمین تین آدمی بستر پر مردہ ملے - اِن تینون نے خارش کا علاج کرنے کے واسطے ایک مرہم کی مالش کی تہی جسمین ۲۷۰ گرام (یعنی قریب چار ہزار گرین کے) پارہ تہا -

پارہ کے سمی علامات یہ ہین - خفیف صورتون مین چہرہ زرد اور جسم مین کاہلی ہوتی ہے مسوڑے متورم ہوجاتے ہین اور بے انتہا تھوک مُنھ سے نکلتا ہے (بعض صورتون مین دن بہر مین دو دو گیالن تھوک نکلا ہے) تھوک بدبو اور کہاری ہوتا ہی مسوڑے پہلے کئی جگہ سے سوجتے ہین اور اوسکے بعد سب ملجاتے ہین - دانت بہت جلد سڑ جاتے ہین اور بعضے گر بھی پڑتے ہین اور بعض اوقات جبڑے کی ہڈی علیحدہ ہوجاتی ہے اِن علامات کے ساتھ ہی ساتھ غثیان اور قئے اور پیٹ مین درد بھی ہوتا ہے اور کبھی اسہال اور کبھی قبض - کبھی پارہ کا تشنج بھی تمام اعضا مین اور چہرہ پر ہوا کرتا ہے اور بعض اوقات یہ تشنج منجر بفالج ہوجاتا ہے اور مسموم کمزوری کے سبب سے ہلاک ہوجاتا ہے - سنہ ۱۸۱۰ء مین جہاز واریر پر ایک عجیب واقعہ گذرا - اسپین کا ایک جہاز

جسپر پارہ لدا ہوا تھا کنارے پر غرق ہوگیا اور انگریزی ملاحون نے اوسمین سے ۱۳۰ ٹن پارہ بچا لیا - پارہ جہاز کے پیچھے والے حصہ مین رکھا گیا لیکن جن مشکون مین پارہ تھا وہ سڑگئین اور کئی ٹن پارہ باہر نکل آیا اور بخار کی صورت مین تمام جہاز مین پھیل گیا - تین ہفتے کے اندر دو سو آدمیون کو منھ آنے لگا اور خفیف فالج اور بہت سی صورتون مین مسموم سہال کے مرض مین گرفتار ہوگئے - کل جانور جو جہاز پر تھے سب مرگئے چوہے بلیان ایک کتا اور ایک کنیری چڑیا - تین آدمیون کو دق کی بیماری ہوگئی اور ایک کو دائمی سل اور ایک عورت کے جو ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے ذی فراش تھی دو دانت گرگئے اور کئی ٹکڑے جبڑے کے علیحدہ ہوگئے -

**علاج** - ڈاکٹر بلائیتھ لکھتے ہین کہ پہلے معدہ کو پمپ کے ذریعہ سے خالی کرنا چاہیئے اور اوسکے بعد اوسکو انڈے کی سفیدی دودہ اور پانی مین ملاکر اوس سے خوب دہونا چاہیئے - اگر پمپ موجود نہو تو قے آور دوائین دینی چاہئین - مثلاً اپومارفیا کی جلدی پچکاری (برٹش فارما کوپیا کے عرق کے پانچ منم) یا سلفیٹ آف زنک یا رائی یا اپی کاکیوہانہ اگر پہلے سے قے ہو رہی ہے تو پمپ اور قے آور دواؤن کی ضرورت نہین ہے لیکن ہر حالت مین انڈے کی سفیدی دودہ اور پانی مین ملی ہوئی کثرت سے دینی چاہیئے اگر یہ چیزین موجود نہون تو گوشت خوب باریک کچلکر پانی مین بھگو کردہ پانی دینا چاہیئے - اسکے بعد لعاب دار مشروبات مثلاً آش جو یا آٹا اور پانی وغیرہ چیزین دینی چاہئین - درد کی شدت دفع کرنے کو افیون یا مارفیا دی جاسکتی ہے ($\frac{1}{4}$ گرین کی جلدی پچکاری) مسکرات کا استعمال بھی مفید ہے -

متذکرہ ذیل پیٹنٹ[۱] اور عطائی دواؤن مین پارہ کا جزشریک ہے -

---

[۱] پیٹنٹ دوائین وہ ہین جنکو کسی خاص شخص نے ایجاد کرکے اوسکے بنانے کا حق محفوظ کرلیا ہے - ایسی دواؤن کے نسخے مشتہر نہین کیے جاتے اور اسکی وجہ سے اونکا نفع و ضرر اکثر مشکوک ہوا کرتا ہے -

(۱) مارڈنٹ ناٹرنس ڈراپس (۲) سالامنس انٹی ایمٹی جبنیس (۳) یوربانس ترنیڈ (۴) برونس لازنیجز (۵) کلونیزورم لازنیجز (۶) اسٹوریزورم کیلس (۷) رائیٹس پرل آئنٹمنٹ (۸) کیسرس بلیس (۹) میچلس بلیس - علاوہ انکے اکثر ملین گولیون مین بھی پارہ شریک ہوتا ہے -

تختہ پنجسالہ زہر خورانی پارہ بابت مدراس پریسیڈنسی

| سال | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۷ | ۲ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۴ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۹ | ۵ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۵ | ۳ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۱۰ | ۵ |
| جملہ | ۳۵ | ۱۶ |

جن صورتون مین پارہ بطور سم دئے جانے کا شبہہ ہے محض پارے کا معدہ مین پایا جانا زیادہ لحاظ کے قابل امر نہین ہے کیونکہ ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ اس ملک مین لاش کے معدہ یا معا یا جگر یا گردہ اور دیگر اعضا مین پارہ کا پایا جانا ایک بہت معمولی بات ہے -

تانبا - تانبے سے مسموم ہونا اکثر اتفاقی ہوا کرتا ہے اور زیادہ تر تانبے کی دیگچیون کی بدقلعی ہونے کی وجہ سے اس قسم کے اتفاقی زہر خورانی اکثر دیکھنے مین آتی ہے - ڈاکٹر جیورس نے ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک گھر کے لوگ دو سال کے اندر دو مرتبہ اسطرح پر مسموم ہوگئے تھے اگرچہ ان مین سے کوئی ہلاک نہین ہوا - تانبا اکثر خورد و نوش کی چیزون مین

ملایا جاتا ہے خصوصاً ٹین کے اندر بند ہوکر جو چیزین آتی ہین اونمین مثلاً ٹین کے مٹر مین تانبا سبز رنگ دینے کیواسطے ملاتے ہین - سنہ ۱۸۸۰ع تک سات برس کے زمانہ مین انگلستان مین کل سات موتین تانبے کے زہرخورانی سے ہوئین -

تانبے سے مسموم ہونے کے علامات یہ ہین - فوراً شدت سے قے ہوتی ہے - اور قے بھی سبز رنگ کی - پت کے ملجانے سے بھی قے کا رنگ سبز ہوجاتا ہے لیکن تانبے کے رنگ مین اور اوسمین فرق یہ ہے کہ تانبے کی قے مین امونیا ملانے سے اوسکا رنگ نیلا ہوجاتا ہے - پیٹ مین درد ہوتا ہے اور منھہ مین فلزی مزا اور تہوڑی دیر کے بعد اعصابی علامات شروع ہوتے ہین یعنی عضلات کا کہینچنا تشنج اور فالج اور بعض اوقات ٹٹنس بھی - اخیر علامات مین یرقان بھی ہے اگر مسموم اوسوقت تک زندہ رہے -

**علاج** قے آور چیزون سے شروع ہونا چاہیے جیسا کہ پارہ کی صورت مین اور درد کے واسطے نصف گرین مارفیا یا افیون کی جلدی پچکاری دینا چاہیے اور پیٹ کے اوپر السی کا پولٹس رکھنا چاہیے -

یاد رکھنا چاہیے کہ کل دیسی شرابون مین تانبے کی قرعنبیق کی وجہ سے تہوڑا سا تانبا ہوا کرتا ہے - اور اسواسطے ایسی صورتون مین جہان تانبا بطور سم کے دئے جانے کا شبہہ ہو اسبات کا لحاظ ضرور ہے - عموماً کل طبیبون کو حکم ہے کہ احتیاط رکھنے کے واسطے دواخانہ مین اسپرٹ موجود رکھا کرین اور یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ اگر کسی وجہ سے اسپرٹ موجود نہو اور طبیب کو دیسی شراب کے استعمال کی ضرورت پڑے تو ایسی شراب کو امتحان کرکے دیکھ لیوین کہ اوسمین تانبا تو نہین ہے اور اسبات کی تصدیق کرین کہ بعد امتحان کے شراب مین تانبا نہین پایا گیا -

اس ملک مین عموماً کاپر ایسی ٹیٹ یعنی زنگار کا استعمال زہر دینے کے لئے کیا جاتا ہے اور

یاد رکھنا چاہیے کہ یہی زنگار اس ملک مین سنکھیا کا تریاق بھی سمجھا جاتا ہے۔

سیسا۔ اور جست۔ اور لوہا۔ اس ملک مین بطور سم کے اسقدر کم مستعمل ہین کہ انکا ذکر اس کتاب مین فضول معلوم ہوتا ہے۔

(تختہ پنجسالہ زہر خورانی تانبا بابت مدراس پریسیڈنسی)

| سال | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۱ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۱ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۰ | ۰ |
| جملہ | ۲ | ۲ |

# باب چہارم

## ایسڈ اور ال کیلائی یعنی تیزاب اور کہار سمیات

سلفیورک ایسڈ (گندک کا تیزاب) اس ملک مین بہت کم بطور سم کے استعمال کیا جاتا ہے اور ڈاکٹر مواٹ نے ایک ہی مقدمہ لکہا ہے جسمین یہ تیزاب مٹھائی مین دیا گیا تہا - ڈاکٹر جیورس نے بہی ایک ہی صورت لکہی ہے اگرچہ وہ لکھتے ہین کہ کلکتہ مین متعدد مقدمات ہوئے ہین -
سلفیورک ایسڈ اکثر مفصل مین برف کی کلون مین استعمال کیا جاتا ہے اور ممکن ہے کہ زہر خوانی کے اتفاقات پیش آوین - بلکہ ۱۸۸۹ء مین تو ایک صورت اس قسم کی لکہی بہی گئی ہے -
یہ نہین معلوم کہ کم سے کم کتنا سلفیورک ایسڈ ہلاکت کے واسطے کافی ہوتا ہے - لیکن اقل مقدار جو مہلک ہوئی ہے ساٹھ قطرہ تہی اور اسکو ڈاکٹر کرسٹی سن نے لکہا ہے - ڈاکٹر ٹیلر نے بہی ایک صورت لکہی ہے جسمین ایک بچہ بیس قطرہ کے پینے سے مرگیا - ڈاکٹر بلائیٹھہ لکھتے ہین کہ اگر پوچہا جاوے کہ کتنی مقدار خالص ایسڈ کی مہلک ہے تو جواب یہ ہے کہ دو تین قطرے بہی مہلک ہو سکتے ہین علی الخصوص جب وہ حلق کے پیچہے والے حصہ مین پہنچ جاوین اور خالص ایسڈ کو کسی قدر مقدار مین کم کیون نہو نہایت ضرر رسان چیزون مین شمار کرنا چاہیئے - بعض اوقات سلفیورک ایسڈ چہرے کو بگاڑ دینے اور جلا دینے کے واسطے مجرمانہ طور سے استعمال کیا جاتا ہے - جلانے مین اوسکی وہی خاصیت ہے جو کسی کہولتے ہوے عرق کی ہوتی ہے - یعنی گوشت فوراً گل جاتا ہے اگرچہ زخم گہرا نہین ہوتا کیونکہ محسوس ہونے کے ساتھ ہی ایسڈ پونچھ ڈالا جاتا ہے

لیکن اگر آنکھ مین لگجاوے تو اوس سے اسقدر شدید ورم پیدا ہوگا کہ بینائی سلب ہوجائیگا
ڈر ہے جلد پر لگنے سے جلد کا رنگ پہلے سفید ہوتا ہے اور اوسکے بعد سرخ اور ممکن ہے کہ ایک
حصّہ اوسکا بالکل تحلیل ہوجاوے - اندرونی اثر اوسکا فوری اور شدید ہوتا ہے اگرچہ درد برابر
اور یکسان نہین رہتا کیونکہ چند مقدمات ایسے ہین جنمین درد کی شکایت نہین تھی - لیکن اسمین
شک نہین کہ شدید تکلیف ہوتی ہے - زبان سوج جاتی ہے حلق متورم ہوجاتا ہی اور تھوک کا
گھوٹنا بھی محال ہوتا ہے - یہ جلانے والا اثر معدہ تک پہنچتا ہے اور قے شدت سے ہوتی ہی
اور ممکن ہے کہ حلق کے اندر کی کھال اوکھڑ کر قے کے ساتھ چلی آوے اور ہلاکت چوبیس گھنٹے
سے لیکر چھتیس گھنٹے کے اندر واقع ہو - اگرچہ جن صورتون مین زیادہ مقدار ایسڈ کے اندر گئی
ہے اور معدہ خالی رہے اونمین ممکن ہے کہ معدہ بالکل گل جاوے اور وہ علامات جو معدہ مین
چھید ہوجانے کے ہوتے ہین شروع ہوجاوین اور مسموم کا دفعۃً کام تمام ہوجاوے -

**علاج** - اگر فوراً نہ کیا جاوے تو اوس سے کچھ فائدہ نہین ہوتا - باریک پسی ہوئی چاک
(کھریا مٹی) یا مگنیشیا یا کاربونیٹ آف سوڈا کو پانی مین گھولکر استعمال کرنا چاہیئے - ضرورت
کے وقت دیوار کے پلاسٹر کو بھی استعمال کر سکتے ہین اور بہرحال پانی بہت کثرت سے دینا چاہیئے
تاکہ ایسڈ پانی سے ملکر پتلا ہوجاوے - معدہ خالی کرنے کے واسطے پمپ کو ہرگز استعمال نہ کرنا
چاہیئے ورنہ خوف ہے کہ معدہ کے ٹکڑے باہر نہ چلے آوین - جس صورت کو ڈاکٹر چیورس نے
لکھا ہے اونمین چھ ہفتہ تک غذا نل کے ذریعہ سے مبرز کی طرف سے کامیابی کے ساتھ
پہنچائی گئی تھی -

ہیڈروکلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب) اِس ایسڈ سے مسموم ہونے کا کوئی مقدمہ اس ملک
مین نہین دیکھا گیا - اسکا اثر بھی سلفیورک ایسڈ کے مثل ہے اور فرق اسیقدر ہی کہ یہ جلد کے رنگ

کو سفید کر دیتا ہے ۔

نائٹرک ایسڈ ۔ (شورے کا تیزاب) ڈاکٹر راجرس نے ۱۸۸۳ء کی رپورٹ مین دو صورتین لکھی ہین جنمین نائیٹرک ایسڈ قہوہ مین پایا گیا تھا ۔ ڈاکٹر چیورس نے مطلق کوئی مقدمہ نہین لکھا ہے اور اس ملک مین شاید اس ایسڈ کا استعمال بطور سم کے نہایت شاذ ہے ۔ کم سے کم مہلک مقدار دو ڈرام ہے اور اتنی مقدار سے ایک لڑکا تیرہ سال کا مر گیا ۔ نائٹرک ایسڈ کے بخارات اگر زیادہ مقدار مین تنفس کئے جاوین تو مہلک ہوتے ہین اور ایسی صورت مین موجود ہین جنمین وہ ظرف جسمین یہ ایسڈ تھا ٹوٹ گیا ہے اور دفعۃً اوسکے بخارات کے تنفس سے لوگ ہلاک ہو گئے ہین ۔ اسکے علامات بجنسہ ویسے ہی ہین جیسے سلفیورک ایسڈ کے ۔

امونیا ۔ امونیا سے زہر خورانی کے مقدمات بھی اس ملک مین بہت کم ہوتے ہین اور جو ہوتے بھی ہین تو اتفاقی ۔ امونیا کے بخارات ویسے ہی خطرناک ہین جیسے نائیٹرک ایسڈ کے کارے کی برف بنانے کی کل مین امونیا کا استعمال ہوتا ہے اور اتفاقات ہونے کا احتمال ہے ۔ ایک صاحب اپنا تجربہ ذاتی اس کل کا لکھتے ہین ۔ کل کچھ بگڑ گئی تھی اور وہ اوسکو دیکھنے گئے تھے ایک سوراخ کے رستے سے امونیا نکل رہی تھی کہ اتنے مین کل ہٹ گئی اور امونیا کے بخارات کا فوارہ پندرہ فیٹ بلند ہو گیا ۔ حُسن اتفاق سے یہ واقعہ باہر صحن مین ہوا اور ہوا کا رُخ بھی موافق تھا ورنہ اگر کسی کمرہ کے اندر کل ٹوٹی ہوتی تو ممکن تھا کہ بخارات سے بہت ضرر پہنچ جاتا ۔ ڈاکٹر فالک نے کل صورتین امونیا سے مرنے کی اکھٹا کی ہین ۔ یہ سب تیس ہین جنمین سے دو مجرمانہ ہین آٹھ خودکشی کی غرض سے اور باقی اتفاقی ۔

امونیا کے علامات یہ ہین ۔ قعر معدہ کا سکڑنا ۔ حلق مین سوزش اور سر مین چکر ۔ قے ۔ نبض ضعیف اور سریع ۔ چہرہ زرد ۔ مُنھ اور حلق نہایت سرخ اور اونمین شدت سے لعاب اور حلق مین

اختناق کی کیفیت - زیادہ مقدار مین مثلاً پانچ گرام سے لیکر تیس گرام تک (یعنی ۷۷ گرین سے لیکر ۴۶۲ گرین تک) امونیا اوسی سرعت کے ساتھ مہلک ہے جیسے پروسک ایسڈ - ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک شخص کو دیوانہ کتے نے کاٹا تھا اوسنے ایک گھونٹ امونیا کا پی لیا لیکن چار منٹ مین مر گیا -

**علاج** - اگر قے نہین ہوئی ہے تو گرم پانی پلاکر قے کرانی چاہیئے - اسکے بعد سرکہ پانی مین ملاکر یا عرق لیموں یا عرق نارنگی دینا چاہیئے - زیتون کا تیل انڈے کی سفیدی آش جو اور اراروٹ بھی مفید ہے اور پانی کثرت سے دینا چاہیئے - اگر ایڈیما[۵] کے سبب سے حلق بند ہوجانے اور اختناق کا خوف ہو تو حلقوم کو کاٹنے کا عمل ہونا چاہیئے - اگر تنفس مین دقت ہو تو حجرہ کو گرم رکھنا چاہیئے - اور اوسمین کتیلی کے ذریعہ سے پانی کا بخار موجود رکھنا چاہیئے - درد کیواسطے تھوڑی تھوڑی افیون کی جلدی پچکاری دیتے رہنا چاہیئے -

جلانے والے پوٹاس اور سوڈا اور پوٹاسیم سوڈیم اور امونیم کے مرکبات اسقدر کم اس ملک مین بطور سم استعمال کیئے جاتے ہین کہ اونکا ذکر غیر ضروری ہے -

ایسے ایسڈ جو بخارات مین مستحیل ہونے والے ہین یا جو عرقیات مین سے بذریعہ تقطیر نکالے جاسکتے ہین - اس فہرست مین پٹیرولیم اور اوسکے کل منشعبات یعنی سائی موجن - گیاسولین - تیرپن - بنزولین اور رومن نفط ہین - ان عرقیات کا استعمال اس ملک مین بطور سم کے نہین پایا گیا ہے - اور اونکی نسبت اس مقام پر اسیقدر کہنا ہے کہ اگر یہ استعمال کیئے جاوین بھی تو یقیناً اتفاقیہ طور پر یا بالغرض خودکشی - ان سمیات کا علاج معدہ کے پمپ اور قے آور

[۵] غشائے لعابی کے اندر خون کا پانی پھیل جانے کی وجہ سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اوسکو اصطلاح مین ایڈیما کہتے ہین -

دواؤن سے شروع ہونا چاہیئے اور اٹروپین کی جلدی پچکاری اور باری باری سے گرم اور سرد پانی کا سینے پر ڈالنا بہی مفید ہے - اگر ضرورت ہو تو دل کی حرکت کو برق کے ذریعہ سے قایم رکہنا چاہیئے -

کافور - کیا اس ملک مین اور کیا یورپ مین کافور سے زہر خورانی کے مقدمات بہت کم ہین - ڈاکٹر جیورس نے دو مقدمات لکہے ہین - انمین سے ایک مین جو منتج ہلاکت ہوا کافور مٹھائی مین دیا گیا تہا - مسموم دو دن کے بعد مرگیا اور معدہ مین ایک ٹکڑا کافور کا پایا گیا - دوسری صورت مین ایک چہوکرے نے ایک پیسے کا کافور ضعف معدہ اور نفخ کے واسطے کہایا - علامات یہ تھے - دوران سر - تمام جسم مین اور خصوصاً آنکھون مین سوزش - اسکے بعد اوسپر ایک غفلت سے طاری ہوگئی اور حافظہ بالکل جاتا رہا - جو شخص اس چہوکرے کو اسپتال مین لایا اوسکا بیان تہا کہ مسموم منہہ نہین کہول سکتا ہے اور اوسکی آنکھون مین اور بازو کے عضلات مین شدت سے پھڑک اور کہچن ہے - مسموم جسوقت اسپتال مین آیا تو اوسکو ہوش تہا لیکن دوران سر اور سخت ضعف کی شکایت تہی - بخار نہ تہا نبض ۷۲ اور تنفس اصلی حالت مین - قے آور دوا دینے کے بعد جو قے ہوی اوسمین کافور کی بو نہین تہی لیکن دن بہر منہہ سے بو کافور کی آتی رہی - اسکے بعد درد سر نیند رقت بول اور کولے مین درد کی شکایت ہوئی - دوسرے دن مسموم نے شفا پائی -

ڈاکٹر بلا یتھہ لکہتے ہین - کافور دماغ اور اعصاب پر سخت اثر کرتا ہے علی الخصوص جب الکوہل مین گہلا ہوا تیز عرق دیا جاوے - ردبینی کے ہومیا پتہی والے عرق کے سات قطرون سے لیکر چالیس قطرون تک سے بہی (اسکا استعمال زکام اور خراش وغیرہ کیواسطے ہوا کرتا ہے) بیہوشی اور منہہ سے بہین صدمہ اور جزی فالج پیدا ہوگیا ہے - کم سے کم مقدار جس سے شدید

علامات ایک شخص بالغ مین پیدا ہو گئے ہین بیس گرین تہی - اور زیادہ سے زیادہ جسکے استعمال کے بعد مسموم نے شفا پائی ہے ۱۶۰ گرین جو انسان یا حیوانات کافور کے استعمال سے مرے ہین انکی لاشون مین سخت بو کافور کی ہوتی ہے اور معدہ کے غشاے لعابی مین ورم ہوتا ہے اگرچہ کسی قسم کا زخم نہین پایا گیا ہے -

**علاج** - معدہ کا پمپ اور قے آور دوائین - برانڈی کی جلدی پچکاریان - ایتہر کا بہپارہ - اور باری باری سے گرم اور سرد پانی ڈالنا اور پاؤن کو کمل کے اندر لپیٹ کر گرم رکہنا -

---

الکحل کا استعمال مجرمانہ زہر خورانی کے واسطے نہین کیا جاتا - اسواسطے اسکی بحث دیکہنے کے لیئے طبی کتابون کی طرف رجوع کرنا چاہیئے - ایتہر کلوروفارم اور کلورل - ان سمیات کا استعمال بہی بہت کم مجرمانہ طور سے ہوا کرتا ہے - کلوروفارم سے اوسی وقت کوئی مرتا ہے جب کسی مریض کو جراحی عمل کرتے وقت بیہوش کرنے کو کلوروفارم سنگہائی گئی ہو - یورپ مین جو اشخاص کلورل کے عادی ہین وہ بعض اوقات زیادہ خوراک استعمال کرنے کی وجہ سے مسموم ہوجاتے ہین -

کاربالک ایسڈ - اگرچہ اس ایسڈ کے کثرت استعمال کے سبب سے انگلستان مین بہت لوگ اس سے مسموم ہو کر مرتے ہین لیکن اس ملک مین ایسے واقعات کم ہوا کرتے ہین - یہ ایسڈ ۱۸۳۴ء مین نکلا اور پہلے اسکا استعمال ڈاکٹر لسٹر نے ۱۸۶۳ء مین کیا - ۱۸۶۹ء سے اسوقت تک ڈاکٹر فالک نے ۸۰ صورتین اس ایسڈ سے زہر خورانی کی جمع کی ہین اور ان مین سے ۵۸ صورتون مین عرق کا استعمال ہوا تہا - سات صورتین خودکشی کی تہین جنہین سے پانچ منجر بہلاکت ہوئین - ۳۹ صورتون مین ایسڈ دوائً استعمال کیا گیا تہا اور ۲۷ صورتون مین ایسڈ زخمون

کے اوپر زخم کو صاف رکھنے کے لئے لگایا گیا تھا اور ان مین سے آٹھ منتج بہلاکت ہوئین - آٹھ صورتون مین مسموم ہونے کے علامات ایسڈ کو جلدی امراض مین ملنے کے ساتھ نمودار ہوئے اور ان مین سے چھ صورتون مین مسموم ہلاک ہو گئے - چار صورتون مین کاربالک ایسڈ امعا سے کیڑے نکالنے کے واسطے عمل مین دیا گیا تھا اور ان مین سے ایک مین مسموم ہلاک ہوا - ایک صورت ڈاکٹر ہیر کے تجربہ مین آئی ہے جسمین مسموم نے چار اونس کاربالک ایسڈ کا تیل (ایک حصہ ایسڈ اور ۴ حصہ تیل) پی لیا تھا اگرچہ علاج فوراً ہوا لیکن مریض نے بڑی مشکل سے شفا پائی - ایک اور صورت مین ایک بڑہیا عورت کو اندرونی زخم مین ٹانکے دینے کے بعد کاربالک ایسڈ کی پچکاری مبرز کے راستے سے زخم دہونے کی غرض سے دی گئی تہی عرق کچھ دیر تک اندر رہا اور دو اونس ایسڈ خون مین شریک ہو گیا - مسموم ہونے کے معمولی علامات شروع ہو گئے پیشاب مین اور پسینہ مین اور مُنھ کی بھاپ سے ایسڈ کی بو آنے لگی اور اعصابی پستی ہو گئی - ابھی تک کوئی صورت ایسی دیکھنے مین نہین آئی جسمین کاربالک ایسڈ مجرمانہ زہر خورانی کی نیت سے دیا گیا ہو - لیکن یہ نہایت عجیب بات ہے کیونکہ جسوقت دس صورتین ایسی موجود ہین جنمین لوگون نے یہ ایسڈ مختلف اقسام شراب کے دہوکے سے پی لیا ہے - (ان مین سے ۹ صورتون مین مسموم ہلاک ہی ہو گئے) اور سترہ صورتین ایسی ہین جنمین محض غلطی سے اس ایسڈ کو پیا ہے اور انمین سے تیرہ اشخاص ہلاک ہوئے ہین تو پھر اسکا مجرمانہ طور سے استعمال نہونا البتہ تعجب انگیز ہے -

علامات یہ ہین - اگر ایسڈ خالص ہے تو مُنھ سے معدہ تک سوزش پیدا ہوتی ہے اور سوزش حلق کے نیچے اوترنے کے ساتھ ہی محسوس ہوتی ہے اور مُنھ کی اندرونی جلد سخت اور سفید ہو جاتی ہے - کاربالک ایسڈ بہت جلد شریک خون ہو جاتا ہے اور اوسکا اثر کئی منٹ

منٹ کے اندر پیدا ہوتا ہے - دو صورتین ایسی موجود ہین جنہین اس ایسڈ نے سرعت تاثیر مین بروسک ایسڈ کا مقابلہ کیا - اعصابی علامات زیادہ تر نمایان ہوتے ہین - مثلاً سلسلۂ دوران سر اور شدید بیہوشی - غثیان اور قے بیس فیصدی سے زیادہ صورتون مین نہین پائے گئے - نبض شدت سے ضعیف ہوتی ہے جلد خشک اور سخت اور چہرہ نیلا - پیشاب سیاہی مائل سبز اور بعض صورتون مین سیاہ ہوتا ہے لیکن یہ علامت شدید اور سرعت کے ساتھ مہلک صورتون مین نہین ہوتی - تپلیان عموماً بالکل سکڑ جاتی ہین اور بعض اوقات صدمے بھی ہوتے ہین اور دانت بیٹھ جاتے ہین -

یہ نہین معلوم ہے کہ ٹھیک کس مقدار مین یہ ایسڈ مہلک ہوا کرتا ہے - چند گرین یا چھ سات قطرے ہلاکت پیدا کرنے کے لیے کافی ہوتے ہین - فالک لکھتا ہے کہ اقل مقدار جو انسان کے واسطے مہلک ہے ۵ء۱۳ گرین ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار جسکے بعد صحت ہوئی ہے اور جسکو ڈیوڈسن نے لکھا ہے ۲۳۱۰ گرین تھی - ۱۹ مئی ۱۸۸۳ء کے اخبار لانسٹ مین کلکتہ کا ایک مقدمہ لکھا ہے جسمین ایک طبیب نے ایک بنجبالہ لڑکے کو کاربالک ایسڈ کا عمل دیا تھا - اوسکا بیان تھا کہ اسمین ایک حصہ ایسڈ اور ساٹھ حصے پانی تھا اور کل مقدار ایسڈ کی ۴۴ گرین تھی اس عمل کے بعد چند منٹ بعد لڑکا بیہوش ہو گیا اور چار گھنٹے کے اندر مر گیا - لاش مین سخت بو کاربالک ایسڈ کی تھی -

**علاج** - ادھا اونس ایسم سالٹ (سلفیٹ آف میگنیشیا) یا اسی قدر گلابر سالٹ - (سلفیٹ آف سوڈا) ایک پائنٹ تیز گرم پانی مین دینا چاہیئے - یہ سلفیٹ کاربالک ایسڈ کے ساتھ ملکر ایک نمک بناتے ہین جو بے ضرر ہے - معدہ کو خالی کرنے کے واسطے پمپ استعمال کرنا چاہیئے اور اگر معدہ کی غشا لعابی بہت زخمی ہو گئی ہے تو پانچ یا چھ قطرے ایومارفین

کے جلدی پچکاری یا سلفیٹ آف زنک یا پی کاکیوانہ یا رائی قے کے واسطے دینی چاہیئے سلفیٹ آف سوڈا یا مگنیشیا کو گرم پانی مین گہولکر اوس سے معدہ کو خوب دہونا چاہیئے - اِس پانی کو دیر تک معدہ مین رہنے دینا چاہیئے تاکہ وہ جذب ہوجاوے انڈے کی سفیدی اور مسکرات مثل برانڈی کلورک ایتھر اور اسپرٹ آف امونیا کے بھی مفید ہوتے ہین - ہاتھ پاؤن کو گرم رکھنا چاہیئے ایک فی صدی والے عرق اٹروپین کے دو تین قطرے کی جلدی پچکاری دینی چاہیئے -

پروسک ایسڈ - اگرچہ اس ملک مین یہ زہر شاذ ہے لیکن یورپ مین یہ دوسرے درجہ مین ہے اور تقریباً چالیس آدمی سالانہ اس زہر سے مرتے ہین اگر فرض کیا جاوے کہ ایک ہزار آدمی مختلف سمیات سے مرے تو اونمین سے عموماً ۲۸۹ مرد اور ۶۷ عورتین پروسک ایسڈ یا سایانائیڈ آف پوٹاس سے مرینگے - برٹش فارماکوپیا کے عرق مین دو فیصدی ایسڈ ہوتا ہے اور شیلے کے عرق مین چار فیصدی -

یہ زہر مجرمانہ زہر خورانی مین بہت کم مستعمل ہے کیونکہ اسکا اثر اسقدر سریع ہے کہ جرم کھلجانے کا خوف ہے - فرانس مین منجملہ ۷۹۳ مقدمات زہر خورانی کے کل چار سایانائیڈ کے تھے مشہور انگلستان کے مقدمات یہ ہین - جان ٹاول کا مقدمہ (۱۸۴۵ء) جارج بال کا مقدمہ (۱۸۵۶ء) بیٹر واکر کا مقدمہ (۱۸۵۸ء) - انمین سے پہلا مقدمہ نہایت عجیب و غریب ہے - قاتل ایک مجرم تہا جسنے جعلی ہنڈی ایک ہزار پونڈ کی بنائی تہی اور اوسکو سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور ہوئی تہی - تہوڑے دنون کے بعد نیک چلنی کی وجہ سے اوسکی مشقت کم کردی گئی اور وہ سیڈنی کا مشہور دواساز ہوگیا - ایک زمانہ دراز کے بعد وہ بہت سا روپیہ لیکر انگلستان کو واپس آیا اور نہایت عزت آبرو کے ساتھ زندگی کرنے لگا اور ایک مذہبی

مخبر شخص بن گیا - جس عورت کو اوسنے قتل کیا وہ اوسکی آشنا تہی اور وجہ قتل کرنے کی یہ تہی کہ اوسکی شادی کے بعد اس عورت نے راز فاش کرنے کا ارادہ کیا - قاتل اس عورت کے پاس بہیس بدل کر گیا اور اوسکو پورٹر مین پروسک ایسڈ دیا - عورت فوراً مر گئی - اور مجرم مکان سے نکلکر لندن کو پہنچا - لیکن ٹیلگراف اوسیوقت مین ایجاد ہوچکا تہا اور مجرم گرفتار ہوگیا - پہانسی سے پہلے اوسنے اپنے جرم کا پورا اقرار پادری کے سامنے کیا لیکن پادری نے اوسکے اِس بیان تحریری کو راز کی بنا پر افشا کرنے سے انکار کیا -

مدراس کی رپورٹون مین ایک ہی مقدمہ پروسک ایسڈ سے زہر خوانی کا ۱۸۸۴ء مین درج ہے - یہ واقعہ پونا ملی مین ہوا تہا اور ایک شخص شبہ پر گرفتار بھی ہوا لیکن رہا ہوگیا - معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ خودکشی کا تہا - معدہ اور احشا مین سے ۳۰ منم کے برابر ایسڈ نکلا - ایک اور مقدمہ بھی خودکشی کا ہے جسمین سایانائیڈ آف پوٹاس کا استعمال ہوا تھا مسموم نے سایانائیڈ ایک چاندی کی قلعی کرنیوالے سے خریدا تہا اور ۲۰ گرین کھایا تہا کھانے سے پانچ منٹ کے اندر ہلاکت وقوع مین آئی -

کم سے کم مقدار اس ایسڈ کی جو مہلک ہے مثیلے کے ایسڈ کی بیس گرین ہے اور ہلاکت بیس منٹ مین ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار جسکے بعد صحت ہوئی ہے ساٹھ گرین (یعنی شیلے کے عرق کے ساٹھ قطرے) تہی - فارماکوپیا کے عرق کے تیس قطرے مہلک سمجھے جاتے ہین لیکن ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین کہ اس عرق کے ۴۵ قطرے مہلک ہوتے ہین -

**علاج** عموماً فضول ہوتا ہے کیونکہ ہلاکت اس سرعت کے ساتھ ہوتی ہے کہ مہلت نہین ملتی - زیادہ مقدار سے تو پانچ منٹ مین مسموم مرجاتا ہے - اور بیہوشی تو کئی سکنڈ مین طاری ہوجاتی ہے اگر فوراً اطلاع ہو تو معدہ کا پمپ پاتے اور دواؤن کا استعمال کرنا چاہیے - پوٹاس

یا چونا یا سوڈا پانی مین ملا ہوا اور اوسکے ساتھ فیرس سلفیٹ اگر دیا جاوے تو جو کچھ ایسڈ معدہ مین باقی رہگیا ہو وہ بے ضرر ہو جائیگا - امونیا اور کلورین کے پانی کا بھی استعمال ہوتا ہے - مسکرات مثل برانڈی کلورک ایتھر اور اسپرٹ آف امونیا کے جسقدر چاہین دے سکتے ہین - اگر مسموم دواؤن کو کھا نہین سکتا تو مبرز کے راستے سے دینا چاہیئے - ۱/۳۰ گرین اٹروپین کی جلدی پچکاری اور مصنوعی طور سے تنفس کرنا بھی مفید ہے -

لاش مین کچھ خاص علامات نہین پاے جاتے بلکہ کل علامات اختناق کے ہوتے ہین لیکن بو البتہ کڑوے بادام کی ہوتی ہے - احشا کو فوراً شیشے کے کاگ والی بوتلون مین بند کر کے امتحان کے واسطے بھیجنا چاہیئے کیونکہ یہ ایسڈ نہایت جلد اوڑ جاتا ہے - ایلن لکھتا ہے کہ چوبیس گھنٹے کے بعد تشخیص کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے - لیکن کیاسپر نے آٹھ روز کے بعد ۱/۲ گرین کی تشخیص کی اور اسکولاف نے ساٹھ روز کے بعد اور رائی خارٹ نے دو مہینے کے بعد - یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پروسک ایسڈ سے موت فوری ہوتی ہے لیکن یہ غلط ہے کم سے کم دس سکنڈ ضرور گذرتے ہین - ڈاکٹر بلائیتھ لکھتے ہین کہ مین نے آزمایا ہے کہ دس سکنڈ کی مدت مین آدمی بوتل کھولکر اوسمین سے کوئی چیز پیکر اوسکو بند کر کے بستر پر لیٹ کر بستر کو درست کر سکتا ہے یا بوتل کو دور پھینک دے سکتا ہے پس یہ ایک قابل لحاظ امر ہے ایسے مقدمات مین جسمین کہا جاوے کہ ایسڈ نہایت سرعت سے اثر کرتا ہے - ڈاکٹر ٹیلر نے ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک عورت نے بادام کا ست بہت سا پیا - (بادام کے ست مین پروسک ایسڈ ہوتا ہے) اور اوسکے بعد وہ ایک کنوے پر گئی پانی نکالا پیا اور دو سیڑھیون پر چڑھکر بستر پر جا گری اور آدہے گھنٹے مین مر گئی -

# باب پنجم

## سمیات نباتی

باستثناء سنکھیا کے جتنے سمیات اس ملک مین استعمال کئے جاتے ہین وہ زیادہ تر قسم نباتات سے ہین اور اسمین بھی شک نہین کہ بہت سے سمیات ایسے مستعمل ہین جنکو ہم کم جانتے ہین یا جنکے خواص سے ہم مطلق واقف نہین ہین - انمین سے کئی ایسے ہین جنکا مطلق کوئی اثر باقی نہین رہتا جیسا کہ کیمیکل اگزامنر کی اس رپورٹ سے کہ "زہر بلا شبہ دیا گیا لیکن اسکی تشخیص نہو سکی" معلوم ہوتا ہے - مثلاً ۱۸۶۳ء مین وزیگا پٹام مین گیارہ شخص بعد ایک قسم کی روٹی کھانے کی غنودگی اور سرسام مین مبتلا ہو گئے اونکے دیدے بڑے ہو گئے اور پپوٹون مین ورم ہو گیا - انمین سے پانچ اشخاص مر گئے لیکن اونکے احشا مین کوئی پتہ زہر کا نہین ملا - باستثناء سنکھیا کے اور سمیات فلزی کا کم استعمال اسوجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بآسانی تشخیص ہو جاتے ہین - سنکھیا کا زیادہ استعمال ظاہرا اسوجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے علامات بالکل ہیضہ سے مشابہ ہین اور کچھ عجب نہین کہ بہت سی صورتون مین اس زہر کا استعمال وبائے ہیضہ کے زمانہ مین مجرمانہ اغراض سے کیا جاتا ہے اور زہر کی تشخیص اسوجہ سے اور بھی نہین ہوتی کہ ایسی وبا مین لاشین معہ کپڑون کے فوراً جلا دی جاتی ہین اور قے اور دست بھی پھینک دئے جاتے ہین -

چونکہ اس کتاب مین سمیات کا ذکر محض ضمناً ہوا ہے اسواسطے اسمین وہی سمیات نباتی

درج کیئے جاتے ہین جنکا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔

(۱) اکونائیٹ ۱۸۹۳ء مین دو مقدمات اکونائیٹ کے زہرخورانی کے تھے اور ۱۸۹۴ء مین چار۔ ہندوستان کے سمیات مین اکونائیٹ شاید سب سے پرانا سم ہے اور اسکا نام بش خود سنسکرت مین سم کے معنی مین ہے ڈاکٹر چیورس نے اسکے متعدد نام ہر ایک زبان ہندوستان مین لکھے ہین۔ لیکن شاید ان مین سے بہت سے نام مختلف اقسام بش کیواسطے ہین۔ اکونائیٹ اکثر اوقات دہتورے کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ علمی نام اسکا اکونائیٹم نپلیس ہے اور انگریزی بول چال مین منکس ہوڈ[۵]۔ اسکا دوسرا نام ولفس بین (یعنی بھیڑیے کا زہر) اور بلوراکٹ بھی ہے۔ ہندوستان والی قسم کا علمی نام اکونائیٹم فیراکس ہے اور اسکی سمیت یورپ والی قسم سے بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر گائی لکھتے ہین کہ اکونائیٹ کا سمی جز (جسکو اکونیشیا کہتے ہین) تمام عالم مین سب سے زیادہ مہلک زہر ہے۔ مسٹر اسٹورٹ اپنی تاریخ مقدمات زہرخورانی مین اس قول کی تائید کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ اکونائیٹ کے کل مرکبات شدت سے خطرناک ہین۔ اس سم کا استعمال بہت قدیم زمانہ سے اس ملک مین جاری ہے۔ نہ فقط کھلانے کے واسطے بلکہ تیر اور اور ہتیارون کو اسکے پانی مین بجھاکر مسموم کرنے کے واسطے بھی۔ وحشی اقوام ہندوستان مثل سنتال اور ناگا کے اپنے تیرون کو اکونائیٹ سے اوسیطرح مسموم کرتے ہین جیسے امریکا کے وحشی اقوام کرارا کے زہر سے۔

آج کل اس زہر کا استعمال کسیقدر کم ہو گیا ہے اور اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اوسکی تشخیص اب باسانی ہوتی ہے۔ لیکن امتحان کے وقت بڑی احتیاط چاہیئے کہ اس زہر سے

[۵] منکس ہوڈ کے لفظی معنی پادری کی ٹوپی ہے کیونکہ اس درخت کا پھول بالکل اوس ٹوپی کی شکل ہوتا ہے جسکو رومن کیتھلک پادری پہنتے ہین۔

جو الکیلائیڈ نکلتا ہے وہ ٹومین[1] یعنی اون سمیات کے ساتھ جو لاشس مین طبعی طور سے پیدا ہوتے ہین مخلوط نہو جاوے - ڈاکٹر لاسن کے مقدمہ مین اس مشابہت پر اور اوسکی وجہ سے غلطی کے احتمال پر بہت زیادہ زور دیا گیا تھا - اس مقدمہ مین طبیبون نے اسیقدر کہا کہ اوسکی لڑکے مین موت کا باعث کوئی نباتی الکیلائیڈ تھا اور یقین تھا کہ اکونائنٹ ہے یہ راے کسی خاص تجربہ کے اوپر مبنی نہ تھی بلکہ علامات پر اور اون بیانات سم کے اوپر جو اونہون نے کتابون مین پڑھے تھے معدہ مین سے ایک قسم کا الکیلائیڈ نکلا جسکا مزا اکونائیٹ کا سا تھا اور ڈاکٹر اسٹیون سن نے بیان کیا کہ مین نے انسی مختلف الکیلائیڈ چکھے ہین اور اون سب مین اکونائیٹ کا ذائقہ بالکل علیحدہ ہے - اس الکیلائیڈ کی جلدی پچکاری ایک چوہے کی پیٹھ مین دی گئی اور وہ دو منٹ مین مرگیا - پس اون علامات کے لحاظ سے جو مسموم پر طاری ہوے تھے اور مرنے کے لحاظ سے اور چوہے پر جو اثر ہوا اوس سے ڈاکٹر اسٹیون سن نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ الکیلائیڈ اکونائیٹ ہے - یہ سم اس شدت سے مہلک ہے کہ تیسوان حصہ ایک گرین کا ہلاکت کے واسطے کافی ہے اس مقدمہ مین جو مقدار اکونیشیا کی معدہ سے نکلی وہ دو آدمیون کے مارنے کو کافی تھی - مسٹر مانٹی گیو ولیمس نے (جو ایک نہایت مشہور بارسٹر مین) اس امتحان کی نسبت سخت اعتراض کیا اور کہا کہ علمی تحقیقات بالکل اطمینان کے قابل نہین ہے اور اس الکیلائیڈ کو اکونائیٹ

[1] ٹومین اصطلاح مین اون سمیات کو کہتے ہین جو لاش مین سڑنے کے وقت یا مرنے سے پہلے خاص بیماریون کی وجہ سے (بلکہ بعض صورتون مین حالت صحت مین بھی) پیدا ہوتے ہین یہ مرکبات بالکل نباتی الکیلائیڈ کے مشابہ ہین نہ فقط کیمیائی اجزا کے لحاظ سے بلکہ علامات اور خاصیت مین بھی یہ مرکبات زیادہ تر اس لحاظ سے توجہ کے قابل ہین کہ یہ بعض وقت اصلی الکیلائیڈ کے ساتھ جو نباتی سمیات سے نکلتے ہین مخلوط ہو جاتی ہین اور نتایج امتحان کیمیائی مین غلطی پیدا کر دیتے ہین -

قرار دیدینا اندھے کی لاٹھی ہے کیونکہ کوئی شخص نہین جانتا کہ اکونائٹ فی الواقع کیا چیز ہے
اکونائٹ کا درخت دو فیٹ سے چھ فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتے سبز سیاہی مایل اور خاص
صورت کے۔ ٹہنی کی نوک پر نیلے نہایت خوبصورت پھولون کا گچھا۔ عموماً یہ درخت پہاڑی
زمین مین ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات اسکو باغ مین بھی بوتے ہین۔ اِس درخت کے کُل حصّے
زہریلے ہین لیکن جڑ مین بہت سم ہے۔ جڑ اسکی موٹی گرہ دار ہوتی ہے اور بعض اوقات غلطی سے
ہارس راڈش سمجھکر کھا بھی لی گئی ہے۔ لیکن ان دونون کی جڑون مین فرق یہ ہے کہ ہارس
راڈش کی جڑ ریشہ دار ہوتی ہے برخلاف اسکے اکونائٹ کی جڑ خستہ اور رسدار ہوتی ہے
ڈاکٹر چیورس اکونائٹ کی جڑ کا یون بیان لکھتے ہین۔ "جڑ خستہ ہوتی ہے اور اسکے توڑنے
سے ٹوٹی ہوئی سطح مین چمک ہوتی ہے۔ اسکا سفوف بآسانی بن جاتا ہے اور اِس حالت مین
اوسمین کچھہ بو نہین ہوتی مزہ کسیقدر تلخ ہوتا ہے اور جہان زبان پر لگ جاوے زبان سُن
ہو جاتی ہے۔ یہ جڑین ہندوستان کے بازارون مین بکثرت بکتی ہین اور قیمت اسکی چار روپیہ سیر
ہے"۔ ڈاکٹر بلائیٹھہ نے دس سال کے مقدمات اکونائٹ کی زہر خورانی کے یورپ کی کتابون سے
جمع کیے ہین۔ ان مقدمات کی تعداد ۲۷ ہے جنمین سے فقط دو مجرمانہ زہر خورانی کے تھے
دس خودکشی کے اور ۱۷ اتفاقی۔ علامات کو ڈاکٹر چیورس نے بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔
ایک شخص نے غلطی سے اکونائٹ کی جڑ چابلی۔ چابنے کے ساتھہ ہی مُنہہ کا مزہ کسیقدر
میٹھا ہوگیا ہونٹھون اور زبان مین پرپراہٹ اور سخت قے شروع ہوگئی۔ ہسپتال مین آنے کے بعد
اوسکو بیقراری شروع ہوئی اور وہ اپنے ہاتھہ پانون کو ہر طرف پھینکنے لگا۔ معدہ مین سوزش
اور ہاتھہ پانون کے تمام جسم مین سنسناہٹ کی شکایت کی۔ سنسناہٹ زیادہ تر چہرہ اور زبان مین
تھی یہانتک کہ مسموم بار بار زبان کو دانتون سے رگڑ کر کھجلاتا تھا۔ متلی اور قے علی الاتصال

جاری رہے اور مسموم بار بار ہاتھ کو قلب پر رکھتا تھا۔ چہرہ منتشر اور آنکھین سرخ ہونٹ سفید
پپوٹے متورم دیدے کسیقدر بڑے اور روشنی سے بالکل غیر متاثر۔ تنفس مشکل کے ساتھ اور
منٹ مین چوسٹھ مرتبہ۔ نبض ۱۲۶ ضعیف اور باریک۔ حواس بالکل بجاتھے لیکن عضلات
کی قوت سلب ہو گئی تھی اور مسموم چل پھر نہین سکتا تھا۔ معدہ کے پمپ کا استعمال کیا گیا اور
انڈے کی سفیدی اور دودہ دیا گیا۔ اسپتال مین آنے سے پونے چار گھنٹے کے بعد علامات
اور بھی شدید ہو گئے زبان سرخ اور متورم نبض غیر متصل ضعیف اور پہلے سے زیادہ بطی۔
سنسناہٹ اور بے حسی پانون تک پہنچ گئی۔ جلد کے حاسہ کا امتحان اسطرح سے کیا گیا کہ قینچی
کے دونون پہل پوری طرح پر کھول کر شانے کے اوپر لگائے گئے۔ مریض کو دونون پہل
ایک ہی محسوس ہوے حالانکہ ان دونون کے بیچ مین چار انچ کا فاصلہ تھا۔ نوین گھنٹے سے
افاقہ شروع ہوا اور مسموم نے بتدریج شفا پائی لیکن دو ایک روز تک اوسکو اسہال کی شکایت رہی
آکونائیٹ کا استعمال دوائے اعصابی درد مین ہوا کرتا ہے اور اس ملک مین اوسکو جذام
بخار۔ ہیضہ۔ وجع مفاصل وغیرہ مین بھی استعمال کرتے ہین۔ پہاڑی اقوام علی الخصوص برما
کے اقوام اسکو تیرون کو مسموم کرنے کے واسطے استعمال کرتے ہین اور جزایر انڈمن کے
باشندے بھی شاید اسی سم سے اپنے تیرون کو مسموم کرتے ہین۔ یہ زہر اسقدر مہلک ہے کہ ان
مسموم ہتیار دن کا خفیف سا زخم بھی باعث ہلاکت ہوتا ہے۔ آسام کی قوم مشمی بھی اس زہر
کو استعمال کرتی ہین اور سنا گیا ہے کہ اس زہر مین بجھا ہوا تیر جسکو بندوق مین رکھکر ہاتھی کو
مارتے ہین کئی منٹ مین اس عظیم الجثہ جانور کو ہلاک کر دیتا ہے اگر تیر پیچھے طرف لگے تو ایک
دن تک ہاتھی زندہ رہتا ہے۔

**علاج** ۔ بجز معدہ کے پمپ اور قے آور دواؤن کے اور کوئی علاج مفید نہین معلوم ہوتا

بعد معدہ خالی ہونے کے اٹروپین کا پلانا یا اوسکی پچکاری سفید ہوتی ہے قلب کے اوپر رائی کا پلٹس رکھنا چاہیئے اور تقے لانے کے واسطے بہت سا پانی تھوڑی سی الکحل ملاکر دینا چاہیئے - برانڈی اسپرٹس آف امونیا اور کلورک ایتھر وغیرہ مسکرات کا استعمال آزادی کے ساتھ کرنا چاہیئے - اور ہاتھ پانون کو گرم رکھنا چاہیئے - مسموم کو لٹا رکھنا چاہیئے اور اگر افاقہ نہ معلوم ہو تو بیس منم ٹنکچر آف ڈی جی ٹیلس کی جلدی پچکاری دینی چاہیئے اور اگر اس سے نبض کی حالت درست ہوجاوے تو پچکاری کا آدہے گھنٹے کے بعد اعادہ کرنا چاہیئے - اگر ضرورت معلوم ہو تو دو گھنٹے تک مصنوعی تنفس کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے -

جاپان کے باشندے ایک قسم اکونائیٹ کی استعمال کرتے ہین جسکا نام کوسایوسو ہے اور ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کے متعدد اقسام ہین جنکی سمیت مین کم وبیش اختلاف ہے ڈاکٹر چیورس نے ایک مرتبہ اثناے گفتگو مین کہا تھا کہ مین نے ایک جدید طریقہ تشخیص اکونائیٹ کا نکالا ہے جو گویا خط کش ہے اور اونکے بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ اونہون نے اس تحقیقات کے متعلق کوئی تحریر بھی کی ہے - لیکن اونکی وفات کے بعد اونکے کاغذات مین کوئی تحریر نہین ملی ڈاکٹر بلائیتھ لکھتے ہین" موجودہ حالت مین اکونائیٹ کے جز وسمی کی تشخیص محض اون علامات پر موقوف ہے جو اوسکے استعمال سے کسی جاندار مین پیدا ہوتے ہین اور اگرچہ اسکا انکلائیڈ علیحدہ کرلیا جاسکتا ہے لیکن اوسکے کیمیائی خواص (مثلاً شکر اور سلفیورک ایسڈ کے ساتھ سرخ رنگ کا پیدا ہونا اور شربت فاسفاک ایسڈ کے چند قطرے ملاکر پندرہ منٹ تک گرم کرنے سے اودے رنگ کا پیدا ہونا) وثوق کے قابل نہین ہین - اس الکلائیڈ کے ایک گرین کے استعمال سے ڈاکٹر منرو نے ایک کنجشک کو گھنٹے بھر کے اندر ہلاک کیا لیکن جب اسکو کیمیاوی قاعدہ سے امتحان کیا تو نہ مزا اکونائیٹ کا پایا گیا اور نہ وہ خواص کیمیائی جنکا ذکر اوپر ہوا"

تختہ پنجسالہ زہرخورانی اکونایٹ بابت مدراس پریسیڈنسی

| سال | کتنی صورتونمین زہر کی تشخیص ہوئی | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ع | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۶ع | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۷ع | ۴ | ۲ |
| سنہ ۱۸۸۸ع | ۵ | ۴ |
| سنہ ۱۸۸۹ع | ۸ | ۵ |
| جملہ | ۱۸ | ۱۳ |

## نظایر متعلقہ باب پنجم حصۂ چہارم

مقدمہ نمبر ۸۴ - ڈاکٹر لامسن کا مقدمہ -

سنہ ۱۸۸۲ع مین ڈاکٹر لامسن پر اپنے سالے پرسی ملکم جان کے قتل کا جرم قایم ہوا - مقتول ایک ہیجدہ سالہ جوان لیکن ضعیف القوی اور ریڑہ کی بیماری کی وجہ سے اپا ہج اور نیچے کے دہڑ سے مفلوج تہا - اس شخص کے مرنے سے لامسن کی زوجہ کو پندرہ سو پونڈ کا ورثہ ملتا تہا - نومبر سنہ ۱۸۸۰ع مین لامسن نے دو گرین اکونیشیا خرید کی اور اسکے تہوڑے دنون بعد وہ اوس مدرسہ مین گیا جہان مقتول پڑہتا تہا اور ہیڈ ماسٹر کے سامنے مقتول کو ایک گولی کسی سفید دوا کی شکر کہلا کر دی لامسن کل بیس منٹ اوس مکان مین ٹھہرا اور مقتول کے گولی کہانے کے بعد ہی چلا آیا - پندرہ منٹ کے اندر مقتول بیمار ہوگیا اور چہاتی جلنے کی شکایت کی اور یہ کہا کہ

اسکے پہلے بھی جب میرے بہنوئی نے مجھے کونین کی گولی کھلائی تھی تو میرا یہی حال ہوا تھا۔ تھوڑی دیر مین شدید قے اور پیٹ مین درد شدید پیدا ہوگیا اور حلق بند ہونے لگا اور کسی چیز کا نگلنا محال ہوگیا۔ مقتول کو سخت بے چینی ہونے لگی اور اسکو بزور اپنے کو دے دے مارنے سے روکنے کی ضرورت پڑی۔ مرنے سے کچھ منٹ پہلے سرسام ہوگیا اور پونے چار گھنٹے مین مسموم کا کام تمام ہوگیا۔ لاش کے امتحان سے معدہ کے پیچھے والے حصون اور قوس کبری مین سرخی پائی گئی اور باقی احشا کے عروق اور دماغ کے عروق مین خون بھرا ہوا پایا گیا۔ ڈاکٹر اسٹیونسن اور ڈاکٹر ڈوپیر نے کیمیائی امتحان کیا اور قے مین سے اور معدہ وجگر وطحال اور پیشاب مین سے ایک الکیلائیڈ نکالا جسکو زبان پر رکھنے سے زبان سُن ہوگئی اور چوہے کو اوسکی جلدی پچکاری دینے سے وہ دو منٹ مین مرگیا۔

اس الکیلائیڈ کی نسبت یہ خیال کیا گیا کہ یہ اکونائیٹین ہے لامسن فرانس سے آیا اور اپنے کو گرفتار کرا دیا۔ ملزم کی جانب سے یہ کہا گیا کہ اس الکیلائیڈ کا اکونائیٹین ہونا بخوبی ثابت نہین ہے اور ممکن ہے کہ یہ نتیجہ بوسیدگی لاش کا ہو اور از قسم ٹو مین ہو۔ چوہے کے مرنے کے بارہ مین یہ کہا گیا کہ چوہا اسقدر بزدل جانور ہے کہ بعض اوقات محض پانی کی پچکاری سے سہم کر مرجاتا ہے۔ بہر حال لامسن پر جرم ثابت ہوا اور اوسکو پھانسی کی سزا ملی۔ اسکے بعد اوسکو جنون کی بنا پر چھوڑانے کی کوشش کی گئی۔ یہ کہا گیا کہ مجرم بہت دنون سے مسلوب الحواس اور افیون اور مارفیا کی پچکاریان زیادہ زیادہ مقدار مین دیا کرتا ہے اور ایک مدت سے وہ ہر ایک مرض مین اکونائیٹ خطرناک خوراکون مین کھلایا کرتا ہے۔

مقدمہ نمبر ۵ (اس مقدمہ کو ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہے)۔

سنہ ۱۸۵۱ء مین بنارس مین کوئی ستر آدمی جو ایک جہوے کی شراب کی دکان پر شراب

پی ہے تھے یک بیک زہر کہانے کے علامات مین گرفتار ہو گئے - انمین سے اٹھارہ آدمی مر گئے - اور ۳۴ ہسپتال مین داخل ہوئے - ان لوگون کے حلق مین انقباض اور سوزش اور زبان مین اکڑ تہی اور بعض صورتون مین زبان باہر نکل آئی تہی - پانون اور ہاتھون مین تشنج تہا - نبض خفیف اور ضعیف تہی اور کسی صورت مین ۵۶ سے زیادہ نہ تہی - علاج اسطرح پر ہوا کہ معدہ خالی کیا گیا اور امونیا دی گئی - جن اشخاص کا علاج ہوا تہا وہ سب دوسرے دن تک اچھے ہو گئے - بھٹی کے ایک ملازم نے جو مفرور تہا اقبال کیا کہ مین نے اون ظروف مین جنمین مہوا بھیگا ہوا تہا سنگھیڑا ڈالا تہا -

مقدمہ نمبر ۸۶ - (اس مقدمہ کو بھی ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہے) -

سنہ ۱۸۵۴ء مین ایک شخص انند چندر راے کو اوسکے تمام خاندان نے اوسکی بدمعاشی کے سبب سے سخت سرزنش کی اور اوسنے اون سب کے قتل کرنے کے ارادہ سے ایک اونس اکونائیٹ کی جڑ خریدی - لوگون نے اوسکو ایک اینٹ کے اوپر جڑ کوٹتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اوسنے وہ سفوف اپنے بہائی کے گہر مین ایک شوربے کی ہانڈی مین ڈالدیا اس شوربہ کو اوسکے بہائی اور تین عورتون نے کہایا - چونکہ مرد نے پہلے کہایا شاید زیادہ حصّہ سم کا اوسکے پیٹ مین گیا اور وہ فوراً بیمار ہو گیا - اوسکو حلق اور معدہ مین سوزش کی شکایت تہی - اور وہ قے کر کے رات ہی کو مر گیا - تینون عورتون پر بھی یہی علامات طاری ہوئین اور وہ بیہوش ہو گئین لیکن دوسرے روز اونہون نے شفا پائی - ملزم نے اپنی برأت مین بیان کیا کہ یہ علامات ہیضہ کے تھے لیکن متوفی کے لڑکے نے حلفاً بیان کیا کہ اوسنے ملزم کو کوئی چیز ہانڈی مین ڈالتے ہوے دیکھا سول سرجن نے لاش کو امتحان کر کے کہا کہ اس ہلاکت کی کوئی اور وجہ نہین ہو سکتی بجز اسکے کہ متوفی نے کسی قسم کا نباتی زہر مثل اکونائیٹ کے کہایا ہو - ملزم کو پہانسی ہوئی -

# باب ششم

## سمیات نباتی - اسٹرکنیا (کچلے کا سمی جز)

اسٹرکنیا - (یعنی کچلے کا سمی جز) ایک زہریلا نباتی الکلائیڈ ہے جو پانچ مختلف درختون سے نکلتا ہے اور یہ پانچون گرم ملکون کے درخت ہین (۱) اسٹرکناس نکس وامکہ۔ (۲) اسٹرکناس اگنیشیا (۳) اسٹرکناس ٹی این ٹے (۴) اسٹرکناس ناکسیفیرا اور (۵) اسٹرکناس کولم برنیا - انمین سے قسم اوّل ہندوستان کا درخت ہے جسکو ہندی مین کچلا سنسکرت مین ونشا موستی اور کوٗ کا کہتے ہین تلنگی مین موسادی چیٹو اور ٹامل مین ٹٹی مرم بیج اسکا بآسانی ہر بازار مین ملتا ہے اس درخت کی سمیت بیج مین ہے اور جہاں مین بیج تین یا پانچ ہوا کرتے ہین اور ایک چھوٹی سی نارنگی کے برابر بیل کے اندر ہوتے ہین - بیج ٹکلی نما ہوتے ہین ایک طرف محدب اور دوسری طرف مقعر قریب ایک انچ کے قطر مین اور ربع انچ کی موٹائی مین اور رنگ اونکا بھورا ہوتا ہے جب اونکو بیچ مین کاٹین تو اندر سے ایک مدور جوف نکلتا ہے اور ایک قلب کی صورت کا ایمبریو[ف۱]۔

اسٹرکنائن اسقدر تلخ ہے کہ اگر اوسکا ایک حصّہ ستر ہزار حصّہ پانی مین ملا جاوے تب بھی اوسکا مزہ محسوس ہوگا - کہا جاتا ہے کہ کل الکلائیڈ مین اسٹرکنائین کی تشخیص آسان ہے اور

---

ف۱ ایمبریو یعنی مضغہ کے ہے اور درختون کے بیج کے اوس حصّہ کو ایمبریو کہتے ہین جس سے درخت پھوٹ کر نکلتا ہے - یہ اکثر بیج کے ایک جانب کو ہوا کرتا ہے -

اسکا ۱/۵۰۰۰۰ حصہ گرین کا بھی رنگ کے ذریعہ سے تشخیص ہو سکتا ہے لاش کے سڑنے
کا کوئی اثر اسٹرکنائین پر نہین ہوتا اور گیارہ سال کے بعد بھی یہ زہر لاش مین سے نکلا ہے
تاہم بہت کم کمیکل اگزامنر ایسے ہین جو کبھی نہ کبھی اسکی تشخیص مین چوک نہ گئے ہون - چند سال
ہوئے اسکی ایک صورت پیش آئی - ایک شخص اپنی جورو سے لڑکر بازار مین گیا اور وہان سے
ایک بوتل دیسی شراب کی لایا اور اپنی جورو کو منت سماجت کر کے پلائی - ایک گھنٹے کے اندر
اس بیچاری عورت پر آثار اسٹرکنیا کھانے کے نمودار ہوئے اور شراب پینے سے آٹھ گھنٹے کے
اندر وہ مرگئی - شدت کی حالت مین دو طبیبون نے اوسکو دیکھا اور دونون کو یقین تھا کہ یہ علامات
اسٹرکنیا کے ہین - معدہ اور قے نہایت احتیاط سے بند کر کے کمیکل اگزامنر کے پاس
بھیجے گئے لیکن زہر کا مطلق پتہ نہ لگا - اسی طرح سے ایک مرتبہ ڈاکٹر ٹیلر بھی ایک ایسے جانور
کے احشا مین جسکو پانچ گرین اسٹرکنیا کی جلدی پچکاری دیکر مارا تھا مطلق زہر کو نہ پا سکے - اس
سم کا ایک گرین ہلاکت کیواسطے کافی ہے - اور وجہ تشخیص نہونے کی یہ ہے کہ اس گرین
مین سے بھی بہت تھوڑا حصہ شریک خون ہوتا ہے اور زیادہ حصہ قے اور بول و براز کے
راستے سے نکل جاتا ہے - جو حصہ شریک خون ہوتا ہے وہ نہایت سرعت کے ساتھ رگ و ریشہ
مین دوڑ جاتا ہے - پس ایسی صورت مین گویا ایک بہت ہی قلیل مقدار سم کو تمام جسم کے اندر
ڈھونڈنا پڑتا ہے -

پالمر کے مشہور مقدمہ مین ڈاکٹر ٹیلر نے احشا کے اندر اسٹرکنیا نہین پائی حالانکہ پالمر اسٹرکنیا
کھلانے کے جرم مین سزایاب ہوا - اس خاص مقدمہ مین اسٹرکنیا کا تشخیص نہونا ملزم
کے برائت کی بڑی دلیل خیال کیا گیا اور اوسپر بہت اصرار کیا گیا اور ڈاکٹر ہیرسے پاتھ ایک بڑے
مشہور کمسٹ نے حلفاً بیان کیا کہ اگر ۱/۵۰۰۰ حصہ گرین کا بھی ہوتا تو اوسکا تشخیص مین آنا

لازمی تہا - لیکن البتہ اوسوقت مین جب کہ اسقدر مقدار جسم مین موجود ہوتی - مگر جسوقت ایک حصہ زہر کا شریک خون ہوجاوے اور باقی حصہ دست کے راستے سے نکل جاوے تو اوسکو یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ جسم مین موجود ہے اگرچہ وہ باعث ہلاکت کیون نہوا ہو - یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شریک خون ہوتے وقت خود اس الکیلائڈ مین تغیر آجاتا ہے - علاوہ برین ممکن ہے کہ اسٹرکنیا معدہ مین نہو لیکن خون مین اور اعصاب اور عضلات مین ہو اور اس صورت مین تمام جسم کا امتحان ضرور ہے اور یہ امتحان اس ملک مین گویا محالات سے ہے -

مندرجہ ذیل مرکبات مین جنکا استعمال کیڑے مکوڑے وحشرات الارض وغیرہ کے مارنے کے واسطے کیا جاتا ہے اسٹرکنائین بہی ایک جزو ہے -

(۱) بیاٹل کا اور ٹیلر کا اور گبسن کا اور بلر کا سفوف الفار - (۲) مارسڈن کا اور بارٹر کا قاتل الموذیات - اسٹورٹ صاف لکہتے ہین کہ کٹینگ کے سفوف الحشرات مین نہ اسٹرکنیا پائی گئی اور نہ سنکھیا - برٹش فارماکوپیا کی دواؤن مین بھی اسٹرکنیا موجود ہے - اول تو لائی کر اسٹرکنیا (یعنی سلفیٹ آف اسٹرکنین کا ایک فیصدی عرق جسکی خوراک دو منم سے آٹھ منم تک ہے) دوم خود الکیلائیڈ اسٹرکنین (جسکی خوراک ۱/۳۰ سے ۱/۱۲ گرین تک ہے) اور سوم اکسٹرا کٹ اور ٹنکچر نکس وامکہ -

سنہ ۱۸۸۲ع و سنہ ۸۳ع مین مدراس مین چھہ آدمی اور بمبئی مین پانچ اسٹرکنیا سے مرے - انگلستان مین سنہ ۱۸۷۵ع سے سنہ ۱۸۸۰ع تک ۱۵۸ صورتین زہر سے مرنے کی تہین - انمین سے اسٹرکنین اور نکس وامکہ ۷۹ صورتون مین استعمال کی گئی تہی اور سالانہ اوسط اس سم کا سولہ تہا - یہ تعداد مدراس پریسیڈنسی کے مقابلہ مین پانچ گنی بڑہ ہے -

| تختہ پنجسالہ زہر خورانی نکس وامکہ واسٹرکنین بابت مدراس پریسیڈنسی | | |
|---|---|---|
| سال | کتنی صورتون مین زہر کی تشخیص ہوئی | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۱ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۱ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۳ | ۳ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۴ | ۳ |
| جملہ | ۹ | ۸ |

مقدار مہلک کے بارہ مین بہت اختلاف راے معلوم ہوتا ہے - ڈاکٹر بلائیتھہ کا تخمینہ ۱/۲ گرین کا ہے اور ڈاکٹر ٹیلر کا نصف گرین سے دو گرین تک اور ڈاکٹر گائی کا ربع گرین - اگر علاج فوراً ہو تو بڑی خوراکون کے بعد بھی شفا ممکن ہے - شوانن اسٹین نے ایک دوا ساز کا حال لکھا ہے جسنے خودکشی کی نیت سے ۴۷ گرین سے لیکر ۲۵ء۹ گرین تک نائیٹ ریٹ اف اسٹرکنین کھایا اور اوسکے آدہے گھنٹے کے بعد ۲۵ء۹ گرین اسی ٹیٹ آف مارفین - ڈہائی گھنٹے کے بعد صدمہ شروع ہو گیا اور جب طبیب نے مسموم کو دیکھا تو اوسوقت ٹٹنس تھا - علاج قے آور دوا سے کیا گیا اور اسکے بعد ٹانن اور کوڈین دی گئی تیسرے دن مسموم نے کامل شفا پائی -

علامات جنکو بلائیتھہ نے لکھا ہے یہ ہین - ممکن ہے کہ اول مین علامات نہایت سرعت کے ساتھ پیدا ہون اور یہ سرعت موقوف ہے قسم سم اور اوسکے طریقہ استعمال پر - اگر نکس وامکہ کا استعمال کیا گیا ہے یا اسٹرکنین کی گولی بنا کر دی گئی ہے تو علامات آدہے گھنٹے کے اندر شروع ہو جاتے ہین بعض صورتون مین پہلے ایک قسم کی بے چینی ہوتی ہے اور اشیاے خارجی کا ادراک

نہایت تیز ہوجاتا ہے اور جبڑے کے عضلات مین ایک خاص کیفیت اور تنفس مین رکاوٹ
معلوم ہوتی ہے - لیکن علی العموم علامات کی ابتدا مرگی کی طرح سے ناگہانی طور پر ہوتی ہے -
ممکن ہے کہ علامات شروع ہونے سے پہلے مسموم اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہو اور
بلا کسی اطلاع کے دفعۃً تمام جسم تھرتھرا اوٹھے اور صدمہ شروع ہوجاوے - صدمہ کی صورت
یہ ہوتی ہے - کہ تمام اعضا مین سخت ٹٹنس ہوجاتا ہے - ہاتھ پاؤن بلا اختیار کے کھچ جاتے
ہین - مٹھیان بند ہوجاتی ہین اور تلوے اندر کو کھنچ جاتے ہین اور صدمہ کی شدت کیوقت ممکن ہے کہ بیٹھ خم
اور تختہ کیطرح سخت ہوجاوے پیٹ تن جاوی اور مسموم سر اور ایڑی کے بل قایم ہوجاوے -
عضلات صدر کے کھچنے سے سینہ سخت ہوجاتا ہے اور اختناق کی ابتدا کی وجہ سے چہرے
کی رگون مین خون بھر جاتا ہے اور آنکھین نکل آتی ہین - فک اسفل کے عضلات جو ٹٹنس کے
مرض مین سب سے پہلے متاثر ہوتے ہین اسٹرکنیا کے ٹٹنس مین سب سے پیچھے متاثر ہوتے ہین
اور اگر یہ علامت ہمیشہ پائی جاتی تو یہ ان دونون مین بہت بڑا مابہ الامتیاز ہوسکتی - صدمات کا
دورہ اور اونکے بیچ بیچ مین افاقے موت یا صحت تک قایم رہتے ہین اور علی العموم علامات
شروع ہونے سے دو گھنٹے کے اندر فیصلہ ہوجاتا ہے کہ مسموم شفا پائے گا یا مرجاے گا -
بعض صورتون مین تیسرے ہی دورہ مین کام تمام ہوجاتا ہے اور بعض صورتون مین کثرت
سے دورے ہوتے ہین - دورہ کے قیام کی مدت مین اختلاف ہے اور مدت قیام تیس سکنڈ
سے لیکر پانچ اور بعض اوقات آٹھ منٹ تک اور افاقہ کی مدت بھی پینتالیس سکنڈ سے لیکر گھنٹے
ڈیڑھ گھنٹے تک ہوا کرتی ہے -

اسٹرکنین سے مرنے کی صورت مین لاش پر بہت کم علامات ہوتے ہین - انمین سے جسم
کا اکڑ جانا ایک خاص علامت ہے اگرچہ یہ بھی یکسان نہین ہوتی - بعض صورتون مین موت

کی اکڑ معمولی مدت تک رہتی ہے اور بعض مین (جیسا کہ پالمر کے مقدمہ مین ہوا تھا) مرنے کے بعد دو مہینے تک لاش اکڑی رہتی ہے۔ اگر صدمات سختی کے ساتھ ہوئے ہین تو قصبتہ الریہ مین معتد بہ مقدار خون کی پائی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ فوری سبب ہلاکت کا اختناق ہوا اور اوس صورت مین اختناق کے علامات تشنج وغیرہ مین پائے جاوینگے۔ عموماً قلب کا جانب راست خون سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات قلب بالکل خالی اور سکڑا ہوا ہوتا ہے۔

علاج فوراً شروع ہونا چاہیئے اور پہلا کام یہ ہے کہ زہر بذریعہ ادویۂ قے آور یا معدہ کے پمپ کے باہر نکالا جاوے۔ اگر تشنج شروع ہو گیا ہے تو پمپ کے نل کو اندر داخل کرنے سے دورہ شروع ہو جانے کا احتمال ہے۔ حیوانی کوئلہ یا ٹانک ایسڈ جی بھر کے دینا چاہیئے۔ برومائیڈ آف پٹاسیم نصف اونس کی خوراکون مین اور اوسکے ساتھ تیس گرین ہائیڈریٹ آف کلورل پہلی خوراک مین اور اسکے بعد اسکی نصف مقدار ہر بیس منٹ کے یا آدھ گھنٹے کے بعد دورہ کو روکنے کے واسطے۔ اگر صدمہ کی وجہ سے دم بند ہو جانے کا خوف ہو تو حلق کو کاٹنے کا عمل ہونا چاہیئے۔ ۱/۲ گرین کیورری کی جلدی پچکاری مفید ہے مصنوعی تنفس اگر ممکن ہو سکے تو نہایت ضروری امر ہے کیونکہ چند گھنٹے تک سانس کا قایم رکھنا شفا کی امید کو بہت زیادہ کر دیتا ہے۔

اس ملک مین اکثر اشخاص کچلے کو افیون یا بھنگ کی جگہہ پر استعمال کرتے ہین۔

ڈاکٹر چیورس نے ایک شخص کا حال لکھا ہے جو وجع مفاصل کے مرض مین گرفتار تھا اور روز کچلا اتنی مقدار مین کھایا کرتا تھا کہ تمام جسم اوسکا اکڑ جاتا تھا۔ اسحالت مین اوسکے حواس بالکل بیکار رہتے تھے۔ لیکن درد مطلق محسوس نہین ہوتا تھا۔ ایک اور صورت بھی لکھی ہے جسمین

ایک جوان آدمی ۱۸۴۹ء مین محبس مین داخل ہونے سے چوتھے دن مرگیا - یہ شخص ایک قسم کی مٹہائی کہانے کا عادی تہا جسمین کچلا ملا ہوتا تہا اور اِس غذا کے نہ ملنے سے اُسکو ایک قسم کی مرگی ہوگئی - پہلوان لوگ اکثر اوقات کچلا قوت کے واسطے کہایا کرتے ہین اور مثل افیون کے اگر یہ دفعۃً چھوڑ دیا جاوے تو اُس سے بیماری کے علامات پیدا ہوجاتے ہین - بنگالہ مین کچلے کا استعمال قوت باہ کے واسطے بھی ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اسکو شراب مین ملانے سے شراب زیادہ تیز اور نشی ہوجاتی ہے - اسٹرکنین سے زہرخورانی کے مقدمات مین ممکن ہے کہ یہ سوال پیدا ہو کہ آیا جو ٹٹنس اور صدمے ہوے یہ کسی بیماری کی وجہ سے تھے یا زہر کی وجہ سے - یہی سوال پالمر کے مقدمہ مین بہی پیدا ہوا تہا اور زیادہ تر اسوجہ سے کہ اِس خاص صورت مین جسم کے اندر مطلق زہر کا نشان نہین پایا گیا تہا - پس ضرور ہے کہ ایسے مقدمات مین پولیس اور وکیل پیروکار دونون نہایت تفصیل کے ساتھ علامات کی تحقیقات کرین اور اس امر کے معلوم کرنے کی کوشش کرین کہ یہ علامات کسی چوٹ یا بیماری کی وجہ سے تو نہین پیدا ہوسکتے تھے -

بروسیا بھی ایک الکیلائیڈ ہے جو کچلے کی چھال اور بیج مین اور اسٹرکناس اِگنیشیا کی پھلی مین پایا جاتا ہے اِسکے سمی خواص بھی بالکل اسٹرکنیا کے سے ہین لیکن شدت مین کم - بعضون نے اسکی سمیت کو اسٹرکنیا کا چھٹا حصّہ اور بعضون نے بارہوان حصّہ قرار دیا ہے -

## نظایر متعلقہ باب ششم حصّہ چہارم

مقدمہ نمبر ۸۷ (اس مقدمہ کو ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہے)

۱۸۵۳ء مین گورکہپور مین ایک شخص ایک بوتل دیسی شراب کی مُنہ مین لگاکر پی گیا - پینے کے

ساتھ ہی اوسنے کہا کہ ہاے اسمین کچھ ہے یہ شراب بڑی تلخ ہے اسکے بعد ہی تشنج اور سخت صدمے شروع ہوگئے اور جسم اسطرح اکڑ گیا کہ دھڑ سامنے کو خم ہوگیا اور ہاتھ پانون پیچھے کو۔ حواس بجا ہے۔ لیکن صدمہ کم ہونے کے بعد بیہوشی طاری ہوگئی اور وہ شخص پون گھنٹے کے اندر مرگیا معدہ مین خفیف اسٹرکنیا پائی گئی اور یہ معلوم ہوا کلال شراب کھینچتے وقت اوسمین نکس وامکہ کی چھال کا سفوف ملایا کرتے تھے۔

مقدمہ نمبر ۸۸ (ایضاً)

سنہ ۱۸۴۸ء مین ایک انگریز ملاح کو جو کلکتہ کے اسپتال مین زیر علاج تھا کچلا مولنگ (یعنی ایک سفوف جو نکس وامکہ کے درخت پر نشو ونما پانے والی بوٹی سے بنتا ہے) کیوبیب پوڈر کی جگہہ پر غلطی سے دیدیا گیا۔ اوسنے ایک پڑیا پانی کے ساتھ ملا کر کھائی اور اوسی وقت گر پڑا اور چلا اوٹھا "مجھے زہر دیدیا"۔ اسوقت سے اور اپنے مرنے تک (وہ چار گھنٹے مین مرگیا) اوسنے ایک لفظ بھی منھ سے نہین نکالا اور جب بولنے کا قصد کرتا تو شدید صدمہ ہوتا۔ یہ صدمات منٹ مین دو دو تین تین مرتبہ ہوتے تھے اور ہر ایک صدمہ دس سکنڈ سے لیکر اٹھارہ سکنڈ تک رہتا تھا اور دورہ کے وقت چھ کہار بھی اوسکو اپنے بستر پر نہین رکھ سکتے تھے۔ معدہ کے پمپ کا استعمال ممکن نہ تھا کیونکہ مجرد جسم کے چھونے سے صدمہ شروع ہوجاتا تھا اور مسموم کو اشد درجہ کی تکلیف ہوتی تھی۔ بلکہ مکھی کا بیٹھنا تک دورہ کا اعادہ کرتا تھا منوم دوائین دینے کا ارادہ کیا گیا تھا لیکن کچھہ اثر نہوا اور مسموم بعد چار گھنٹے کے شدید تکلیف کی حالت مین ایک بجے دن کو مرگیا۔

مقدمہ نمبر ۸۹ (ایضاً)

پالمر کے مقدمہ مین بڑی تلاش اِس قسم کی صورت کی گئی تھی جسمین مریض ٹٹنس کے ادل بدل

صدمہ سے مرگیا ہو - اوسوقت کوئی معتبر مقدمہ ہاتھ نہ لگا لیکن ڈاکٹر چیورس نے ڈاکٹر ویب کے زبانی ایک واقعہ لکھا ہی جو لامارٹینیر کے مدرسہ مین ہوا - ایک صحیح اور تندرست لڑکا بستر پر بیٹھکر اپنے پاؤن کے ایک زخم مین ہندوستانی ڈاکٹر سے پٹی لگوا رہا تھا - ڈاکٹر پٹی لگاکر کمرے کے باہر نکلا لیکن دروازہ تک پہنچکر اوسکے کان مین ایک آواز آئی - اُسنے مڑکر دیکھا تو لڑکے کو سر اور ایڑی کے بل کھڑا اور اوسکے جسم کو بیچ مین سے خم پایا - اوسی وقت اوسکی طرف دوڑا لیکن پہنچتے پہنچتے جسم نیچے بیٹھ گیا اور روح فوراً پرواز کرگئی - افسوس یہہ ہے کہ اس زخم کے متعلق کچھ زیادہ اطلاع نہین ہے کہ یہہ کس قسم کا زخم تھا جسنے یہہ حالت پیدا کی یا یہہ تھا کہ مرہم مین غلطی سے اسٹرکنیا مل گئی تھی -

اگرچہ اسٹرکنیا سے جو ٹٹنس ہوتا ہے اوسکے علامات نہایت صاف اور صریح ہین لیکن تاہم تشخیص مین بارہا غلطی ہوتی ہے - علی الخصوص ایسی صورتون مین جبکہ طبیب کو جلدی مین بلایا ہے یا خود طبیب اس قسم کے زہرخورانی سے ایسا ناواقف ہے کہ اوسکا ذہن اسکی طرف منتقل نہین ہوتا - ڈاکٹر بلائیتھ نے ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک جوان عورت نے ایک مہلک مقدار اسٹرکنیا کی کھائی تھی (یہہ نہین معلوم ہوسکا کہ اوسنے زہر غلطی سے کھایا تھا یا اوسکو مجرمانہ طور پر دیا گیا تھا) اور علامات نہایت صاف تھے - لیکن طبیب نے اونکو دھڑک کی طرف محمول کیا اور اوسکو اپنی اس راے پر اسقدر اصرار تھا کہ لاش کو چیرنے کے بعد جب کوئی علامت نہین معلوم ہوئی تو اوسنے یہہ کہا کہ دھڑک کے صدمہ سے حلق بند ہوگیا ہوگا حالانکہ صاف اور صریح علامات اسٹرکنیا کھانے کے موجود تھے اور معدہ سے ایک معتدبہ اور قابل وزن مقدار اسٹرکنیا کی نکلی تھی -

مقدمہ نمبر ۱۹۱ - بڑی خوراکین کہانے کے بعد شفا -

ڈاکٹر ٹیلر لکہتے ہین کہ تین صورتین ایسی موجود ہین جنہین ایک گرین کہانے کے بعد شفا ہوئی ہے - ۱۸۶۱ء کے لانسٹ مین (جلد دوم صفحہ ۱۶۹) ایک صورت لکہی ہے جسمین دو سے تین گرین کے بعد بہی شفا ہوئی ہے - اور ۱۸۶۳ء کے لانسٹ مین (جلد اول صفحہ ۱۳۴) ایک لڑکی کا حال لکہا ہے جو چار گرین اسٹرکنین کے کہانے کے بعد چہہ سات گھنٹے مین اچہی ہوگئی - مڈیکل گزٹ مین (جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۵) ایک صورت لکہی ہے جسمین ایک شخص نے سات گرین کہانے کے بعد شفا پائی - اس اخیر صورت مین خالص اسٹرکنیا نہ تہی بلکہ اور سمیات کے ساتھ مین ملی ہوئی تہی اور شاید جیسا کہ دواساز کے مقدمہ مین دیکہا گیا منوم سمیات ملانے سے ایک سم دوسرے کا تریاق ہوگیا تہا -

# باب ہفتم

## سمیات نباتی - دہتورا -

دہتورے کا علمی نام اڑو پا بلا ڈونا ہے اور اوسکے کل اقسام مین سے ایک قسم کا سمی الکیلائیڈ نکلتا ہے جسکا نام اڑوپین یا ڈٹورین ہے - وہ قسم دہتورے کی جو ہندوستان مین عموماً پائی جاتی ہے سفید قسم ہے جسکو ڈٹورا البا کہتے ہین اور یہ درخت ہمیشہ ہر ایک گانون کے گہورے پر اوگا کرتا ہے - اودے پہول والی بہی ایک قسم ہوا کرتی ہے - اور مغربی ساحل ہندوستان پر ایک زرد پہول والی قسم بہی ہے - دہتورے کا زہر درخت کے پتون مین خاخون مین کچہے اور پکے پہل مین بیج مین اور جڑ مین ہوا کرتا ہے - بیج کی شکل بالکل مرچ کے بیج کی سی ہے اور اکثر ان دونون کی مشابہت کی وجہ سے غلطی ہوا کرتی ہے - بلاڈانہ اور اسٹرامونیم دونون کا استعمال دوائی کیا جاتا ہے اور انکے مرکبات مین ایک حصہ اڑوپین کا ہوا کرتا ہے -

دہتورے کا استعمال بطور سم کے ہندوستان مین زمانہ قدیم سے ہوا کیا ہے - پہلے اسکا استعمال بکثرت ہوا کرتا تہا لیکن اِن دنون مین مقدمات کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ کثرت نہین ہے - مدراس مین سنہ ۱۸۸۲ و ۸۳ء مین ایک ہی صورت ایسی تہی جسمین دہتورا احشا مین پایا گیا - اور سنہ ۱۸۸۳ء مین دو ہی صورتین تہین اور دونون مین سے کوئی منجر بہلاکت نہین ہوئی - ایک صورت مین ۹ نو آدمی اور دوسری مین دو آدمی مسموم ہوے تہے بمبئی پریسڈنسی

ہین ۱۸۸۲ء اور ۱۸۸۳ء چار صورتین تہین اور ۱۸۸۳ء مین پانچ - ان اخیر صورتون مین اٹھائیس آدمی مسموم ہوئے لیکن کل چار انمین سے ہلاک ہوے - یہ کل صورتین زہر خورانی کی و کیتی کے شمول مین تہین -

انگلستان کے مقدمات کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۷۶ء سے لیکر ۱۸۸۰ء تک ۳۷ ہلاکتین وقوع مین آئین (۲۳ مرد اور ۱۴ عورتین) انمین سے آٹھ خودکشی کے مقدمات تھے اور باقی اتفاقی تھے جو نسخون کی طیاری مین غلطی کی وجہ سے ہوے تھے -

ڈاکٹر چیورس نے دہتورے کے زہر خورانی کے بابکو نہایت تفصیل سے لکہا ہے اور اس مقام پر محض بطور اختصار اسکا ذکر کرنا کافی ہوگا - اس زہر کا استعمال نہ فقط مجرمانہ اغراض سے بطور مسکر کے ہوا کرتا ہے بلکہ اکثر اوقات انتقام لینے کی غرض سے بہی - شاید یہی دہتورا اس مشہور مرکب کا کہ جو قدیم زمانہ کے باغی اور نافرمان شاہزادون کو دیا جاتا تہا اور جسکا نام پوست تہا ایک بڑا جز تہا ڈاکٹر چیورس لکہتے ہین کہ زمانہ اوسط مین جو طریقہ بتون قلیل مقدار مین زہر دیکر مارنے کا تہا اوسکے علامات بے انتہا دہتورے کے علامات سے مشابہ ہین -

اس سم کی مقدار مہلک ٹہیک نہین معلوم ہوئی ہے - اٹروپین کا ۱/۲ گرین فوراً اثر پیدا کرتا ہے اور دو گرین مہلک ہے - ڈاکٹر بلائیتہہ لکہتے ہین کہ اگر وقت پر علاج نہو تو شاید ایک گرین بہی مہلک ہوجاوے لیکن وقت پر علاج کی صورت مین بہت زیادہ مقدار کہانے کے بعد بہی شفا ہوئی ہے - اس ملک مین عموماً دہتورے کے بیجون کو کوٹ کر استعمال کرتے ہین یا بیج اور پتے ملاکر کوٹتے ہین -

علامات یہ ہین - بیجون یا پہل کے کہانے اور علامات شروع ہونے کے درمیان مین ایک معتدبہ وقفہ گذرتا ہے اور اگرچہ (جیسا کہ افیون کی صورت مین ہوا کرتا ہے) اس وقفہ کے

بارہ مین کوئی قاعدہ نہین قرار دیا جاسکتا ہے لیکن عموماً علامات آدہے گھنٹے کے بعد شروع ہوتے ہین - پہلی علامت منھ اور حلق کا خشک ہونا ہے اور خشکی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ممکن ہے کہ اس درجہ کو پہنچ جاوے کہ رقیق چیزون کا گھونٹنا محال ہوجاوے - حلق کے عضلات مین کشش بھی ہوتی ہے اور حلق کا غشاے لعابی سرخ ہوجاتا ہے اور آواز بیٹھہ جاتی ہے - گھونٹنے کی دشواری اور آواز کا بدل جانا اوسی قسم کا ہوتا ہے جیسا دیوانہ کتّے کے کاٹے ہوئے مین بلکہ بعض صورتون مین مسموم کاٹنے کا بھی ارادہ کرتا ہے - شروع ہی سے دیدے پھیلتے اور نمودار ہونے لگتے ہین - بصارت بگڑجاتی ہے اور حروف اور اعداد دوہرے معلوم ہوتے ہین - بعض اوقات دیدے بہت ہی اوبہرے ہوے ہوتے ہین اور اونکے عروق خون سے بہرے ہوے - جلد بالکل سوکھی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ اٹروپین کے قلیل مقدار مین استعمال کرنے سے بھی تعریق موقوف ہوجاتی ہے - جلد کی خشکی کے ساتھہ ہی ساتھہ بہت سی صورتون مین تمام جسم مین دانے پڑجاتے ہین - زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے حرارت غریزی زیادہ ہوتی ہے اور تھوڑی مقدار مین استعمال کرنے سے کم - نبض سریع ہوجاتی ہے ہمیشہ سو سے اوپر اور اکثر اوقات منٹ مین ۱۵ سے ۱۲۰ تک اور کبھی کبھی ۱۵۰ بھی - تنفس پہلے سست اور پھر نہایت سرعت سے ہوتا ہے عموماً قے نہین ہوا کرتی - اعصاب بہت زیادہ متاثر ہوتے ہین - ایک صورت مین بالکل بے قاعدہ انقباض اعصابی ہوا تھا اور ایک صورت مین مسموم ایسا اکڑ گیا تھا کہ اوسکو کرسی پر بٹھانا محال تھا - نیچے کا دھڑ اکثر اوقات کسیقدر مفلوج ہوجاتا ہے - پاؤن برابر نہین پڑتے اور مسموم متوالون کی طرح سے جھومتا پھرتا ہے - اور ممکن ہے کہ ہاتون پاون کا دے مارنا بھی ہو - علامات دماغی نہایت صاف اور صریح ہوتے ہین اور کل فیصدی چار صورتون مین سرسام نہین پایا گیا ہے ورنہ یہ علامت

ہمیشہ موجود ہوتی ہے - بالغ اشخاص مین اکثر اوقات اوس قسم کا سرسام ہوتا ہے جسمین مریض بے انتہا باتین کرتا ہے - ڈاکٹر گیرانڈ نے اس سرسام کی یہ کیفیت لکھی ہے "مریض یا تو بہت شور کرتا ہے یا بلا سلسلہ کے باتین کرتا اور بڑبڑاتا ہے - بعض وقت وہ خوشی مین آجاتا ہے اور بے تحاشا ہنستا ہے کبھی مغموم ہو جاتا ہے اور کراہتا ہے - زیادہ تر اوسپر خوف کی حالت طاری ہوتی ہے اور جسوقت وہ حد سے بڑہ جاتا ہے تو دہمکا کر بات کرنے سے فوراً دبجاتا ہے بلکہ ہاتھ جوڑنے لگتا ہے - قریب آنے سے وہ دفعتہً بدن چُرا لیتا ہے گویا ڈرتا ہے کہ مار نہ بیٹھین اور اکثر اوقات وہ اپنے کو خیالی بہوت پلید سے بچانے کو حرکت کرتا رہتا ہے - لیکن اس سرسام کی اور اوسکے بعد کی بیہوشی کی اخیر اور یقینی علامت یہ ہے کہ مریض تنکے چننے لگتا ہے کبھی تو وہ اپنے کپڑون یا بچھونے کو نوچتا ہے کبھی اپنے ہاتھ یا پاون کی اونگلیون کو - کبھی زمین سے خس و خاشاک اوٹھاتا ہے اور کبھی خیالی چیزون کی طرف خواہ ہوا مین ہون یا اپنے جسم پر یا اپنی آس پاس ہاتھ بڑہاتا ہے - اکثر اوقات مریض اپنی اونگلیون کی نوک سے خیالی سوت کاتنے مین مشغول ہوتا ہے اور بعض اوقات اوسکے حرکات ایسے مضحک ہوتے ہین کہ اوسکے عزیز اقربا بھی باوجود فکر اور تردد کے اپنی ہنسی نہین روک سکتے ہین" - اس بیان کے سننے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ اوس قدیم شربت پوست سے لوگ کسقدر ڈرا کرتے تھے اور بخوبی سمجھہ مین آتا ہے کہ جسوقت باغی شاہزادون مین سے ایک شاہزادہ اورنگ زیب کے سامنے لایا گیا تو اوسنے منت کی کہ مجھے فوراً ہلاک کیا جانا قبول ہے لیکن پوست کا پینا قبول نہین ہے -

مدت تک تھوڑی مقدار مین اٹروپین کھلا کر مسموم کرنا ایک قدیم دستور ہندوستان کا ہے ایسی صورتون مین غرض یہ ہوتی ہے کہ مسموم کے حواس اور ہشیاری مین فرق آجاوے اور حال مین بھی نوکرون نے اپنے آقاؤن کو اسطرح پر زہر دیا ہے (دیکھو مقدمات نظائر)

اٹروپین کی زہر خورانی مین بہت کم علامات لاش پر پائے جاتے ہین بجز اسکے کہ دیدے پھیلے رہتے ہین اور دماغ کے عروق مین خون کثرت سے ہوتا ہے - اگر بیج یا پتے یا درخت کا کوئی حصہ کہایا گیا ہے تو معدہ مین خراش پائی جاویگی لیکن اگر خالص اٹروپین کہلائی گئی ہے یا اٹروپین کی جلدی پچکاری دی گئی ہے تو یہ علامت نہین پائی جاتی -

**علاج** - اکثر صورتون مین علاج مفید ہوتا ہے اور مسموم شفا پاتا ہے - قے آور دواؤن اور معدہ کے پمپ کا استعمال چاہیئے اور انگلستان مین پائیلوکارپین سے علاج ہوتا ہے اور ایک گرین کا پانچوان حصہ وقتاً فوقتاً پچکاری کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے - اس ملک مین پاؤن سرد پانی مین رکہتے ہین اور مارفیا بھی بطور تریاق دی جاسکتی ہے لیکن اسکے استعمال مین بڑی احتیاط چاہیئے -

ابھی تک بلاشک بہت سے مقدمات ایسے ہوتے ہین جنمین دھتورہ مسافرون کو لوٹنے کی غرض سے دیا جاتا ہے اگرچہ اس قسم کے مقدمات بہ نسبت سابق کے کم ہین ٹھگی کے موقوف ہونے کے بعد ایک مدت تک مسکر سمیات کا استعمال زہر خورانی کے واسطے ہوا کیا اور شاید اب بھی دشوار گذار مقامات مین جاری ہے لیکن شاہراہون کی کثرت آمد و رفت کی آسانی اور نیز پولس کی بیدار مغزی نے اس جرم کو کم کردیا ہے - تاہم چند روز ہوے کہ مدراس اور بنگلور کے بیچ مین ریل پر اس جرم کے وقوع مین آنے کا دعویٰ کیا گیا تھا بلکہ اسی مقدمہ مین پولس کی نسبت - بجبر شہادت حاصل کرنیکا جرم بھی قایم ہوا تھا -

| تختہ پنجسالہ زہرخورانی اٹر و مین متعلقہ مدراس پریسیڈنسی | | |
|---|---|---|
| سال | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
| ۱۸۸۵ء | ۳ | ۰ |
| ۱۸۸۶ء | ۴ | ۱ |
| ۱۸۸۷ء | ۰ | ۰ |
| ۱۸۸۸ء | ۳ | ۰ |
| ۱۸۸۹ء | ۴ | ۴ |
| جملہ | ۱۴ | ۵ |

# نظائر متعلقہ باب ہفتم حصہ چہارم

مقدمہ نمبر ۹۲ - اس مقدمہ کو ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہے -

۱۸۵۲ء مین ایک شخص نے دو آدمیون پر جو آپس مین چچا بھتیجے تھے اور جنکا نام بھوانی اور بھولا تھا دعویٰ کیا اور بیان کیا کہ لکھنؤ کو جاتے وقت مدعی سے اور بھوانی سے انبالہ مین ملاقات ہوئی - اور ملزم نے کہا کہ ہم تم ملکر سفر کرینگے - راہ مین بھوانی مدعی کو ایک بنئے کی دوکان پر لے گیا اور آٹا دال مول لیا - کھانا پکانے کے بعد بھوانی کے کہنے سے مدعی پانی لانے کو گیا اور وہان سے آنے کے بعد اوسنے کھانا کھایا اور بیہوش ہوگیا بھولا جو پیچھے سے آیا تھا اوسوقت موجود تھا - بھوانی نے مدعی کو ایک جھونپڑی مین ڈال دیا اور اوسکا سب مال لے لیا اور پولیس مین یہ ظاہر کیا کہ وہ اور بھولا وہی آدمی وہان تھے پولیس نے مدعی کو بیہوش جھونپڑی کے ایک

گوشہ مین پڑا پایا اور بہوانی کے پاس ایک تہیلی مین دہتورے کے بیج ملے اور تہوڑا سا سوکہا ہوا گانجے کا عرق - دونون ملزمین نے ایک دوسرے پر الزام لگایا بہوانی کو چودہ سال کی قید ہوئی -

مقدمہ نمبر ۹۳ - ایضاً

ایک طوایف جسکا نام دربارن تہا اور پیشہ گانا میرٹھ سے علیگڈہ کو اپنی مان اور چھ سات اور آدمیون کے ساتھ جا رہی تہی - راہ مین ایک شخص خدا بخش نامی جو اونکو میرٹھ مین جانتا تھا ساتھ ہولیا اور کہا کہ مین نوکری کی تلاش مین ہون - اوس عورت نے خدا بخش کو پکانے کے کام پر نوکر رکہہ لیا - کویل مین یہ قافلہ ایک سرا مین اوترا اور خدا بخش نے کہانا پکایا اور سب نے نو بجے رات کو کہانا کہایا - بارہ بجے سرا کے چوکیدار نے انمین سے کئی آدمیون کو زمین پر لوٹتے ہوئے پایا اور دیکہا تو سب کے سب کم و بیش بیہوش ہین - ملزم بہی اونہین مین سوتا بنا ہوا موجود تہا اور اوسکے پاس سے اوس عورت کا کچہہ زیور برآمد ہوا چار آدمی اسپتال کو بہیجے گئے اور تین روز مین اچھے ہو گئے - باقیماندہ نے اسقدر کم زہر کہایا تہا کہ وہ بھی بعد قے کرنے کے چنگے ہو گئے - ملزم نے دہتورا کہانے مین ڈالنے کا اقبال کیا اور اوسکو چودہ سال کی سزا ہوئی -

مقدمہ نمبر ۹۴ - ایضاً

۱۸۶۰ء کے پولس گزٹ ممالک مغربی و شمالی مین ایک شخص رام دین نامی کے (جسکا سن اکیس سال بہی نہوگا) اقبالات چہپے تھے اس شخص نے دہتورے سے زہر خورانی کو ایک پیشہ قرار دیا تہا اور جن لوگون پر اوسنے ہاتھ صاف کیا تہا اونکا ذکر وہ اسطرح کرتا تہا جیسے کوئی شکار کا ذکر کرتا ہے - اوسکے بیان سے مستنبط ہوتا تہا کہ اوسنے ڈیڑہ سال کے عرصہ مین ستائیس آدمیون کو زہر دیا تہا - لیکن اوسکا یہ بیان بہت زیادہ وثوق کے قابل نہین ہے -

اسمین شک نہین کہ اسوقت تک بھی مجرم اقوام ہندوستان مین سرقہ بالجبر کی غرض سے زہر کا دینا بہت عام بات ہے۔ اور فی الواقع ایسے ملک مین جہان ہر قسم کے سمیات اس آسانی سے ہاتھ لگتے ہین اور جہان بعض حصون مین نہایت گنجان آبادی ہے اور بعض بالکل غیر آباد ہین جہان شفاخانے دور دور پر واقع ہین اور جہان وبائی امراض شدت کے ساتھ ہوا کرتے ہین بخوبی سمجھ مین آتا ہے کہ ایک بہت بڑا حصہ اون اموات کا جو بخار یا وبا یا سانپ کی طرف منسوب کیے جاتے ہین حقیقت مین قتل کی صورتین ہون جنکا ارتکاب مجرمانہ اغراض سے ہوا ہو۔

مقدمہ نمبر ۹۵ - اس مقدمہ کو ڈاکٹر اسمتہ نے نقل کیا ہے۔

یہ ایک نہایت عجیب مقدمہ ہے جسمین ایک یورپین صاحب کو جو منصوری مین رہتے تھے (۱۸۶۸ء) متواتر غور اکون مین دہتورا دیا گیا تہا۔ یہ صاحب کئی دن تک ایک نشے کی سی حالت مین مختل الحواس رہے۔ علامات سارے دہتوری کے تھے اگرچہ پہلے اسکا شبہہ نہین ہوا تہا۔ اونہون نے شفا پائی۔ اس مقدمہ مین پہلے اونکے خدمتگارونکو شبہ ہوا کہ مالک کو زہر دیا گیا ہے لیکن بالکل نہ کہلا کہ کس شخص نے اور کس غرض سے اونکو زہر دیا تہا۔

مقدمہ نمبر ۹۶ - اس مقدمہ کو ڈاکٹر چیورس نے نقل کیا ہے۔

سنہ ۱۸۶۵ء مین ایک صاحب مسٹر ابہم نامی ملازم ریلوے نے اپنے نوکر کو دس قدم کے فاصلہ پر دہتورے کا پہل جو اوسیوقت درخت مین سے توڑا گیا تہا کوٹتے ہوے اور عرق کو تولیے مین چہان کر اپنے پینے کے شوربے مین ڈالتے ہوے دیکہا۔ تب اونہون نے شوربہ مانگا لیکن پہر یہ کہا کہ اسکو صبح کی حاضری کے واسطے رکہدو اور دل مین یہ ارادہ کیا کہ اسکو ریلوے ڈاکٹر پاس بہیجین گے۔ شب کو اونہون نے ڈاکٹر کے نام خط لکہا۔ دوسرے دن صبح کو اونہون نے چہوٹی حاضری مانگی اور چاے کے ساتھ روٹی کہائی اور گہوڑے پر سوار ہو کر ڈاکٹر کے بنگلہ کی طرف چلے۔ راہ مین اونکو چکر آیا اور ایک بنگلہ پر ٹھہر گئے۔

صاحب خانہ کو اونکی حالت دیکھکر سخت تعجب ہوا یعنی کیفیت بالکل نشے کی سی تہی حالانکہ نشہ نہ تھا - آخر ڈاکٹر کو بلایا وہ بہی علالت کو نہ سمجھا دیکھا کہ مریض ہذیان بک رہا ہے اور حجرہ مین جہومتا پہرتا ہے - بعد صحت کے مسٹر ابہم اپنے گھر گئے اور دو ہتورے کا ایک پہل لاکر ڈاکٹر کو دیکھایا تب وہ سارا مقدمہ سمجھا مجسٹریٹ کے سامنے ایک نوکر نے پہل کے توڑنے اور درست کرنے اوسکا کوٹ کر خدمتگار کو دینے کا اقبال کیا - لیکن اوسنے یہ کہا کہ مین اسکو کان کے درد کے واسطے استعمال کرتا ہون مین نے صاحب کو نہین دیا - اس مقدمہ مین نہین معلوم ہوا کہ سزا کیا ہوئی -

مقدمہ نمبر ۹۷ - یہ مقدمہ حیدرآباد دکن مین مارچ سنہ ۱۸۹۰ء مین ہوا اور ماہ مئی کے مڈیکل ریکارڈ مین اسکی کیفیت درج ہوئی - اس مقدمہ سے مارفین کا اٹروپین کے واسطے تریاق ہونا ثابت ہوتا ہے -

ایک طالب العلم مدرسہ طبابت رچرڈ ام نامی جو خود ڈاکٹر ام کا بیٹا تھا اعصابی درد کے مرض سے نہایت پریشان تہا اور اس درد کے واسطے وہ انٹی پائرن کا استعمال کیا کرتا تھا - ایک دن اوسنے غلطی سے انٹی پائرن کی جگہہ پر اٹروپین کے چار گرین کہا لیئے - تہوڑی دیر مین وہ بیہوش ہو کر گر پڑا - اوسکے ساتھ کے ایک طالب العلم نے یہ حالت دیکھکر فوراً ڈاکٹر لاری کو خبر کی اور اونکے ساتھ ڈاکٹر ہیر اور ڈاکٹر مسس فیلو ز بھی آئین - فوراً قے آور دوا دی گئی اور معدہ کے پمپ کا استعمال کیا گیا - لیکن مریض کی حالت بگڑتی گئی - دیدے بالکل پھیلے ہوئے منہہ سے کف جاری - تنفس مین آواز اور نبض سریع اور رکتی ہوئی - اور بالمجموع یہ بات معلوم ہوئی کہ مریض کا کام تمام ہے - اوسوقت ڈاکٹر لاری کو مارفین کا خیال آیا اور ایک گرین کی جلدی پچکاری دی گئی لیکن بظاہر کچھہ اثر نہوا اوسکے بعد

ایک گرین کی پچکاری اور دیگئی اور مریض اگرچہ مرا تو نہین لیکن اوسکی حالت بین الموت والحیاۃ کے تہی - آٹھ بجے صبح سے تین بجے شام تک مصنوعی تنفس کرایا گیا اور اوسوقت ڈاکٹر لاری نے تیسری پچکاری ایک گرین مارفیا کی دی - ایک گھنٹے کے اندر نبض درست ہوگئی تنفس بتدریج اپنی اصلی حالت پر آگیا اور مریض کو ہوش آیا - یہ ایک لاجواب صورت ہے جسنے اوس پُرانی تحقیق کو کہ سمی مقدار مین مارفیا اٹروپین کا تریاق ہے پایہ ثبوت کو پہنچا دیا -

# باب ہشتم

## افیون - ودیگر سمیات نباتی

کل نباتات مین افیون کے الکیلائڈ سب سے زیادہ ہین - اسوقت اٹھارہ یا اونیس موجود ہین اور قریباً ہر سال ایک نیا الکیلائڈ نکلتا ہے - لیکن اینمین سے اکثر بہت کم مقدار مین نکلتے ہین اور عموماً جنسے بحث کی جاتی وہ مارفین اور نارکوٹین ہین -

درخت پوست کے (جسکا علمی نام پیپورسا منیفرم ہے) کچّے پھل کو پاچھنے سے جو دودہ نکلتا ہے وہ جب خشک ہوکر ہوا مین جم جاتا ہے تو اوسکو افیون کہتے ہین -

بہ نسبت اور سمیات کے افیون کا بہت زیادہ استعمال دوائً ہوا کرتا ہے اور وہ مرکبات جنمین افیون شامل ہے اس کثرت سے ہین کہ اون کل کے نام لکھنا فضول ہے لیکن چند پیٹنٹ دوائین جنمین افیون شریک ہے اونکے نام ذیل مین مندرج ہین -

(۱) نرسیز ڈراپ (۲) ڈالبیز کارمینٹو (۳) کلوروڈین (۴) اٹکنسن کا انفنٹ پریزرور (۵) بورہیو کا اوڈنٹالاجک ایسنس (۶) گاڈفری کا کارڈیل (۷) بلاک ڈراپ اور (۸) نی پینتھی -

سنہ ۱۸۷۶ء سے سنہ ۱۸۰۰ء کے ہجبالہ مین انگلستان مین ۳۹۳ مرد اور ۲۵۰ عورتین ایک نہ ایک قسم کی افیون سے مرین - انمین سے کل دوسو تین قتل کی تھین اور دونون مقتول بچ گئے تھے

مجملہ اور صورتون کے ۲۲٫۴ فی صدی عورتین اور ۳۰٫۵ فیصدی مرد خودکشی کرکے مرے تھے - اِس پنجسالہ مین کل تعداد زہر خورانی کے اموات کی ۱۸۵ اتہی اور انمین سے ۰٫۰ ۴ فیصدی مین مستعمل شدہ زہر افیون تہا - یہ فیصدی بہ نسبت اور ممالک یورپ کے بہت زیادہ ہے - زیادہ تر اس زہر سے بچے مرتے ہین اسوجہ سے کہ اونکو مسکن شربت اور دوائین جنکا جز افیون ہے دی جاتی ہین - ہندوستان مین بہی بچے افیون کے استعمال سے بہت مرتے ہین لیکن زیادہ تر بے احتیاطی کی وجہ سے کیونکہ بچون کو سُلا دینے کی غرض سے کبہی زیادہ افیون دیدی جاتی ہے معمولی خوراک افیون کی بالغون کے واسطے ربع گرین سے ایک گرین تک ہے اور جسوقت کہانے والا شخص افیون کا عادی ہو تو کبہی تین گرین سے زیادہ نہین دینا چاہیئے - بچون کے لئے ایک قطرہ عرق کا کافی ہے -

کم سے کم مہلک مقدار ڈاکٹر ٹیلر کے تجربہ کے مطابق چار گرین خالص افیون کی اور دو ڈرام عرق کی ہین -

۱۸۸۳ء مین مدراس پریسیڈنسی مین چار مقدمات ایسے ہوئے جنمین افیون احشا مین پائی گئی اور ۱۸۸۲ء مین سات مقدمات بمبئی پریسیڈنسی مین ۱۸۸۳ء مین سترہ مقدمات ہوئے جنمین سے بارہ اتفاقی یا خودکشی کے مقدمات تہے اور تین مین بچون کو خوراک مین زیادہ افیون دیدی گئی تہی - ۱۸۸۲ء مین دو ہی مقدمات ہوئے جنمین ایک مہلک تہا -

ڈاکٹر بلائیتھ نے تین قسمین زہر خورانی کی لکہی ہین اور ہر ایک کے علامات علیحدہ ہین -

(۱) معمولی قسم جو فیصدی ۹۹ صورتون مین ہوا کرتی ہے (۲) بہت ہی ناگہانی قسم (۳) بہت ہی شاذ قسم جسمین بیہوشی نہین ہوتی مگر صدمے ہوتے ہین - معمولی قسم کی زہر خورانی مین تین مدارج ہین (۱) ہیجان (۲) غنودگی (۳) بیخودی و بیہوشی - پہلی علامت زہر کہانے سے آدہے

گھنٹے کے بعد نمودار ہوتی ہے اور اوسکی موجودگی تک بالکل کیفیت الکہل کے استعمال کی سی رہتی ہے خیالات بہت سرعت کے ساتھ ذہن مین آتے ہین اور نیند کے عوض مین بیداری ہوتی ہے - لیکن یہ علامات بتدریج دوسرے درجہ کے علامات یعنی بھاری پن اور بیہوشی سے متبدل ہوجاتے ہین اسکے بعد غنودگی ہوتی ہے - نبض اور تنفس دونون سست ہوجاتے ہین جلد مین خارش - اور زہر کہایا گیا ہے توقے اور قبض - اخیر درجہ مین مسموم بالکل بیخبر ہوجاتا ہے -

ناگہانی قسم وہ ہے جسمین مسموم کو پانچ سے دس منٹ کے اندر ایک گہری نیند آجاتی ہے اور وہ چند گہنٹون مین مرجاتا ہے -

تیسری قسم اکثر اون لوگون مین ہوتی ہے جو افیون کہانے کے عادی ہین - یا اور خلاف طبیعت صورتون مین -

بعض اوقات افیون کو زخمون مین بطور ضماد یا پولٹس کے لگانے سے مہلک نتائج وقوع مین آئے ہین -

**علاج** علاوہ قے آور مفرح دواؤن اور معدہ کے پمپ کے اٹروپین بطور تریاق دینا چاہیئے اسکا استعمال جلدی پچکاری کے ذریعہ سے اور تہوڑی تہوڑی مقدار مین کئی مرتبہ ہونا چاہیئے -

افیون سے مرنے کی کوئی خاص علامات لاش پر نہین پائے جاتے بجز اسکے کہ دماغ اور اغشیہ دماغی کے عروق مین خون کی کثرت ہوتی ہے اور خون کا پانی بطون دماغ مین پہیلجاتا ہے - دماغ کی بیرونی سطح یا زرد ہوتی ہے یا پہلی شش مین عموماً خون بکثرت ہوتا ہے - مثانہ پیشاب سے بہرا ہوتا ہے لیکن تاہم انمین سے کوئی علامت یقینی نہین ہے اور محض احشا کے دیکہنے سے کوئی شخص سبب موت کو تیقن کے ساتھ نہین بتا سکتا -

منجملہ اور سمیات نباتی کے جو کیمیائی امتحان یا اپنے اثر کے ذریعہ تشخیص کئی جا سکتے ہین یہ ہین

(۱) گانجہ (کینبے بس سٹائیوا) جسکا استعمال ہندوستان مین بہت عام ہے - اس نبات سے پہلے ہیجان طبیعت پیدا ہوتا ہے اور سرسام اور بعض اوقات آواز بیٹھہ جاتی ہے دیدے پھیلجاتے ہین اور نیند آجاتی ہے -

(۲) پلمبیگو اور (۳) کنیر - یہ دونون محرک سم ہین -

(۴) اینڈراکنی کیباڑی شا اور (۵) کاکیولس انڈیکس -

بعض صورتون مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک نباتی سم احشا یا مشتبہ اشیا مین سے نکالا جاتا ہے اور اوسکا سم ہونا تجربہ سے ثابت ہوتا ہے لیکن اوسکی ماہئیت کسی کیمیائی امتحان سے مشخص نہین ہوتی -

تختہ جات متعلقہ سمیات نباتی بابت مدراس پریسیڈنسی

## افیون اور مارفیا

| سال | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ع | ۵ | ۲ |
| سنہ ۱۸۸۶ع | ۶ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۷ع | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۸ع | ۶ | ۳ |
| سنہ ۱۸۸۹ع | ۷ | ۶ |
| جملہ | ۲۵ | ۱۲ |

## پلمبیگوزائی لاینکا

| سال | کتنی صورتون مین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتون مین زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۲ | ۴ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۲ | ۲ |
| جملہ | ۶ | ۴ |

## اولیانڈر یعنی کنیر

| سال | کتنی صورتونمین زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتونمین زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۱ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۰ | ۰ |
| جملہ | ۱ | ۱ |

## کاکیولس انڈکس

| سال | کتنی صورتوں میں زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتوں میں زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۰ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۱ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۰ | ۰ |
| جملہ | ۲ | ۱ |

## گانجا

| سال | کتنی صورتوں میں زہر تشخیص ہوا | کتنی صورتوں میں زہر مہلک ہوا |
|---|---|---|
| سنہ ۱۸۸۵ء | ۲ | ۱ |
| سنہ ۱۸۸۶ء | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۷ء | ۱ | ۰ |
| سنہ ۱۸۸۸ء | ۷ | ۲ |
| سنہ ۱۸۸۹ء | ۷ | ۳ |
| جملہ | ۱۸ | ۶ |

# باب نہم

## سمیات حیوانی

مندرجہ ذیل حیوانات اور اشیاے حیوانی مین زہر ہوا کرتا ہے۔

(۱) امفی بیا[۵۱] شش سالا مانڈر (سمندر)[۵۲] اور کٹھ مینڈہک[۵۳] کے ۔ سمندر دو قسم کے ہین جنکی جلد مین سے ایک زہر نکالا گیا ہے جسکا نام سالا مانڈرین رکھا گیا ہے۔ جب یہ زہر خرگوش یا کتے یا کٹھ مینڈہک مین بذریعہ جلدی پچکاری کے پہنچایا جاتا ہے تو ان حیوانات کو فالج اور ٹٹنس ہوجاتا ہے اور اسکے بعد وہ مرجاتے ہین۔ کٹھ مینڈہک کی جلد مین سے ایک الکیلائڈ نکلتا ہے جسکا نام فرین رکھا گیا ہے اور یہ بجز خود کٹھ مینڈہک کے کل حیوانات کیواسطے سم ہے ۔ اگر یہ زہر مینڈہک کو دیا جاوے تو فوراً اوسکے قلب مین فالج ہوجاتا ہے اور بہت جلد تنفس موقوف ہوجاتا ہے۔ عضلات بھی اس زہر کے اثر سے اکڑجاتے ہین۔

(۲) بچھو۔ لیکن ان حیوانات کے زہر سے بحث نہین کی جاتی کیونکہ انکا زہر مجرمانہ اغراض سے استعمال نہین کیا جاتا۔

(۳) زہریلی مچھلیان ۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین مدراس اور پانڈیچری مین بڑا چرچہ اسکا ہوا کہ

---

[۵۱] امفی بیا ۔ علم حیوانات کا ایک اصطلاحی لفظ ہے اور اوسکے معنی دو زندگی کے ہین یعنی وہ حیوانات جو خشکی اور پانی دونون مین زندگی کرسکتے ہین ۔ [۵۲] سمندر ایک جانور کا نام ہے جو شکل مین گرگٹ کے مشابہ ہوتا ہے ۔ [۵۳] کٹھ مینڈہک یعنے بڑا مینڈک ۔

مچھلیون مین جو کیڑے بطور علوقہ[۱] کے ہوتے ہین وہ زہریلے ہین اور انکی وجہ سے وہ مچھلیان بھی زہریلی ہین - لیکن جسوقت ڈاکٹر فرنل کمشنر محکمہ صحت مدراس نے اسکی پوری تحقیقات کی تو یہ علوقے بالکل بے ضرر پائے گئے - پروفیسر کابولڈ نے جو خاص اس قسم کے حیوانات کے بارہ مین نہایت مستند سمجھے جاتے ہین یہ لکھا "مدراس کی کل آب شور کی مچھلیون مین اندرونی علوقے موجود ہین لیکن شاید انمین سے کوئی بھی انسان کیواسطے مضر نہین ہے"- علاوہ اسکے کل علوقے مچھلی کے پکانے مین مرجاتے ہین ڈاکٹر چیورس نے ایک واقعہ لکھا ہے جو پانڈی چری مین سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوا ایک گھر مین تین آدمی ایک قسم کی مچھلی کا (جسکا علمی نام گوبس کری نی جر ہے) سالن کھانے کے بعد ہی دوران سر اور ہاتھون پاؤن کے شدید ضعف مین مبتلا ہوگئے - ڈاکٹر کالس نے اس مچھلی کا امتحان مرغیون پر کیا اور کل مرغیان جنھون نے مچھلی کھائی مرگئین بجز دو کے جنھون نے فقط دُم کی طرف کا گوشت کھایا تھا - ڈاکٹر کالس کی دریافت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس ملک کی عورتین اس مچھلی کے پکانے مین بڑی احتیاط کرتی ہین اور ہمیشہ سر اور احشا کو کاٹ کر پھینک دیتی ہین ڈاکٹر ٹیلر کی رائے ہے کہ گرم ممالک مین جو بعض مچھلیان بعض موسمون مین زہریلی ہوجاتی ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ وہ سڑے ہوئے گھونگون اور کیڑے مکوڑون پر زندگانی کرتی ہین -

ڈاکٹر چیورس نے ایک صورت لکھی ہے جسمین گیارہ لڑکیان ایک رہو مچھلی کے کھانے سے جو انکے گھر کے تالاب مین پکڑی گئی تھی مسموم ہوگئین - لیکن ادن سب نے شفا پائی ڈاکٹر بلایئتھہ

[۱] علوقہ - اکثر حیوانات اور نباتات ایسے ہین جو طفیلی کی طرح سے اپنے کو دوسرے حیوانات یا نباتات سے چسپان کر دیتے ہین اور انہین کے اوپر زندگی کرتے ہین ادن کو اصطلاح مین علوقہ کہتے ہین - اور یہ دو قسم کے ہین اندرونی جیسے پیٹ کے اندر کے کیچوے اور بیرونی جیسے جون چیلر کلیان وغیرہ وغیرہ -

لکھتے ہین کہ بعض مچھلیون مین بعض حصے ایسے ہوتے ہین جنکے کہانے سے بالکل زہر کا اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ مضر حصے اکثر اوقات انڈے اور جگر ہوا کرتے ہین - اکثر مچھلیان جسوقت تک وہ چھوٹی ہین بے ضرر ہوا کرتی ہین لیکن بڑی ہونے کے بعد مضر مثلاً لیتھری نس میا مو - بعض اوقات تبدیل غذا کی وجہ سے مچھلی زہریلی ہو جاتی ہے مثلاً ایک مچھلی یلٹا دی نے نوسا اوسی وقت مین زہریلی ہے جسوقت وہ ایک قسم کی سبز کائی کہاوے - ڈاکٹر ٹیلر نے ایک شخص مانڈر نامی کا حال لکھا ہے جسکی عمر ۳۵ سال تھی - اس شخص نے میاکرل مچھلی کھائی اور اوسیوقت کہا کہ میری طبیعت خراب ہو گئی تیسرے دن ایک قسم کے دانے نکل آئے اور نوین دن وہ شخص مر گیا - (دیکھو اخبار لانسٹ مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۸۶۴ء)

گھونگون کے اقسام مین سیپی سب سے زیادہ زہریلی ہوتی ہے اور کرسٹی سن نے دو صورتین لکھی ہین جنمین سیپی کا کھانا مہلک ہوا - ایک صورت مین تین گھنٹے کے اندر اور دوسری صورت مین سات گھنٹے کے اندر - اس خاص صورت مین علامات یہ ہین - بے چینی - معدہ مین بوجھ معلوم ہونا - اطراف کا سُن ہو جانا - گرمی مُنھ اور حلق کا خشک ہونا اور حلق بند ہونے کا احساس - پیاس جسم مین رعشہ - ٹانگون مین تشنج - آنکھون کے پپوٹون مین ورم اور سوزش اور شدت سے آنسو نکلنا - جلد مین خشکی اور خارش اور اوسکے بعد چھٹھون کا پڑ جانا - ان علامات کے ساتھ ہی ساتھ بعض اوقات درد قولنج اور قے اور دست بھی ہوا کرتے ہین -

عموماً علامات مچھلی سے مسموم ہونے کے یہ ہین - غثیان - قے - اسہال - نبض مین شدت سے پستی - اور ہاتھ پانون مین تشنج اور درد -

ایک قسم کی مچھلی جو کُرُوسٹی اَلیٹہ ہوتی ہے علی الخصوص اس مچھلی کا جگر ایک عجیب سمی خاصیت رکھتا ہے - ڈاکٹر بلائیتھہ نے نومبر ۱۸۶۰ء کے لینین سوسائٹی کی روداد مین سے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو

پوسٹلین نامی جہاز پر کیپ آف گڈ ہوپ مین واقع ہوا - جہاز کے سرہنگ اور خزانچی نے ایک گول مچھلی کا کلیجہ کہایا - خزانچی تو بیس منٹ کے اندر مرگیا اور سرہنگ بھی دس منٹ کے اندر سخت بیمار ہوگیا - چہرہ تمتا گیا - آنکھین چمکنے لگین اور دیدے سکڑ گئے - نبض ضعیف اور بے ترتیب اور نگلنے مین دشواری - تنفس مین مشکل اور تمام جسم مفلوج ہوگیا اور مسموم سترہ منٹ کے اندر مرگیا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون نے ملکر ایک جگر کہایا تہا اور اگر اسکا وزن چار ڈرام قرار دیا جاوے اور یہ بیان بالکل صحیح ہو تو اس مچھلی کے جگر کو بھی ایک بہت ہی شدید سم سمجھنا چاہیئے -

دریائی سانپ جو خلیج بنگالہ مین ہوا کرتا ہے اور اکثر مچھوون کے جال مین آجایا کرتا ہے نہایت زہریلا ہوتا ہے - بندر مدراس مین ایک ملاح کی کیفیت لکھی ہے جسکو ایک دریائی سانپ نے جو جہاز کے کنارہ پر پکڑا گیا تہا کاٹ کہایا - پہلے تو اُسنے کچھ خیال نہین کیا لیکن دو گھنٹے کے اندر اوس قسم کے علامات طاری ہوے جیسے دیوانہ کتّے کے کاٹنے سے ہوتے ہین اور کاٹنے سے چار گھنٹے کے اندر وہ مرگیا اس خاص صورت مین سانپ نے ہاتھ کی دوسری اونگلی مین کاٹا تہا -

(۴) زہریلی مکڑیون - بھڑ - شہد کی مکھیون اور کیڑونکا ذکر اس مقام پر ضرور نہین معلوم ہوتا - یہ جانور بعض اوقات اقبالات حاصل کرنیکے لئے تکلیف دینے کے واسطے استعمال کیے جاتے ہین

(۵) زہریلے سانپ - سانپ کا زہر علی الخصوص ناگ کا سخت مہلک ہے - تمام ممالک مین کبھی کبھی سانپون کا استعمال انسان کی جان لینے کے واسطے کیا گیا ہے مثلاً قیدی اور سانپ ایک حجرے مین بند کردیے گئے ہین لیکن زمانہ حال مین اس قسم کی بیرحمی محالات سے ہے - محض سانپ کا زہر مجرمانہ اغراض سے نہین استعمال ہوا کرتا سانپ کے کاٹنے سے مرنکی بحث اموات اتفاقی کی تحت مین ہو چکی ہے اور اوس مقام پر لکھا جا چکا ہے کہ نہایت قوی شبہہ اسکا ہوتا ہے کہ ایک معتدبہ حصّہ ایسے اموات کا جو رپورٹون مین بنام اتفاقی یا سانپ کے کاٹنے کے مندرج ہین فی الواقع قتل عمدکی صورتین ہین -

(۶) کنتھارڈیز - اس زہر کا استعمال برٹش فارما کوپیا مین دوا کیا جاتا ہے اور خود اسکو یا اسکے مماثل ایک زہر کو جو اس ملک مین پیدا ہوتا ہے (میلابرس سیکوریئی) اس ملک کے اطبا بکثرت استعمال کرتے ہین علی الخصوص قوت باہ کے واسطے - کبھی کبھی استعمال سے ہلاکت بھی وقوع مین آتی ہے - یہ کہنا مشکل ہے کہ کسقدر مقدار اس زہر کی مہلک ہے لیکن ڈاکٹر ٹیلر نے کم سے کم مہلک مقدار ایک اونس لکھی ہے جسمین ۱/۲ گرین کنتھارڈین ہوتی ہے لیکن ایسی صورتین موجود ہین جنمین بہت زیادہ مقدار کھانے کے بعد بھی شفا ہوئی ہے -

اگر کنتھارڈیز کم مقدار مین استعمال کیا جاوے تو فوراً منھ اور معدہ مین گرمی معلوم ہوتی ہے - تھوک زیادہ نکلتا ہے - نبض سریع ہوجاتی ہے تمام جسم مین ایک خوشگوار گرمی آجاتی ہے اور مقاربت کی خواہش کو ہیجان ہوتا ہے جو تین گھنٹے تک قایم رہتا ہے - اگر مقدار زیادہ ہوگئی ہے تو آدھے گھنٹے کے بعد پیٹ مین درد اور پیچ اور دست ہوتے ہین اور جلدی جلدی پیشاب تکلیف کے ساتھ ہوتا ہے - چند گھنٹے مین یہ علامات موقوف ہوجاتے ہین لیکن دوسرے دن تک اشتہا کی شکایت اور گردون مین درد رہتا ہے - اگر بہت زیادہ مقدار مین کھایا گیا ہو (خواہ منجر بہلاکت ہو یا نہو) تو علامات یہ ہوتے ہین - فوراً منھ اور حلق مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور یہ سوزش معدہ اور امعا تک پہنچتی ہے اور درد مین شدت ہوتی جاتی ہے - اسکے بعد منھ سے تھوک نگلنے کی دشواری اور قے شروع ہوتی ہے - مثانہ ماؤف ہوجاتا ہے - قضیب کی ایستادگی ہوتی ہے اور پیشاب قطرہ قطرہ ہوتا ہے - نبض مین سرعت تنفس کی دشواری - سر مین درد - دیدے پھیلے ہوئے - دوران سر - بیہوشی - سرسام اور صدمے ہونے لگتے ہین - پیشاب کی خواہش شدت سے ہوتی ہے اور بعض اوقات پیشاب مین خون اور پیپ ہوتی ہے -

ــــــــــ

۵۷ یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جسکو اسپانش فلائی کہتے ہین - اسمین سے ایک زہر نکلتا ہے جسکو کنتھارڈین کہتے ہین اور اوسکی قلمین ہوتی ہین - اس زہر کا خاصہ ہے کہ جلد پر لگنے کے ساتھ آبلہ ہوتا ہے -

لاشش کے امتحان سے معلوم ہوتا ہے کہ مُنھ بالکل متورم ہے - گھٹری زخمی - معدہ اور امعا مین ورم اور امعا کے غشاے لعابی مین پیپ - بعض اوقات امعا مین سوراخ بھی ہوجاتا ہے - ہر ایک صورت مین گردے اور مجراے بول مین ورم ہوتا ہے کنتھاریڈیز سے مسموم ہونا اس ملک مین بہت شاذ ہے -

(۷) ٹومین اون الکیلائیڈ کا نام ہے جو اجزاے جسم حیوانی کے سڑنے سے پیدا ہوتے ہین اور بعض وقت یہ سوال پیدا ہوتا ہے (جیساکہ لاسن کے مقدمہ مین سوال پیدا ہوا تھا) کہ جو الکیلائیڈ احشا مین سے نکلا ہے یہ فی الواقع کوئی سم ہے یا محض ٹومین کے قسم سے ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ صحیح اور تندرست اشخاص کے تھوک اور پیشاب مین بھی قلیل مقدار مین مادہ سمی پایا جاتا ہے اور بیماری کی حالت مین اس مادہ سمی مین ترقی ہوتی ہے - ڈاکٹر بلامیتھ نے ایک صورت لکھی ہے جسمین ایک جوان عورت جسکو ذیابیطس کی بیماری تھی اسطرح سے مری کہ علامات بالکل کسی منوم سم سے مسموم ہونے کے تھی - اور سلمی نے اور امراض مین بھی پیشاب مین سمی مادّہ پایا ہے - لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ٹومین ہمیشہ جسم مین ایسی قلیل مقدار مین ہوا کرتے ہین کہ اونکی موجودگی کی وجہ سے اصلی سمی الکیلائیڈ کی تشخیص مین مطلق دشواری نہین ہوسکتی -

# حصۂ پنجم

## باب اوّل - زندگی کا بیما-

زندگی کا بیما ایک معاہدہ ہے جسکی روسے بیما کرنے والا (جسکو درخواست کنندہ کہتے ہین) بیما کرنے والی کمپنی کو ایک رقم (جسکو پریمیم کہتے ہین اور جسکی مقدار جو کھم کی کمی بیشی پر موقوف ہوتی ہے -) خواہ یکمشت خواہ باقساط ماہانہ یا سہ ماہی یا ششماہی یا سالانہ دیتا ہی اور اس رقم کے معاوضہ مین بیما کرنے والی کمپنی بیما کرنے والے کے اوصیا یا ورثا کو اوسکے مرنے کے بعد یا خود بیما کرنے والے شخص کو ایک خاص عمر تک (جسکا تعین معاہدہ کے وقت ہوتا ہے) پہنچنے کے بعد ایک رقم مقررہ دینے کا وعدہ کرتی ہے - اس اخیر صورت مین اگر بیما کرنے والا اوس عمر مقررہ تک پہنچنے سے پہلے مرجاوے تو بھی یہ رقم مقررہ اوسکے اوصیا کو دی جاتی ہے -

اگرچہ بیما ایک معاہدہ باہمی ہے لیکن ازروے قانون اسکا اسٹامپ پر ہونا اور تحریری ہونا لازم کیا گیا ہے - اس تحریری دستاویز کا نام پالسی ہے -

بعض اوقات بیما ایک مدت معین کے واسطے کیا جاتا ہے اور رقم مقررہ اوسیوقت مین واجب الادا ہوتی ہے جب کہ بیما کرنے والا اوس خاص مدت کے اندر مرے زندگی کے بیمے کے تین معروف طریقے ہین -

(۱) باہمی بیما جسمین بعد اخراجات وضع ہونے کے کل منافع بیما کرنے والے اشخاص مین تقسیم ہوجاتا ہے -

(۲) ممزوج بیما - جسمین بیما کرنے والونکو فقط ایک حصّہ منافع کا ملتا ہے اور بقیہ حصّہ داران کمپنی کو پہنچتا ہے -

(۳) بلا منافع بیما - اس صورت مین بیما کرنے والونکو فقط رقم مقررہ ملتی ہی اور جو کچہہ منافع ہوتا ہے وہ حصّہ داران کمپنی کو تقسیم ہوجاتا ہے - ان تینون مین سے ہر ایک طریقے کی حمایت مین بہت کچھ کہا گیا ہے -

دنیا مین کوئی چیز اسقدر غیر یقینی نہین جیسا کہ کسی خاص شخص کی مدت زندگی اور اوسکے ساتھ ہی یہ بھی سے ہے کہ کوئی چیز اسقدر یقینی بھی نہین جیسے کہ ایک گروہ اشخاص کا اوسط مدت زندگی - اور جسوقت مین بیما کرانے والا ایک صحیح اور تندرست شخص ہے اور اوسکا طریقہ زندگی ایسا ہے کہ اوسمین جان کا کوئی غیر معمولی جوکھم نہین ہے تو بیما کرنے والی کمپنی کو محض اسی قدر دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ درخواست کنندہ کی درست عمر کیا ہے -

زندگی کے بیمے کا سارا دارومدار دو چیزون پر ہے اول اوسط مدت زندگی انسانی جسکو اصطلاح مین امید حیات کہتے ہین اور دوسرے کل بیما کرنے والون کی پریمیم کی مقدار بحساب سود درسود - اس کتاب مین بیمے کے مسئلے پر دو لحاظ سے بحث ہوگی اوّلاً طبی لحاظ سے اور ثانیاً قانونی لحاظ سے -

لفظ امید حیات سے مراد وہ مدت ہے جبتک کوئی شخص کسی خاص قوم کا اور کسی خاص مقام کا باشندہ زندہ رہ سکتا ہے یعنی جس مدت تک اوسکے زندہ رہنے کا احتمال ہے - اس مدت کا تعین اوس خاص شخص کی عمر اور اوس مقام کے اوسط اموات کی تعداد کے لحاظ سے کیا جاتا ہے ویلچ نے جو قاعدہ نکالا ہے اوسکی رو سے ۲۵ سال سے ۷۵ کی عمر تک امید حیات ⅔ (۸۰-ق) کے برابر ہے جسمین ق موجودہ عمر درخواست کنندہ کی ہے مثلاً تیس سال کی عمر مین امید حیات

۲/۳ (۸۰ - ۳۰) یعنی ۳۳ ۳ء۳۳ ہوگی یعنی اس قاعدہ کی روسے تیس سال کا شخص جو اچھی صحت کی حالت مین ہو ۳ء۶۳ سال کی عمر تک زندہ رہیگا انہین قواعد کے موافق بہت سے تختجات زندگی کے تیار ہوئے ہین جن پر بیما کرنے والی کمپنیون کا عمل ہے۔

تختہ حیات اوس تختہ کو کہتے ہین جسکے دیکھنے سے ہر ایک عمر کے آدمی کا اندازہ مدت حیات فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے تختہ کو ہالی نامی ایک شخص نے پہلے برسلا کے شہر مین وہان کے تختجات اموات کی بنا پر تیار کیا اور یہ تختہ سنہ ۱۶۹۳ء مین شائع ہوا۔

انگلستان مین سب سے پہلے ڈاکٹر فار نے تختجات حیات تیار کئے یہ تختجات دو چیزون پر مبنی تھے اولاً ہر ایک عمر کے زندہ اشخاص اور مردون کے مقابلہ پر اور ثانیاً محض ہر عمر کے اموات کی تعداد پر۔ انمین سے پہلا تختہ زیادہ صحیح ہے اور دوسرا تختہ اونہین مقامات مین صحیح ہو سکتا ہے جہان کی مردم شماری قایم ہے اور جہان زیادہ اشخاص باہر نہین جاتے یا باہر سے نہین آتے ہین۔ علاوہ انکے انگلستان کی انسٹی ٹیوٹ آف ایکچوریز کا بنایا ہوا ایک تختہ تندرست مردون اور عورتون کا ہے اور سب سے اوپر یہی تختجات ہین جنکا استعمال بیمے کے کاروبار مین ہوا کرتا ہے۔

امید حیات معلوم ہونے کے بعد پھر اسکی تحقیقات ہوتی ہے کہ بیما کرنے والا شخص صحیح اور تندرست ہے یا نہین اور اس غرض سے اوسکو ضرور ہے کہ وہ اون ڈاکٹرون کے نام جنھون نے مختلف اوقات مین اوسکا علاج کیا ہے بتا دے اور ایک بند سوالات کا جسکو کمپنی اوسکے پاس بھیجے گی جواب دیوے اور نیز کمپنی کے ڈاکٹر کے پاس امتحان کی غرض سے رجوع کرے۔

کسی درخواست کنندہ کا ڈاکٹری امتحان بجنسہ ویسا ہی ہے جیسا کہ کسی مریض کا۔ لیکن چونکہ بعض موروثی اور دیگر امراض اس قسم کے ہین جنکا اثر انسانکی مدت حیات پر شدت کے ساتھ پڑتا ہے اسواسطے

بیما کرنے والی کمپنیان درخواست گذار کا خاندانی اور ذاتی احوال بھی دریافت کرتی ہین اور ان حالات کی بنا پر امتحان کرنے والا ڈاکٹر اس شخص کی مدت حیات کے بارہ مین نہایت احتیاط کے ساتھ راے قایم کرتا ہے۔ اس قسم کی راے کا دینا ایک نہایت مشکل اور ذمہ داری کا کام ہے اور اسکے بارہ مین ڈاکٹر سائیس ٹامسن اپنے لکچر مین یہ کہتے ہین "یہ ہرگز آسان امر نہین ہے کہ ایک مرتبہ کی ملاقات اور امتحان کی بنا پر راے دے دی جاوے کہ کوئی شخص خاص دس یا بیس یا پچاس سال تک زندہ رہیگا حالانکہ بیمہ کرنے والی کمپنیون کے ڈاکٹر کو ہر روز یہی کام دربیش رہتا ہے اور اوسکی راے اون کمپنیون کو شدید ذمہ داری مین جسکی تعداد ہزار دو ہزار اور لاکھ پونڈ سے بھی متجاوز ہے ڈال دیتی ہے۔ راے قایم کرنے مین بڑی دشواری تو اسوجہ سے ہے کہ جب ڈاکٹر کسی مریض کا امتحان کرتا ہے تو مریض خود ڈاکٹر کی مدد کرتا ہے اور خفیف سے خفیف امر کو بھی نہین چھپاتا تاکہ تشخیص مین احتمال غلطی نہو۔ برخلاف اسکے بیما کرانے والا شخص اپنے کو حالت صحت مین دکھلانا چاہتا ہے اور اکثر بے ایمانی سے بھی ایسے امور کو جنکا بہت بڑا اثر طبیب کی راے پر ہوسکتا ہے عمداً چھپاتا ہے۔ اسوجہ سے ایسے امتحان مین او ر تحتون کے خانہ پری مین بے انتہا احتیاط لازمات سے ہے۔

کسی درخواست کنندہ کو امتحان کرتے وقت طبیب پہلے اون بیانات کو پڑہتا ہے جو اوسنے اپنی سابق حالت اور اپنے خاندان کی نسبت کئے ہین اوسکے بعد وہ درخواست کنندہ کا طریقہ زندگی دریافت کرتا ہے اور پہر باقاعدہ طبی امتحان شروع کرتا ہے۔

(۱) امراض اعصابی۔ اعصاب کی نسبت طبیب زیادہ تر فالج کو اور حواس خمسہ کے امراض کو پوچھتا ہے۔ وہ یہ بھی دریافت کرتا ہے کہ درخواست کنندہ کے خاندان مین مرگی جنون یا شراب خواری کا جنون وغیرہ امراض تو نہین ہوئے ہین۔

(۲) امراض شُش - چونکہ شُش کی بیماریون سے بہت لوگ مرتے ہین لہذا شُش کا امتحان نہایت احتیاط سے کرنا پڑتا ہے - اور اس امتحان مین اسباب کا دیکھنا ضرور ہے کہ درخواست کنندہ کو احتمال دق کی بیماری کا تو نہین ہے -

(۳) امراض معدہ - ضعف معدہ درخواست کنندہ کے خلاف مین سمجھا جاتا ہے اور اوس صورت مین پری میم زیادہ دینا پڑتا ہے - اگر ضعف معدہ کے ساتھ ہی شراب کا استعمال بکثرت ہو تو اور بھی خرابی ہوتی ہے -

(۴) امراض گردہ و مثانہ - پیشاب کا امتحان کرنا ضرور ہے اور ان امور کی طرف زیادہ لحاظ ہوتا ہے - آنکھ کے پپوٹون مین یا پشت دست یا پشت پا پر ورم - خصیون کی جلد یا (عورتون کی صورت مین) اندام نہانی مین اڈیما - شب کو پیشاب کا ہونا - صبح کا غثیان جب وقت حمل نہو) مردون مین صبح کا غثیان علامت شراب خواری کی ہے - کمر مین درد - پیشاب کا تکلیف سے ہونا یا شکر یا پیپ یا خون کا پیشاب مین ہونا - یا پیشاب مین کثرت سے فاسفیت یا یورک ایسڈ یا یوریٹ یا اگزالیٹ یا پت کے رنگ یا کیانسر کے ذرون کا موجود ہونا -

(۵) درخواست کنندہ کے اشغال - اشغال کا دریافت کرنا بھی نہایت ضروری امر ہے اگرچہ درخواست کنندہ بالکل صحیح و تندرست کیون نہو کیونکہ اشغال کا بڑا اثر انسان کی مدت حیات پر پڑتا ہے - بعض بیما کرنے والی کمپنیان شراب بیچنے والون کا بیما نہین کرتین اور کل ایسے اشخاص کی زندگی کے بیمے مین جو کہ شراب بیچنے یا شراب کے بنانے مین مصروف ہین نہایت احتیاط چاہئے - شہر شفیلڈ مین جو لوگ چھری اور چاقو تیز کرتے ہین انکی زندگی کا مطلق بیما نہین ہوسکتا - انکی عمر مین ۳۵ سال سے بہت کم متجاوز ہوتی ہین -

اور بہت سے امور اشغال زندگی کے متعلق ہین جنکا اثر مدت حیات پر پڑتا ہے اور جنکی نسبت

طبیب کو اپنی عقل سے کام لینا چاہیئے علی الخصوص جسوقت درخواست کنندہ یا اوسکے خاندان مین کسی خاص مرض کی طرف پہلے سے رجحان طبیعت ہو۔ مثلاً اگر کوئی درخواست کنندہ نان بائی ہو اور اوسکے خاندان مین دق یا ورم ششش کی بیماری ہو تو اوسکی زندگی بہت زیادہ خطرناک ہے بہ نسبت اوس شخص کے جسکے خاندان مین یہی مرض ہو اور اوسکا پیشہ سیسے کا کام یا رنگ کرنا ہو۔ کیونکہ نان بائی کا پیشہ اس قسم کا ہے کہ اسمین دفعتہً سردی گرمی کی وجہ سے ششش کی بیماری ہو جانے کا بہت زیادہ احتمال ہے اور اگر ششش پہلے سے ماوف ہون تو خطرہ اور بھی بڑہجاتا ہے۔ برخلاف اسکے سیسے کے کام والے شخص مین ششش کی بیماری کا کم احتمال ہے اور اوسمین زیادہ تر لحاظ گردون کی بیماری کا کیا جاویگا۔

(۶) خاندانی حالات۔ امراض کے متعلق خاندانی حالات کا معلوم کرنا بھی نہایت ضروری امر ہے کیونکہ انسے ہر شخص کا رجحان طبیعت امراض کی طرف معلوم ہو سکتا ہے لیکن طبیب کا فرض ہے کہ محض درخواست کنندہ کے بیان پر اپنی راے نہ قایم کرے بلکہ ہر ایک امر مشتبہ کی حتی الامکان تحقیقات کرے۔ مثلاً اکثر اوقات وضع حمل باعث ہلاکت بیان کیا جاتا ہے لیکن جسوقت تحقیقات کی جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ متوفیہ وضع حمل کے بہت دنون بعد مری یا یہ کہ اوسکو پہلے سے ششش کی بیماری تہی اور اس حالت مین وضع حمل کے مشکلات کی تاب نہ لا سکی۔ اسیطرح سے ورم ششش یا ششش کا کوئی مرض باعث موت بیان کیا جاتا ہے اور تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ششش کی بیماری مزمن تہی۔ بعض اوقات درخواست کنندہ بے سمجھے بوجھے ایسے امراض بیان کر جاتا ہے جو اوسکے خاندان مین کبھی نہین ہوئے تہے۔ طبیب کو چاہیئے کہ اپنی رپورٹ مین محض بیماریون کے نام غیر معین طور پر نہ لکھدے بلکہ ہر ایک مرض کی پوری تصریح کرے۔ پیشاب کے متعلق اتنا اور بھی کہنا ہے کہ درخواست کنندہ کو چاہیئے کہ طبیب کے سامنے پیشاب

کرے تاکہ فریب کا احتمال نہ باقی رہے۔ ہر حال مین پیشاب مین ال بیومن کو دیکھنا چاہیئے اور اگر درخواست کنندہ کی عمر تیس سے اوپر ہو اور پیشاب کا وزن زیادہ ہو تو شکر کے واسطے بھی امتحان کرنا چاہیئے۔

امید حیات کے لحاظ سے ال بیومینوریا کے مرض کی تین تقسیمین کی گئی ہین (۱) وہ صورتین جنمین بہت ہی خفیف ال بیومن پیشاب مین ہوتا ہے (۲) وہ جنمین ایک معتدبہ مقدار ال بیومن کی پیشاب مین موجود ہوتی ہے لیکن ہمیشہ نہین یعنی بعض وقت ہوتی ہے اور بعض وقت نہین۔ انمین پہلی صورت بیمہ کرنے کی مانع نہین ہے۔ دوسری صورت مین البتہ خطرہ زیادہ ہے اور اونہین لوگون کی زندگیون کا بیمہ ہو سکتا ہے جو ایک مدت تک زیر نگرانی رہے ہین۔ ڈاکٹر ٹامسن فریزر کی تو راے ہے کہ کل ایسی صورتین جنمین چوبیس گھنٹے رکھنے کے بعد پیشاب کے آٹھوین حصہ سے زیادہ ال بیومن ہو انکار کے قابل ہین۔ تیسری صورت مین انکار نہین ہونا چاہیئے لیکن البتہ پریمیم مین اضافہ کی ضرورت ہے۔[ل]

ال بیومینوریا کی کل صورتون مین جب کبھی مقدار پیشاب ساٹھ اونس روزانہ سے زیادہ ہو تو بیمہ سے انکار کرنا چاہیئے۔ اس بیماری مین پیشاب کے وزن کو دریافت کرنا بھی ضرور ہے اور وزن زیادہ ہو تو چندان خطرہ نہین اگرچہ اوس صورت مین گمان شکر کا ہے۔ پیشاب کے وزن کا کم ہونا گردون کی بیماری کا شبہہ پیدا کرتا ہے۔

کل مشکوک صورتون مین پیشاب کو خوردبین سے بھی امتحان کرنا چاہیئے اور اگر اوسمین باریک باریک ریزے جھلی کے ہون تو بیمہ سے انکار ہونا چاہیئے۔ مردون مین رجولیت کا زایل ہو جانا علامت ذیابیطس کی ہے اور عورتون مین اکثر اوقات رحم مین سرطان کی بیماری ہوتی ہے۔

---

ل ال بیومینوریا - وہ مرض ہے جسمین البیومن پیشاب مین ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل امراض کا کچھ تھوڑا سا ذکر ضرور ہے۔

(۱) کینسر یعنی سرطان۔ موروثی امراض مین سل کے بعد سرطان کا نمبر ہے اور جس خاندان مین دو دو آدمیون سے زیادہ اس بیماری سے مرے ہون وہ مشتبہ سمجھا جاتا ہے علی الخصوص جب اوسکے ساتھ سل کا لگاؤ بھی ہو۔

(۲) فربہی۔ زیادہ فربہی کی صورت مین بھی پری میم کو بڑہانا پڑتا ہی۔ ڈاکٹر سائیم ٹامسن لکھتے ہین۔ سولہ اشخاص کے پری میم مین اضافہ بوجہ فربہی کے کیا گیا اور اونکی عمرون مین جو اضافہ کیا گیا اوسکا اوسط ساڑہے چھ سال تھا لیکن تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ اسقدر اضافہ کافی نہ تھا‘‘ سیوگنگ کی راے ہے کہ فربہی کے واسطے ۲۵ فیصدی اضافہ ہونا چاہیئے۔ اس باب کے آخر مین ایک تختہ ہے جس سے قد اور وزن مین جو مناسبت ہونی چاہیئے وہ معلوم ہوگی۔ ان اوزان مین ⅕ حصہ تک کی کمی وبیشی چندان لحاظ کے قابل نہین ہے لیکن جب وزن ⅕ حصہ سے زیادہ ہوجاوے اور فربہی کے سبب سے ہو تو پری میم مین اضافہ ضرور ہے کیونکہ یہ زیادتی نقرس کے مرض کی خبر دیتی ہے۔

(۳) کان کا بہنا۔ کان کی بیماریون مین زیادہ تر خطرناک اندرونی ورم ہے اور ہرگز ایسے شخص کو جسکا کان متورم ہو قبول نہین کرنا چاہیئے اور کان کے بہنے سے ذرا بھی شبہہ پیدا ہوتا ہو تو اوسکی تحقیقات پوری طرح پر کرلینی چاہیئے۔ پیپ کا کان سے بہنا علامت اسکی ہے کہ پردہ مین سردی لگ گئی ہے اور اوسکی وجہ سے زخم ہوگیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ کم وبیش سماعت مین بھی فرق آجاتا ہے۔ یہ بات بلا استثنا کہی جاسکتی ہے کہ جب کبھی کان کی کوئی ہڈی اندر سے نمودار ہوجاوے تو ایسے شخص کی جان کو ہمیشہ خطرہ کی حالت مین سمجھنا چاہیئے۔

(۴) نقرس بہت قابل غور مرض ہے اور تین سال سے پانچ سال تک کا اضافہ جو نقرس کی وجہ سے

کیا جاتا ہے وہ کافی نہین ہے - ڈاکٹر سائیمس ٹامسن لکھتے ہین کہ یہ اضافہ اوسی صورت مین درست تہا جب کوئی شخص بذات خود اس مرض مین گرفتار ہو جاتا تہا لیکن اس زمانہ مین نقرس اسقدر موروثی ہو گیا ہے کہ اسکے واسطے زیادہ اضافہ کرنا چاہیئے - بہت سے اشخاص اگرچہ وہ نقرس سے نہین مرتے لیکن ایسے امراض سے مرتے ہین جو نقرس پر منشعب ہوتے ہین -

(۵) قلب کی بیماری اس زمانہ مین مانع بیمہ نہین سمجھی جاتی اگرچہ چند سال قبل یہ مطلقاً مانع سمجھی جاتی تہی - ڈاکٹر سٹن لکھتے ہین کہ ممکن ہے کہ دل کی اصلی حالت مین بہت کچھہ تغیر آجاوے اور اوسکے ساتھہ ہی وہ ایسی آسانی سے کام کرے کہ مریض سالہا سال تک زندہ رہے اور زندگی سے حظ اوٹھاوے اور ایسی صورت مین یہ نہین کہا جا سکتا کہ اوس شخص کو قلب کی بیماری ہے جسم انسان مین کوئی عضو اپنے کو بیماری کا اسقدر تابع نہین بنا لیتا ہے جیسا کہ قلب - اگر نبض صحیح اور قوی اور با ترتیب ہے تو پری میم مین تہوڑا سا اضافہ کافی ہوگا -

(۶) وجع مفاصل - پچاس فیصدی صورتون مین وجع مفاصل موروثی ہوتا ہے عموماً یہ مرض اوائل اور اوسط عمر مین پندرہ اور پینتیس ۳۵ سال کے بیچ مین ہوا کرتا ہے اگر اس عمر تک نہین ہوا ہے تو اسکے بعد عموماً نہین ہوتا - وجع مفاصل مین زیادہ تر خوف قلب کے ماؤف ہو جانے کا ہے اور پچاس فیصدی صورتون مین قلب ماؤف ہو جاتا ہے علی الخصوص جوان اشخاص مین - اگر درخواست کنندہ کو وجع مفاصل کی تپ ہوئی ہے تو پانچ سال سے سات سال تک کا اضافہ کرنا چاہیئے - ۵۱

(۷) اسٹرکچر کا مرض بہی پری میم کے اضافہ کا باعث ہوتا ہے اور اس صورت مین مریض

---

۵۱ اسٹرکچر وہ مرض ہے جسمین مجرائے بول زخم کی وجہ سے تنگ ہو جاتا ہے اور پیشاب بدشواری اور قطرہ قطرہ ہوتا ہے -

جسقدر کمسن ہے اوسیقدر بڑی بیمہ مین اضافہ ہونا چاہیے کیونکہ اس بیماری مین ہمیشہ جان کا خطرہ ہے۔

(۸) جگر کا بڑہ جانا ہندوستان مین مختلف اسباب سے ہوا کرتا ہے جنہین ملیریا اور تازہ یا مزمن ورم جگر بہت بڑے دو سبب ہین۔ اگر ملیریا کے باعث سے جگر بڑہا ہے تو اوسکے ساتھ ہی طحال بھی بڑہتا ہے اور باری کا بخار علی التواتر آتا ہے۔ اگر تازہ ورم کی وجہ سے ہے تو جگر کے مقام پر چہونے سے درد اور بخار ہوتا ہے اور ساتھ ہی جگر اپنا فعل چھوڑ دیتا ہے۔ اگر ورم مزمن ہے تو درد نہین ہوتا لیکن جگر اپنا فعل نہین کرتا۔ جگر کا بڑا ہونا امید حیات کو کم کرتا ہے اور جان کو خطرہ مین ڈالتا ہے۔

(۹) طحال کے بڑہنے کا زیادہ تر سبب ملیریا کی وجہ سے متواتر جاڑے سے بخار کا آنا ہے۔ بعض اوقات ورم طحال اسقدر کم ہوتا ہے کہ بمشکل محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات طحال اتنا بڑہجاتا ہے کہ تمام جوف شکم کو بھر دیتا ہے بلکہ نیچے کو اوتر آتا ہے۔ طحال کا بڑہنا ہر حالت مین خطرہ جان کو زیادہ کرتا ہے لیکن اگر ورم کم ہے اور اوسمین صلابت نہین ہے تو وہ بآسانی تبدیل آب وہوا یا سمندر کے سفر سے اچھا ہوسکتا ہے۔ احتیاط کا یہی مقتضی ہے کہ جن درخواست کنندہ کے طحال یا جگر بڑہے ہوے ہون وہ قبول نہ کیے جادین علی الخصوص جب تبدیل مقام نکر سکتے ہون اور اونہین مقامات مین رہنے پر مجبور ہون جہان اونکو یہ بیماری پیدا ہوئی ہو۔

یہ وہ امور تحقیق طلب تھے جو طب سے متعلق ہین لیکن انکے علاوہ چند امور قانونی بھی ہین جنکا ذکر ضرور ہے۔ انمین سے سب سے بڑا امر اخفا ہے۔

اخفا دو قسم کا ہوتا ہے اول اخفا منجانب طبیب دوم اخفا منجانب درخواست کنندہ کل بیما

کرنے والی کمپنیان ہر ایک بڑے مقام پر اپنے خاص طبیب مقرر کرتے ہین جنکے پاس ہر ایک درخواست کنندہ کو امتحان کے واسطے جانا پڑتا ہے۔ لیکن اگر حسب اتفاق کوئی شخص ایسے مقام پر رہتا ہو جہان کمپنی کا ڈاکٹر نہو تو اوسوقت کمپنی اوس ڈاکٹر کو جسکے پاس درخواست کنندہ رجوع کرے اپنی طرف سے فیس دیتی ہے جسکا قانونی اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر امتحان کرنے کے وقت گویا کمپنی کا ایجنٹ ہوجاتا ہے اور اوسکا فرض ہوتا ہے کہ درخواست کنندہ کے کل حالات کو سچائی اور صحت کے ساتھ قلمبند کرے اگرچہ یہ حالات اوسکو اسوجہ سے کیون نہ معلوم ہوئے ہون کہ وہ خود درخواست کنندہ کا طبیب یا معالج رہا ہے اور اس صورت مین اگر ایسے طبیب کی طرف سے کسی امر ضروری کا اخفا ہوا ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ طبیب نے ملکر بے ایمانی نہین کی درخواست کنندہ کے ورثا یا اوصیا کے ذمہ ہوگا کیونکہ احتمال یہی ہے کہ طبیب نے درخواست کنندہ کی طرفداری کی ہو۔

لیکن اگر طبیب کمپنی کی طرف سے مقرر ہے اور اوسنے کسی ضروری امر کا اخفا کیا ہے تو اوسوقت مین ذمہ داری درخواست کنندہ پر نہین عاید ہوسکتی۔ کیونکہ یہ تو فرض نہین کیا جاسکتا کہ درخواست کنندہ علم طب سے واقف ہے اور بخوبی ممکن ہے کہ اوسکے جسم مین کسی ایسے مرض کا تخم ہو جو آیندہ کو نمودار ہوجاوے لیکن اوسکی مطلق خبر اوسکو نہو یا جسکی نسبت اگر طبیب زیادہ توجہ سے سوالات کرتا تو بخوبی واقفیت حاصل کرسکتا تھا۔ مقدمہ فوکس بنام کمپنی بیما لندن و مانچسٹر مین کمپنی نے اس بنا پر بیمے کا روپیہ دینے سے انکار کیا تھا کہ فوکس کو ایک قسم کا بند وجع مفاصل تھا جسکا اوسنے اخفا کیا اور وہ بالآخر اوسی بیماری سے مرا۔ لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بیما کرانے سے دو سال پہلے فوکس کو بند وجع مفاصل ہوا تھا لیکن اسقدر خفیف تھا کہ طبیب نے اوس سے یہ تک نہین کہا کہ یہ مرض وجع مفاصل ہے۔ اور جب فوکس سے امتحان کے وقت پوچھا گیا کہ تمکو وجع مفاصل

تو نہین ہوا ہے تو اوسنے جواب انکاری دیا - کمپنی کا دعویٰ تہا کہ یہ انکار اخفاے صریح ایک بہت ضروری امر کا تہا - لیکن لارڈ چیف جسٹس نے جوری کو مقدمہ سمجہاتے وقت یہ کہا کہ سوال یہ نہین ہے کہ آیا متوفی کو خفیف سے علامات وجع مفاصل کے تھے جنکو ایک حاذق طبیب بنا دجع مفاصل کی طرف منسوب کر سکتا بلکہ یہ سوال تہا کہ آیا متوفی صریح اور صاف طور سے اس مرض مین مبتلا تہا - جوری کی راے ہوئی کہ فوکس کا جواب غلط نہ تہا اور وہ جواب دینے کے وقت مرض وجع مفاصل مین گرفتار نہین تہا -

درخواست کنندہ کی جانب سے اخفا کے بارہ مین اسقدر یاد رکہنا چاہئیے کہ بیمے کی پالسی ایک تحریری معاہدہ ہے فیما بین درخواست کنندہ و کمپنی بیما کنندہ کے اور قانون اسکو جایز نہین رکہتا کہ کسی معاملہ کا کوئی ایک فریق فریق ثانی کے مقابل مین بیجا فائدہ اوٹہا دے - پس درخواست کنندہ کا فرض ہے کہ وہ درخواست کرتے وقت کل ان امور کو جو اوسکی راے مین اوسکی مدت حیات پر اثر رکہتی ہون بالکل صحت اور سچائی کے ساتھ بیان کردے -

"ڈاکٹر ٹیلر لکھتے ہین" وہ بیماری جو درخواست کنندہ کو ہوئی ہے ممکن ہے کہ بہت خفیف ہو اور اوسکا اثر اوسکی مدت حیات پر زیادہ نہ پڑتا ہو لیکن تاہم مناسب یہی ہے کہ وہ اوسکو بیان کردے کیونکہ اوسکے بیان کرنے مین ذمہ داری بالکل بیما کرنے والی کمپنی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے" کل ایسے مقدمات مین جہان رقم بیما کے دینے مین کوئی نزاع پیدا ہو درخواست کنندہ کی نیت کو دیکہنا چاہئیے - نہ فقط سچ کی تلاش چاہئیے بلکہ پورے سچ کی - اور اگر کوئی امر درخواست کنندہ سے فروگذاشت بھی ہو گیا ہو لیکن اوسکی محض لاعلمی سے ہوا ہو تو اوسکا اثر ادا ے رقم پر نہین پڑنا چاہئیے یہ فیصلہ لارڈ کیامبل نے ۱۸۵۶ع مین کیا ہے -

اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ درخواست کنندہ اپنے قدیم طبیب کی جگہہ کسی ایسے نئے طبیب کا نام

بنا دیتے ہین جنسے اونہون نے حال مین علاج کرایا ہے اس غرض سے کہ طبیب جدید جو اونکی
اصلی کیفیت مزاج سے ناواقف ہے اونکی صحت کے متعلق عمدہ رپورٹ کرے گا اور پورانی بیماریون
کا افشا نہوگا۔ لیکن یہ نہایت غلط اور خطرناک طریقہ کارروائی ہے۔ اور اس سے خواہ مخواہ
احتمال قوی بے ایمانی کا پیدا ہوتا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ درخواست کنندہ کی کل رقم پریمیم
سوخت ہوجاوے اور اوسکے ورثار اور اوصیا رقم پالسی سے مطلقاً محروم کردئے جاوین۔ ایسی صورت
مین اگر درخواست کنندہ کے مرنے کے بعد ثابت ہو کہ اوسکو بیما کرنے سے پہلے کوئی بیماری ہوئی تھی
جسکا اخفا کیا گیا تو یقیناً کمپنی کو ڈگری ملیگی۔ بیما کرنے سے پہلے جو کوئی علالت ہوئی ہے کیسی ہی
خفیف کیون نہو اوسکا افشا ضرور ہے اور یہ کمپنی کا حق ہے کہ اسکے بعد وہ بیما کرے یا نہ کرے۔
یہ بجنسہ ویسا ہی ہے جیسا کہ کوئی مالک جہاز اپنے جہاز کو نہایت عمدہ حالت مین دکہاوے اور
اس بنا پر کسی کمپنی کو اوسکے بیما کرنے پر راضی کرے اور اوسکے بعد جہاز غرق ہوجاوے اور یہ بات
ثابت ہوجاوے کہ جہاز بیما کرنے کے وقت عمدہ حالت مین نہ تھا تو اوس مالک جہاز کو ہرگز
رقم پالسی نہین ملیگی۔

کثرت شرابخواری۔ مسکرات کے استعمال مین اعتدال کا مسئلہ بہت نازک ہے کیونکہ اس
اس امر کا قرار دینا کہ اعتدال کیا چیز ہے نہایت دشوار ہے بعض کا یہ قول ہے کہ کوئی شخص
نشے مین نہین ہے جبتک وہ بلا دیوار پکڑے ہوے چل پہر سکے اور بعض کہتے ہین کہ روزانہ
دو اونس سے زیادہ الکُحل کا استعمال اعتدال کے خلاف اور مضر ہے۔ اس حساب سے
ایک پائنٹ بییر سے جسمین دو اونس الکحل ہوتا ہے زیادہ استعمال کرنا نادرست ہے حالانکہ بہت
کم لوگ ایسے ہین جو اتنی قلیل مقدار پر اکتفا کرتے ہون۔ ایک تیسرے گروہ کی راے ہے کہ
کسیقدر الکحل کا استعمال بہی حد بے اعتدالی کو پہنچ جاتا ہے اور اس چیز سے مطلقاً پرہیز

کرنا چاہیئے اس بحث کے متعلق ڈاکٹر ٹیلر نے ایک بہت ہی دلچسپ مقدمہ نقل کیا ہے -
(سوتہہ کومب بنام میری من) اس مقدمہ مین کمپنی نے پالسی کا روپیہ دینے سے اس بنا پر انکار کیا کہ متوفی نے اپنی شرابخواری مین بے اعتدالی کی عادت کا اخفا کیا تھا - بارہ آدمیون نے متوفی کے معتدل الشرب ہونے کی گواہی دی اور کمپنی کی طرف سے اکیس گواہ پیش ہوے جنہون نے حلفاً بیان کیا کہ متوفی کثرت سے پینے کا عادی تھا - انہین سے ایک گواہ نے نشے مین ہونے کی یہ تعریف بیان کی - "انسان نشے مین اسوقت ہوتا ہے جب وہ مسلوب العقل ہوجاوے اور بات کا درست جواب نہ دے سکے - اورکسی معاملہ کرنے کی صلاحیت نہ رکھے - پاؤن اوسکے بیکار ہوجاوین اور اوسکو یا بدست دگران وست بدست دگران کرکے لیجانے کی ضرورت پڑے" اس مقدمہ مین ثابت ہوا کہ متوفی بیر بہت زیادہ مقدار مین پیتا تھا اور وقتاً فوقتاً اوسکو دو دو تین تین دن تک پینے کا دورہ ہوا کرتا تھا - لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ کتنی ہی شراب پیئے جلد مدہوش نہین ہوتا تھا - اور طبیب نے بیان کیا کہ اتفاقی شرابخواری کے دورون کا کچھ اثر صحت پر نہین پڑتا - یہ شخص ورم شش کے مرض مین مرا اور اطبا کی راے تھی کہ اس مرض کو کوئی تعلق شدت شرابخواری سے نہین ہے - اگرچہ اس شخص نے اپنی اس عادت کا اخفا کیا تھا تاہم جوری نے پوری رقم پالسی دینے کی راے دی - لیکن اسکے بعد مقدمہ مین از سر نو تحقیقات کی اجازت ملی - اس بات کا قرار دینا نہایت مشکل ہے کہ حد اعتدال سے گذر جانا کیا چیز ہے - تاہم اسمین شک نہین کہ متوفی کو ضرور تھا کہ اپنی اس عادت کا درخواست مین اظہار کر دیتا - جو امر دیکھا جاتا ہے وہ یہ نہین ہے کہ درخواست کنندہ دو اونس الکُحل روزانہ استعمال کرتا ہے یا چوبیس اونس بلکہ سوال یہ ہے کہ اوسکا شراب پینا اوسکی صحت پر تو کچھ اثر نہین ڈالتا ہے - ایسے اشخاص کی مثالین موجود ہین جو اپنی آدھی مدت عمر تک دور نشے کی

حالت مین بستر پر گرے ہین لیکن اوسکے ساتھ ہی اونھون نے اوسط عمر انسانی سے زیادہ حیات
پائی ہے۔ ہر حالت مین واقعات کا کمپنی پر ظاہر کردینا فرض ہے اور کمپنی کو اختیار ہے کہ وہ ذمہ داری
اپنے اوپر لے یا نہ لے۔ اس مقام پر بھی شغل کا مسئلہ پیش آتا ہے کیونکہ جس شخص کا شغل
زندگانی اوسکو محنت جسمانی پر مجبور کرتا ہے وہ شراب سے بہت کم نقصان اوٹھاتا ہے بہ نسبت
اوسکے جسکا شغل زندگانی ایک جگہ بیٹھکر کام کرنے کا ہے۔ "مضر صحت" کا لفظ ہمیشہ
صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ جو چیز ایک شخص کے واسطے ضرر سے خالی ہے وہ دوسرے کو
ہلاک کرڈالنے کے لیے کافی ہو سکتی ہے۔

کل اون مقدمات مین جہان رقم کے دینے مین حیث بیث ہو بار ثبوت کمپنی کے اوپر ہوتا ہے
جو رقم دینے سے انکار کرتی ہے۔ کمپنی کو ضرور ہے کہ اپنا دعوی ثابت کرے اور ثبوت بھی
قطعی ہونا چاہیئے۔ محض اسیقدر ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ درخواست کنندہ شاید اوس
بیماری یا عادت مین مبتلا تھا اور اگر اوسکا اوس بیماری یا عادت مین مبتلا ہونا بطور تحقیق ثابت
ہو بھی جاوے تاہم اس امر کا کافی ثبوت دینا پڑے گا کہ درخواست کنندہ کی طرف سے
اخفاے بالارادہ کیا گیا تھا۔

جسطرح سے کثرت شرابخواری جان کو خطرہ مین ڈالتی ہے اوسیطرح مطلقاً ترک مسکرات بھی
مضر ہو سکتا ہے۔ یہ اون اشخاص کی صورت مین ہے جو مدت تک شراب پینے کے عادی رہے
ہین اور جنھون نے دفعۃً ترک کر دیا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر خود اپنا ذاتی تجربہ ایک صاحب کی نسبت بیان
کرتے ہین "یہ صاحب پوری غذا کھانے کے عادی تھے اور الکحل بھی اعتدال کے ساتھ استعمال
کیا کرتے تھے۔ دفعۃً اونھون نے نباتی غذا اختیار کی اور ترک مسکرات کیا۔ تقریباً ایک سال کے
بعد اونکے پیر کے گٹھے مین موچ آگئی۔ اگرچہ علاج عمدہ ہوا لیکن اوس موچ نے بری صورت پیدا کی

اور جوڑ مین پیپ آگئی جسکی وجہ سے پیر کاٹنے کی ضرورت پڑی اور عمدہ غذا کی طرف عود کرنے کے ساتھ بھی قوی نے بالکل جواب دیدیا،، اس قسم کے کل تغیرات غذا کو بلا کم و کاست بیان کر دینا چاہیئے -

انگلستان مین بہت سی کمپنیان ایسی ہین جو حوادث اتفاقی سے بچنے کا بھی بیما کرتی ہین لیکن اس ملک مین ابھی اس قسم کا بیمہ جاری نہین ہے - اس بیمے مین دو سوال پیدا ہوتے ہین اول یہ کہ اتفاقی حادثہ کیا چیز ہے - اور دوم یہ کہ اگر بیما کرنے والا حادثہ کے اسباب ثانیہ کی وجہ سے مرے تو کمپنی کی جوابدہی کہان تک ہوگی - لو سے مرنا حادثہ اتفاقی نہین سمجھا گیا ہے برخلاف اسکے برق سے مرنا اتفاقی سمجھا گیا ہے - اسی طرح ایک مقدمہ مین جہان متوفی سیڑھی پر سے گرا تھا اور اس واقعہ کے چھ مہینے بعد مرا منجملہ رقم پالسی پانسو پونڈ کے کل تین پونڈ کی ڈگری ہوئی -

بیمے کی کل پالسیون مین یہ شرط ہوتی ہے کہ خودکشی پالسی کو سوخت کر دے گی - ایسی صورتون مین محض کارونر کے جوری کا فیصلہ کہ موت اسباب طبعی سے وقوع مین آئی کمپنی کو خودکشی کے ثبوت پیدا کرنے سے باز نہین رکھتا - لیکن دعوی مین کامیابی کے لیے ضرور ہے کہ خودکشی قطعی طور سے ثابت ہوجاوے محض شبہ کافی نہین ہے - اس بحث مین سب سے مشہور مقدمہ کنیر بنام راک کمپنی کا ہے ( دیکھو ٹیلر کی کتاب جلد دوم صفحہ ۶۳۵)

جب کوئی شخص کسی دوسرے کے فائدہ کے واسطے بیما کرائے تو اوسکے واسطے یہ اصول قرار دیا گیا ہے کہ ان دونون مین باہمی کوئی تعلق ہونا چاہیئے جو بیما کیے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو - مثلاً اگر کوئی شوہر اپنے بعد اپنی بی بی کے واسطے بندوبست معاش کرنا چاہے تو وہ اوس بی بی کی زندگی کا بیما نہین کرائے گا بلکہ اپنی زندگی کا - اور اگر وہ اپنے بچون کے واسطے بندوبست

کرنا چاہے تو اپنی یا اپنی بی بی کی زندگی کا بیما کرا سکتا ہے بلکہ دونون کا - یہ اصول اس غرض سے قرار دیا گیا ہے کہ بیما کرانا جرایم کا ذریعہ نہ بن جائے - جیسا کہ دین رائٹ کے مقدمہ مین ہوا - اس شخص نے اپنی سالی کی زندگی کا بیما کرایا اور چونکہ وہی اوسکا وارث تھا اوسکو زہر دیدیا - بعض اوقات حادثہ اتفاقی اور خودکشی مین فرق کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن جب تک کمپنی خودکشی قطعی طور پر نہ ثابت کرے وہ رقم کی ذمہ دار ہوگی - اس قسم کا ایک مقدمہ فرانس مین ہوا - ایک شخص جسنے چند روز قبل دو کمپنیون مین ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک کا بیما کرایا تھا ایک دن ریل کی گاڑی مین مرا ہوا ملا اور ایک چھٹی ہوئی بندوق اوسکے پیرون مین دبی ہوئی تھی اور آدھی کھوپڑی اوڑ گئی تھی - طبیب کی راے خودکشی کی ہوئی لیکن چونکہ خودکشی کا ثبوت قطعی نہ تھا اور یہی واقعہ اتفاقی طور سے بھی ہو سکتا تھا اسو اسطے کمپنیان رقم دینے پر مجبور کی گئین -

کُل تواریخ جرایم مین شاید بہت کم مقدمات ایسے سخت اور بے رحمی کے ہونگے جیسے کہ وہ مقدمات ہین جنمین پالسی کے لالچ مین جانین لی گئی ہین - اس قسم کے مقدمات مین مشہور و معروف دین رائیٹ اور ولیم پالمر اور ڈاکٹر ڈے لے پومیر سے کے مقدمات ہین لیکن انکا ذکر اس مقام پر غیر ضروری سمجھا جاتا ہے کیونکہ زیادہ تر تعلق انکا بیمے سے نہین بلکہ زہر خورانی کے جرم سے ہے ہندوستان مین تو ابھی اس قسم کے جرائم کے ہونے کو بہت بڑا زمانہ چاہیے - لیکن اسمین شک نہین کہ جسوقت بیمے کا طریقہ اس ملک مین اچھی طرح سے پھیلے گا تو ہمور زمان خواہ مخواہ ایسی صورتین پیش آوینگی جسمین لوگ رقم پالسی کے لالچ مین جانین لیوینگے اور بسر دست جیسی آسانی اس ملک مین زہر دینے کی ہے اوس لحاظ سے ایسے مقدمات کا سراغ لگنا بہت ہی دشوار ہوگا -

## قد اور وزن مین طبیعی طور سے جو مناسبت ہونی چاہیے اوسکا تختہ

| بلندی قد | اوسط وزن طبعی | وزن بعد اضافہ سات فیصدی |
|---|---|---|
| پانچ فیٹ ۱ انچھ | ایک من ۲۰ سیر | ایک من ۲۴ سیر |
| پانچ فیٹ ۲ انچھ | ایک من ۲۳ سیر | ایک من ۲۷½ سیر |
| پانچ فیٹ ۳ انچھ | ایک من ۲۶½ سیر | ایک من ۳۱ سیر |
| پانچ فیٹ ۴ انچھ | ایک من ۲۹½ سیر | ایک من ۳۴½ سیر |
| پانچ فیٹ ۵ انچھ | ایک من ۳۱ سیر | ایک من ۳۶ سیر |
| پانچ فیٹ ۶ انچھ | ایک من ۳۲½ سیر | ایک من ۳۷½ سیر |
| پانچ فیٹ ۷ انچھ | ایک من ۳۴ سیر | دو من |
| پانچ فیٹ ۸ انچھ | ایک من ۳۷½ سیر | دو من ۳ سیر |
| پانچ فیٹ ۹ انچھ | دو من ایک سیر | دو من ۴½ سیر |
| پانچ فیٹ ۱۰ انچھ | دو من ۴½ سیر | دو من ۱۰½ سیر |
| پانچ فیٹ ۱۱ انچھ | دو من ۷ سیر | دو من ۱۳ سیر |
| چھ فیٹ ۵ انچھ | دو من ۹ سیر | دو من ۱۵ سیر |

# باب دوم حصۂ پنجم

## جنون

اگرچہ[1] جنون کی بحث نہایت طول طویل ہے لیکن اس کتاب مین اوسکا ذکر محض بطور اختصار اور دو لحاظون سے ہوگا۔

اولاً۔ آیا مریض فی الواقع مجنون ہے۔

ثانیاً۔ اگر مجنون ہے تو اوسکی ذمہ داری پر اس جنون کا کہانتک اثر پڑتا ہے اس بحث مین اولاً جنون اور فتور عقل اور خلل دماغ کی تعریف کیجاویگی اور ثانیاً ان چیزون سے بحث ہوگی۔

(۱) علامات و تشخیص مرض جنون۔

(۲) اسباب جنون۔

(۳) اقسام مرض جنون۔

(۴) پیشین گوئی دربارہ نتیجہ علاج جنون۔

لیکن اس سب سے پہلے ضرور ہے کہ بعض اصطلاحات کی جنکا استعمال اس بحث مین ہوا کرتا ہے تشریح کیجاویگی۔ اور وہ اصطلاحات چار ہین۔ ڈی لیوزن یعنی توہمات ہلیوسی نیشن یعنی تخیلات۔ الی لیوژن یعنی تصورات اور لیوسڈ انٹرول یعنی صحت کا وقفہ۔

توہمات اوس قسم کے خلاف قیاس اعتقادات ہین جو صرف مجنون کے واہمہ مین ہین اور جنکا

---

[1] جنون ترجمہ انسانٹی کے لفظ کا ہے اور فتور عقل لونسی کا اور خلل دماغ انسونڈ مائنڈ کا۔

وجود فی الخارج نہین ہے - اِن توہمات کا بے اصل ہونا مجنون کی سمجھ مین نہین آتا ہے اور نہ انکے متعلق اوس سے مباحثہ کیا جاسکتا ہے -

تخیلات ایسی اشیاے خارجی کی نسبت خیالات کا جم جانا ہے جنکا فی الواقع وجود فی الخارج نہین ہے - تخیلات اکثر جنون کی مزمن اور محقق صورتون مین واقع ہوتے ہین ان ہی تخیلات مین سے ہے اپنے کو کسی جانور کی صورت سمجھنا یا خیالی بو یا خیالی آواز یا اشکال کا احساس جسوقت ان چیزونکا وجود فی الخارج نہین ہے -

تصورات - فی الواقع اور موجود فی الخارج اشیا کی نسبت غلط خیال کرنا ہے - مثلاً یہ تصور کہ جو کچھ غذا سامنے آتی ہے وہ مسموم ہے یا کوئی خاص آواز جو فی الواقع کانون مین آتی ہے کچھ اور ہی ہے یا کوئی خاص شخص جو آنکھون کے سامنے ہے کوئی اور ہی شخص ہے - تخیلات اور تصورات مین فرق اِس مثال سے واضح ہوگا - مثلاً اگر کسی آواز کی نسبت تخیل ہو تو وہ آواز بالکل خیالی ہوگی اور اوسکا وجود فی الخارج نہین ہوگا - برخلاف اسکے اگر ایسی آواز کی نسبت تصور ہو تو اوسکے معنی یہ ہون گے کہ آواز موجود ہے لیکن اوسکی نسبت غلط تصور بندہ گیا ہے - یہ دونون جنون اور علی الخصوص مزمن جنون کی بہت بڑے علامات مین سے ہین اگرچہ مرض کے اوائل مین بہی یہ کبھی کبھی پاے جاتے ہین -

وقفہ صحت سے مراد تھوڑے زمانہ کے لئے بالکل جنون کا موقوف ہوجانا ہے اس زمانہ کے اندر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجنون بالکل اپنی اصلی حالت پر ہے - اس وقفہ کی مدت مختلف صورتون مین مختلف ہے لیکن اسکے بعد ہمیشہ علامات جنون عود کرتے ہین اور تھوڑے دنون کے بعد پہر وقفہ ہوتا ہے -

لفظ جنون کی ایسی تعریف جو اوسکی تمام صورتون پر جامع ہو کسیقدر مشکل ہے کیونکہ مشہور ہے

کہ الجنون فنون - اور اکثر تعریفات جنون کی یا تو شدت سے جامع ہین یا شدت سے مانع - ہم جنون کی یہ تعریف قرار دیتے ہین "جنون وہ حالت ہے جسمین انسان کے قواے دماغی یا اخلاقی یا حیوانی مین (انمین سے ایک مین یا کل مین) خواہ پیدایشی طور پر یا عمر طبعی کے اندر فرق واقع ہو جاوے" یہ ایک مرض دماغی ہے جسکی وجہ سے عقل کی مجموعی حالت مین خلل واقع ہوتا ہے اس قسم کا خلل جو کسی سم یا بخار کے سبب سے نہو اور اوس شخص کی خصوصیات ذاتی کا اثر اس خلل دماغی پر پڑتا ہے - غرض یہ ایک مرض ہے جو صحت دماغی کے مقابل مین ہے اور صحت دماغی وہ حالت ہے جو انسان مین اپنے فرایض کے ادا کرنے کی کیا وہ مذہب سے متعلق ہون کیا ذات سے کیا اپنے بنی نوع سے صلاحیت پیدا کرتی ہے - اور جنون کی وہ حالت ہے جو اسکے برعکس ہے - لیکن چونکہ جنون کی حالت مین فی الواقع دماغ مین تغیر پیدا ہو جاتا ہے اسواسطے جنون ایک مرض جسمانی ہے -

قانوناً لفظ فاتر العقل کا اطلاق کل ایسے اشخاص پر ہوتا ہے جنکو خلل دماغ یا کسی قسم کی بلاہتہ ہو - اور جنون کی قانونی اور طبی تعریف مین فرق اسیقدر ہے کہ از روے طب کے محض دماغ یا عقل کا مختل ہونا کافی ہے برخلاف اوسکے قانوناً یہ بھی ضرور ہے کہ اس اختلال کے سبب سے مریض کو اپنے افعال پر حکومت نہ باقی رہے اور وہ اپنے افعال کا ذمہ دار نرہے - اگر جنون کا دار مدار اس قانونی تعریف پر ہو تو دنیا مین بہت کم مجنون رہجاوینگے - جنون کل اقسام خلل دماغی پر حاوی ہے برخلاف اسکے قانونی فتور العقل سے مراد اوسی قسم کا خلل ہے جو ایک مفروضہ حالت صحت دماغی کے برخلاف ہے اور جسمین مریض کی ذات یا مال یا حقوق آزادی کی بابت مزاحمت کی ضرورت پڑتی ہے یا جس حالت مین اوسکے توہمات یا تخیلات یا تصورات خود اوسکو یا دوسرونکو خطرہ مین ڈالدیتے ہین - پس جنون ایک عام لفظ ہے

جو شامل ہے کل اون تغیرات عقل پر جو کسی شخص کی جبلت اور مزاج اصلی کے برخلاف ہون اور اوسکے اون تعلقات مین جو وہ اپنے عزیز و اقربا یا بنی نوع سے کے ساتھ رکھتا ہے خلل انداز ہون ۔

## تشخیص مرض جنون

صاف اور صریح صورتون مین تو تشخیص آسان ہے۔ لیکن بعض صورتین ایسی ہین جنمین طبیب کو مرض تشخیص کرنے مین نہایت درجہ کی ہوشیاری سے کام لینا پڑتا ہے ۔ عموماً تو جنون شروع ہونے سے پہلے اوسکی آمد صاف معلوم ہوتی ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی اچھا خاصہ آدمی دفعۃً دیوانہ ہو جاوے ۔ جنون کی ابتدا کو اکثر اوقات طبیب خود مریض یا اوسکے عزیز و اقربا سے پہلے تشخیص کر سکتا ہے کیونکہ یہ مرض بالکل دبے پاؤن اور چوری سے آیا کرتا ہے ۔

حرارت مزاج ۔ زود رنجی ۔ زود برافروختگی اور زیادہ گوئی ۔ جنون کی ابتدائی علامات مین سے ہین ۔ لبعض اوقات خیالات کو کسی چیز پر جمانا یا کسی ایک امر پر غور کرنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے مریض کے افعال بالکل خلاف طبیعت ہو جاتے ہین اور مریض اپنے فرائض منصبی کو بلا وجہ ترک کر دیتا ہے ۔ اور اگر کام کرتا بھی ہے تو اوسکے خیالات بٹے رہتے ہین ۔ لباس مین صاف اور صریح بے پروائی اور مزاج مین کثافت آجاتی ہے ۔ ممکن ہے کہ نیند کم ہو جاوے یا مریض رات کو ادھر ادھر پھرا کرے اور آرام نہ کر سکے ۔ بعض وقت غیر معمولی یاس اور نا امیدی اور بعض وقت غیر معمولی خوشی اور فرحت ہوا کرتی ہے ۔ اکثر اوقات مریض تنہائی کو پسند کرتا ہے اور یہ علامت اوائل جنون مین بہت عام ہوتی ہے ۔ مریض اپنے دوست احباب سے علیحدگی اختیار کرتا ہے اور اون سے بدگمان ہو جاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ اوسکو نظر بند کر رہے ہین ۔ اگرچہ اسوقت

مین توہمات تخیلات اور تصورات موجود نہون لیکن اسکے بعد ہی انکا ظہور ہونی لگتا ہے - حافظہ ضعیف ہوجاتا ہے اور گفتگو مین تکرار آجاتی ہے اکثر اوقات کف کے خیالات اور پریشان خواب مریض کو ستاتے ہین - طبیعت مین بے انتہا پریشانی اور کاہلی آجاتی ہے بلکہ موت کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے مریض جانتا ہے کہ طبیعت درست نہین ہے لیکن طبیب سے رجوع کرنے کی خواہش نہین ہوتی ان ابتدائی علامات کے زمانہ قیام اور شدت مین اختلاف ہوا کرتا ہے اور بعض اوقات یہ بالکل چھپے ہوئی ہوتے ہین اور جنون دفعۃً شروع ہوجاتا ہے ایسی صورتون مین اگرچہ دماغی کوئی علامت نہین ظاہر ہوتی لیکن صحت مین پہلے سے فرق آجاتا ہے اور عموماً بیداری کا مرض بھی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات یہ علامات بھی مفقود ہوتی ہین - جو شخص دیوانگی کے قریب ہے اوسکی نیند ہمیشہ بے آرام ہوتی ہے خواب پریشان اوسکو ستایا کرتے ہین اور وہ چیخ مار کر نیند سے چونک پڑتا ہے - اکثر اوقات قبض کی شکایت ہوتی ہے اور کبھی دردسر غثیان اور قے بھی - قریب کے عزیزون سے اکثر اوقات نفرت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ نفرت اوسی قدر زیادہ ہوتی ہے جسقدر پہلے اون سے محبت تھی - مثلاً متاہل اور صاحب اولاد شخص کو اپنی بی بی بچون سے سخت نفرت ہوجاتی ہے - بعض اوقات طبیعت کو میلان خودکشی یا قتل کیطرف ہوتا ہے غرض اوس شخص کی عادات اور مزاج مین یا تو بتدریج یا دفعۃً ایک تغیر پیدا ہوجاتا ہے جو اوسکی اصلی طبیعت کے بالکل برخلاف ہے -

ایسی صورتین بھی موجود ہین کہ مجلس وعظ مین بیٹھے بیٹھے اشخاص کو دفعۃً جنون ہوگیا ہے لیکن ان صورتون مین مرض کی ابتدا ہمیشہ ہوچکی تھی - مثلاً کسی گناہ عظیم یا بدفعلیون کے تصور نے طبیعت کو بالکل مائل کردیا تھا جسکی وجہ سے کل مادہ جنون دفعۃً ہیجان مین آگیا بعض اشخاص بیداری کی حالت مین بھی خواب دیکہا کرتے ہین اور اشیاے خارجی کا اون کو

مطلق احساس نہین ہوتا -

انہین علامات ابتدائی کے ساتھ حد درجہ کی کاہلی بہی ہوتی ہے اور خود مریض اور اوسکے پاس رہنے والون کو محسوس ہوتی ہے - اکثر اوقات حرارت غریزی بڑہ جاتی ہے اور بعض صورتون مین قوت تکلم مین فرق آجاتا ہے بعض اوقات بچون کا سا مزاج ہوجاتا ہے اور کبھی دفعتہً طبیعت مین سرور پیدا ہوجاتا ہے - یہ علامات بالکل اہستہ آہستہ نمودار ہوتے ہین اور اکثر اوقات جبتک مرض اچھی طرح سے شروع نہوئے محسوس نہین ہوتے - ایک آدہ اندرونی عضو مین بہی بیماری ہوجاتی ہے اور جنون کی ابتدا مین اکثر اوقات جگر ماؤف ہوجاتا ہے -

جنون اور کجروی[۵۱] طبیعت مین فرق کرنا ضرور ہے - کجروی ایک طبیعی چیز ہے اور اکتساب سے حاصل نہین ہوسکتی - علاوہ اسکے شخص کجرو اپنے طبیعی خاصہ کو جانتا اور سمجھتا ہے برخلاف اسکے مجنون اپنے جنون کا معترف نہین ہوتا - اکثر عدالتون مین ان دونون مین فرق پوچھا جاتا ہے اور یہ فرق ہرگز آسان نہین ہے - کجرو شخص اپنی پیدایش سے کجرو رہا ہے اور اوسکے مزاج مین کچھہ تغیر محسوس نہین ہوتا - اگر وہ بے پروا ہے تو ہمیشہ سے بے پروا رہا ہے اور کوشش کرنے سے وہ اپنے کو مثل آورون کے بنا سکتا ہے - لیکن مجنون بالکل معذور ہے - اوسمین وہ قوت فاعلہ جو صحت دماغ کی علامت ہے سلب ہوجاتی ہے - ابتدائی جنون کے علامات مین بڑی علامت مزاج اور طبیعت مین اور افعال مین ایسے تغیر کا پیدا ہونا ہے جو فوراً محسوس ہوتا ہے جو کجرو شخص مین عجیب نہین معلوم ہوتا لیکن مجنون مین مرض کی خبر دیتا ہے - درست تشخیص مرض کے واسطے ضرور ہے کہ مریض کی حالت صحت کے عادات و افعال کا نہایت باریکی اور احتیاط کے ساتھ اوسکی حالت مرض کے عادات اور افعال سے مقابلہ کیا جاوے -

---

[۵۱] کجروی ترجمہ اکسین ٹری سٹی کا ہے -

ایک خیال یہ بھی ہے کہ جبتک مجنون بکنے اور افعال ناشایستہ اور وحشیانہ کا مرتکب نہونے لگے تب تک وہ مجنون ہی نہین - لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے - جنون کے اتنی کثرت سے اقسام اور مدارج ہین کہ ابتدائی علامات کو معلوم اور تشخیص کرنا ایک ایسے طبیب کا کام ہے جسکو مجانین کے حالات کا پورا تجربہ حاصل ہے - قبل اسکے کہ طبیب کسی مجنون کا امتحان شروع کرے اوسکو ضرور ہے کہ مریض کی حالت صحت کے تمام واقعات سے اوسکے مزاج اور عقل اور ذہن کی کیفیت اوسکے عادات اور اطوار اور افعال سے پوری طرح پر واقفیت حاصل کرے

## مصنوعی جنون کی تشخیص

بعض اعصابی بیماریان ایسی ہین جو مثل جنون کے ہوتی ہین اور انکو اور مصنوعی جنون کو اصلی جنون سے فرق کرنا ضرور ہے - بعض اوقات اس قسم کا فرق کرنے کے واسطے نہایت تجربہ درکار ہے اور بعض اوقات مصنوعی جنون فوراً کھل جاتا ہے - مصنوعی مجنون اکثر اوقات علامات جنون کو نہایت شدت کے ساتھ ظاہر کرتا ہے علی الخصوص جب اوسکو معلوم ہوجاوے کہ وہ نظر بند ہے اوسکو کسی قسم کی جسمانی بیماری نہین ہوتی - مثلاً سریع اور باریک نبض - کھردری زبان - آنکھون کی سرخی وہ خاص قسم کی زیادہ گوئی اور بے چینی جو اصلی جنون کی علامات مین سے ہین بالکل مفقود ہوتے ہین - جو لوگ پاس آتے ہین اونکے سامنے وہ اپنے کو شدت سے مجنون بنا لیتا ہے - اگرچہ اصلی جنون بھی بعض اوقات دفعۃً شروع ہوجاتا ہے لیکن یہ بہت ہی شاذ ہے برخلاف اسکے مصنوعی جنون ہمیشہ دفعۃً اور بلا ابتدائی علامات کے شروع ہوجاتا ہے - تاہم تشخیص مین احتیاط چاہیئے - علی العموم مصنوعی مجنون کا جنون اور بکنا بالکل بے معنی ہوتا ہے یعنی اوسکے کلام مین بالکل تسلسل نہین ہوتا - برخلاف اسکے اصلی مجنون

کی بات پہر ہی سمجہہ مین آئیگی اور جو لوگ اوسکے پاس رہنے والے اور اوسکی حالت سے واقف
ہین وہ اوسکے معنی سمجہین گے - مصنوعی مجنون مین اکثر ولولہ کم ہوتا ہے وہ اس بات کو نہین
جانتا کہ اصلی مجنون اپنے کو مجنون نہین سمجہتا اور اوسکی ظاہری حالت ایک تندرست آدمی
کی سی ہوتی ہے -

مریض کی حالت سابقہ سے بھی مصنوعی جنون کی تشخیص مین مدد ملتی ہے مثلاً دفعۃً جنون
ہوجانے کا کیا سبب ہوا - آیا مریض پر کوئی غیر معمولی فکر یا مصیبت پڑگئی جسنے ایک صحیح
اور تندرست شخص کو دیوانہ بنادیا - آیا مریض کو مجنون بنجانے سے کوئی خاص فایدہ ہے -
ان سب سوالات پر غور کرنا چاہیئے - جنون کی حالت مین جو کچہہ زیادتیان اور بدمستیان
ایک اصلی مجنون کرتا ہے وہ اسقدر تہکانے والی اور سست کردینے والی ہین کہ مصنوعی
مجنون زیادہ دیر تک ان بدمستیون کا متحمل نہین ہوسکتا ہے اور تہک کر بیٹہہ جاتا ہے
اور بالآخر فریب کہل جاتا ہے - اصلی مجنون ظاہرا مطلق نہین تہکتا - مصنوعی جنون مین ماندگی
کی بڑی علامت یہ ہے کہ مریض کو نیند آجاتی ہے - دن بہر بکتا اور کودتا اوچہلتا رہتا ہے
اور رات کو تہک کر سو جاتا ہے - برخلاف اسکے اصلی مجنون کئی روز تک رات دن اپنے
کو اس حالت مین رکہتا ہے اور مطلق نہین تہکتا - اوسمین ایک غیر معمولی طاقت آجاتی ہے
اور رات دن کی شدید جسمانی محنت ظاہرا اوسکے قوی مین کسی قسم کا انحطاط نہین پیدا کرتی -
مصنوعی مجنون خیال کرتا ہی کہ جوش وخروش ایک جز جنون کا ہے اور اوسکو ضرور ہے
کہ اپنا جوش وخروش دکہاوے - بجز اس شدید قسم کے وہ کسی اور قسم کے جنون کو نہین
جانتا ہے اور کئی قسم کی حرکتون کو ملادیتا ہے - برخلاف اسکے اصلی مجنون کا جنون ایک ہی
وضع کا ہوتا ہے - جہانتک دیکہا گیا ہے کل مصنوعی مجنون اسی شدید قسم جنون کو اخذ کرتے ہین

اور ظاہرا یہ وہ قسم ہے جسکی نقل آسان ہے۔ مصنوعی مجنون کو اپنی محنتون کے بعد بتعریق ہوتی ہے مگر اصلی مجنون کو مطلق پسینا نہین نکلتا اور نکلتا ہے بھی تو نہایت گرمی کے دنون مین۔ اصلی مجنون نہایت بُرا مانتا ہے اگر اوسکو کوئی مجنون سمجھے۔ برخلاف اسکے مصنوعی مجنون کی تو خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اوسکو دیوانہ سمجھین اور وہ اپنے کو دیوانہ جتانے مین ازحد کوشش کرتا ہے۔

اکثر عام اور جاہل لوگ مصنوعی طور پر مجنون بنا کرتے ہین اور تعلیم یافتہ لوگون کا مجنون بننا بہت کم دیکھا گیا ہے۔ ان اشخاص کی صورت مین کچھ عجب نہین کہ فریب کا کُھلنا اسقدر آسان ہو۔ تھیٹر مین اکثر مجنون بننے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن دیوانگی کی درست طور پر نقل کرنا ایک نہایت ہوشیار ایکٹر کا کام ہے۔

مجنون بننے کے مختلف وجوہات ہوا کرتے ہین اور زیادہ تر اشخاص مجرم جرم کی سزا سے بچنے یا سزا مین تخفیف کرانے کے لئے مجنون بنجاتے ہین۔

مصنوعی مجانین کے امتحان اور اونکے فریب کو کھولنے مین بڑی احتیاط چاہیئے۔ عموماً اصلی مجنون پر کسی کی موجودگی کا کچھ اثر نہین پڑتا برخلاف اسکے مصنوعی مجنون طبیب یا محافظ کو دیکھنے کے ساتھ اپنا کرتب دکھانے لگتا ہے۔ ایسی صورت مین اوسکے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے اور اپنا مافی الضمیر اوسپر ظاہر نہین ہونے دینا چاہیئے اور اوسکو ان حرکات کے کرنے مین تائید دینی چاہیئے تاکہ خودبخود اوسکا فریب کھلجاوے۔ بعض اوقات اسکی ضرورت پڑتی ہے کہ مجنون کے سامنے کسی سخت قسم کے علاج کا ذکر کیا جاوے مثلاً شدید مارپیٹ یا کاسٹک سے جلانا۔ اصل مجنون مین بڑی قوت درد او تکلیف سہنے کی ہوتی ہے لیکن مصنوعی مین نہین ہوتی۔ کلوروفارم کا سنگھانا یا مُسکّنات یا مُنوّمات کا استعمال بکار آمد ہوسکتا ہے۔ سخت قسم کے مسکنات کا اثر اصلی مجنون پر کم ہوا کرتا ہے بلکہ جہانتک دیکھا گیا ہے جنون کی حالت مین

ہر ایک دوا کا اثر انسان پر کم ہوتا ہے -

مصنوعی مجنون کی حالت اور افعال کو نہایت غور سے دیکھنا چاہیئے - اور معتبر اور ہوشیار محافظین کے ذریعہ سے اوسکو رات دن نظربندی مین رکھنا چاہیئے - اگر وہ شخص جوش وخروش اور اودھم کود نہ کرتا ہو تو اوسکو باتون مین لگا کر اوسکا حال دریافت کرنا چاہیئے اور اوسکی حالت کو اصلی مجنون کی حالت سے مقابلہ کرنا چاہیئے - مثلاً مجنون اپنے توہمات کو حتی الامکان چھپاتا ہے برخلاف اسکے مصنوعی مجنون اونکو خود بخود ظاہر کرتا ہے - ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہوگا کہ اوس شخص کو مجنون بننے اور ایسی بیماری کی حالت بنانے سے جس سے تمام دنیا پناہ مانگتی ہے فایدہ کیا ہوا -

## اسباب جنون

اسباب جنون دو قسم کے ہوتے ہین (۱) روحانی اور (۲) جسمانی -

روحانی اسباب یہ ہین غم اور خانگی مصائب عزیزون کا مرجانا (۴ ر ۴ فیصدی)[۵] زمانہ کی ناموافقت علی الخصوص روپیے کی تنگی (۳ ر ۷ فیصدی) - فکر و تردد کام کی کثرت کاروبار کی مصیبتین (۴ ر ۴ فیصدی) مذہبی جوش اور فکر - عشق کے معاملات مین ناکامیابی عورت کی عزت کا جانا خوف اور اعصابی صدمہ - بدچلنی اور بدافعالی - پولٹیکل اسباب کی وجہ سے روحانی تکلیفین -

اسباب جسمانی یہ ہین - الکحل اور مسکرات کا کثرت استعمال - (۲ ر ۱۸ فیصدی) کسی وقت مین جنون کا ہونا (۶ ر ۴ ا فیصدی) - دیگر امراض جسمانی کی وجہ سے - (۹ ر ۰ ا فیصدی) اتفاقی چوٹین (۳ ر ۵ فیصدی) امراض شہوانی - امراض رحم وطمث اور رضاعت اور اووری یعنی بیضہ گاہ کے

---

[۵] ان اعداد سے مراد یہ ہے کہ ۴۴۳۰۸ ا جنون کی صورتون مین جو تحقیق کی گئی ہین اسقدر فیصدی صورتون مین وہ خاص سبب باعث جنون ہوا -

متعلق امراض - امراض سروشخاع - مرگی - تپ اور امراض حُمّاوی - بعض قسم کے پیدائشی نقصانات امراض متعلق بلوغ وکبر سن - فاقہ کشی - ۲۳ فیصدی صورتون مین کوئی خاص سبب نہین پایا گیا بہت سی صورتون مین سابق سے رجحان طبیعت جنون کی طرف پایا گیا اور یہ رجحان کسی محرک سبب کی وجہ سے مبتدل بمرض ہوگیا - زیادہ تر صورتون مین تو اسباب مندرجہ بالا مین سے ایک ہی سبب ہوا کرتا ہے لیکن بعض صورتون مین دو یا زیادہ اسباب شامل ہوجاتے ہین -

## نتیجہ علاج

اسمین محض عام نتائج بیان کئے جاوینگے - جبلی بلاہتہ (ایڈیسی) کا علاج محال ہے اگرچہ احتیاط کے ساتھ مریض کے قوائے دماغی مین ترقی ہوسکتی ہے - یہ مرض مدت حیات کو کم نہین کرتا لیکن مختلف اسباب کی وجہ سے جنکا ذکر غیر ضروری ہے ابلہ اکثر کم سنی مین مرجاتے ہین - مجانین کا فالج بھی لاعلاج ہے اگرچہ چند صورتین شفا کی دیکھی گئی ہین اور بعض صورتون مین مرض روک دیا گیا ہے - لیکن عموماً اس مرض مین تیسرے سال اور زیادہ تر پہلے ہی سال مین مریض کا کام تمام ہوجاتا ہے -

اختلال عقل - (ڈیمنشیا) جو پیری یا دماغی مرض کی وجہ سے ہوتا ہے لاعلاج ہے - دماغ مین آتشکی مادہ کی وجہ سے جو اختلال عقل ہوتا ہے وہ کبھی کبھی چند روز کے لئے اچھا ہوجاتا ہے لیکن مزمن مالیخولیا یا دیوانگی (مےنیا[۵]) یا خاص دیوانگی (مانومے نیا) کے بعد جو اختلال ہوتا ہے وہ لاعلاج ہے - مختل العقل اشخاص مدتون صحیح اور تندرست حالت مین جیتے ہین اور اونکے دماغی حالت بھی چندان خراب نہین ہوتی - ابتدائی اختلال عقل جو روحانی صدمہ یا حدید

سلہ ۵ ان الفاظ کی پوری تشریح آگے کی گئی ہے -

مرض جسمانی کی وجہ سے ہوجاتا ہے اور نیز وہ جزوی اختلال جو زچگی کے بعد یا بخار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے بہت زیادہ علاج پذیر ہے۔ جنون کی تینوں قسموں مین (یعنی مالیخولیا دیوانگی اور خاص دیوانگی) دیوانگی سب سے زیادہ علاج پذیر اور خاص دیوانگی سب سے کم۔ اور اوس جنون مین جو دفعۃً ہوجاوے زیادہ امید صحت ہے۔ اسی طرح جو جنون مدتون رہا ہوا اور دوا سے فائدہ نہوا ہو اوسمین امید کم ہے۔ یہان دیوانگی اور مالیخولیا یکے بعد دیگرے ہوا کرتے ہین اونمین شفا نہایت مشکوک ہے۔ اس قسم کا مالیخولیا جسمین مریض پر ایک ہی قسم کا وہم سوار ہوجاتا ہے یا جو اوسکو قتل عمد کی طرف مائل کرتا ہے بہت خطرناک ہے اور اسیطرح جسوقت مریض کے خاندان مین بھی جنون ہو تو یہ مرض بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے۔

کثرت جماع یا جلق لگانے کی وجہ سے جو جنون ہوتا ہے علی الخصوص جب اوسکے ساتھ مرگی بھی ہو بہت کم علاج پذیر ہے۔ کم سن اشخاص کا جنون یا وہ جنون جو کسی علاج پذیر مرض جسمانی کی وجہ سے ہو یا زچگی یا دہڑک کے ساتھ ہو اوسمین شفا ممکن ہے۔ ہر قسم کے جنون مین مدت حیات کا دارمدار مریض کی صحت جسمانی پر ہے۔

مجانین اکثر دل کی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین اور یہ مرض اونکے واسطے مہلک ہے۔ اور امراض کے لگاؤ سے سارے جسم مین بیماری کا پھیل جانا صحیح اشخاص کی بہ نسبت مجانین مین زیادہ ہوا کرتا ہے اور اکثر منجر بہلاکت ہوتا ہے خودکشی اور اموات اتفاقی بھی مجانین مین زیادہ ہوتے ہین اور شدید صورتون مین تو محض ماندگی کی وجہ سے مریض مرجاتا ہے۔

## تحتہ اقسام جنون مرتبہ رائل کالج آف سرجنس لندن

**مرض دماغی جنون فتور عقل -**

- **(الف)** جنکی تشخیص علامات سے ہوتی ہے
  - ہائپوکانڈریاسس - دیوانگی - مالیخولیا - اختلال عقل - بلاہتہ - جبلی کم عقلی - مجانین کا فالج -
- **(ب)** جنکے علامات پہلے سے ظاہر ہوے ہون یا جو اور امراض کی وجہ سے ہون اور اونکی تشخیص ان امراض کے ذریعہ سے ہو -
  - (۱) خاص عمر مین
    - زچگی کا جنون - بلوغ کا جنون کلائی میساکٹرک جنون - پیری کا جنون -
  - (۲) جو عام یا خاص اسباب خارجی کی وجہ سے ہو
    - سمیات کا جنون - الکحل کا جنون - سیسے کے استعمال سے جنون نقرس یا وجع مفاصل کا جنون -
  - (۳) اندرونی یا دماغی اسباب کے وجہ سے ہو -
    - جنون اور امراض کی وجہ سے - مرگی کا جنون - دماغی امراض اور تغیرات مادہ دماغی کی وجہ سے جنون -

ہائپوکانڈریاسس - اوس قسم کے مالیخولیا کا نام ہے جسمین مریض کو بڑی مایوسی ہوتی ہے لیکن توہمات کا ہونا یا قوت استدلالیہ مین فرق آنا ضرور نہین ہے - اسمین کسی ایک مرض کا خیال بندہ جاتا ہے اور ہر وقت مریض اوسی کے سوچ مین رہتا ہے ان مریضون کو اکثر اوقات کسی ایک قسم کی اصلی تکلیف یا بیماری ہوتی ہے اور اونکی تمام نا امیدیان اور توہمات اسی بیماری کے

متعلق ہوا کرتے ہین - وہ ہمیشہ اس بیماری کے خیال مین رہتے ہین اور ہر ایک اصلی یا خیالی
علامت کو نہایت غور سے دیکھا بھالا کرتے ہین - کبھی زبان دیکھتے ہین کبھی نبض پر ہاتھ رکھتے
ہین اور وہم یہ ہے کہ ہین کسی مرض شدید مین مبتلا ہون - علامات کی وہ عجب طرح سے توجیہ کیا کرتے
ہین مثلاً وہ خیال کرتے ہین کہ سارا فساد اسکا ہے کہ پیٹ کے اندر سانپ یا کیڑے مکوڑے بھرے
ہوے ہین یا پیٹ کے اندر سے جگر یا طحال یا امعا غائب ہوگئے ہین - اگر اونکو کتابین میسر ہین اور
پڑھنا آتا ہے تو طب کی کتابون کا مطالعہ کیا کرتے ہین اور ہر ایک مرض کی علامت کو اپنی طرف
منسوب کرتے ہین - اونکی ساری گفتگو علی الخصوص طبیب کے ساتھ اسی مرض کی داستان کا اعادہ
ہوا کرتی ہے - اونکی صورت ہمیشہ مغموم رہا کرتی ہے اور اکثر اوقات وہ نہایت خود غرض ہوتے
ہین اور دوسرون کے معاملات کی طرف کچھ توجہ نہین کرتے - ایسے مریض کام کاج بالکل چھوڑ دیتے
ہین اور متلون المزاج ہوجاتے ہین - اگر اونکو مقدرت ہے تو بار بار طبیب کو بدلتے ہین اور ہر ایک
طبیب سے ایک نیا مرض بیان کرتے ہین - بعض اوقات توہمات کی شدت ہوتی ہے اور مریض
کو جنون ہوجاتا ہے - علی العموم وہ بجز اپنے مرض کے اور کل امور کے متعلق درست استدلال
کرسکتے ہین - اس مرض کی تشخیص آسان ہے اور یہ اکثر اواسط اور اواخر عمر مین ہوا کرتا ہے -
اکثر اوقات کچھ اصلی مرض ضرور ہوتا ہے اور طبیب کو اسکی طرف توجہ کرنا ضرور ہے اگر علاج درست
طرح پر کیا جاوے تو اکثر شفا ہوجاتی ہے -

مے نیا یعنی دیوانگی وہ مرض ہے جسمین خلل دماغ کے ساتھ مریض مین دفعۃً سخت غصہ اور
جوشش اور ہذیان پیدا ہوتا ہے اس مرض مین بے سر دیا بک اور ہیجان اور عضلات مین شدت
سے حرکت ہوا کرتی ہے - قوائی استدلالیہ سلب ہوجاتے ہین خیالات بکثرت ہوتے ہین لیکن
بہکے ہوے - مریض مین جوشش وخروش ہوتا ہے اور اوسکی طبیعت شر کی طرف مائل ہوتی ہے

بشرہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے اور ایک دفعہ دیکھنے کے بعد کبھی نہیں بھولتا۔ نیند بالکل جاتی رہتی ہے اور مریض آٹھ آٹھ روز تک بلکہ اس سے بھی زیادہ رات دن بیکار رہتا ہے۔ دنون کی بے خوابی اور محنت بلا ماندگی کے ایک بہت بڑی علامت اصلی دیوانگی کی ہے اور مصنوعی دیوانگی مین نہین پائی جاتی۔ دیوانہ کسی ایک مضمون کے متعلق گفتگو نہین کرسکتا ہے اوسکے خیالات نہایت سرعت کے ساتھ ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہوجاتی ہین

علی العموم مرض کی ابتدا بلا اطلاع کے ہوتی ہے اور ایسی صورتون مین مریض کو پہلے سستی ہوا کرتی ہے۔ چند روز مین وہ بیچین ہوجاتا ہے اور اپنی طبیعت بہلانے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پڑا پھرتا ہے۔ اوسکو یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ مزاج حالت صحت پر نہین ہے۔ اسکے بعد صاف اور صریح دیوانگی شروع ہوجاتی ہے۔

دیوانگی مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ جسمانی اور روحانی دونون قسم کا ہیجان طبیعت مین پیدا ہوتا ہے اور مریض کے حرکات مین ہر وقت تغیر ہوتا رہتا ہے۔ کبھی تو وہ بدمزاج اور غضبناک خطرناک مغرور خوش محظوظ ہرزہ گو اور شہوت پرست ہے کبھی خودکشی اور قتل پر آمادہ کبھی بالکل بے ضرر اور چپ چاپ۔ کبھی تو وہ گالیان یا فحش بک رہا ہے کبھی وہ توبہ کر رہا ہے اور ہاتھ جوڑ رہا ہے بعض مریض اقسام کے قاذورات اور خس وخاشاک لاکر ایک وقت اپنے حجرے مین جمع کرتے ہین اور دوسرے وقت اوسکو ہوا مین اوڑا دیتے ہین یا کہا جاتے ہین۔ بعض علانیہ اور نہایت بیحیائی کے ساتھ جلق لگاتے ہین۔

توہمات تخیلات اور تصورات یہ سب دیوانگی مین بہت عام ہین اور انکا بڑا اثر مریض کے افعال اور گفتگو پر پڑتا ہے۔ لیکن یہ تصورات اور توہمات ہمیشہ بدلتے رہتے ہین اور دوبارہ عود نہین کرتے اور یہی فرق ہے دیوانگی اور مالیخولیا اور خاص دیوانگی کے تصورات مین۔

بعض امراض جسمانی اس قسم کے ہین جنہین اور دیوانگی مین فرق کرنا چاہیئے یہ امراض تین ہین (۱) ڈلیریم ٹریمنس (۲) مے ننگائی ٹس اور (۳) بخار کا ہذیان -

ڈلیریم ٹریمنس مین ایک اعصابی رعشہ ہوتا ہے جو دیوانگی مین نہین ہوتا - اس مرض کے توہمات اور تخیلات دردناک ہوا کرتے ہین - مریض کو یہ وہم ہوتا ہے کہ انواع اقسام کے جانور اوسکے ارد گرد ہین مثلاً سانپ بچھو شیر چیتا بھیڑیا کیڑے مکوڑے - یا یہ کہ بہوت پلید یا خود اوسکے دوست احباب اوسکا پیچھا کر رہے ہین - اس قسم کے جنون مین کبھی مریض کام کرنے کی طرف بھی مایل ہوتا ہے - قوے کی حالت پست ہوتی ہے - نبض ضعیف جلد سرد اور چیپچپی زبان مین رعشہ اور اوسپر ایک سفید تہ جمی ہوئی - علی العموم چند روز کے بعد مریض شفا پاتا ہے -

مے ننگ گائی ٹس اسمین زور شور اور بےچینی تھوڑی ہی دیر کے واسطے ہوا کرتی ہے - مجنون اپنے حجرے مین گھٹنون اور دونون ایک طرف سے دوسری طرف کو ٹہلتا پھرتا ہے - اس مرض کے اوایل مین بخار ہوا کرتا ہے - نبض پوری اور سریع آنکھین سرخ - پتلیان سکڑی ہوئی بعض اوقات دردسر - قشعریرہ اور صدمے بھی ہوا کرتے ہین - اس مرض مین جو ہذیان ہوتا ہے اوسمین زور شور نہین بلکہ مریض دبی آواز سے بڑبڑایا کرتا ہے اور اوسمین بیہوشی سے بیدار کیے جانیکی صلاحیت بھی ہوتی ہے -

مالیخولیا اس قسم کا جنون ہے جسمین طبیعت مغموم ہوتی ہے اور خودکشی کی طرف رجحان ہوتا ہے اس لفظ کے معنی غم کے ہین لیکن غم بیماری کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے - مریض کی صورت مغموم اور خیالات پست ہوتے ہین اور ہر وقت ایک مصیبت کا تصور اوسکے سامنے رہتا ہے - ہر ایک چیز طبیعت کو رنج دیتی ہے - چلنے پھرنے کھانے پینے کو مطلق جی نہین چاہتا - اسکو

ف٥ مے ننگائی ٹس - اوس مرض کو کہتے ہین جسمین دماغ اور نخاع کی غشاؤن مین ورم آجاتا ہے -

مالیخولیا سے سا ذج کہنا چاہیئے لیکن اسمین بہی توہمات اور تخیلات ہوا کرتے ہین - اس بیماری کے مریض اکثر اوقات دنون خودکشی کرنے کی تدبیرین سوچا کرتے ہین - جب مرض مزمن ہوگیا تو صورت بالکل غم کی ہوجاتی ہے اور ہر چیز سے مایوسی پیدا ہوتی ہے - مریض ہر وقت آنکھین نیچے کئے ہوے گوشون مین پڑا پہرتا ہے اور ملاقات سے بہاگتا ہے - کبہی تو وہ خاموش یا کم سخن ہوجاتا ہے اور کبہی اپنے غم کی داستان سُناتا ہے - یہ دونون علامات یکے بعد دیگرے ہوا کرتے ہین - اس مرض کی بے خوابی ایک خاص قسم کی ہوتی ہے - مریض بستر پر جاتا ہے اور چادر اوڑہکر سوتا بنجاتا ہے لیکن جاگتا رہتا ہے - جو کوئی مریض کے پاس ہو اوسکا خیال یہ ہوتا ہے کہ مریض خوب سویا - صحت جسمانی مین بہی فرق آجاتا ہے ہاضمہ بگڑجاتا ہے اور مریض کے جسم مین لاغری اور خون کی کمی ہوجاتی ہے -

ایک قسم کا مزمن مالیخولیا بہی ہوتا ہے - مالیخولیا اور دیوانگی دونون مین دماغ کام دیتا رہتا ہے اور متخیلہ انواع اقسام کے اشکال ذہن کے سامنے لاتا ہے - اوائل مرض مین مالیخولیا بہی دیوانگی کے مشل ہے علی الخصوص جب مریض اپنی خیالی مصیبتون کو چلّا چلّا کر بیان کرتا ہے لیکن مزمن صورتین مالیخولیا کی بالکل اختلال عقل کے مماثل ہین -

اختلال عقل ایک دماغی بیماری ہے جسمین کبر سن کی وجہ سے یا اور امراض کے بعد قوا دماغی یا تو بالکل سلب ہوجاتے ہین یا اونمین انحطاط آجاتا ہے - جیسا کہ مالیخولیا مین متخیلہ تیز ہوجاتا ہے اسی طرح سے اختلال عقل مین دماغی قوت بیٹہہ جاتی ہے - ذہن ضعیف ہوجاتا ہے خیالات بے ترتیب اور بہکے ہوے ہوتے ہین اور حافظہ مین فرق آجاتا ہے - مریض کو وقت مقام مقدار اقسام اور خواص اشیا کا ادراک باقی نہین رہتا - اس لفظ کا استعمال اب بمقابل پیدایشی سفاہت کے اوس قسم کی سفاہت کیواسطے ہوتا ہے جو اثنائے زندگی مین ہوگئی ہو -

اختلال عقل مین ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین عقل وشعور درست تھے اور کسی وجہ سے اوسمین اختلال آگیا ہے اور یہی بڑا فرق ہے اختلال عقل اور پیدایشی بلاہتہ مین - عموماً اختلال عقل کسی قسم جنون کے بعد ہوا کرتا ہے یعنی جنون کے نتایج مین سے ہے ابتدائی طور پر یہ مرض بہت شاذ ہے - اور یہ اکثر کسی صدمہ شدید کے بعد ہوجاتا ہے مثلاً کسی عزیز قریب کا مرجانا وغیرہ مختل العقل اشخاص کا مزاج بالکل بچوں کا سا ہوتا ہے اور وہ کسی بات پر قایم نہین رہتے نہ اونکو کسی چیز سے رغبت ہوتی ہے نہ نفرت - حافظہ مطلق نہین ہوتا سُنی ہوئی بات کو فوراً بھولجاتے ہین - سکون کی حالت مین چہرہ اصلی حالت پر ہوتا ہے اور اوسپر اوس قسم کے علامات جو دیوانگی یا مالیخولیا مین ہوتے ہین نہین پاے جاتے - لیکن مریض سے گفتگو کرنے کے ساتھ ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ عقل وشعور غایب ہین - مریض لباس مین اور صفائی جسم کی طرف سے بالکل بے پروا ہوجاتا ہے نہ کسی جوش طبیعت کے سبب سے بلکہ محض کاہلی کی وجہ سے - قوت ادراک بالکل سلب ہوجاتی ہے اگر اوہام توہمات اور تخیلات ہون بھی تو بالکل حماقت سے بھرے ہوے - گفتگو بالکل بے شعور بچون کی سی اور افعال لاطایل - محنت سے تنفر ہوتا ہے - کم الفاظ کا استعمال اور خاموشی آنکھین مطلق بے معنی - کثافت کی طرف رغبت اور جلق مین مبتلا - عموماً بھوک شدت کی ہوتی ہے اور بتدریج حالت مین انحطاط آتا جاتا ہے - لیکن اس مرض کے بھی بہت سے مدارج ہین -

صاف اور صریح صورتون مین تشخیص آسان ہے - قواے دماغی کا سلب ہوجانا اور اسبات کا معلوم ہونا کہ کسیوقت مین ہوش وحواس بجا تھے - شفا کا ہونا یا نہونا اسباب مرض پر موقوف ہے بعض صورتون مین شفا ہوتی ہے اور بعض مین روز بروز مریض کی حالت بدتر ہوتی جاتی ہے -

اگر اختلال عقل اسطرح پر ہوا ہے کہ پہلے بخار ہوا ہے اور بخار کے بعد دیوانگی اور اوسکے بعد اختلال عقل تو شفا کی امید بہت زیادہ ہوتی ہے -

کم سن اشخاص مین بعض اوقات اختلال عقل دفعۃً کسی صدمہ یا خوف یا فکر کے سبب سے ہوجاتا ہے - ایسی صورتون مین مریض اپنے بستر پر پڑجاتا ہے اوسکو کسی چیز کی خبر نہین رہتی - اور بول و براز بستر ہی پر کرتا ہے - لیکن ان صورتون مین ہمیشہ شفا کی امید ہوتی ہے -

بلاہت - ایک پیدایشی مرض ہے جسمین قواے دماغی نے کبھی بروز ہی نہین کیا ہے یا اونمین اسدرجہ کا نشو و نما نہین ہوا ہے کہ بدنصیب مریض اپنے ہم عمرون کے برابر اشیاء خارجی سے واقفیت حاصل کرسکے - قواے دماغی یا تو پیدائش ہی کے زمانہ سے یا محض طفولیت مین بلانشو و نما رہ گئے ہین - اس مرض مین اکثر کاسہ سر کی صورت بھی اور کبھی ہیأت جسمانی بھی بدلی ہوئی ہوتی ہے - سر چھوٹا پیشانی بالکل کج اور چاند چپٹی اور سطح ثقل سماعت اور ڈھیرا پن بھی اکثر اس مرض کے ساتھ ہوتا ہے -

ابلہ مین علامات مرض اوس عمر مین سے شروع ہوجاتے ہین جب کہ قواے دماغی مین نشو و نما نہین ہوا ہے اور شاید اوسکی ساری عمر ان قوا کی حالت ویسی ہی رہتی ہے - صاف اور صریح صورتو مین حافظہ کم ہوتا ہے اور سمجھ اوس سے بھی کم اگرچہ مریض مین کائیان پن اور شرارت ہوا کرتی ہی اور عادتین اوسکی کثیف ہوتی ہین - خفیف صورتون مین تھوڑی بہت سمجھ اور قوت استدلالیہ ہوا کرتی ہے - تعلیم کے زور سے وہ اپنے خیالات کو اشارات کے ذریعہ سے بیان کرنے لگتا ہی لیکن اوسکی قوت تکلم ہمیشہ ناکامل حالت مین رہتی ہے - ابلھون کے افعال اوسی قوت متحرکہ سے منتج ہوتے ہین جو ادراک خارجی کی وجہ سے جوش مین آتی ہے - ایک قسم کے ابلہ ایسے ہین جنکو مجہول کہنا چاہیئے - انکے جسم اکثر بے ڈول اور ٹیڑھے ہے چہرے بدہیئت ہونٹ موٹے اور اولٹے ہوے - دانت اونچے نیچے ناہموار اور کرم خوردہ اور کان بڑے اور بدصورت ہوتے ہین ان اشخاص کے سر اکثر بڑے ہوتے ہین اور اونکی طبیعتین مغموم اور مجہول لیکن بعض اوقات

آشفتہ اور خطرناک - ایک اور قسم ابلہون کی ہے جنکو ڈاکٹر آئرلین نے مضطرب کے نام سے تعبیر کیا ہے - یہ اشخاص تیز اور بے چین ہوتے ہین اور ہنستے روتے اور اشارے کرتے ہوئے دوڑتے پھرتے ہین - انہین کبھی کبھی غصہ کا ہیجان ہوتا ہے اور یہ اکثر حملہ کیا کرتے ہین - انکے سر اکثر اوقات چھوٹے اور سڈول ہوتے ہین -

سفاہت (امبسی لیٹی) بھی ایک قسم کی بلاہتہ ہے جسکا ظہور طفولیت مین ہوتا ہے اور جسمین قواے دماغی طفولیت سے اخیر تک بلا نشوونما رہتے ہین - اسکو بھی ایک خفیف قسم بلاہتہ کی سمجھنا چاہئے اور بعض صورتون مین انہین امتیاز کرنا نہایت مشکل ہے - تعلیم کے بعد فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ ابلہ بمشکل تعلیم پذیر ہوتا ہے برخلاف اسکے سفیہ ایک ادنی درجہ کی تعلیم حاصل کر لیتا ہے - لیکن یہ دونون مرض ایک دوسرے کی طرف مستحیل ہوجاتے ہین اور بڑے قسم کے سفیہ ادنی درجہ کے ابلہ بنجاتے ہین - ڈاکٹر گاہی کی راے ہے کہ ان دونون امراض مین فرق اسیقدر ہے کہ سفیہ مین قوت تکلم ہوتی ہے اور ابلہ مین یہ قوت مفقود ہے - علی العموم ابلہ کا جسم زیادہ تر بیڈول اور ٹیڑھا اور ناقص ہوا کرتا ہے - اکثر سفہا مین قوت دماغی اور اخلاقی دونون کم ہوتی ہین - اور انہین علم حاصل کرنے کی اور یاد رکھنے کی قوت محدود ہوتی ہے وہ رسم و رواج تمدن اور احکام الہی یا قانونی کے سمجھنے کی صلاحیت نہین رکھتے اور اپنے شہوات کو روک نہین سکتے - لیکن انہین ایک مستثنے گروہ ہے جسمین اخلاقی نیک و بد تمیزی نہین پائی جاتی اور ایک بڑا گروہ اس قسم کا جسکی دماغی حالت اعلی درجہ کی ہے لیکن روزمرہ کے کاروبار دنیاوی سے مطلق بہرہ نہین ہے -

جسطرح سے دیوانگی کی تین قسمین ہین عقلی اخلاقی اور عام اسیطرح سفاہت کی بھی تین قسمین ہین عقلی اخلاقی اور عام - لیکن جو قسم زیادہ تر پائی جاتی ہے اور جسکا تعلق زیادہ تر ہمارے علم سے ہے وہ اس قسم کی سفاہت ہے جسمین عقل اور اخلاق اور کاروبار دنیاوی انجام دینے کی صلاحیت مین فرق

آ جاوے - سفہا تعلیم کے ذریعہ سے معمولی لکھنا پڑہنا سیکھ لیتے ہین اور بعض علم موسیقی اور نقشہ نویسی اور دستکاری کے فنون مین بہی ماہر ہوجاتے ہین لیکن وہ اپنے علم و واقفیت سے پورا فایدہ نہین اوٹھا سکتے - بعض مریض متلون المزاج ہوتے ہین اور اونمین کسی ایک امر پر ذہن قایم کرنے کی صلاحیت نہین ہوتی - بعض محنتی اور ضابط ہوتے ہین - بعض ایسے ہوتے ہین کہ سوا سخت قسم کی مزدوری کے اور کوئی کام اون سے نہین ہوتا اور بعض دوسرون کی مدد اور صلاح سے انتظام جایداد تک کر سکتے ہین کیونکہ وہ روپیہ کی قیمت کو سمجھتے ہین اور اپنی معلومات کو ظاہر کر سکتے ہین - لیکن انمین یہ صلاحیت نہین ہوتی کہ کسی سخت وقت مین کام کر لیجاوین اور نہ اونمین زیادہ دیر تک کسی ایک امر مین بحث کی قوت ہے - علی العموم تو سفہا بے پروا غافل اور آوارہ ہوتے ہین اور ذہن کو کسی چیز پر زیادہ دیر تک قایم کرنے کی صلاحیت نہین رکھتے - عوام الناس مین یہ بیچارے ہر شخص کے ریش خندی اور تمسخر کے ہدف بنجاتے ہین - بعض کا بالوجود شر انجوار اور بدمعاش ہوجاتے ہین اور گدائی کا پیشہ اختیار کرتے ہین - بعض بہت ہی خفیف اشتعال طبع سے غضب مین آجاتے ہین اور بلا سبب نقصان رسانی کے مرتکب ہوجاتے ہین (مثلاً آتش زنی زنا بالجبر یا قتل عمد)

سفیہ اخلاقی بالکل آزاد رہتا ہے - اور چونکہ اوسکی عقل ہوش بجا ہین وہ کسی قسم کے توہمات مین مبتلا نہین ہوتا ثبات عقل کی وجہ سے ایسے اشخاص کی نسبت خلل دماغ کو قانوناً ثابت کرنا ناممکن ہوتا ہے - نقص اخلاقی جو اونکی اصلی بیماری ہے اوسکا ثبوت بلا اونکی حالت روزمرہ کے معلوم کئے ہوئے ثابت نہین ہوسکتا اور حالت روزمرہ وہ چیز ہے جسکا ہاتھ آنا مشکل ہے اور اکثر اوقات یہ حالت نہایت کوشش کے ساتھ چھپائی جاتی ہے -

مجانین کا فالج بہی ایک دماغی بیماری ہے جسمین بتدریج عضلات پر حکومت جاتی رہتی ہی شاید اسکا باعث دماغ کے بہورے[۱] مادہ کا سخت ہوجانا اور اغشیہ دماغی کا موٹا اور آپسمین ملصق ہوجانا ہوا کرتا ہے

یہ مرض تین سال سے زیادہ نہین رہتا اور بعض اقسام جنون علی الخصوص دیوانگی کے بعد ہوا کرتا ہے۔ لیکن خود بخود بھی ہوجاتا ہے۔ اسمین بتدریج عضلات پر حکومت جاتی رہتی ہے اور ترتیب افعال[۵۷] مین فرق ہوجاتا ہے۔ اسکے ساتھ توہمات اور خیالات کی تبدیلی ہوتی ہے اور مرض اختلال کی طرف منجر ہوجاتا ہے۔

عضلات کی جسامت اصلی حالت پر ہوتی ہے۔ لیکن رعشہ اور بے ترتیبی پہلے چہرہ زبان اور ہونٹون سے شروع ہوتی ہے خصوصاً تلفظ مین۔ چونکہ عضلات تکلم پر حکومت نہین ہوتی مریض کے کلام مین رکاوٹ ہوتی ہے۔ ہونٹ اور زبان مین رعشہ ہوتا ہے اور زبان باہر نہین نکلتی نگلنا دشوار ہوجاتا ہے اور تھوک ٹھڈی سے نیچے ٹپکتا ہے۔ لیکن جس وقت بند کی جاوین تو اونمین رعشہ ہوتا ہے اعضا مین حرکت کیے ساتھ رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ کل وہ افعال جنمین ترتیب عضلاتی کی ضرورت ہے دشوار ہوجاتے ہین۔ تلوون کے گُھجانے سے پاؤن کا کھینا موقوف ہوجاتا ہے۔ چہرے کے عضلات کے مفلوج ہوجانے سے چہرہ گر پڑتا ہے اور منھ کا دہانہ لٹک پڑتا ہے۔ براز خطا ہوجاتا ہے اور بالآخر مریض کو ایک لفظ بھی بولنے کی طاقت نہین رہتی اور وہ ہر وقت دانت پیسا کرتا ہے۔ اس اخیر حالت مین حرکت بالارادہ بالکل سلب ہوجاتی ہے اور مریض مضغۂ گوشت کی طرح سے پڑجاتا ہے اور بالآخر اوسکا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

---

[۵۷] ترتیب افعال ایک اصطلاح ہے جس سے مراد کئی افعال جسمانی کا ملکر ایک نتیجہ پیدا کرنا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی اونگلی مین شہد کی مکھی چمٹ جاوے اور کاٹے تو وہ نہ فقط اپنے ہاتھ کو کھینچے گا بلکہ زور سے جھٹکے گا بھی تا کہ مکھی چھوٹ جاوے۔ اس حرکت مین کئی ایک عضلات کام مین آتے ہین اور اونکی ترتیب کی وجہ سے اخیر نتیجہ پیدا ہوتا ہے جس وقت مرض دماغی کی وجہ سے عضلات پر حکومت جاتی رہتی ہے تو اونکے افعال مین ترتیب بھی باقی نہین رہتی۔

شروع ہی سے دماغ مین خلل پیدا ہوتا ہے اور توہمات دولت یا قوت جسمانی کے متعلق ہوا کرتے ہین

زچگی کی دیوانگی فوراً بعد وضع حمل کے شروع ہوتی ہے اور اسمین سخت سرسام اور ہذیان اور تخیلات ہوتے ہین اکثر اوقات شوہر سے نفرت اور نوتولد بچے کو مار ڈالنے کا ارادہ ہوا کرتا ہے۔ عموماً اس مرض مین شفا ہوجاتی ہے لیکن اگر خاندان مین جنون ہے تو ڈرنا چاہیئے۔کیونکہ ایسی صورت مرض باقی رہ جاتا ہے۔مریض کو بیخوابی اور بیچینی اور اور علامات دیوانگی کے ہوتے ہین۔

بلوغ کا جنون بھی کبھی دیکھا گیا ہے۔اسکی تشخیص مین بڑی احتیاط چاہیئے اور اکثر اوقات غلطی تشخیص کی وجہ سے علاج مین بڑی بے اعتنائی ہوئی ہے۔اس جنون مین نہایت درجہ کا جوش و خروش طبیعت مین ہوتا ہے اور خواہش مجامعت حد سے بڑھ جاتی ہے اور طبیعت نقصان رسانی اور عجب کی طرف مایل ہوجاتی ہے۔بلوغ کے زمانہ مین جب کبھی طبیعت مین کوئی تغیر واقع ہو تو اوسپر بڑی توجہ کرنی چاہیئے۔اگر بے خوابی ہے تو اوسکا اثر دماغ پر پڑنے کا خوف ہے۔عموماً ابتدا اس سے ہوتی ہے کہ مریض کی بھوک بے قاعدہ ہوجاتی ہے عام ضعف اور خون کی کمی ہوتی ہے۔اگر یہ مرض موروثی نہین ہے یا علامات شدید نہین ہین تو نتیجہ علاج برخلاف نہین ہوتا۔

کلائی میاکٹرک انسانٹی (یعنی جنون مختص الوقت) مردون مین پچاس اور ساٹھ اور عورتون مین چالیس اور پچاس سال کے بیچ مین ہوا کرتا ہے اور اوسکی قسم مالیخولیا ہوا کرتی ہے یہ جنون بتدریج شروع ہوتا ہے اور اوسکی ابتدا بیخوابی یا کسی آیندہ مصیبت کے خوف (یہ خوف خیالی کیون نہو مذہبی یاس یا تخیلات سے ہوا کرتی ہے۔غذا سے نفرت اور طبیعت خودکشی کی طرف مایل ہوتی ہے۔اگر جوش و خروش ہو بھی تو تھوڑی دیر رہتا ہے۔اس مرض مین اکثر بے انتہا لاغری

اور خون کی کمی ہوا کرتی ہے اور زیادہ تر امید شفا نہین ہوتی اور اگر ایک یا دو سال کے اندر شفا ہوی بھی تو مرض اختلال عقل مین مستحیل ہوجاتا ہے -

پیری کا جنون - ایک قسم کا اختلال عقل ہی جو ایسے اشخاص مین ہوتا ہے جنکی تمام عمر اچھی طرح سے اور صحت کے ساتھ کٹی ہے لیکن بڑہاپے مین وہ ٹوٹ گئے ہین - حافظہ کا جاتا رہنا کبھی کبھی طبیعت مین جوش اور مہمل خیالات اسکے علامات ہین - مریض ہر بات پر لڑ پڑتا ہے اور تقریر کرنے لگتا ہے لیکن بتدریج اوسکو اختلال عقل ہوجاتا ہے - بعض اوقات علامات مین چند روز کے واسطے اور کبھی زیادہ زمانہ تک کمی ہوجاتی ہے اور مریض گویا اچھا ہوجاتا ہے - بعض اوقات اعصاب پر جلد اثر پڑتا ہے اور اوسوقت مین یہ مرض مجانین کے فالج کا مماثل ہوجاتا ہے اخیر مدارج مین کیا بلحاظ جسمانی علامات کے اور کیا بلحاظ روحانی علامات کے یہ دونون مرض بالکل ایک دوسرے کے مماثل ہین اور تشخیص کا دارمدار اسی پر ہوگا کہ آیا شروع مین عام فالج ہوا تھا یا نہین - فالج مجانین کے مریضون کی عمر کم ہوتی ہے -

## الکُہل کا جنون

الکُہل کے جنون مین سب سے زیادہ عام وہ دیوانگی ہے جسکو ڈلیریم ٹریمنس کہتے ہین لیکن علاوہ اسکے اور بھی بعض امراض دماغی الکُہل کے استعمال سے ہوا کرتے ہین جنکا ذکر ضرور ہے -

(۱) الکُہل کے کثرت استعمال سے اکثر طبیعت مین اوداسی اور آوازہ کے تخیلات پیدا ہوتے ہین اور اس حالت مین مریض اکثر قتل عمد یا خودکشی کا مرتکب ہوجاتا ہے - کبھی کبھی معمولی دیوانگی یا مالیخولیا بھی ہوجاتا ہے - لیکن ان صورتون مین توہمات اکثر اوسی قسم کے ہوتے ہین جیسے ڈلیریم ٹریمنس مین اور مرض کا دورہ بھی مختصر ہوتا ہے -

(۲) تدریجی اختلال عقل جسکے ساتھ فالج بہی ہو ایک عام نتیجہ کثرت استعمال الکُحل کا ہے اور اکثر اون عورتون مین ہوتا ہے جو خفیہ طور پر پینے کی عادی رہے ہین - اس مرض کے علامات بالکل فالج مجانین کے علامات سے ملتے ہوئے ہین -

(۳) ڈیپسومینیا یعنی پینے کا جنون قانوناً فتور عقل کی تعریف مین نہین آتا ہے اور اسکے مریض قانوناً اپنے افعال کے جوابدار سمجھے جاتے ہین - اس مرض مین ہر وقت خواہش پینے کی ہوتی ہے اور جب تک زیادہ مقدارون مین الکُحل نہ پی جاسے یہ آگ نہین بجھتی - حقیقت مین مریض کی حالت بالکل مجانین کی سی ہوتی ہے اگرچہ قانون اوسکو مجنون قرار نہین دیتا - کالیان بکنا جھوٹ بولنا دغابازی اور خفیف الحرکاتی اس مرض کے لوازمات سے ہین -

یہ امر اب مسلم ہے کہ ایک معتد بہ فیصدی صورتین جنون کی کثرت استعمال الکُحل کے سبب سے وقوع مین آتی ہین اور فتور عقل کے کمشنرون نے اسکو ۱۴ فیصدی ٹھہرایا ہے -

نقرس اور وجع مفاصل کا جو مادہ جسم مین ہوتا ہے یہ بہی کبھی کبھی جنون پیدا کر دیتا ہے لیکن ایسی صورتون مین گویا ایک مرض دوسرے مین مستحیل ہو جاتا ہے یعنی دیوانگی کے زمانہ تک جس عضو مین درد تہا وہ چنگا ہو جاتا ہے - اس قسم کی دیوانگی تین ہفتہ سے زیادہ نہین رہتی -

سیسے کی زہر خورانی سے بہی دیوانگی یا اختلال عقل ہو سکتا ہے - اسی سم سے تمام علامات فالج مجانین کے پیدا ہوتے ہین اور کیا عجب ہے کہ یہ اس فالج کے اسباب مین سے ہو - سیسے ہی سے مرگی اور مرگی کے نتائج بہی پیدا ہو جاتے ہین -

مرگی اور جنون بلحاظ اسباب کے ایک دوسرے سے ملے ہوے ہین - مرگی اونہین اشخاص مین ہوتی ہے جنکے اعصاب ماؤف ہین اور اگر چھوٹے بچون مین ہو تو یہ اکثر ابلہ یا سفیہ ہو جاتے ہین -

بار بار مرگی کا دورہ دماغ کو ضعیف کرتا ہے اور ممکن ہے کہ دورہ سے پہلے تخیلات بہی ہون اور ہر ایک

دورہ کے بعد ایک بیخودی کی حالت ہو۔ اس حالت مین مریض بعض اوقات چلتے پھرتے اور ایسے افعال کرتے ہین جیسے وہ شخص جسپر مسمریزم کا عمل کیا گیا ہو۔ کبھی مرگی کے دورہ کے بعد طبیعت مین سخت جوش پیدا ہوتا ہے اور مریض جرایم شدیدہ کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ دورہ کی جگہہ پر کبھی مرض دماغی ہوجاتا ہے۔ ایسی صورتون مین مریض جس کام مین مشغول ہو اوسکو کرتے کرتے بلاارادہ اور بیخودی کی حالت مین کچھہ اور قسم کے حرکات کرنے لگتا ہے اور اسکا دورہ بھی ہمیشہ مرگی کے صدمہ کا سا ہوتا ہے۔

بخار کے بعد بھی اکثر اوقات ضعف دماغ پیدا ہوجاتا ہے اور مقدار ضعف بخار کی سختی پر نہین موقوف ہوتا۔ اس قسم کا ضعف اکثر ٹائیفائیڈ کے بعد ہوا کرتا ہے اور مریض کا حافظہ جاتا رہتا ہے۔ اور کبھی جوش بھی ہوتا ہے۔ جو اشخاص نازک مزاج ہین اونمین بخار کے سرسام کے بعد ممکن ہے کہ خفیف سی دیوانگی پیدا ہوجاوے۔

اگر دھوپ کے سبب سے جنون ہو تو یہ اکثر دیوانگی کی صورت مین ہوتا ہے اور اوسکے بعد اختلال عقل ہوجاتا ہے۔ ان صورتون مین شفا کی امید کم ہے۔ لیکن اس دیوانگی کو اوس سرسام اور تخیلات سماعت و بصارت سے نہین مخلوط کرنا چاہیئے جو بعض بخارون مین اور کبھی کبھی نیومونیا (ورم شش) مین دفعۃً ہوجاتا ہے۔ اس قسم کا ہرج محض چند روزہ ہوتا ہے اور بہت جلد جاتا رہتا ہے فی الواقع وہ ایک قسم کا سرسام ہے جو اوس خاص مرض کے علامات مین سے ہے۔

مندرجہ بالا اقسام جنون کے وہ ہین جنکو فہرست امراض نے تسلیم کیا ہے لیکن انکے سوا بعض امراض ایسے ہین جنکے اثنا مین جنون کا ہوجانا ممکن ہے اور اونکا اب ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) تھائی سس پلمونےلس یعنی شش کی سل۔ اس مرض کے اخیر مین بعض اوقات جنون ہوجاتا ہے۔ اس جنون کے علامات بالکل دیوانگی کے مماثل ہوتے ہین۔

(۲) امعا کے کیڑے بہی بعض اوقات دماغ پر اثر ڈالنے سے جنون پیدا کردیتے ہین یہی کیڑے کبہی کبہی مرگی کے بہی باعث ہوتے ہین -

(۳) سر پر چوٹ کا لگنا بہی بعض اوقات جنون پیدا کرتا ہے - یہ جنون یا تو از قسم دیوانگی ہوا کرتا ہے یا از قسم اختلال عقل یا دونون ملکر - نتیجہ علاج اسپر موقوف ہے کہ چوٹ کسقدر لگی ہے -

اگرچہ اس باب مین چند اون امراض کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جو جنون سے پہلے ہوتے ہین لیکن اور امراض بہی دل وامعا وجگر و گردہ و رحم کے ایسے ہین جنکی وجہ سے بعض اوقات جنون ہوجاتا ہے - امراض شہوانی بہی بعض اوقات اس قسم کا اختلال دماغی پیدا کرتے ہین جو جنون کے مثل ہوتا ہے -

ایک قسم جنون کی اور باقی رہ گئی جسکا ذکر ہمیشہ کتابون مین ہوتا ہے - یہ مانومے نیا یعنی خاص دیوانگی ہے جو ایک ہی خیال تک محدود ہوتی ہے اور مریض کو ایک خاص قسم کا وہم ہوتا ہے جسکی بنا پر وہ استدلال کرتا ہے اور اوسکے مطابق عمل کرتا ہے مثلاً یہ وہم ہوجانا کہ میرا جسم شیشے کا ہے اور ہر ایک چیز سے بدن چراتے پہرنا - بجز اس خاص وہم کے اوسکی حالت بالکل صحیح اور تندرست اشخاص کی سی ہوتی ہے اور وہ بالکل ہوش وحواس کی باتین کرتا ہے - اور اسی وجہ سے اس قسم کے جنون کی تشخیص کرنا بعض اوقات نہایت دشوار ہوتا ہے - خاص دیوانگی کے مریض کا چہرہ اکثر اوقات بشاش ہوتا ہے اور آنکھون مین چمک ہوتی ہے - بعض اوقات وہ خوش ہوتا ہے اور کبہی بدمزاج اور پرشور -

# باب سوم

## جنون مین قانونی جوابدہی کہان تک ہے

باب گذشتہ مین جنون سے بحث بلحاظ طب کے کی گئی تھی اس باب مین اوسکے قانونی نتایج سے بحث کی جاوے گی۔

مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۸۴ مین لکھا ہے کہ "کوئی فعل جرم نہین ہے جسکو ایسا شخص کرے جو کرتے وقت فتور عقل کے سبب سے اپنے فعل کی ماہیت یا یہ جاننے کا قابل نہو کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے" پس معلوم ہوا کہ محض جنون جسکی تعریف باب گذشتہ مین کیگئی کافی نہین ہے اور مجرم کو نتایج جرم سے بری ہونے کے لئے فتور عقل کا ثابت کرنا ضرور ہے۔ بہت سی قسمین جنون کی ہین جنمین ایسا فتور عقل نہین ہوتا کہ مریض حق و ناحق مین فرق نہ کر سکے۔ مثلاً وہ اشخاص جنکو خاص قسم کی دیوانگی ہے یا جو تصورات اور توہمات مین مبتلا ہین۔ پندرہ سال کا عرصہ ہوا مدراس پریسیڈنسی مین ایک افسر تھے جنکو کبھی کبھی ایک خاص قسم کا توہم ہوا کرتا تھا وہ وہم یہ تھا کہ مین چاپدان ہون وہ اپنے ہاتھ کو کونے پر رکھہ کر دوستون سے کہتے تھے کہ ڈہال کر چاے پیو اور کل امور مین اونکے ہوش حواس درست تھے۔ پس اگر اس قسم کا شخص کسی جرم قتل عمد کا مرتکب ہو تو اوسکے واسطے ایک خاص جنون کا ہونا کوئی عذر نہین سمجھا جاوے گا۔ اوسکو اس قسم کا فتور عقل ہونا چاہیے کہ وہ اپنے فعل کی حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت نرکھتا ہو۔

فتور عقل ملزم جرم کو دو طرح سے بری کرتا ہے (۱) ارتکاب جرم کے وقت اوسکا فاتر العقل

ہونا اور (۲) عدالت مین جوابدہی کرتے وقت اوسکا فاتر العقل ہونا۔

مجموعۂ تعزیرات ہند کی دفعہ ۸۴ کا منشا یہ ہے۔ فرض کیا جاوے کہ کسی شخص نے کوئی ایسا فعل کیا ہے کہ اگر وہ باحواس ہوتا تو اوسکا فعل جرم کی تعریف مین آتا مثلاً زید نے بکر کو قتل کیا۔ اور یہ بہی ثابت ہوئے کہ زید بکر کو قتل کرتے وقت مجنون تہا۔ پس زید اس جرم کی سزا سے بری سمجہا جاوے۔ اگر وہ بوجہ جنون کے مذکور ذیل درجہ تک ناقابل تہا۔ یعنی۔

(۱) اس درجہ تک کہ وہ اپنے فعل کی ماہیئت جاننے کے قابل نہ تہا مثلاً اگر زید نے بکر کو اس وہم سے مارا کہ وہ کسی درندہ کو مار رہا ہے یا مٹی کے گہڑے کو توڑ رہا ہے۔

(۲) اس درجہ تک کہ وہ جاننے کے قابل نہ تہا کہ وہ کوئی ناجایز یا خلاف قانون فعل کر رہا ہے مثلاً اگر زید بکر کو مارتے وقت اس وہم مین ہو کہ بکر اوس پر جان لینے کی نیت سے حملہ کر رہا ہے اس صورت مین زید کا جنون اوسکو اس امر کے جاننے کے ناقابل کردیگا کہ وہ کوئی فعل خلاف قانون کر رہا ہے کیونکہ اپنے وہم کی رو سے اوسکو قانوناً بکر کا قتل کرنا مباح تھا۔

برخلاف اسکے اگر یہ امر ثابت ہے کہ زید کا وہم یہ تہا کہ بکر نے اوسکے چال چلن پر حملہ کیا ہے تو اوسوقت وہ قتل کی سزا سے بری نہین ہوسکتا کیونکہ اگر بالفرض اوسکا وہم صحیح بہی ہو تو بہی اوسکا فعل خلاف قانون ہوگا۔ اور ایسی صورت مین اگر اوسکا خلاف نہ ثابت ہو تو احتمال یہی ہوگا کہ وہ اپنے فعل کی ماہیئت سے واقف تہا اور خلاف قانون عمل کر رہا تہا۔

پس معلوم ہوا کہ جرائم کے نتائج سے برات حاصل کرنے کے لئے فتور عقل کامل ہونا چاہئے لیکن بار ثبوت اسکا خود ملزم کے اوپر ہے۔ یہ مسئلہ جہانتک اسکا تعلق انگلستان کے قانون سے ہے مقدمہ سرکار بنام مکناٹن مین بہت تشریح کے ساتھ طے کیا گیا ہے۔

”ہر ایک صورت مین جوری سے یہ کہدینا ضرور ہے کہ ہر ایک شخص کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے

کہ وہ باہوش ہی اور اسقدر عقل رکھتا ہے کہ اپنے کیئے ہوئے جرایم کا ذمہ دار سمجھا جاویگا الاّ یہ کہ اسکا خلاف اطمینان کے ساتھ ثابت ہوجاوے اور مجنونیت کا عذر اسیوقت مین بکار آمد ہو سکتا ہے جب کہ ثابت ہو جاوے کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم مین بوجہ مرض دماغی کے ایسا فتور عقل تہا کہ اپنے فعل کی ماہئیت اور حقیقت کو نہین جان سکتا تہا اور اگر جانتا بہی تہا تو یہ نہین جانتا تہا کہ اوسکا فعل خلاف قانون ہے۔ اس اخیر امر کے متعلق جوری سے عموماً یہ سوال ہوتا ہے کہ آیا ملزم ارتکاب فعل کے وقت حق وناحق مین امتیاز کر سکتا تہا یا نہین اور اگرچہ اس سوال کے جواب مین جوری سے بہت کم غلطی ہوتی ہے لیکن زیادہ تر عمدہ طریقہ سوال کا یہ ہے کہ خاص اوس فعل کے متعلق سوال کیا جاوے اور پوچہا جاوے کہ آیا ملزم اوس خاص فعل کے روا یا ناروا ہونے کو سمجہتا تہا یا نہین۔ اس قسم کا سوال بہی کہ آیا ملزم ارتکاب فعل کے وقت قانون ملک سے واقف تہا یا نہین جوری کو شبہہ مین ڈال سکتا ہے اور یہ خیال پیدا کرا سکتا ہے کہ قانون ملکی کا علم سزایابی کے واسطے ضرور ہے حالانکہ قانونی اصول یہ ہے کہ ہر شخص کی نسبت مفروض ہے کہ وہ قانون سے واقف ہے خواہ اوسکے علم کا ثبوت پیش ہو یا نہو۔ اگر ملزم کو یہ معلوم تہا کہ اوسکا فعل نادرست تہا اور وہ فعل خلاف قانون ملکی بہی ہو تو اوسکو ضرور سزا ہوگی اور اسی وجہ سے عام طریقہ کارروائی یہ ہوتا ہے کہ اس امر کا قرار دینا کہ آیا ملزم اسقدر ہوش وحواس رکھتا تہا کہ وہ اپنے فعل کے بیجا ہونے کو جانے جوری کے اوپر چہوڑ دینا چاہیئے اور یہی درست طریقہ ہے۔ جج کا کام فقط اسیقدر ہے کہ وہ ہر ایک مقدمہ کے حالات کو اچھی طرح سے جوری کے ذہن نشین کردے تاکہ جوری کو اس امر کے فیصلہ مین پوری مدد ملے"۔

اسی مقدمہ مین جنون اور فتور عقل مین فرق نہایت تصریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے صاحبان جج فرماتے ہین۔ "ہماری راے مین بلحاظ ذمہ داری نتایج جرایم مجنون کو اوسی حالت مین سمجہنا چاہیئے

کہ گویا وہ امر جسکا اوسکو وہم ہے فی الواقع موجود ہے مثلاً اگر اوسکا وہم یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص قتل کی نیت سے اوسپر حملہ کر رہا ہے اور وہ ایسے شخص کو مار ڈالے تو وہ بری الذمہ سمجھا جاویگا لیکن اگر اوسکا وہم یہ ہو کہ مقتول نے اوسکے چال چلن یا مال کو نقصان عظیم پہنچایا ہے اور اوسکے انتقام مین اوسنے مقتول کو مارا ہو تو وہ سزا پاویگا" البتہ سزا کی قسم اور مدت مقدمہ کے مجموعی حالات کے لحاظ سے ہوگی اور ممکن ہے کہ قصاص کی سزا نہ دی جاوے۔

واقعات کا اثر سزا پر کہان تک پڑتا ہے اسکی ایک عمدہ مثال نشے کی حالت ہے قانونی مسئلہ یہ ہے کہ محض نشے مین ہونا (جسوقت کہ یہ حالت ملزم کی اوسکے علم اور ارادہ سے ہوئی ہو) اوسکو نتائج جرایم سے بری نہین کرتا۔ لیکن خاص صورتین ایسی ہوسکتی ہین (مثلاً جن جرائم مین ارادہ جزو اعظم سمجھا جاتا ہے) جنمین بلحاظ واقعات کے ملزم کو اخیر درجہ کی سزا نہ دی جاوے۔ مثلاً اگر کوئی شخص نشے کی حالت مین کسی کو گھونسا مارے اور وہ مرجاوے تو ملزم کو اس امر کے ثابت کرنے کا موقع دیا جاویگا کہ اوسکا ارادہ قتل کا نہ تھا اور اوسکا جرم قتل عمد نہین سمجھا جاوے گا بلکہ قتل انسان مستلزم سزا۔ انگلستان کے قانون مین یہ مسئلہ نہایت صاف اور صریح طور سے دکھایا گیا ہے البتہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۸۶ اسقدر صاف نہین ہے۔ "جن حالتون مین کوئی فعل جسکا ارتکاب ہوا ہے جرم نہین ہے سوائے اوس حالت کے کہ وہ کسی خاص علم یا نیت سے کیا گیا ہے اون حالتون مین اوس شخص کے ساتھ جو نشہ کی حالت مین اوس فعل کا ارتکاب کرے اوسیطرح عمل کیا جایگا کہ گویا اوسکو وہی علم تھا جو اوسکو نشہ نہونے کی حالت مین ہوتا بجز اسکے کہ وہ شے جس سے اوسکو نشہ ہوا اوس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اوسکو دی گئی ہو"۔ اس دفعہ کی منشا کی حرف بحرف تعمیل محالات سے ہے۔ اسٹارلنگ نے ایک مقدمہ لکھا ہے (سرکار بنام رام سہای بہر ویکلی رپورٹر ۶۴؁ء مقدمات فوجداری نمبر ۲۴) جسمین یہ امر فیصل ہوا ہے کہ حالت نشہ مین باہم

دنگے کی صورت مین اگرچہ بالارادہ نشہ مین ہونا جرم کی تخفیف نہین کرتا لیکن اس حالت کا اثر البتہ ارادہ پر ضرور پڑتا ہے" اسٹارلنگ ایک اور صورت بہی فرض کرتا ہے جسمین ایک شخص حالت نشہ مین جعلی نوٹ فروخت کرتا ہے جسکو وہ ثبات عقل کی حالت مین فروخت کرتا یا نہ کرتا - ایسی صورت مین ظاہر ہے کہ" قانون ایک ایسے شخص کی طرف جو نشہ مین ہے بہ نسبت اوسکے جو ثابت العقل ہے زیادہ ارادہ اور نیت کو نہین منسوب کریگا اور پیروکار کو واقعات کی رو سے ارادہ اور نیت کا ثابت کرنا ضرور ہے اور عدالت اور جوری کو اختیار ہے کہ وہ ملزم کے نشہ مین ہونیکا لحاظ کرین یا نہ کرین"-

اگرچہ دفعہ ۸۶ کے الفاظ سے یہ منشا قانون کا نہین پایا جاتا لیکن فی الواقع ملزم کا نشہ مین ہونا نہ فقط تخفیف جرم کا باعث ہوسکتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ اوسکو بری کردے - دم دم کا خون کا مقدمہ جو اوایل ۱۸۹۰ء مین ہوا اسی کی ایک مثال ہے - اس مقدمہ مین تین سولجرون نے جنکا حالت نشہ مین ہونا ثابت ہوا ایک بنگالی پر بلا سبب حملہ کیا اور اوسکو ایک تالاب کے اندر پناہ لینے پر مجبور کیا - جسوقت وہ تالاب کے اندر تہا انمین سے ایک نے اوسکو گولی ماری پہلے تو تینون ملزمین کی نسبت جرم ثابت ہوا لیکن اپیل مین رہا ہوگئے کیونکہ اس امر کا قرار دینا مشکل تہا کہ ان تینون مین سے کون ذمہ دار گولی مارنے کا تہا-

جوابدہی کرنے کے وقت فتور عقل کے بارہ مین ضابطہ فوجداری کا منشا بہت صاف اور صریح ہے دفعہ ۴۶۴ و دفعہ ۴۶۵ مین لکہا ہے "کہ جب کوئی شخص ملزم فاتر العقل اور اسوجہ سے جوابدہی کرنے کے غیر قابل ہو" تو مجسٹریٹ جو تحقیقات یا تجویز مین مصروف ہو یا عدالت سشن یا ہائیکورٹ درصورتیکہ مقدمہ ان عدالتون مین پیش ہو پہلے اوس شخص کے فاتر العقلی کی تحقیقات کریگی اور اگر فاتر العقلی ثابت ہو تو مقدمہ ملتوی کردیا جاوے گا - دفعہ ۴۶۴ کی رو سے" مجسٹریٹ اوس شخص کا معائنہ ضلع کے صاحب سول سرجن یا دوسرے عہدہ دار صیغہ ڈاکٹری سے جسطرح

لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے کرایگا بعدازان سول سرجن یا دوسرے عہدہ دار صیغہ ڈاکٹری کو گواہ قرار دیکر اوسکا اظہار قلمبند کرے گا" - ان صورتون مین جس امر کی طرف مجسٹریٹ یا جج کو زیادہ تر توجہ چاہیئے وہ یہ ہی کہ فتور عقل اصلی ہی یا مصنوعی کیونکہ مصنوعی جنون اکثر اوقات سشن سپرد ہونے کے بعد بنایا جاتا ہے -

جو اشخاص گونگے اور بہرے ہین وہ بہی جوابدہی کی حالت مین قانون ہندوستان کی روسے مثل اشخاص فاترالعقل کے سمجھے جاتے ہین - البتہ ایسی صورتون مین دو امر کا نہایت احتیاط سے معلوم کرنا ضرور ہے (۱) آیا یہ معذوری اصلی ہے یا مصنوعی (۲) یہ معذوری اس درجہ کی ہے کہ ملزم فرد قرارداد جرم کے سمجھنے کے ناقابل ہے - اگر کوئی شخص فقط گونگا یا فقط بہرا ہو تو اوسکو "فرد قرارداد جرم سمجھائی جاسکتی ہے اور وہ جوابدہی کرسکتا ہے لیکن اگر گونگا اور بہرا دونون ہو تو البتہ سمجھنے مین دشواری ہے - ایسی صورت پیش آسکتی ہے کہ کوئی شخص بالکل بہرا اور گونگا ہو لیکن ہوش وحواس اوسکے ایسے درست ہون کہ وہ نتائج افعال کو سمجھہ سکے اور اسکے ساتھہ ہی محض اسوجہ سے بری ہو جاوے کہ وہ جوابدہی کرنے کی صلاحیت نہین رکھتا - قانون انگلستان کے بموجب اوسکا ہوشیار اور باشعور ہونا دریافت کیا جانا چاہیئے اس بحث مین مشہور مقدمہ سرکار بنام پریچرڈ کا ہے جسمین جوری سے یہ کہا گیا -

"تین امور کی نسبت دریافت ضرور ہے (۱) آیا ملزم گونگا ہے یا نہین (۲) آیا ملزم الزام کا جواب دیسکتا ہے یا نہین (۳) آیا ملزم کو اسقدر عقل ہے کہ کارروائی عدالت کو بخوبی سمجھہ سکے اور جوابدہی کرسکے اور تم مین سے کسی کی نسبت عذر پیش کرسکے اور اس نازک تحقیقات کی ہر ایک تفصیل کو سمجھہ کر شہادت کی بخوبی تنقیح کرسکے - اگر ان تنقیحون پر آپ لوگون کی راے ہے کہ ملزم پر واقعات اسطرح پر خالی نہین کئے جاسکتے ہین کہ وہ جوابدہی کرسکے تو آپ کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے

کہ ملزم فاتر العقل ہے۔ اسقدر کافی نہین ہے کہ وہ معمولی امور کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرنے پر قادر ہو"۔ اس مقدمہ مین جوری نے ملزم کو فاتر العقل قرار دیا۔ اس قسم کے اشخاص فاتر العقل کے واسطے ضابطہ فوجداری مین بندوبست کیا گیا ہے۔ لیکن گونگون اور بہرون کے بارہ مین ہندوستان کا قانون ساکت ہے اور یہ ایک نقص ہے علی الخصوص اس زمانہ مین جب کہ ان اشخاص کی تعلیم مین بڑی ترقی ہوئی ہے۔

جو اصول قانونی مجنون ملزمین کے واسطے بنائے گئے وہی مجنون گواہون کی صورت مین بھی چسپان ہین۔ قانون شہادت کی دفعہ ۱۱۸ کی تشریح مین لکھا ہے "ایک شخص مجنون کی گواہی دینا ناجایز نہین ہے الا اوس حال مین کہ وہ جنون کے باعث اون سوالات کے سمجھنے مین جو اوس سے پوچھے جائین اور اونکے معقول جواب دینے مین معذور ہو" ایک صاحب اپنا ذاتی علم ایک عجیب واقعہ کی نسبت بیان کرتے ہین۔ "ستائیس سال کا عرصہ ہوا کہ ایک صاحب جو ایک مشہور آڑہت مین شریک تھے دفعۃً مجنون ہو گئے۔ اونکو وہم یہ تھا کہ مین عیسی مسیح ہون اور میرا فرض تمام عالم کے لوگون کو ہدایت کرنے کا ہے۔ اور کل امور مین اونکے حواس بجا تھے۔ مین ان صاحب سے ایک صحبت مین ملا اور دیر تک اون سے باتین کرتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد اونہون نے مجھسے کہا کہ تم جانتے ہو مین کون ہون مین عیسی مسیح ہون۔ یہ جو سیٹھی میری گھڑی کی زنجیر مین لگی ہوئی ہے اگر مین اسکو بجاؤن تو تمام دنیا ایک آن مین ایمان لاوے۔ لیکن مین یہ کرنا نہین چاہتا ہون۔ مین نے ایک اخبار لیا ہے مین اوسکا فوٹو لونگا اور تمام دنیا مین تقسیم کرونگا مجھے اس تقریر کے سننے سے جو حیرت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ اسکے بعد وہ صاحب اچھے ہو گئے" اس خاص صورت مین یہ شخص بخوبی گواہی دینے کے قابل تھا اور کسی ایک واقعہ کی بہت سمجھ کے ساتھ اور معتبر گواہی دے سکتا تھا۔ اوسکی بے اعتباری اونہین امور مین

تھی جو اوسکے خاص وہم سے متعلق تہے۔

ایک مقدمہ فوجداری مین ایک گونگے اور بہرے کی گواہی لی گئی - جرم ڈکیتی کا تہا اور گونگا اور بہرا چشم دید گواہ تہا یہ شخص نہایت تیز فہم تہا اور اسنے اشارات کے ذریعہ سے سوالات کو بخوبی سمجھہ لیا اور سارے واقعہ کو اشارون مین بیان کردیا - ملزم کی طرف اشارہ کیا اسکے بعد اوسکا دبے پاؤن مدعی کی طرف جانا اور پہر مدعی کو مارنا اور لوٹنا سب اشارے اور حرکات سے کر دکہایا - مال مسروقہ کے متعلق دوسری شہادت بہی موجود تہی اور ملزم نے سزا پائی اور اپیل سے بہی سزا بحال رہی - اس مقدمہ مین دشواری حلف کے دینے مین ہوئی لیکن گواہ نے اشارات سے ظاہر کیا کہ مین جانتا ہون کہ معاملہ بہت سنگین ہے اور اگر جہوٹ بولونگا تو سزا پاؤنگا اور اسقدر اس ملک کے گواہون کیواسطے کافی ہے کیونکہ اس ملک مین اوتنا خوف مذہب کا نہین ہے جیسا کہ انگلستان مین - مقدمہ سرکار بنام جیاکسن (بڈفورڈ ۱۸۴۲ء) مین الڈرسن نے یہ راے دی کہ گونگے اور بہرے گواہ کی گواہی لینے سے پہلے اس امر کی نسبت اطمینان کرلینا ضرور ہے کہ وہ حلف کی عظمت کو سمجھتا ہے یا نہین

وصیت کرنے کی صلاحیت یعنی موصی کا دماغ صحیح اور اوسمین ارادہ ہونا چاہیے - اس صورت مین بہی فاترالعقلی اور جنون کا احتمال عائد ہوتا ہے - لیکن یہ ثابت ہونا چاہیے کہ وصیت کرتے وقت موصی ناقابل وصیت تہا اس درجہ تک کہ (۱) وہ اس فعل کی ماہیت سے جو کر رہا تہا ناواقف تہا (۲) پوری طرح سے اوس فعل کے نتایج سے واقف نہین تہا - (۳) اوسنے اس قسم کی وصیت اور تقسیم جایداد کی ہے کہ اگر وہ ثابت الحواس ہوتا اور کسی وہم مین مبتلا نہوتا تو ہرگز نہ کرتا (دیکہو مقدمہ بیانکس بنام گوڈفیلو اور مقدمہ اسمی بنام اسمی)

ڈاکٹر ٹیلر لکہتے ہین کہ سب سے عمدہ ثبوت صلاحیت توصیہ کا یہ ہے کہ موصی دستخط کرتے وقت اپنی جایداد کی تفصیل سے اور کل وارثین کے مختلف مدارج حقوق سے بخوبی واقف ہو - اگر

بالفرض دستخط سے پہلے یا دستخط کے بعد اوسکی عقل مین فتور آجاوے لیکن دستخط کرتے وقت اوسکے ہوش بجا ہون تو ماقبل اور مابعد کی فتور عقل کا اثر وصیت نامہ پر نہین پڑتا۔ پس قانوناً وہ وصیت جو مجنون وقفہ صحت کے زمانہ مین کرے بالکل درست ہے۔ البتہ اگر وصیت سے ماقبل اور مابعد موصی کا مجنون ہونا ثابت ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ موصی وصیت کرتے وقت حالت صحت مین تھا اوس فریق کے ذمہ ہوگا جو اسکا دعوی کرے۔

محض جسمانی علالت جب تک اوسکا اثر دماغ اور عقل پر نہ پڑے مبطل وصیت نہین ہے۔

اس بحث مین مشہور مقدمہ ڈچس آف مانچسٹر کا ہے اس مقدمہ مین ثابت ہوا کہ وصیت سے ایک مہینہ قبل سے ڈچس پر صدمات ہوتے تھے۔ یکم اکتوبر کو اوسے ایک اور دورہ ہوا اور بعض گواہون کا بیان تھا کہ یہ دورہ دیوانگی کا تھا اور اوسکے ساتھہ ورم دماغ تھا۔ ڈچس کا وصیت نامہ ۲۶ اکتوبر کو دستخط ہوا اور وہ ۲۱ نومبر کو مرگئی۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ وصیت نامہ پر دستخط سے ماقبل اور نیز مابعد اوسکو توہمات جنون ہوتے تھے۔ وصیت نامہ کے گواہون مین سے ایک گواہ گھر کا ڈاکٹر تھا جسنے حلف کیا کہ وصیت کرتے وقت متوفیہ بالکل حواسون مین تھی اور اپنے فعل کی ماہیئت کو سمجھتی تھی۔ امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا وصیت نامہ پر دستخط کرتے وقت وہ ثابت العقل تھی یا نہین۔ جوری نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ثابت العقل تھی۔ بعد اسکے مقدمہ کو از سر نو چلانے کی اجازت ملی لیکن اسکی نوبت نہین آئی جب کوئی طبیب وصیت نامہ پر گواہی کرتا ہے تو اوسکو ضرور ہے کہ موصی کے ثابت العقل ہونے کا پورا اطمینان کرلیوے فی الواقع طبیب کی گواہی اس امر کی شہادت ہے کہ موصی نے ثبات عقل کی حالت مین وصیت کی۔

مجانین کے حقوق قانونی اور آزادی کے بارہ مین یہ قاعدہ ہے کہ اگر مجنون کا ناقابل درفاتر العقل ہونا ثابت ہوجاوے تو اوس سے اپنی جائداد کا انتظام لے لیا جاتا ہے اور ایک دوسرے شخص کے سپرد ہوجاتا ہے۔ اس بحث کے متعلق ہندوستان کا قانون ایکٹ ۳۴ و ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ع مین مندرج ہے

انمین سے ایکٹ ۳۴ ہائی کورٹ سے متعلق ہے اور ایکٹ ۳۵ دوسری عدالتون سے - اس صورت مین بھی ثابت ہونا چاہیئے کہ مجنون اس درجہ فاترالعقل ہے کہ انتظام جایداد کی صلاحیت نہین رکہتا - محض کجروی طبیعت یا خاص جنون مانع انتظام نہین ہے البتہ اگر ادسکے توہمات اوسکو خطرناک بنا دیوین تو اوس صورت مین اوسکو زیر حراست رکہنا ضرور پڑے گا -

وہ مجرم جو مجنون ہین (یعنی جنکی نسبت ثابت ہوا ہے کہ وہ ارتکاب جرم کے وقت فاترالعقل تھے یا فتور عقل کی وجہ سے جوابدہی نہ کر سکے) عدالت کے حکم سے دارالمجانین مین بہیجدیئے جاتے ہین - عام مجانین اوسوقت مین لئے جاوینگے جبکہ اونکو مجسٹریٹ یا کمشنر پولس یا کوئی عدالت دیوانی دارالمجانین مین بہیجے - اس صورت مین ایک ہی سارٹیفکٹ طبیب کافی ہوتا ہے اور یہ سارٹیفکٹ بعد اوس قسم کے امتحان کے جسکا ذکر ایکٹ مین کیا گیا ہے اور بموجب نمونہ مندرجہ ایکٹ کے ہونا چاہیئے - پریسیڈنسی کے اور اسٹریٹ سٹلمنٹ کے پاگل خانون مین داخل ہونے کے واسطے مجسٹریٹ یا کمشنر پولیس یا عدالت دیوانی کے حکم کی ضرورت نہین ہے بلکہ ہر ایک مجنون انمین داخل ہو سکتا ہے بشرطیکہ اوسکے پاس ایک تحتہ (بموجب نمونہ (ب) کے) ہو جسپر دو ڈاکٹرون یا سرجنون کے دستخط ہون اور انمین سے ایک ڈاکٹر یا تو پریسیڈنسی کا ڈاکٹر ہو یا ملازم سرکاری ہو - دارالمجانین کے متعلق کل امور نہایت تصریح کے ساتھ ایکٹ مین مندرج ہین اور کارروائی کیواسطے اس ایکٹ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے -

## باب ختم ہوا

## لله تمت نہیں

# ضمیمہ (الف)

## امتحانات متعلقہ میڈیکل جیورس پروڈنس موجب جنرل آڈر نمبر ۱۰۶۲ مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۸۳ء

ہدایات مندرجہ ذیل دو حصّون پر منقسم ہین۔

(۱) قواعد واسطے ہدایت صاحبان مجسٹریٹ و عہدہ داران پولیس کے۔

(۲) قواعد واسطے ہدایت عہدہ داران صیغہ ڈاکٹری۔

اینمین سے کوئی حصّہ بطور خود کامل نہین ہے بلکہ ایک حصّہ کو دوسرے کا جز سمجھنا چاہیئے۔

## حصّہ اوّل

(۱) کل اون مقدمات مین جہان زہر خورانی کا شبہ ہو کیمکل اگزامنر کے امتحان کے واسطے اشیا بھیجنے کے متعلق قواعد مندرجہ ذیل واسطے ہدایت صاحبان مجسٹریٹ و صاحبان سپرنڈنٹ و اسسٹنٹ سپرنڈنٹ پولس شائع کیئے جاتے ہین۔

(۲) آیندہ سے عہدہ داران صیغہ ڈاکٹری کوئی اشیا واسطے امتحان کے کیمکل اگزامنر کے پاس نہین بھیجین گے مگر اوس صورت مین جب اونکو اس بارہ مین کوئی حکم منجانب مجسٹریٹ یا سپرنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنڈنٹ پولیس ملا ہو۔ اور اسوجہ سے ضرور ہے کہ ایسے احکام جلد اور بلا تاخیر جاری کیے جاوین۔ اگر طبیب کی راے مین کیمکل اگزامنر کی راے کا معلوم کرنا مناسب ہو تو ان احکام کا جاری ہونا ضرور ہے اسیطرح اگر مجسٹریٹ یا سپرنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنڈنٹ پولیس کیمکل اگزامنر کی

راے کا لینا مناسب سمجھین تو وہ حکم دیسکتے ہین اگرچہ اونکی راے طبیب کی راے کے خلاف کیون نہو۔

(۳) جسوقت صاحبان مجسٹریٹ یا صاحبان سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کسی طبیب کو اشیا کے امتحان کی غرض سے کیمکل اگزامنر کے پاس بہیجنے کا حکم دیوین تو اونکو لازم ہے کہ کیمیکل اگزامنر کو بہی اس حکم کے نمبر اور تاریخ اور نیز مختصر کیفیت مقدمہ سے اطلاع دیوین۔

(۴) اون مقدمات مین جہان زہر خورانی کا شبہہ ہے صاحبان مجسٹریٹ اور صاحبان سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مندرجہ ذیل امور کی نسبت کیمیکل اگزامنر کو اطلاع دینی چاہیے۔

(الف) اخیر غذا کے کہانے یا مشروب کے پینے سے کتنی دیر کے بعد پہلے علامات زہر خورانی شروع ہوئی۔

(ب) اگر مسموم مرگیا ہے تو اخیر غذا کے کہانے یا مشروب کے پینے سے کتنی دیر کے بعد ہلاکت وقوع مین آئی۔

(ج) پہلے علامات کیا تہے۔

(د) علامات مندرجہ ذیل مین سے کوئی علامات موجود تہے یا نہین۔

(۱) قے اور دست۔

(۲) گہری نیند۔

(۳) حلق اور جلد مین بڑبڑاہٹ۔

(۴) صدمے یا عضلات کا کہچنا۔

(۵) سرسام اور ہذیان اور خیالی چیزون کا پکڑنا۔

(۶) علاوہ انکے اور کوئی علامات بہی دیکہے گئے یا نہین۔

(۴) علاوہ مسموم کے اور اشخاص نے بھی مشتبہ غذا یا مشروب کو استعمال کیا تھا یا نہین اور کیا اونپر بھی یہی علامات طاری ہوئے تھے۔

(۵) اور کوئی امر بھی جس سے قسم زہر کے تشخیص کرنے مین مدد ملے لکھدینا چاہیئے۔

(۶) تجزیہ کیمیائی کے متعلق طبیبون کے سارٹیفکٹ نہین لئے جاوینگے کیونکہ وہ اس قسم کے تجزیہ کے واسطے جو عدالتی ضرورتون مین بکار آمد ہو سامان نہین رکہتے ہین۔ لیکن کوئی طبیب جسکے پاس خوردبین ہو تازہ خون کے دہبون اور منی کے دہبون کا امتحان کرسکتا ہے۔

(۷) کل اون صورتون مین جہان انسان یا مویشی کے زہرخورانی کا شبہ ہے مناسب ہے کہ کل اشیا کو جنکا تجزیہ منظور ہے نزدیک سے نزدیک کا طبیب بند کر کے کیمیکل اگزامنر کے پاس بہیجدیوے۔ اگر کسی خاص وجہ سے ان اشیا کو براہ راست کیمیکل اگزامنر کے پاس بہیجنے کی ضرورت ہو تو ہدایات مندرجہ حصہ دوم دفعات ۴ لغایت ۱۲ کی نہایت احتیاط سے تعمیل ہونی چاہیئے۔

(۸) مشکوک خون کے دہبے۔ جن اشیا مین خون کے دہبے کا امتحان منظور ہے وہ اگر مناسب سمجہا جاوے تو براہ راست کیمیکل اگزامنر کے پاس (دیکھو دفعہ ۶) بپابندی قواعد مندرجہ ذیل روانہ کردئے جاوین۔

(۱) اگر کپڑے بہیجے جاوین تو جن مقامات پر دہبے ہون وہان پنسل یا الپین سے نشان بنادینا چاہیئے۔ اگر دیوار یا گچ یا زمین یا اسباب خانہ پر دہبے ہون تو اونکو کہرچنا نہین چاہیئے بلکہ جس مقام پر دہبہ ہے اوسکو کاٹ کر باہر نکال لینا چاہیئے۔ اور جو اشیا ٹوٹنے والی ہون (مثلاً گچ کا چونا) اونکو روئی مین لپیٹ کر احتیاط سے بکس کے اندر بند کرنا چاہیئے تاکہ اون کو گزند نہ پہونچے۔

(۲) جن اشیا کا امتحان منظور ہے اونپر چٹھیان لگانی چاہئین اور ہر ایک چٹھی پر بہیجنے والے افسر کا دستخط اور نمبر اور تاریخ اوس خط کی جسکے ذریعہ سے وہ روانہ کی گئی ہین - بہیجنے والے افسر کو چاہیئے کہ کل پولندون پر مہر کردے اور اونکو اسطرح سے بند کرے کہ بلا مہر توڑے ہوئے کہولنا ممکن نہو - ایک ہی مہر کو (خواہ وہ ذاتی مہر ہو یا سرکاری مہر جو بزیر حفاظت رہتی ہو) شروع سے اخیر تک استعمال کرنا چاہیے - ان اشیا کے بہیجنے کی اطلاع بذریعہ تحریر کے ہونی چاہیئے جو علیحدہ روانہ کی جاوے گی - اس خط مین مندرجہ ذیل چیزین ہونگی -

(۱) اوس مہر کی جو پولندون پر ہوئی ہے صورت اور بیان -

(۲) فہرست اشیا مرسلہ اور وہ کسطرح پر روانہ کی گئی ہین -

(۳) آیا کسی ہتیار یا کپڑے وغیرہ کو بعد امتحان کے واپس کرنیکی ضرورت ہے -

(۹) متفرق امتحانات - سکجات دستاویزات نمکیات اور عرقیات کے بہیجنے مین مجسٹریٹون کو چاہیئے کہ ہدایات مندرجہ دفعہ ۸ ضمن ۲ اور ہدایات مندرجہ حصّہ دوم دفعہ ۱۱ کی جہان تک وہ متعلق ہون پابندی کرین - اونکو چاہیئے کہ کمیکل اگزامنر کو تحریر کرتے وقت اوسکو امتحان کے اغراض سے اطلاع دیوین اور نیز کل ایسے امور سے جو امتحان مین بکار آمد ہون -

(۱۰) پانی کا کیمیائی امتحان - دیکھو حصّہ دوم دفعہ ۱۵ -

# حصّہ دوم

## قواعد واسطے ہدایت عہدہ داران صیغہ ڈاکٹری

(۱) عہدہ داران صیغہ ڈاکٹری کو جنکے تحت مین اسپتال یا دواخانے ہین ضرور ہے کہ ایک

مقدار متھیلیٹڈ اسپرٹ کی اور ضروری بوتلین اور ظروف وغیرہ مکمل اگر ممکن ہو پاس احشا وغیرہ
بھیجنے کیواسطے مہیا کرین - ان صورتون مین جہان زہر خورانی کا شبہ ہے نہایت ضرور ہے کہ احشا
وغیرہ جنمین بوسیدگی کا احتمال ہے بسرعت ممکنہ اسپرٹ مین رکھدی جائین اور ہر قسم کی احتیاط چاہیے
کہ عدالت مین ان اشیا کی شناخت مین شک نہ واقع ہو یا یہ خیال نہ پیدا ہو کہ یہ کسی اشیا کے
ساتھ اتفاقاً ممزوج ہو گئے ہین یا انمین بیجا طور پر دست اندازی کی گئی ہے -

(۲) پوسٹ مارٹم یعنی لاش کا امتحان جب کبھی مجسٹریٹ یا عہدہ داران پولیس اوسکی خواہش
کرین بلحاظ واقعات کے جسقدر تکمیل کے ساتھ ممکن ہو کرنا چاہیے - طبیبون کا عذر کہ وہ زچگی یا
کسی اور علاج مین مصروف ہین اونکو اس نامرغوب امتحان لاش سے بچنے کے لیے کافی
نہین سمجھا جاویگا کیونکہ یہ ایک بہت بڑا فرض منصبی طبیب کا ہے - زیادہ درجہ کی بوسیدگی
سمیات فلزی کی تشخیص کی مانع نہین ہے اور جس صورت مین لاش اسقدر بوسیدہ ہو کہ اوسکی تشریح
نہین ہو سکتی تب بھی احشا امتحان کے واسطے بھیجے جا سکتے ہین -

(۳) لاش کے امتحان مین جب کبھی شبہ زہر خورانی کا ہو تو معدہ کے دونون سرون
کو باندہ کر (امعا کی جانب کو دو گرہین دینی چاہین تا کہ اونکا مادہ اندرونی نہ نکل آوے) اوسکو
اسطرح پر جسم سے باہر نکالنا چاہیے کہ اوسکے اندر کا مادہ اندر ہی رہے - اسکے بعد معدہ کو کاٹ کر
اوسکے اندر کے مادہ کو ایک بالکل صاف بوتل مین رکھنا چاہیے - پھر معدہ کی میوکس ممبرین (غشائے
لعابی) کو نہایت غور سے امتحان کرنا چاہیے اور اگر اوسمین کسی قسم کی چیز لگی ہوئی ہو تو اوسکو موچنے
سے نکالکر علیحدہ شیشے مین روانگی کے واسطے بند کرنا چاہیے منہہ اور حلق کے غشائے لعابی کا
امتحان کرنا چاہیے اور انمین اگر کوئی غیر معمولی علامت ہو تو اوسکو قلمبند کرنا چاہیے -

(۴) جن صورتون مین احتمال ہو کہ متوفی زہر خورانی سے مرا ہے تو مندرجہ ذیل اعضا اور اشیا کو

امتحان کیواسطے علیحدہ علیحدہ بوتلون مین بہیجنا چاہیئے۔

(الف) معدہ۔

(ب) معدہ کے اندر کا مادہ۔ اسکو معدہ کے ساتہہ ہی رکہہ سکتے ہین۔

(ج) مشتبہ اجزا جو معدہ کے غشاے لعابی کے اوپر ملے ہون۔

(د) ایک ٹکڑا جگر کا جو وزن مین ۱۶ اونس سے کم نہو اور اگر اس سے کم ہو تو پورا جگر اور ایک گردہ۔

(ہ) قے ہوئی ہو تو مادہ قے شدہ۔ پہلی اور پچہلی قیئین اگر ممکن ہو تو علیحدہ ظروف مین بہیجی جاوین اور بوتل پر لکہدیا جاوے کہ قے کسوقت ہوئی ہے۔ قے جو مٹی مین ملگئی ہو اوسکے واسطے خاص ہدایت دفعہ ۶ مین دی گئی ہے۔

(و) جو اسپرٹ استعمال کی گئی ہو اوسکے چار اونس بطور نمونہ۔ اگر یہ شبہہ ہے کہ نباتی سم کا استعمال ہوا ہے تو مندرجہ ذیل اشیا بہی بہیجنی چاہئین۔

(ز) چہوٹی امعا کا اندرونی مادّہ۔

(ح) علامات شروع ہونے کے بعد جو پیشاب علیحدہ لیا گیا ہو یا بعد موت کے مثانہ مین پایا جاوے۔

(۵) جیسا کہ اشیاے مندرجہ دفعہ ۱۱ کی روانگی کے بارہ مین لکہا گیا ہے (الف) و (د) و (ز) و (ح) مین تیز ریکٹیفائیڈ اسپرٹ کو شریک کرنا چاہیئے اور (ب) و (ہ) مین بہی بشرطیکہ الکحل سے مسموم ہونے کا شبہہ نہو (ج) مین اسپرٹ شریک کرنے کی ضرورت نہین ہے اسکی احتیاط چاہیئے کہ کوئی ظرف جسمین کوئی شے رقیق ہو بالکل بہرا ہوا نہو۔

(۶) اکثر مادہ قے اور دست مٹی مین ملا ہوا طبیب کے پاس آتا ہے اگر مٹی اسقدر ہو کہ مادہ

کی بدبو کو دباوے تو اوسکو خشک بند کرکے روانہ کرسکتے ہین ورنہ اسپرٹ مین۔ اگر یہ مادّے زمین پر گر پڑے ہین تو اونکو علیحدہ اور اوپر اوپر کہرچ لینا چاہیئے بلا اسکے کہ ضرورت سے زیادہ مٹی اونکے ساتھ آوے۔ اوپر کی کہرچن کو علیحدہ بند کرنا چاہیئے۔ اون صورتون مین بہی جہان فلزی زہر خورانی کا شبہہ ہے آدہی انچہ سے زیادہ مٹی کہرچنے کی ضرورت کم واقع ہوتی ہے بشرطیکہ زمین بالکل نرم ہو بجز اون صورتون کے جہان فلزی زہر خورانی کا شبہہ ہے براز کا بہیجنا غیر ضروری ہے۔

(۷) اگر اشیا رخوردنی یا ادویہ کی نسبت شبہہ ہے کہ زہر انکے ذریعہ سے دیا گیا ہے تو انمین سے ہر ایک کو علیحدہ رکہنا اور جو انمین سے سڑنے والی ہون اونمین اسپرٹ شریک کرنی چاہیئے میوجات مثلاً کیلے یا شریفے کی نسبت اگر مسموم ہونے کا شبہہ ہو تو انکو غور سے دیکہنا چاہیئے اور اگر اونمین کوئی شے خارجی لگی ہو تو اوسکو امتحان کے واسطے بہیجنا چاہیئے۔ اگر کوئی مشتبہ چیز نہ پائی جاوے تو خود پہل کو روانہ کردینا چاہیئے۔

(۸) زہر خورانی کی مشتبہ صورتون مین لاش کے امتحان اور کل سڑنے والی احشا کو اسپرٹ مین رکہنے کے بعد طبیب کو چاہیئے کہ ایک رپورٹ اس امتحان کی پولیس کے پاس بہیجے اور مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کے حکم آنے کے بعد (اور ہرگز بلا اس حکم کے اور اس سے پہلے نہین) احشا کو امتحان کیواسطے کیمیکل اگزامنر گورنمنٹ کے پاس بہیجے۔

اون صورتون مین بہی جہان ہلاکت وقوع مین نہین آئی لیکن زہر خورانی کا شبہہ ہے طبیب کو سڑنے والے اشیا اسپرٹ مین رکہکر پولیس کو رپورٹ کرنی چاہیئے اور مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے حکم ملنے کے بعد قے کو یا جو کچھ معدہ سے بذریعہ پمپ کے نکالا گیا ہو اوسکو کیمیکل اگزامنر کے پاس روانہ کرنا چاہیئے اگرچہ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو حکم ہے کہ اگر طبیب کی رائے مین تجزیہ کی ضرورت ہو تو اوسکا حکم دیوین لیکن اگر طبیب اس کارروائی کو غیر ضروری

بھی سمجھے تاہم وہ احشا وغیرہ کو کیمیکل اگزامنر کے پاس بھیج سکتے ہین -

(۹) جب حکم ملنے کے بعد کوئی عہدہ دار صیغہ ڈاکٹری اشیا کو کیمیکل اگزامنر کے پاس روانہ کرے تو اوسکو ضرور ہے کہ ان اشیا کے بھیجے جانے کی اطلاع بذریعہ تحریر بھی کرے اور اوس تحریر مین مندرجہ ذیل چیزین درج کرے -

(الف) جو مہر اشیا پر کی گئی ہے اوسکا بیان اور اوسکا ایک نمونہ -

(ب) فہرست اون اشیا کی جو بھیجی گئی ہین اور طریقہ روانگی -

(ج) اوس عہدہ دار کا نام جسکے حکم سے اشیا بھیجے گئے ہین اور نمبر اور تاریخ حکم -

(د) تفصیلی کیفیت لاش کے امتحان کی -

(ہ) اگر اوسنے مریض کو حالت زندگی مین دیکھا ہے تو علامات مرض اور علاج کی کیفیت بھی درج ہونی چاہیئے -

(۱۰) عہدہ دار صیغہ ڈاکٹری کل بوتلون اور پولندون کو احتیاط کے ساتھ بند کرکے مہر کرے اسطرح پر کہ بلا مہر توڑے ہوے وہ کھولے نہ جاسکین - ایک ہی مہر کُل چیزون پر ہونی چاہیئے خواہ یہ مہر ذاتی ہو یا سرکاری جو ہمیشہ زیر حفاظت رہتی ہو - ہر ایک بوتل اور پولندے پر چٹھی ہونی چاہیئے اور اس چٹھی پر مختصر بیان اوس چیز کا اور تاریخ و نمبر اوس تحریر کا جسکے ذریعہ سے وہ شے کیمیکل اگزامنر کے پاس بھیجی گئی ہے -

(۱۱) قواعد متعلقہ روانگی اشیا بغرض تجزیہ - اشیا مشتبہہ بذریعہ ڈاک بیرنگ یا بذریعہ پسنجر ٹرین یا اسٹیمر یا کسی کانسٹبل کے ہاتھ بھیجے جا سکتے ہین - جن مقدمات مین دولت مند اور باوقعت اشخاص فریق ہین کانسٹبل کے ہاتھ اشیا کا بھیجنا مناسب ہے - جو عہدہ دار اشیا کو بذریعہ ڈاک یا ریل یا اسٹیمر یا بذریعہ کانسٹبل روانہ کرین وہ ذمہ دار سمجھے جاوینگے کہ ہدایات مندرجہ ذیل کی تعمیل

پوری طرح کی گئی ہے۔

روانگی بذریعہ ڈاک۔ جب احشا وغیرہ بذریعہ ڈاک روانہ کئے جاوین تو ان قواعد کی پابندی کی جاویگی۔

(۱) جو کوئی عضو یا جزو بدن یا اور کوئی شئے سڑنے والی ہو اوسکو شیشے کی بوتل یا ٹانک کئے ہوئے مٹی کے ظرف مین بند کرنا چاہیئے اور اوسکے اوپر ایک کسا ہوا سرپوش یا کاگ لگانا چاہیئے۔

(۲) اگر اشیا سڑنے والی ہین تو اونکو اسپرٹ آف وائین مین ڈبونا چاہیئے اور اسپرٹ اشیا کے ایک تہائی مقدار مین ہونی چاہیئے۔ کسی ظرف کو جسمین رقیق اشیا بند ہون اوپر تک نہین بہرنا چاہیئے۔

(نوٹ) احشا کے بہیجنے مین خواہ گرمی کے دن ہون یا سردی کے ہمیشہ اسپرٹ آف وائین کا استعمال چاہیئے اور بازاری شراب کو استعمال نہین کرنا چاہیئے۔

(۳) سرپوش یا کاگ کو جہلی سے باندہ دینا چاہیئے اور اگر کاگ بڑے ہون تو اونکے اوپر لاکہ یا سریش یا ٹار رگڑ دینا چاہیئے۔ اور سرپوش کی مضبوطی دیکہنے کے لئے چاہیئے کہ ظرف پانچ منٹ تک سرنگون رکہا جاوے۔

(۴) اسکے بعد شیشے کی بوتل یا ظرف گلی کو ایک مضبوط لکڑی کے یا بہت مضبوط ٹین کے صندوق مین بند کرنا چاہیئے۔ یہ صندوق اسقدر بڑا ہونا چاہیئے کہ ایک تہ روئی کی بوتلون یا ظروف کے بیچ مین رکہی جا سکے

(۵) بکس کے اوپر گاڑہے کپڑے کا غلاف سیکر اوسپر حسب قواعد ڈاکخانہ لاکھ کی مہر کرنی چاہیئے۔

(۶) جب کہ اشیا بذریعہ ڈاک کمیکل اگزامنر گورنمنٹ کے پاس بہیجے جاوین تو ہر ایک پولندے پر نام اور دستخط بہیجنے والے عہدہ دار کا کافی ہوگا اور پولندہ بطور سرکاری جاویگا۔ پولندے مین کیا چیز ہے اسکی اطلاع اہالیان ڈاک کو کرنی ضرور نہین ہے اور نہ ہونی چاہیئے۔

(۷) جن مقامات مین ضلع کا سول سرجن موجود ہے وہان یہ اشیا بدستخط اوس عہدہ دار کے ڈاک مین جانے چاہین اور کسی ماتحت کے عہدہ دار کا دستخط نہین چاہیئے۔ لیکن جہان سول سرجن نہین ہے وہان جو کوئی عہدہدار صیغہ ڈاکٹری اسپتال یا دواخانہ کا نگران ہے اوسکے دستخط سے اشیار کمیکل اگزامنر کے پاس بہیجے جاوینگے۔

روانگی بذریعہ ریل یا اسٹیمر۔ جب احشا وغیرہ بذریعہ ریل یا اسٹیمر روانہ کیئے جاوین تو صندوق کو کپڑے مین سینا ضرور نہین ہے باستثنا اسکے اور کل ہدایات کے جو متعلق روانگی بذریعہ ڈاک لکھے گئے پوری طرح سے تعمیل ہونی چاہیئے۔

روانگی بذریعہ کانسٹبل۔ جب احشا وغیرہ کسی کانسٹبل کی نگرانی مین بہیجے جاوین تو بوتلون اور اور پولندون کو ایک مضبوط صندوق مین بند کرنا ضرور ہے تاکہ راہ مین اونکو گزند نہ پہونچے۔ نیز مناسب ہے کہ جن بوتلون مین احشا وغیرہ رکھی گئی ہین وہ بخوبی روئی یا کاغذ مین لپیٹ دی جاوین تاکہ سڑی بو باہر نہ نکلنے پاوے۔ اور کل امور مین اونہین ہدایات کی پابندی ہوگی جو اوپر لکھی گئین۔

(۱۲) مشتبہ خون کے دہبے۔ انکی نسبت توقع کی جاتی ہے کہ خود عہدہ داران صیغہ ڈاکٹری کارروائی

کرینگے۔ (دیکھو حصۂ اوّل دفعات ۶ و ۸)۔

(۱۳) مشتبہ منی کے دہبّے۔ (دیکھو حصۂ اول دفعہ ۶) چونکہ وہ کپڑے جنکو ان صورتون مین امتحان کرنے کی ضرورت پڑتی ہے سخت کثیف ہوتے ہین اسواسطے مناسب ہے کہ جن مقامات پر دہبّے ہون وہ کاٹ کر بہیجے جاوین اور پورا کپڑا نہ بہیجا جاوے۔ اِن دہبون کو کاٹتے وقت اوس مقام کے کپڑے کو بہی دہبّے کے اردگرد آدہے انچہ تک کاٹنا چاہیئے۔

جس چٹھی کے ذریعہ سے یہ اشیا بہیجے جائینگے اوسکی روانگی وغیرہ کے متعلق دیکھو حصۂ اول دفعہ ۸۔

(۱۴) مقدمات متعلقہ مویشی۔

(۱) جن صورتون مین ہلاکت کا باعث زہر نہین ہے اسکی احتیاط چاہیئے کہ احشا امتحان کے واسطے نہ بہیجے جاوین۔ اگر سوی سے زہر خورانی کا شبہ ہے تو اسکی تلاش کرنی چاہیئے اور اگر کوئی چیز سوئی کے مشابہ ملے تو اوسکو بہیجنا چاہیئے۔ سوئی کی زہر خورانی کی صورت مین احشا کا امتحان فضول ہے کیونکہ اس زہر کا پتا احشا مین نہین لگتا۔

(۲) پوری غذا کی نالی کو کاٹکر اوسکے اندر مشتبہ اشیا کو تلاش کرنا چاہیئے اور اگر کوئی شے اس قسم کی ملجاوے تو اوسکو علیحدہ ظرف مین رکہنا چاہیئے اگر اوسکی حفاظت کیواسطے اسپرٹ ضرور نہو تو اسپرٹ کا شریک کرنا غیر ضروری ہے۔

(۳) معدہ کے اندرونی مادہ کے دو پونڈ اور امعا کے اندرونی مادہ کے ایک پونڈ کو ایک صاف شیشے یا خوب لگ گئے ہوئے مٹی کے ظرف مین

رکھہ کر بشرطِ خشک ہونے کے اوسکی ایک ربع برابر اور بشرطِ تر ہونے کے اوسکی ایک ثلث برابر تیز میتھیلیٹڈ اسپرٹ شریک کرنا چاہیئے نیز ایک پونڈ کا ٹکڑا جگر کا اور اسیقدر معدہ کا صاف شیشے یا خوب لگ کیئے ہوئے مٹی کے ظرف مین رکھہ کر اوسکے ایک ثلث برابر اسپرٹ ملانا چاہیئے - جو اسپرٹ استعمال کی گئی ہو اوسکے چار اونس بطور نمونہ کے بھیجنا چاہیئے -

(۴) سوکھی لید - بلا اسپرٹ ملائی ہوئی بھیجی جاسکتی ہے -

(۵) مویشی کے سمیات کی حفاظت کیواسطے اسپرٹ ضرور نہین ہے اور بلا ضرورت اسپرٹ کا استعمال نہین چاہیئے -

(۶) جو ہدایات انسانی زہر خورانی کے مشتبہ مقدمات مین اشیا روانہ کرنے کے بارہ مین لکھے گئے اونکی تعمیل مویشی کی صورت مین بھی ہونی چاہیئے اور اشیا کو بند کرکے چٹھی لگانے اور مہر وغیرہ کرنے مین بھی بلفظہ اون ہدایات کا لحاظ رہنا چاہیئے -

(دیکھو حصہ دوم دفعات ۹ و ۱۰ و ۱۱)

(۷) جب کوئی عہدہ دار صیغہ ڈاکٹری حسب الحکم مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کے اشیا کو بغرض امتحان کیمکل اگزامنر کے پاس بھیجتا ہے تو اوسکو ان اشیا کے روانگی کی اطلاع علیحدہ تحریر کے ذریعہ سے کرنی چاہیئے اور اس تحریر مین مندرجہ ذیل امور دا شیا درج ہونے چاہئین -

(الف) جو مہر اشیا پر کی گئی ہے اوسکا بیان اور اوسکا ایک نمونہ -

(ب) فہرست اون اشیا کی جو بھیجی گئی ہین اور طریقہ روانگی -

(ج) اوس عہدہ دار کا نام جسکے حکم سے اشیا بھیجے گئے ہین اور نمبر و تاریخ حکم۔

(د) اطلاع دربارہ تعداد و قسم مویشی جو بیمار ہوئے اور تعداد اموات۔

(ہ) کوئی امر جو لاش کے امتحان سے معلوم ہوا ہو مثلاً علامات اور اونکے قیام کی مدت وغیرہ جس سے زہر کی تشخیص مین مدد ملے۔

# ضمیمہ (ب)

## زہر خورانی کی صورتون مین کیا کرنا چاہیئے

چند مختصر اور سادہ قواعد علاج و تدابیر فوری مقدمات زہر خورانی کی بابت نیچے درج کی عہدہ داران صیغہ ڈاکٹری و عہدہ داران دیہی و پولیس کی ہدایت کے واسطے درج کئے جاتے ہین۔

اگر زہر منھ کے رستے سے دیا گیا ہے تو پہلا کام زہر کا معدہ سے نکالنا ہے خواہ بذریعہ قے آور دواؤن کے خواہ بذریعہ معدہ کے پمپ کے قے آور اشیا یہ ہین۔

(۱) شیر گرم پانی زیادہ مقدار مین اور بار بار پینا

(۲) حلق مین اونگلی یا پر ڈالکر ہلانا۔

(۳) اپیکاکیوہانہ۔

(۴) سلفیٹ آف زنک۔

(۵) اپو مارفیا کی جلدی پچکاری۔

معدہ کا پمپ۔ اگر پمپ نہو تو معدہ کی چھچی یا فقط ایک ربڑ کی چھچی کافی ہے اسکا ایک سر آہستہ سے حلق کے رستے اوتار دیا جاتا ہے (ہونٹون سے قریب سولہ انچ کے) اور دوسرے سرے پر قیف لگا کر اوسمین شیر گرم پانی ڈالا جاتا ہے۔ جب کچھ پانی اندر جا چکا تو باہر کے سرے کو

اونگلی سے دباکر بند کرکے اوسکو جھکانا چاہیئے تاکہ معدہ کے اندر کا مادہ کھینچکر باہر نکل آوے اور اسکو ایک طشت مین جمع کرنا چاہیئے - جب پچھچی مین پانی کا آنا بند ہوجاوے تو اوسکو پھر اوپر کو اوٹھاکر معدہ کو پہلے کی طرح دہونا چاہیئے -

سنوم سمیات اگر مسموم کو نگلنے کی طاقت ہے تو فوراً ایک مفرح قے آور دوا دینی چاہیئے - اور اگر بیہوش ہے تو پمپ یا پچھچی کے ذریعہ سے معدہ کو خالی کرنا چاہیئے - اپومارفین کی جلدی پچکاری سے بھی قے لائی جاسکتی ہے گرم اور تیز قہوہ پینے کو دینا چاہیئے - اطراف کی مالش اور کبھی کبھی سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنا بھی مفید ہوتا ہے - اگر استعمال شدہ زہر افیون سے ہے تو احتیاط کے ساتھ اٹروپین بطور تریاق دی جاسکتی ہے -

محرک (یعنی ای ری ٹنٹ) سمیات - اگر مسموم کو قے ہورہی ہے تو معدہ کو شیر گرم پانی یا چاول کے پانی سے خوب دہونا چاہیئے اگر قے نہین ہوتی ہے تو پمپ یا اپیکاکیوہانہ کا استعمال کرنا چاہیئے - اور غذا کی جگہ پر دودھ - دودھ اور آٹا - پھٹے ہوئے انڈے اور دوسرے لزج مشروبات دینے چاہئین - دوا افیون بھی قلیل مقدار مین دی جاسکتی ہے -

تریاق - سمیات کے بیان مین اونکے مختلف تریاق بھی لکھے گئے ہین لیکن یہ نسخہ عام تریاق سمجھا جاتا ہے اور سنکھیا - پارہ - افیون - اسٹرکنین اور بہت سے اور سمیات مین مفید ہوتا ہے - یہ نسخہ ہر ایک دواخانہ مین تیار موجود رہنا چاہیئے -

## نسخہ تریاق عام

مگنیشیا - - - - ۸۰ حصے

کوئلہ حیوانی - - - - - ۴۴ حصے

فرس سلفیٹ کا سیاچیور ٹیڈ سلیوشن ۱۰۰ حصے

پانی - - - - - ۸۰۰ حصے

مگنیشیا اور کوئلے کو خشک حالت مین وزن کر کے علیحدہ بوتل مین رکھنا چاہیئے - اور سو حصے فرس سلفیٹ کے علیحدہ بوتل مین - جب ضرورت ہو تو فرس سلفیٹ مین اوسکے مقدار کا ۸۰۰ بار پانی ملا دیتے ہین اور اوسمین مگنیشیا اور کوئلا ملا کر جنبش دیدیتے ہین -

**خوراک** - اس تریاق کا ایک وائین گلاس بار بار دینا چاہیئے -

# باب تینتالیسواں

# فہرست مضامین ردیف وار

## ردیف (الف)


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اتفاقی اموات کے متعلق تحقیقات | ۱۳۰ | اختناق کا پھانسی مین باعث ہلاکت ہونا | ۱۴۲ |
| اتفاقی اموات سنکھیا کے استعمال سے | ۲۳۳ | اسٹرکنیا کا بیان اور خواص | ۲۶۲ |
| اٹروپین کا مدت تک استعمال | ۲۷۵ | اسٹرکنیا کی تشخیص مین آسانی اور دشواری | ۲۶۲ و ۲۶۳ |
| اٹروپین کی زہر خورانی کا علاج | ۲۷۶ | اسٹرکنیا کی زہر خورانی کی صورتین | ۲۶۴ |
| اٹروپین سے مسموم ہونے مین لاش پر علامات | ۳۷۶ | اسٹرکنیا کی مہلک مقدار | ۲۶۵ |
| اختلال عقل | ۳۲۲ و ۳۲۸ | اسٹرکنیا سے مسموم ہونے کے علامات | ۲۶۵ |
| اخفاے ولادت کے متعلق شہادت | ۱۹۲ | اسٹرکنیا سے مسموم ہونے مین لاش پر علامات | ۲۶۶ |
| اختناق ڈوبنے کی وجہ سے | ۱۲۲ | اسٹرکنیا کی زہر خورانی کا علاج | ۲۶۷ |
| اختناق خالص کی فیصدی ڈوب مرنے کی صورتون مین | ۱۲۹ | اسٹرکنیا کو عادتاً کھانے والے اشخاص | ″ |
| اختناق مین امتحان بیرونی | ۱۳۵ | اسٹرکنیا کی زہر خورانی کے مقدمات | ۲۶۸ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اسقاط حمل مجرمانہ کی بابت شہادت | ۱۹۰ | افیون کی معمولی خوراک .. .. | ۲۸۳ |
| اسقاط حمل کا جہوٹا مقدمہ .. .. | ۱۹۱ | افیون کی مہلک مقدار .. .. | ؍؍ |
| اسقاط حمل طبعی .. .. .. .. | ۱۹۲ | افیون سے مسموم ہونیکے علامات | ۲۸۴ |
| اسقاط حمل کے متعلق دفعہ ۳۱۲ | | افیون سے مسموم ہونے کا علاج | ۲۸۴ |
| مجموعہ تعزیرات ہند .. .. .. .. | ۲۰۱ | افیون سے مسموم ہونے کے علامات | |
| اسقاط حمل کرانے کے ذرائع | ۲۰۲ | لاش پر .. .. .. .. .. .. | ؍؍ |
| اسقاط حمل جو طبیب کی صلاح سے | | اقبالات کا جہوٹا ہونا غیر معمولی نہین ہی | ۱۹ |
| کرایا گیا ہو .. .. .. .. | ۲۰۷ | اقبالات حاصل کرنے کے لئی ترغیب | ۲۰ |
| اسقاط حمل کے بارہ مین فرق انگلستان | | اقبالات بذریعہ تشدد .. .. .. | ۹۴ |
| اور ہندوستان کے قانون مین | ؍؍ | اقبالی مقدمہ کی نظیر .. .. .. .. | ۱۱۴ |
| اسقاط حمل کے مقدمات مین حمل | | اکونائیٹ کا بیان اور مختلف نام .. | ۲۵۴ |
| کا ثبوت .. .. .. .. .. | ۲۰۸ | اکونائیٹ کے درخت کا بیان .. .. | ۲۵۶ |
| اسقاط حمل کے بعد خون کا اخراج | ۲۰۸ | اکونائیٹ سے مسموم ہونے کے | |
| اطبائے قصبات سے زیادہ لیاقت کی | | علامات .. .. .. .. .. | ۲۵۶ |
| توقع نہین چاہئیے .. .. .. | ۶۰ | اکونائیٹ کا دوائی استعمال اور اوسکا | |
| افیون کے الکیلائیڈ .. .. .. | ۲۸۲ | علاج .. .. .. .. .. .. | ۲۵۷ |
| افیون کا دوائی استعمال .. .. | ۲۸۳ | اکونائیٹ کے تشخیص کی دشواری .. | ۲۵۸ |
| افیون کی زہر خورانی کی صورتین .. | ؍؍ | الکحل بحیثیت سم .. .. .. .. | ۲۴۷ |

| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| الکحل کا جنون .. .. .. | ۳۳۵ |
| اسفی بیا کا سم .. .. .. | ۲۸۸ |
| امونیا کی زہر خورانی .. .. .. | ۲۴۴ |
| امونیا سے مسموم ہونے کے علامات | ۲۴۴و |
| اور اونکا علاج .. .. .. .. | ۲۴۵ |
| انٹی منی سے مسموم ہونے کے علامات .. .. .. | ۲۳۵ |
| انٹی منی کا تریاق .. .. .. | ״ |
| انٹی منی کا دوائی استعمال .. .. | ۲۳۶ |
| اٹمڈراکنی کیا ڈی رشا .. .. .. | ۲۸۵ |
| آنکھین نکال لینا .. .. .. | ۱۲۱ |
| ایکائی موسس بعد الموت .. .. | ۷۹ |

## ردیف (ب)

| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| بچہ کس زمانہ تک مضغہ رہتا ہے | ۱۹۱ |
| بچہ زندہ پیدا ہونے کا ثبوت .. | ۱۹۲ |
| بچہ زندہ پیدا ہونے کے علامات مین سے تنفس ایک علامت ہے .. | ۱۹۳ |
| بچہ کا زندہ پیدا ہونے کے بعد رونا | ۱۹۴ |
| بچہ نوتولد کا گلا اٹکٹ جانا .. .. | ۱۹۵و ۱۹۸و ۱۹۹ |
| بچہ نوتولد کی کھوپڑی کا شق ہو جانا | ۱۹۶ |
| بچہ نوتولد کی اخفائے ولادت | ۱۹۰ |
| بچہ نوتولد کو باہر ڈالدینا .. .. | ۲۰۸ |
| بچہ نوتولد کو باہر ڈالدینے کا عجیب مقدمہ .. .. .. .. .. | ۲۰۹ |
| بچہ کشی ایک عام جرم ہے | ۱۹۰ |
| بچہ کشی کا ثبوت کن چیزون سے ہوتا ہے .. .. .. .. | ۱۹۰ |
| بچہ کشی کا جھوٹا مقدمہ .. .. .. | ۱۹۱ |
| بچہ کشی کے مقدمات مین نعش کو پانی مین رکھنا .. .. .. | ۱۹۳ |
| بچہ کشی کے مقدمات مین گردن پر نشان کوئی ثبوت جرم نہین ہے .. .. | ۱۹۶ |
| برق زدگی کے زخم اکثر کٹے ہوئے زخمون کے مماثل ہوتے ہین .. | ۱۶۸ |
| بروسیا .. .. .. .. | ۲۶۸ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| بلاہتہ .. .. .. .. .. | ٣٣٠ |
| بلوغ کی عمر ہندوستان کی لڑکیون | 〃 |
| مین .. .. .. .. .. .. | ١٧٧ |
| بلوغ کی عمر انگلستان کی لڑکیون | |
| مین .. .. .. .. .. .. | ١٧٨ |
| بلوغ کی عمر ذکور مین .. .. .. | 〃 |
| بلوغ کا جنون .. .. .. .. | ٣٣٤ |
| بندوق اور توپ کے زخم .. .. | ١٠٤ |
| بنس ڈولا .. .. .. .. | ٩٣، ١١٣ |
| بوسیدگی شروع ہونے سے پہلے | |
| لاش کون سے مدارج طے کرتی ہے | ٧٦ |
| بوسیدگی کے چار مدارج .. .. | ٧٨ |
| بوسیدگی ہوا مین اور پانی مین | ٨٤ |
| بوسیدگی پر گیاس پیدا ہونے کا | |
| اثر .. .. .. .. .. | ٨٦ |
| بوسیدگی زیادہ ہونے کی وجہ سے | |
| زمانۂ موت کے استنباط مین دشواری | ٨٧ |
| بوسیدگی مین سنکھیا کیوجہ سے توقف | ٢٣٢ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| بہرے اور گونگے .. .. .. .. | ٣٤٤ |
| بہرے اور گونگے کی شہادت .. | ٣٤٦ |


## ردیف (پ)


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| پارہ کے مرکبات .. .. .. .. | ٢٣٦ |
| پارہ خالص سم نہین ہے .. .. | ٢٣٧ |
| پارے کے بخارات کا تنفس کرنا سخت | |
| مہلک ہے .. .. .. .. .. | 〃 |
| پارے سے مسموم ہونے کے | |
| علامات .. .. .. .. .. | 〃 |
| پارے سے مسموم ہونے کا علاج | ٢٣٨ |
| پارے کا دوائی استعمال .. .. | 〃 |
| پارے سے مسموم ہونے کے | |
| تحتہ جات .. .. .. .. | ٢٣٩ |
| پالسی بیما کے لالچ مین قتل کرنا .. | ٣١٠ |
| پروسک ایسڈ .. .. .. .. | ٢٥٠ |
| پروسک ایسڈ مسموم ہونیکے مقدمات | 〃 |
| پروسک ایسڈ کی مہلک مقدار .. | ٢٥١ |

| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| پیروسک ایسڈ کا علاج .. .. .. | ٢٥١ |
| پھانسی .. .. .. | ١٤٢ |
| پھانسی مین سکتہ اور اختناق کا ملکر باعث ہلاکت ہونا .. .. .. | ″ |
| پھانسی مین گردن پر نشان کا ہونا | ١٤٣ |
| پھانسی کے مقدمات مین زیادہ صورتین خودکشی کی ہین .. .. .. | ″ |
| پھانسی مین کن چیزون کو دیکھنا چاہیئے | ١٤٤ |
| پھانسی کا مقدمہ سریان کوئل کا | ″ |
| پھانسی کا مقدمہ مہابیر کا | ١٤٧ |
| پھانسی مین منی اور بول و براز کا اخراج .. .. .. | ١٤٨ |
| پھانسی مین جسم کی گرمی ایک قابل لحاظ علامت ہے .. .. .. | ١٥٠ |
| پھانسی کے علامات بیرونی و اندرونی | ١٥١ |
| پھانسی کی صورت مین لاش کا امتحان | ١٥٥ |
| پیٹ کا زخم .. .. .. .. | ٩٩ |
| پیٹ پر چوٹ لگنے سی پیریٹونائی ٹس کا ہوجانا | ١١٥ |

| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| پیٹ کے کٹے ہوئے زخم سے صحت پانا .. .. .. .. | ١١٥ |
| پیٹ کی چوٹ سے ہلاک ہوجانا - | ١١٦ |
| **ردیف (ت)** | |
| تانبے سے مسموم ہونا اکثر اتفاقی ہوتا ہے .. .. .. .. | ٢٣٩ |
| تانبے کا کھانے کی چیزون کے ساتھ ممزوج ہونا .. .. .. | ٢٣٩ |
| تانبے سے مسموم ہونے کے علامات اور اونکا علاج .. .. .. | ٢٤٠ |
| تانبے کا کثیر الاستعمال مرکب زنگار ہے | ″ |
| تانبے کی زہرخورانی کے مقدمات | ٢٤١ |
| تجزیہ کیمیاوی کے واسطے اشیا بھیجنے کے قواعد .. .. .. | ٣٥٦ |
| **ردیف (ٹ)** | |
| ٹٹنس .. .. .. | ٥٢ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ٹومین .. .. .. .. | ٢٥٥ و ٢٩٣ |
| **ردیف (ج)** | |
| جادوگرون کا قتل کیا جانا .. .. | ١١١ |
| جراحی عملون کی وجہ سے ہلاکت کا وقوع مین آنا .. .. .. | ٥٤ و ٥٥ و ٥٩ |
| جسم کا بعد موت کے ناقص کر دینا .. | ٤٠ |
| جسم کا ناقص کرنا ہندو شاستر کی رو سے .. .. .. .. | ١٠١ |
| جنون کے تخیلات اور تصورات مین فرق .. .. .. .. | ٣١٣ |
| جنون کی تعریف .. .. .. | ٣١٤ |
| جنون کی تشخیص .. .. .. | ٣١٥ |
| جنون کے علامات .. .. .. | ″ |
| جنون اور کجروی مین فرق .. .. | ٣١٧ |
| جنون مصنوعی کی تشخیص .. .. | ٣١٨ |
| جنون مصنوعی مین مریض کی حالت سابقہ کی دریافت .. .. .. | ٣١٩ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| جنون کے اسباب .. .. .. .. | ٣٢١ |
| جنون مین امید شفا و نتیجہ علاج .. | ٣٢٢ |
| جنون کے اقسام .. .. .. | ٣٢٤ |
| جنون مختص الوقت .. .. .. | ٣٣٤ |
| جنون پیری .. .. .. .. | ٣٣٥ |
| جنون الکحل .. .. .. .. | ٣٣٥ |
| جنون اور مرگی .. .. .. .. | ٣٣٦ |
| جنون اور فتور عقل مین فرق .. .. | ٣٤١ |
| جنون مین قانونی جوابدہی .. .. | ٣٤٩ |
| **ردیف (چ)** | |
| چہرے کا زخم .. .. .. .. | ٩٢ |
| **ردیف (ح)** | |
| حفاظت خود اختیاری کا جھوٹا عذر | ٤٥ |
| حمل کا ثبوت .. .. .. .. | ١٩١ |
| **ردیف (خ)** | |
| خودکشی کے اسباب ہندوستان مین | ١٧٠ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| خودکشی کا مقدمہ یا قتل کا .. .. | ٧٠ |
| خون کے دھبّے .. .. .. | ٦٧ |
| خون کے مشتبہ دھبّے .. .. .. | ٣٥١ |

## ردیف (د)

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| دریائی سانپ نہایت زہریلا ہوتا ہے | ٢٩١ |
| دم خفا ہونے کی تعریف .. .. .. | ١٦٠ |
| دم خفا ہونے کے اقسام .. .. | ١٦٠ و ١٦١ |
| دم خفا ہوکر مرنے کی صورت مین لاش پر علامات .. .. .. .. .. | ١٦١ |
| دم خفا کرکے قتل کرنا .. .. .. | ١٦٢ |
| دم خفا ہونا گیاس کی وجہ سے .. | ١٦٧ |
| دم خفا ہونا زندہ دفن ہونے کی وجہ سے .. .. .. .. .. | ١٦٨ |
| دماغ مین خون کا پھیلنا چوٹ اور اشتعال طبع کی وجہ سے .. .. | ١٠٩ |
| دماغ کے عروق کا چوٹ کی وجہ سے پھٹ جانا .. .. .. .. .. | ١٠٥ |
| دھتورے کا بیان .. .. .. | ٢٧٢ |
| دھتورے سے مرنے کے متعلق تحقیقات .. .. .. .. .. | ٢٧٢ |
| دھتورے کا استعمال اور اوسکی مہلک مقدار .. .. .. .. .. | ٢٧٣ |
| دھتورے سے مسموم ہونیکے علامات .. .. .. .. .. | ٢٧٣ |
| دھتورے کا ہذیان .. .. .. | ٢٧٥ |
| دھتورے کے مدتون استعمال سے مسموم ہونا .. .. .. .. | ٢٧٥ |
| دھتورے سے مسموم ہونے کا علاج .. .. .. .. .. | ٢٧٦ |
| دیسی شرابون مین تانبے کا قلیل مقدار مین پایا جانا .. .. .. .. | ٢٨٠ |
| دیوانگی .. .. .. .. .. | ٣٣٥ |
| دیوانگی خاص .. .. .. .. | ٣٣٨ |

## ردیف (ڈ)

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ڈلیریم ٹریمنس .. .. .. | ٣٥٠ و ٣٥٣ و ٣٢٧ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ڈوب مرنا .. .. .. .. .. | ١٢٢ |
| ڈوب مرنے کے بیرونی علامات | ״ |
| ڈوبی ہوئی لاش پر زخم اور چھل جانے کے نشانات .. .. .. .. | ١٢٣ |
| ڈوب مرنے کے اندرونی علامات | ١٢۴ |
| ڈوب مرنے مین قلب کی حالت | ١٢٥ |
| ڈوب مرنے مین دماغ کی حالت | ١٢٦ |
| ڈوب مرنا اتفاقی طور سے اور بغرض خودکشی .. .. .. .. .. | ١٢٨ |
| ڈوب مرنے کی صورتون مین خالص اختناق کی فیصدی .. .. .. | ١۴٢ |
| ڈوب مرنے کی تشخیص مین غلطی .. | ١٣٢ |
| ڈوب مرنا مرگی کے مریض کا .. .. | ١٣۴ |
| ڈوب مرنے کی صورت مین تفصیلی رپورٹ .. .. .. .. .. | ١٣٩ |
| **ردیف (ر)** | |
| ریڑہ کی چوٹ .. .. .. .. | ٩٣ و ١١٢ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| **ردیف (ز)** | |
| زچگی کا جنون .. .. .. .. .. | ٣٣۴ |
| زخم کی تعریف .. .. .. | ٢٢ |
| زخم زندگی کی حالت مین لگا ہے یا بعد موت کے .. .. .. .. .. | ٢۴ |
| زخم جو بعد موت کے لگا ہو اوسکی علامات .. .. .. .. .. .. | ״ |
| زخم جو زندگی کی حالت مین لگا ہے اوسکی علامات .. .. .. .. .. .. | ٢٨ |
| زخم کس قسم کے آلہ سے لگایا گیا ہے | ٣٢ |
| زخم موسل کا .. .. .. .. | ٣٣ |
| زخم کی ہیئت سے خودکشی اور قتل مین فرق کرنا .. .. .. .. .. | ۴٢ |
| زخم مہلک کی تعریف .. .. .. | ۴٦ |
| زخم کے موقع سے خودکشی اور قتل مین فرق کرنا .. .. .. .. | ٦٢ |
| زخم کی حالت اور چھوٹائی بڑائی .. .. | ٦٣ |
| زخم کا رخ .. .. .. .. | ٦۴ |

| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| زخم مختلف اعضاے جسمانی کے | ۹۰ تا ۱۰۱ | زندہ دفن کرنے کی صورت مین ہلاکت کا باعث اختناق ہے .. .. .. .. | ۱۶۹ |
| زخم بندوق اور توپ کا .. .. | ۱۰۴ | زندگی کا بیما کیا چیز ہے اور اسکے اقسام | ۲۹۴ |
| زخم جو گلا کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے | ۱۰۸ | زندگی کے تختہ جات .. .. .. | ۲۹۵ |
| زنا بالجبر کے علامات بالغہ کے جسم پر .. .. .. | ۱۷۴ | زندگی کے بیمے مین ڈاکٹر کا امتحان | ″ |
| زنا بالجبر کے نشانات بچون کے جسم پر .. .. .. | ۱۷۶ | زندگی کے بیمے مین مختلف امراض کی تحقیق .. .. .. .. | ۲۹۷ |
| زنا بالجبر مین خون کے دہبے اور منی کے کیڑے .. .. .. | ۱۷۵ | زندگی کے بیمے مین درخواست کنندہ کے خاندانی حالات .. .. .. | ۲۹۹ |
| زنا بالجبر کا اثر باکرہ عورتون پر .. | ۱۷۷ | زندگی کے بیمے مین پیشاب کا امتحان .. .. .. .. .. | ″ |
| زنا بالجبر کے مقدمات مین عورت کا پچھلا چال چلن .. .. .. | ۱۷۹ | زندگی کے بیمے پر مختلف امراض کا اثر .. .. .. .. .. | ۲۹۸ تا ۳۰۳ |
| زنا بالجبر کی تعریف .. .. | ۱۹۱ | زندگی کے بیمے کے متعلق قانونی بحث .. .. .. .. .. | ″ |
| زنا بالجبر مین ادخال سے کیا معنی ہین .. .. .. .. | ۱۸۲ | زندگی کے بیمے مین ڈاکٹر امتحان کنندہ کے فرایض منصبی .. .. | ۳۰۴ |
| زندہ دفن کرنے کی رسم ہندوستان مین .. .. .. .. | ۱۶۸ | زندگی کے بیمے مین درخواست کنندہ | |
| زندہ دفن کرنا برص کے مریضون کا | ″ | | |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| کی طرف سے اخفا اور اوسکے نتائج | ۳۰۵ |
| زندگی کے بیمے پر کثرت شرابخواری کا اثر | ۳۰۶ |
| زندگی کے بیمے مین بار ثبوت | ۳۰۸ |
| زندگی کے بیمے پر خودکشی کا اثر | ۳۰۹ |
| زندگی کے بیمے کے لحاظ سے تختہ مناسبت قد و وزن انسانی | ۳۰۲ |
| زہرخورانی کے مشتبہ مقدمات مین کسطرح تحقیقات کرنی چاہیے | ۲۱۱ |
| زہرخورانی کے مشتبہ مقدمات مین کن امور کی اطلاع ضرور ہے | ۲۱۱ و ۲۱۲ |
| زہرخورانی کے مشتبہ مقدمات مین طبیب کا کیا فرض ہے | ۲۱۳ |
| زہرخورانی کے مشتبہ مقدمات مین جو اشیا امتحان کے واسطے بھیجے جاوین اونکو بند کرنا | ۳۵۴ |
| زہرخورانی کے تختہ جات مدراس بمبئی و بنگال پریسیڈنسی | ۲۱۹ و ۲۲۰ |


## ردیف (س)


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| سرخ بادہ | ۵۰ و ۵۵ و ۵۸ |
| سر اور سر کی جلد کے زخم | ۹۱ |
| سفاہت | ۳۳۱ |
| سلفیورک ایسڈ بطور سم کے کم مستعمل ہے | ۲۴۲ |
| سلفیورک ایسڈ کی مہلک مقدار | ″ |
| سلفیورک ایسڈ سے مسموم ہونیکے علامات اور اوسکا علاج | ″ |
| سمیات کی تعریف | ۲۱۰ |
| سمیات جو عموماً استعمال ہوتے ہین | ۲۱۷ |
| سمیات کی تقسیم | ۲۲۱ |
| سمیات حیوانی | ۲۸۸ |
| سنکھیا کی زہرخورانی کے مقدمات سنہ ۱۸۸۰ء مین | ۲۲۲ |
| سنکھیا کی تین قسمین سفید سرخ اور زرد | ۲۲۳ و ۲۲۴ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| سنکھیا عادتاً کھانے والے | |
| اشخاص .. .. .. .. | ۲۲۴ |
| سنکھیا ضماد کرنے سے مسموم | ۲۲۴ |
| ہونا .. .. .. .. .. | ۲۲۵ |
| سنکھیا سے مسموم ہونے کے | |
| علامات .. .. .. .. | ۲۲۶ |
| سنکھیا سے مسموم ہونے کے بعد | |
| شفا پانا .. .. .. .. | ۲۲۷ |
| سنکھیا کا دیسی تریاق .. .. .. | ؍؍ |
| سنکھیا کی زہر خورانی کا جھوٹا مقدمہ | ۲۲۹ |
| سنکھیا کھا کر خودکشی کرنے کے | |
| مقدمات .. .. .. .. | ۲۳۰ |
| سنکھیا سے بچون کا مسموم ہونا .. | ۲۳۱ |
| سنکھیا کا تریاق .. .. .. | ۲۳۰ |
| سنکھیا کی وجہ سے بوسیدگی | |
| کا رک جانا .. .. .. .. | ۲۳۲ |
| سنکھیا سے مویشی کی زہر خورانی .. | ؍؍ |
| سنکھیا سے اتفاقی اموات .. .. | ۲۳۳ |
| سنکھیا کا بلا قید فروخت ہونا .. .. | ۲۳۳ |
| سیپی سے مسموم ہونے کے | |
| علامات .. .. .. .. .. | ۲۹۰ |
| **ردیف (ش)** | |
| شش کا زخم .. .. .. .. | ۹۸ |
| شناخت لاش .. .. .. | ۲۳ |
| شہادت قرینہ کسکو جمع کرنی چاہیئے | ۶۱ |
| شہادت اخفائے ولادت .. | ۱۹۲ |
| شہادت کی یادداشت پولیس کو | |
| قلمبند کرنی چاہیئے .. .. .. | ۱۳ |
| شہادت ہندوستان مین .. .. | ۱۴ |
| **ردیف (ط)** | |
| طبیب کو زہر خورانی کے مقدمات مین | |
| کیا کرنا چاہیئے .. .. .. | ۲۱۳ |
| طبیب کو زہر خورانی کے مشتبہ مقدمات | |
| مین کیا کرنا چاہیئے .. .. | ؍؍ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| طحال کی چوٹ اور طحال کا شق ہو جانا | ۹۹ |
| **ردیف (ع)** | |
| عمر بلوغ لڑکیونمین .. .. .. | ۱۷۷ |
| عمر کے بارہ مین جو شہادت پیش ہوتی ہے وہ قابل اطمینان نہین ہے | ۱۸۱ |
| عمل جراحی کیوجہ سے ہلاکت کا وقوع مین آنا | ۵۴ و ۵۵ و ۵۹ |
| **ردیف (ف)** | |
| فعل خلاف وضع فطری .. .. .. | ۱۸۷ |
| **ردیف (ق)** | |
| قلب کے زخم .. .. .. .. | ۹۸ |
| قلب کی حالت ڈوب مرنے مین .. | ۱۲۵ |
| **ردیف (ک)** | |
| کاربالک ایسڈ کی زہر خورانی .. .. | ۲۴۷ |
| کاربالک ایسڈ سے مسموم ہونیکی صورتین اور علاج .. .. .. | ۲۴۸ |
| کافور کی زہر خورانی .. .. .. | ۲۴۶ |
| کافور سے مسموم ہونے کے علامات | 〃 |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| کافور کی مہلک مقدار اور اوسکا علاج .. .. .. .. .. | ۲۴۶ |
| کچلے ہوئے زخم .. .. .. | ۲۷ |
| کمیکل اگزامنر کے پاس کن اشیا کو بھیجنا چاہیئے .. .. .. .. | ۲۱۳ |
| کمیکل اگزامنر کے پاس اشیا بھیجنے کے متعلق قواعد .. .. .. | ۳۵۴ و ۳۵۶ |
| کنتھارڈیز کا باعث ہلاکت ہونا .. | ۲۹۲ |
| کنتھارڈیز کی معمولی اور مہلک مقدار اور علامات .. .. .. | ۲۹۲ |
| کنتھارڈیز کے علامات لاش پر | ۲۹۳ |
| کھوپری کا شق ہونا .. .. .. | ۹۱ و ۱۱۱ |
| کھوپری کا نوتولد بچون مین شق ہونا | ۱۹۶ |
| **ردیف (گ)** | |
| گانجا .. .. .. .. .. | ۲۸۵ |
| گردن کا اوکھڑ جانا .. .. .. | ۱۱۲ |
| گردن پر نشان بوجہ مرگی کے .. | ۱۵۴ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| گردن پر نشان بوجہ ہائی پیٹاسس کے .. | ۱۵۵ |
| گلا کاٹنا ایک عام طریقہ ہلاک کرنے کا ہے .. | ۱۰۸ |
| گلا کٹنے کے بعد شفا پانا .. | ۱۱۸ |
| گلا کاٹنے کے نظایری مقدمات | ۱۱۹ |
| گلا گھوٹنا .. | ۱۴۲ |
| گلا گھونٹنا بلا نشان کے .. | ۱۴۸ |
| گلا گھوٹنے کا گلے پر نشان .. | ۱۵۲ |
| گلا گھوٹنے کی صورت مین لاش کا امتحان .. | ۱۵۵ |
| گلا گھٹ جانا اتفاقی اسباب سے پیدایش کے وقت .. | ۱۹۷ و ۱۹۹ |
| گونگے اور بہرے .. | ۳۴۴ |
| گونگے اور بہرے کی شہادت .. | ۳۴۶ |


## ردیف (ل)


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| لاش کی ظاہری حالت اور زیادتی کے نشانات کو دیکھنا .. | ۱۲ |
| لاش کو نزدیک سے نزدیک کے دواخانہ مین بھیجنا .. | ۲۴ |
| لاش کا بگاڑنا .. | ۴۰ |
| لاش کا امتحان خودکشی اور قتل مین فرق کرنے کی غرض سے .. | ۶۲ |
| لاش سڑنے کے مدارج .. | ۷۶ و ۷۸ |
| لاش کا پھولکر پانی کے اوپر آجانا .. | ۸۴ |
| لاش اور قاتل کا ایک ہی مکان مین پایا جانا .. | ۸۸ |
| لباس کو کس غرض سے بغور دیکھنا چاہیئے .. | ۶۱ |


## ردیف (م)


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| مارفین کا اٹروپین کے واسطے تریاق ہونا .. | ۲۰۰ |
| مالیخولیا .. | ۳۲۷ |
| مثانہ کے زخم .. | ۱۰۱ |
| مجانین کا فالج .. | ۳۲۲ و ۳۳۲ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| مجانین کی نگہداشت اور اونکے حقوق قانونی .. .. .. .. | ۳۴۷ |
| مچھلی سے مسموم ہونے کے علامات | ۲۹۰ |
| محضر نامہ عموماً ناقابل اطمینان ہوتا ہی | ۵ |
| محضر نامہ مین کل امور درج ہونے چاہئین | ۲۳ |
| مچھلی زہر دار .. .. .. .. | ۲۸۸ |
| مچھلی کردی الہیئۃ خاص کر کے زہر دار ہوتی ہے .. .. .. .. | ۲۹۰ |
| مرگی کی حالت مین ڈوب مرنا .. .. | ۱۳۴ |
| مرگی سے مرنے مین گلے پر نشان | ۱۵۴ |
| مرگی اور جنون .. .. .. .. | ۳۳۶ |
| موت سے متعلق واقعات .. .. | ۲۲ |
| موت کا وقت لاش دیکھکر دریافت کرنا | ۲۹ |
| موت اوس حالت مین جب لاش پر نشان زیادتی نہو .. .. .. .. | ″ |
| موت کا اصلی سبب کچھ اور تھا اور ظاہری سبب کچھ اور .. .. .. | ۴۳ |
| موت کا بعد مدت کے وقوع مین آنا .. | ۴۴ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| موت کا اسباب ثانیہ کی وجہ سے وقوع مین آنا .. .. .. .. | ۵۰ |
| موت کا عمل جراحی کی وجہ سے وقوع مین آنا .. .. .. .. | ۵۴ |
| موت کا غلطی تشخیص کی وجہ سے وقوع مین آنا .. .. .. .. | ۵۵ |
| موت کے بعد عضلات کا کھچنا .. .. | ۵۷ |
| موسل کا استعمال مدراس پریسیڈنسی مین | ۳۳ |
| مویشی کی زہر خورانی سنکھیا سے | ۲۳۲، |
| مویشی کی زہر خورانی کے تحتہ جات پنجاب | ″ |
| مے ننگ گائی ٹس .. .. .. | ۳۲۷ |
| مے نیا یعنی دیوانگی .. .. .. | ۳۲۵ |


## ردیف (ن)


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| نائیٹرک ایسڈ زہر خورانی مین کم مستعمل ہے | ۲۴۴ |
| نائیٹرک ایسڈ کی مقدار مہلک .. | ″ |
| نشے مین ہونے کا اثر سزا پر | ۳۴۲ |
| نشے مین ہونا کسوقت عذر سمجھا جاویگا | ″ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| نکس وامکہ کا استعمال وجع مفاصل مین | ۲۶۷ |
| نکس وامکہ کا استعمال کشتی لڑنے والوں مین | " |
| نکس وامکہ کا دیسی شراب مین ملایا جانا | ۲۶۸ |
| **ردیف (و)** | |
| وصیت کرنے کی صلاحیت .. | ۳۴۶ |
| وصیت کرنے کی صلاحیت کا اثر حقوق پر | ۳۴۷ |
| **ردیف (ہ)** | |
| ہائی پٹاسس کی وجہ سے چوٹ کا | |
| شبہہ .. .. .. .. .. | ۸۲ و ۸۵ |
| ہائی پٹاسس کی وجہ سے گردن پر نشان .. .. .. .. | ۱۵۵ |
| ہائپوکانڈریاسس .. .. .. | ۲۲۴ |
| ہائیڈ کلورک ایسڈ .. .. .. | ۲۴۳ |
| ہڈی ٹوٹنا .. .. .. .. | ۱۰۲ |
| ہڈی کا موت کے بعد ٹوٹنا مشکل ہے | ۱۰۳ |
| ہڈی ٹوٹنے کا اثر نقل وحرکت پر .. | ۱۰۳ |


## تمت بالخیر

# اشتہار

بفحواے قانون بستم سنہ ۱۸۶۷ء اِس کتاب کی رجسٹری کرائی گئی ہے کوئی اہل مطابع بلا اجازت مترجم کے قصد طبع کا نکرین ورنہ بعوض نفع کے نقصان اُٹھاوینگے ✤

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ